

# شرح مسامی شریف

تصنیف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب السیسی

شرح

استاذ العلماء علامہ محمد لیاقت علی رضوی دامت برکاتہم العالیہ



شرح

جلد اول

جزواول

# شرح سنن ابی یوسف

تصنيف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن محمد بن شعيب البنانى

شرح

استاذ الفلاء علامہ  
محمد لياقت علی رضوی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد بن محمد بن عبد بن جہانگیر  
آدام اللہ تعالیٰ تعالیٰ وبارک آیامہ ولیالیہ



زبیدہ سنٹر ۴۰، اروپ بازار لاہور  
فون: 042-37246006

سبیر برادرز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنن نسائی شریف

نام کتاب

ابوالعلاء محمد بن اسماعیل بن ابی نعیم

مترجم

ورڈز میکر

کمپوزنگ

ملک شبیر حسین

باہتمام

ستمبر 2015ء

سن اشاعت

اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور  
0322-7202212

سرورق

اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

طباعت

750/- روپے

ہدیہ

اسٹاکسٹ

شیڈولنگ کیشنز  
لاہور بازار لاہور  
فون: 042-37240084

شبیر برادرز  
نہید سنٹر، لاہور بازار لاہور  
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔



جميع حقوق الطبع محفوظة للناشر

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں



## پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کیلئے تمام خوبیاں ہیں جس نے انسانی ہدایت کیلئے کتابوں کو نازل کیا ہے۔ اور کتابوں کے ذریعے علوم عطاء کیے ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کروڑوں بار درود و سلام ہو۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام و اہل بیت، تابعین و تبع تابعین اور فقہاء و محدثین امت مسلمہ جن کا علم امت مسلمہ کیلئے مینارہ نور بنا۔ ان پر سلام ہو۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے امت مسلمہ کو ایسے صالحین سے نوازا ہے جنہوں نے علوم حدیث کو محفوظ کرنے کیلئے اپنی ندگیوں کو وقف کیا ہے۔ اور سابقہ ام کے مقابلے میں ایک امتیاز و منفرد شرف حاصل کیا ہے کہ اپنے نبی مکرم ﷺ کے علم کو من و من محفوظ کر کے امت مسلمہ پر احسان کیا۔ انہی علوم کے ورثاء میں سے ایک طبقہ علمائے حدیث کا ہے۔ جن میں مشہور محدثین جو مصنفین صحاح ستہ کہلاتے ہیں، کیونکہ ان کی کتب شرق و غرب میں زیادہ مشہور اس لئے ہوئی ہیں کہ انہوں نے احادیث کو علوم حدیث کا سہرا پہنا کر پیش کیا۔ انہی ائمہ میں سے امام نسائی علیہ الرحمہ ہیں جن کی مشہور تصنیف ”سنن نسائی“ ہے جس کا ترجمہ فاضل جلیل عالم نبیل جناب محی الدین جہانگیر صاحب نے کیا اور اس کی دو جلدوں تک شرح بھی کی، لیکن مصروفیت کے سبب یہ شرح دو جلدوں تک ہوئی اس کے بعد مجھ جیسے کم علم شخص کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ اس کی شرح کو مکمل کر دیں، تو میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے اس کام کو شروع کر دیا ہے، اگر اس کتاب کی شرح میں آپ کو کوئی خوبی نظر آئے تو یہ اللہ کا کرم ہے اور اگر کوئی کمی یا نقص پائیں تو یہ مجھ جیسے کم فہم شخص کا کام ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث کو متعدد مقامات پر تحریر کیا ہے اور اس سے مسائل بھی اخذ کیے ہیں۔ امام صاحب نے متعدد مسائل کے لیے مختلف ابواب تشکیل دیے ہیں۔ ایک حدیث کو بہت سارے لوگ روایت کر رہے ہوں تو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے سب راویوں کا ذکر کر دیتے ہیں۔ فن اصول حدیث کی اصطلاح میں ایک حدیث کے بہت سارے راویوں کے سلسلے کو طرق کہتے ہیں۔ حدیث کا بیان کرنے والا راوی اپنے سے زیادہ مرتبہ کے آدمی کی مخالفت کرتے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس کا بھی تفصیل سے ذکر کرتے ہیں ایسی حدیث کو شاذ کہتے ہیں۔

حدیث بیان کرنے والے پہلے زمانے کے لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، ان کے بعد تابعین آئے، پھر تبع تابعین آئے اس

کے بعد فقہاء کا دور شروع ہوتا ہے تب محدثین کا زمانہ آتا ہے۔ کسی بھی حدیث میں کسی بھی زمانے کے راوی میں کوئی خامی ہو تو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس عمل کو فن اصول حدیث کی اصطلاح میں راوی پر نقد کرنا کہتے ہیں۔ بعض اوقات متن حدیث پر بھی نقد و جرح کرتے ہیں اور یہ آپ کی کسر نفسی ہے کہ بعض اوقات طویل بحث کر چکنے کے بعد بھی لکھ دیتے ہیں کہ میں اس بات کو حسب منشا نہیں سمجھا۔

علمائے حدیث نے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی اخذ کردہ احادیث کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

پہلی قسم کی وہ احادیث ہیں جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتابوں میں درج کی ہیں، یہ اعلیٰ درجے کی احادیث ہیں۔

دوسری قسم کی وہ احادیث ہیں جو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے درج کی ہیں اور وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کردہ سخت شرائط پر بھی پوری اترتی ہیں، لیکن ان دونوں بزرگوں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بوجہ ان حدیثوں کو درج نہیں کیا۔

تیسری قسم کی احادیث وہ ہیں جو مذکورہ بالا دونوں اقسام میں نہیں آتیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس نابغہ روزگار کتاب سنن نسائی شریف میں کم و بیش ساڑھے پانچ ہزار احادیث رقم کی ہیں۔ اس کتاب کے قبول عام کا اندازہ ان بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود یہ کتاب زندہ ہے، آج بھی مشرق سے مغرب تک علوم اسلامیہ کے طلبہ و طالبات اور علماء و عاملات اس کتاب کی درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ اس کتاب کی بہت سی شروحات لکھی گئی ہیں، الاغانی فی شرح سنن نسائی، زوائد نسائی اور زہر الربی علی الجتبی بہت مشہور ہیں آخر الذکر شرح کی تالیف حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستی کے قلم کا مبارک نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو غریقِ رحمت کرے اور اللہ کرے اس کتاب سے پھوٹنے والی کرنیں باغ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو تاقیامت روشن و تابندہ رکھیں۔

محمد لیاقت علی رضوی

چک سٹیر کا بہاولنگر

## عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و شمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب کی امت میں پیدا کیا، ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا اور بطور خاص ہمیں اسلامی علوم کی نشر و اشاعت کی خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس کے زیادہ محبوب اور برگزیدہ بندے ہیں۔ آپ کے ہمراہ آپ کی ساری امت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ہم اس سے پہلے علم حدیث سے متعلق بہت سی کتب کے تراجم، شروح، تخریج شائع کر چکے ہیں جن میں سے چند ایک کے اسماء درج ذیل ہیں:

- (1) صحیح بخاری (2) صحیح مسلم (3) جامع ترمذی (4) سنن ابن ماجہ (5) مؤطا امام مالک
- (6) مؤطا امام محمد (7) اللؤلؤ والمرجان (8) مسند امام شافعی (9) مسند امام زید (10) سنن دارمی
- (11) متدرک حاکم (12) معجم صغیر (13) سنن دارقطنی (14) صحیح ابن حبان (15) ریاض الصالحین
- (16) اربعین نووی (17) جامع الاحادیث (18) امجد الاحادیث (19) آثار سنن
- (20) مشکوٰۃ شریف (21) مرآة شرح مشکوٰۃ و دیگر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت اور ہمارے معزز قارئین کی دعاؤں کے نتیجے میں اس وقت بھی ادارے کے رفقاء علم حدیث سے متعلق مختلف کتب کی مختلف حوالوں سے خدمت سرانجام دینے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ”سنن نسائی“ کے ترجمہ و شرح کی شکل میں اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ترجمہ و شرح کی خدمت ہمارے محترم دوست استاد ذمّن واقف اسرار آیات و سنن ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے۔

کتاب اور اس کے مصنف کا مختصر تعارف فاضل شارح نے آئندہ صفحات میں بیان کر دیا ہے تاہم ہر علم دوست شخص اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ سنن نسائی کا شمار علم حدیث کی ان چھ مستند کتابوں میں ہوتا ہے جنہیں عرف عام میں صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب اس لائق تھی کہ اس میں مذکور احادیث کی تشریح کی جائے تاکہ قارئین احادیث میں مذکور علوم و

معارف اور احادیث کے مضمون سے متعلق اہل علم کی فکری و فقہی تحقیقات سے بخوبی آگاہ ہو سکیں۔ بجزہ تعالیٰ فاضل شارح نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس بات کی پوری کوشش کی کہ مختصر اور جامع کلمات میں تمام اہم نکات و مضامین کو سمیٹ دیا جائے۔ انہوں نے حدیث کی شرح کرتے ہوئے غیر ضروری طوالت اور غیر متعلقہ مواد کی فراہمی سے گریز کیا ہے۔

ہم پورے اعتماد سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ اردو زبان میں سنن نسائی کی پہلی شرح ہے۔ ہم سے جو خدمت ہو سکتی تھی وہ ہم نے کر دی ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ علم حدیث کے انوار سے خود بھی فیض یاب ہوں اور ان علوم و معارف کو دوسروں تک بھی منتقل کریں۔

کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے آپ مصنف، مترجم و شارح کے ہمراہ ادارہ اس کی انتظامیہ اور دیگر متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے دین کی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق و سعادت عطا کرے۔

ملک شبیر حسین

## حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جو اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کی ذات یا صفات کے شایانِ شان نہ ہو اور وہ ہر اس صفت سے متصف ہے جو اس کی ذات اور صفات شایانِ شان ہو۔  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا کامل ترین مظہر ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے:

خَلَقْتَ مَبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَانَتْ قَدْ خَلَقْتَ كَمَا تَشَاءُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے تمام اصحاب، تابعین، تبع تابعین اور قیامت تک آنے والے تمام اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے علمِ حدیث سے متعلق کتب کے ترجمہ و تشریح کے کام کے جس سلسلے کا آغاز کیا تھا اس میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے ہم آپ کے سامنے ”سنن نسائی“ کا ترجمہ اور شرح پیش کر رہے ہیں۔  
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تیسری صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے ان جلیل القدر محدثین میں ہوتا ہے جن کی مرتب کردہ تصانیف کو امت میں قبول عام نصیب ہوا اور ہر دور میں اہل علم نے ان کتب سے علومِ نبویہ کا فیض حاصل کر کے اسے امت تک منتقل کیا۔ امت میں جن کتابوں کو زیادہ قبول عام نصیب ہوا، انہیں صحاح ستہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ صحاح ستہ کی اس روایتی ترتیب میں سنن نسائی کا شمار پانچویں درجہ پر ہوتا ہے۔ اہل علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ سنن ایسے مجموعہ احادیث کو کہا جاتا ہے جس میں صرف فقہی موضوعات سے متعلق روایات کو روایتی فقہی ترتیب کے مطابق درج کیا جاتا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی سنن بھی اسی اسلوب پر مرتب کی گئی ہے۔

اہل علم اس بات سے بھی آگاہ ہیں کہ فقہی احکام سے متعلق روایات میں بعض مسائل میں مختلف نوعیت کی روایات نقل کی گئی ہیں جس کے نتیجے میں فقہاء کی فقہی آراء کے درمیان اختلاف رائے سامنے آیا۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ وہ محدثین جن کی مرتب کردہ کتب کو قبول عام نصیب ہوا، ان کے زیادہ تر اساتذہ وہ حضرات تھے جو فقہی معاملات میں فکری اعتبار سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے زیادہ قریب تھے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ دور تھے، لیکن ہمارے معاشرے میں زیادہ تر وہ افراد بستے ہیں جو فقہی معاملات میں فکری اعتبار سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے وابستہ وامن ہیں، اس لئے حدیث کی کتابوں کی تشریح کرتے ہوئے یہ



پہلو پیش کرنا زیادہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ روایات جو بظاہر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں، ان کی تاویل کیا ہوگی؟ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی دلیل کیا ہے؟

ہم نے اپنی کم علمی اور بے بساعتی کے مطابق یہ کوشش کی ہے کہ برادران اسلام کے سامنے ایسی خدمت پیش کی جائے جو نہ زیادہ اتنی مختصر ہو کہ مطلوبہ معلومات فراہم نہ کر سکے اور نہ اتنی زیادہ طویل ہو کہ اکتاہٹ کا باعث بنے۔

ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ کتب احادیث میں زیادہ تر ایک جیسی روایات، معمولی سے لفظی اختلاف یا سند کے اختلاف کے ساتھ نقل کی جاتی ہیں، اگر ہر کتاب کی شرح لکھتے ہوئے تمام تفصیلی مباحث کو از سر نو تحریر کیا جائے تو کتاب کا حجم بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور اضافی معلومات بھی حاصل نہیں ہو پاتی ہیں۔ اس لئے ہم نے زیادہ تر نزاعی مسائل پر تفصیلی بحث اپنی تصنیف ”جمال السنہ“ میں تحریر کی ہیں۔

اس کتاب کا انتساب ہم نے خواجہ حمید الدین حاکم کے نام کیا ہے جو سہروردی سلسلہ کے مشہور شیخ طریقت شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی کے خلیفہ خاص ہیں۔

اس کتاب کی تصنیف کے دوران جن احباب کا تعاون شامل حال رہا ہم ان سب کے شکر گزار ہیں جن میں سرفہرست برادر مکرم خرم زاہد جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا۔ قاضی عابد درانی جنہوں نے حوالہ جات کی تلاش اور عربی عبارات کے ترجمے میں معاونت کی، ملک محمد یونس جنہوں نے مسودے کی تصحیح میں تعاون کیا۔ علی مصطفیٰ، فیصل رشید، ریحان علی جنہوں نے سرعت سے مسودہ کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ شبیر احمد جنہوں نے خوبصورت سرورق ڈیزائن کیا۔ منصور عطاری جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا اور آخر میں ملک شبیر حسین جنہوں نے سینکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے مسودے کو برق رفتاری کے ساتھ کتابی شکل میں منتقل کر کے قارئین تک پہنچایا۔

تشکر و امتنان کے جذبات میں بڑا حصہ ہمارے اساتذہ و مشائخ اور والدین کے لئے بھی ہے، جن کی تعلیم و تربیت کے نتیجے میں ہم اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہو سکے۔

سب سے آخر میں تھکیب جلالی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے:

مرا خزانہ ہے محفوظ میرے سینے میں

میں سو رہوں گا یونہی چھوڑ کر مکان کھلا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

## امام نسائی

آپ کا اسم گرامی ”احمد بن شعیب“ ہے اور کنیت ”ابوعبدالرحمان“ ہے۔

آپ خراسان کے شہر ”نسا“ میں 215 ہجری میں پیدا ہوئے۔

اسی شہر کی نسبت کی وجہ سے آپ کا اسم منسوب ”نسائی“ ہے جس کا درست تلفظ ”نس آئی“ ہے۔ امام نسائی نے خراسان کے مختلف شہروں میں موجود علم حدیث کے ماہرین سے اخذ و استفادہ کا آغاز کیا اس کے بعد انہوں نے علم حدیث کی طلب میں عراق، مصر، شام، حجاز اور دیگر بلاد اسلامیہ کا بھی سفر کیا۔

امام نسائی نے محدثین کی کثیر تعداد سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ ان کے چند ایک اساتذہ کے اسماء یہ ہیں۔

اسحاق بن راہویہ، احمد بن منیع، حمید بن مسعدہ، زیاد بن ایوب، عبدالاعلیٰ بن واصل، بشر بن معاذ عقدی، احمد بن عبدہ ضعی، عباس بن عبدالعظیم غزیری، محمد بن یسار، محمد بن ثنی اور ان کے علاوہ دیگر بہت سے حضرات ہیں۔

امام نسائی سے احادیث کا سماع کرنے والوں کی فہرست بھی خاصی طویل ہے جس میں سب سے زیادہ مشہور شخصیت امام طحاوی ہیں اس کے علاوہ ابوالبشر دلابی، ابوعلی نیشاپوری اور امام طبرانی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے امام نسائی نے اپنی اس ”سنن“ میں صرف ایک روایت امام بخاری کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ روایت کتاب الصیام باب الفضل والجدونی شہر رمضان رقم الحدیث 2095 کے تحت ہے۔

علم حدیث کی مستداول روایتی کتابوں کے مؤلفین میں سے امام حاکم کے ”مستدرک“ ہیں۔ امام نسائی سے ایک واسطے سے 6 روایات نقل کی ہیں۔

امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں امام نسائی کے حوالے سے صرف ایک روایت نقل کی ہے جو کتاب الصلوٰۃ باب القراۃ فی الظہر والحصر میں مذکور ہے۔

البتہ امام طحاوی نے ”مشکل الآثار“ میں کم و بیش 315 روایات امام نسائی کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی نے اپنی ”سنن“ میں امام نسائی کے حوالے سے کم و بیش 22 روایات نقل کی ہیں۔

امام طبرانی نے ”معجم صغیر“ میں امام نسائی کے حوالے سے صرف ایک روایت نقل کی ہے۔

امام طبرانی نے ”معجم اوسط“ میں امام نسائی کے حوالے سے 44 روایات نقل کی ہیں۔

امام طبرانی نے ”معجم کبیر“ میں امام نسائی کے حوالے سے 27 روایات نقل کی ہیں۔

اہل علم نے امام نسائی کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: فقہ الحدیث کے بارے میں امام نسائی کا کلام بہت سا ہے جو شخص ان کی ”سنن“ کا جائزہ لے گا وہ ان کے کلام کی عمدگی سے حیران رہ جائے گا۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: ابو عبد الرحمن (یعنی امام نسائی) اپنے زمانے سے تعلق رکھنے والے ہر اس شخص پر مقدم ہیں جس کا اس علم (یعنی علم حدیث) کے حوالے سے ذکر کیا جاتا ہے۔

بعض محققین نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعض رجال کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ذہبی نے یہ بھی کہا ہے: تیسری صدی ہجری کے اختتام پر امام نسائی سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں تھا۔

حدیث اس کے علل اور اس کے رجال کے بارے میں وہ امام مسلم، امام ترمذی اور امام ابو داؤد سے زیادہ مہارت رکھتے تھے۔ اس حوالے سے وہ امام بخاری اور امام ابو زرہ رازی کے پائے کی شخصیت ہیں۔

امام نسائی عبادت گزار شخص تھے۔ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے مطابق ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

امام نسائی اپنے انتقال سے کچھ پہلے دمشق تشریف لے گئے تھے۔ وہاں خارجیوں نے آپ کو زد و کوب کر کے شدید زخمی کر دیا۔ امام نسائی نے یہ ہدایت کی کہ ان کو مکہ مکرمہ پہنچایا جائے۔ بعض تاریخی روایات کے مطابق انہیں مکہ مکرمہ پہنچا دیا گیا اور وہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

امام نسائی کا انتقال شعبان 303 ہجری میں ہوا۔

مشہور روایت کے مطابق انہیں مکہ مکرمہ میں بھی صفا اور مروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔

بعض روایات کے مطابق امام نسائی کا انتقال ہیر کے دن 13 صفر المظفر 303 ہجری میں فلسطین میں ہوا۔

امام ذہبی نے اس دوسری روایت کو ترجیح دی ہے۔

## سنن نسائی

سنن نسائی کا جو نسخہ ہمارے سامنے ہے یہ دارالمعرفہ بیروت سے 1420 ہجری بمطابق 1999 عیسوی میں شائع ہوا۔ اس نسخے میں سنن نسائی کے متن کے ہمراہ امام جلال الدین سیوطی (متوفی 911 ہجری) کی شرح اور علامہ ابوالحسن سندھی (متوفی 1138 ہجری) کا حاشیہ بھی شامل ہے۔

اس نسخے کی تحقیق، ترقیم، تخریج اور فہرست سازی کا کام ”مکتب تحقیق التراث الاسلامی“ کے فضلاء نے کیا ہے۔ ہم نے اس نسخے کی تخریج کو کسی مراہضت کے بغیر من و عن نقل کر دیا ہے۔

امام نسائی سے سنن نسائی کو کئی حضرات نے روایت کیا ہے جن میں ایک امام نسائی کے صاحبزادے ابو موسیٰ عبدالکریم ہیں اور دوسری نمایاں شخصیت ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق دینوری ہیں جو ”ابن السنی“ کے نام سے معروف ہیں۔ ہم تک سنن نسائی کا جو نسخہ پہنچا ہے وہ ابن السنی کے حوالے سے ہی منقول ہے۔ ابن السنی نے یہ نسخہ سماع اور قرأت دونوں طریقوں سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے 302 ہجری میں مصر میں اس کتاب کا سماع کیا تھا۔

مؤرخین کے بیان کے مطابق امام نسائی نے پہلے ”سنن کبریٰ“ مرتب کی تھی کسی نے ان سے دریافت کیا: کیا اس کی تمام روایات (محدثین کی اصطلاح کے مطابق) ”صحیح“ ہیں؟ امام نسائی نے جواب دیا: جی نہیں! تو اس شخص نے فرمائش کی آپ اس میں سے صرف ”صحیح“ احادیث پر مشتمل مجموعہ الگ سے مرتب کر دیں۔

تو امام نسائی نے ”الجبئی من السنن“ (یعنی سنن کبریٰ کا منتخب حصہ) ترتیب دیا یہ کتاب ہمارے عرف میں ”سنن نسائی“ کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔

مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے سنن نسائی کبریٰ میں سے ”الجبئی“ کے انتخاب اور ترتیب کی خدمت سنن نسائی کے راوی ”ابن السنی“ نے سر انجام دی تھی۔ تاہم یہ بات مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

امام نسائی کی سب سے اعلیٰ سند وہ ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے اور ان کے درمیان چار واسطے ہیں۔ سنن نسائی میں ایک روایت ایسی بھی ہے جس کی سند میں نبی اکرم ﷺ اور امام نسائی کے درمیان 9 واسطے ہیں۔ سنن نسائی کی زیادہ تر روایات میں نبی اکرم ﷺ اور امام نسائی کے درمیان 8 یا 7 یا 6 یا 5 واسطے ہیں۔

(i) سنن نسائی میں امام نسائی کا اسلوب یہ ہے کہ وہ بعض اوقات نامانوس لفظ کی وضاحت کرتے ہیں۔

(ii) بعض اوقات وہ حدیث میں مذکور فقہی مسئلے پر کلام کرتے ہیں۔

(iii) راویوں میں سے کسی مہمل راوی کی وضاحت کرتے ہیں یا اس کی کنیت کی وضاحت کر دیتے ہیں کہ راوی کا نام کیا ہے؟ اس طرح اگر کوئی شخص اپنی کنیت سے مشہور ہے اور سند میں اس کا نام مذکور ہو تو اس کی کنیت ذکر کر کے اس کا تعارف کروا دیتے ہیں۔

ان بنیادی خصوصیات کے ہمراہ امام نسائی نے اختصار کے ساتھ علوم حدیث سے متعلق دیگر بہت سے نکات و فوائد کی نشاندہی بھی کی ہے۔ جیسے روایت کے کچھ الفاظ کا غریب یا زائد ہونا، راوی کا کسی لفظ کو نقل کرنے میں منفرد ہونا۔ روایت کا مرسل یا منقطع یا منکر ہونا اور اس جیسے دیگر بہت سے حقائق ہیں جو سنن نسائی کے دامن میں بکھرے ہوئے ہیں۔

## ترتیب

۳۲	باب: بکثرت مسواک کرنا	۳	شرفِ اشتباہ
	باب: روزہ دار شخص کے لیے شام کے وقت مسواک کرنے	۴	دعاے نبوی
۳۳	کی رخصت	۵	عرض ہائے شکر
۳۳	باب: کسی بھی وقت میں مسواک کرنا	۷	حدیثِ دل
۳۳	باب: فطری امور کا تذکرہ (جن میں ختنہ کرنا بھی شامل ہے)	۹	امام نسائی
۳۳	ختنہ کرنے کے احکام	۱۱	سنن نسائی
۳۵	باب: ناخن تراشنا	<b>طہارت کے بارے میں روایات</b>	
۳۵	باب: بغل کے بال صاف کرنا	۳۳	طہارت کا مفہوم
۳۶	باب: زیر ناف بال صاف کرنا	۳۳	ترجمہ الباب کی وضاحت
۳۶	باب: مونچھیں چھوٹی کرنا	۳۳	وضو میں پانی کا بہنا شرط ہے
۳۷	باب: اس بارے میں متعین مدت	۳۳	برف کے ساتھ وضو کا حکم
۳۷	باب: مونچھیں چھوٹی کرنا اور داڑھی بڑھانا	۳۳	چہرے کی حدود کیا ہیں؟
۳۸	باب: قضائے حاجت کے لیے دور جانا	۳۳	دوسرا فرض: بازوؤں کو دھونا
۳۸	استنجاء کے احکام	۳۳	تیسرا فرض: پاؤں دھونا
۳۸	استنجاء کے آداب	۳۵	چوتھا فرض: سر کا مسح
۳۹	بیت الخلاء میں داخلے کی دعا	۳۶	ٹوپی اور عمامہ پر مسح کا حکم
۵۱	باب: اسے ترک کرنے کی اجازت	۳۸	باب: نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنا
۵۱	باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دعا	۳۸	مسواک کے احکام
	باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے	۴۰	مسواک کرنے کا طریقہ
۵۲	کی ممانعت	۴۰	باب: مسواک کرنے کا طریقہ
	باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی	۴۱	باب: کیا امام اپنی رعیت کی موجودگی میں مسواک کر سکتا ہے؟
۵۲	ممانعت	۴۱	باب: مسواک کی ترغیب دینا
	باب: قضائے حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ	۴۲	مسواک کے احکام

۵۰	باب پانی کی مقدار متعین کرنا	۵۳	کرنے کا حکم
۵۱	باب: پانی کی کوئی مقدار متعین نہ کرنا	۵۳	باب: گھروں میں اس کی اجازت
۵۲	باب: ٹھہرے ہوئے پانی کا حکم		باب: قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ دائیں ہاتھ سے چھونے
۵۳	باب: سمندر کے پانی کا حکم	۵۳	کی ممانعت
۵۴	باب: برف کے ذریعے وضو کرنا	۵۴	باب: صحرا میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت
۵۵	باب: برف کے پانی کے ذریعے وضو کرنا	۵۵	باب: گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا
۵۵	باب: اولوں کے پانی سے وضو کرنا	۵۵	باب: کسی چیز کی آڑ لے کر پیشاب کرنا
۵۶	باب: کتے کے جوٹھے کا حکم	۵۶	باب: پیشاب سے بچنا
	باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو اس کے پانی کو	۵۷	دوسری فصل: نجس چیزوں کا بیان
۵۷	بہانے کا حکم	۵۷	نجاست کی اقسام
	باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو اس کو مٹی کے	۵۹	باب: پیشاب کے مخصوص برتن میں پیشاب کرنا
۵۸	ذریعے مانجھ کر صاف کرنا	۵۹	طشت میں پیشاب کرنا
۵۸	باب: بلی کے جوٹھے کا حکم	۶۰	باب: بل میں پیشاب کرنے کی کراہت
۵۹	باب: گدھے کے جوٹھے کا حکم	۶۰	باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت
۸۰	باب: حیض والی عورت کا جوٹھا	۶۱	باب: غسل خانے میں پیشاب کرنے کی کراہت
۸۰	باب: مرد و خواتین (یعنی میاں بیوی) کا ایک ساتھ وضو کرنا	۶۱	باب: جو شخص پیشاب کرنے والے کو سلام کرے
۸۰	باب: جنبی شخص کا بچایا ہوا پانی	۶۲	باب: وضو کرنے کے بعد سلام کا جواب دینا
	باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے وضو کرنے	۶۲	بڑی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت
۸۱	کے لیے کافی ہوتی ہے	۶۳	باب: میٹھی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت
۸۲	باب: وضو میں نیت کرنے کا حکم		باب: طہارت حاصل کرتے ہوئے تین پتھروں سے کم پر
۸۲	باب: وضو کے مستحبات	۶۳	اکتفاء کرنے کی ممانعت
۸۳	وضو کے مزید آداب	۶۴	امام ابو جعفر طحاوی کی تحقیق:
۸۴	وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں	۶۶	باب: دو پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت
۸۵	باب: برتن سے وضو کرنا	۶۷	باب: ایک پتھر کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت
۸۶	باب: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا		باب: پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے کسی اور چیز کی بجائے پتھر
۸۷	باب: خادم کا آدی کو وضو کروانا	۶۷	پر اکتفاء کرنا
۸۸	باب: ایک ایک مرتبہ وضو کرنا	۶۷	باب: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا
۸۸	باب: تین تین مرتبہ وضو کرنا	۶۸	باب: دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت
۸۸	باب: وضو کا طریقہ دونوں ہاتھوں کو دھونا	۶۹	باب: استنجاء کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ ملنا

۱۰۴	وضو کے طرہات	۸۹	(ان دونوں ہاتھوں کو) کئی مرتبہ دھویا جانے کا
۱۰۵	باب: عورت کا اپنے سر پر مسح کرنا	۹۰	باب: وضو کی سنتوں کا بیان
۱۰۵	باب: دونوں کانوں کا مسح کرنا	۹۰	وضو میں تیرہ سنتیں ہیں
	باب: سر کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرنا اور یہ جو دلیل پیش	۹۰	دوسری سنت: دونوں ہاتھ دھونا
۱۰۶	کی جاتی ہے "دونوں کان سر کا حصہ ہیں"	۹۰	تیسری سنت: کھلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا
۱۰۸	باب: عمامہ پر مسح کرنا	۹۱	چوتھی سنت: مسواک کرنا
۱۰۸	باب: پیشانی کے ساتھ عمامہ پر مسح کرنا	۹۱	مسواک کے احکام
۱۰۹	باب: عمامہ پر کیسے مسح کیا جائے؟	۹۱	داڑھی کا خلال کرنا
۱۱۱	باب: دونوں پاؤں دھونا فرض ہے	۹۱	انگلیوں کا خلال کرنا
	باب: دونوں پاؤں میں سے کون سے پاؤں کو پہلے دھویا	۹۲	اعضاء کو تین مرتبہ دھونا
۱۱۱	جائے؟	۹۲	پورے سر کا مسح کرنا
۱۱۲	باب: دونوں ہاتھوں کے ذریعے پاؤں دھونا	۹۲	کانوں کا مسح کرنا
۱۱۲	باب: انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم	۹۳	وضو کی نیت کرنا
۱۱۳	باب: دونوں پاؤں کو دھونے کی تعداد	۹۳	ترتیب اور موالات کا خیال رکھنا
۱۱۳	باب: (دونوں پاؤں کو) دھونے کی حد	۹۳	باب: کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا
۱۱۴	باب: جوتے پہن کر وضو کرنا	۹۵	باب: دونوں میں سے کون سے ہاتھ سے کھلی کی جائے؟
۱۱۴	باب: دونوں موزوں پر مسح کرنا	۹۶	باب: ناک میں پانی ڈالنا
۱۱۴	موزوں پر مسح کے احکام	۹۶	باب: ناک صاف کرنے میں مبالغہ کرنا
	پہلی فصل: ان امور کا بیان جو موزوں پر مسح کے جواز	۹۷	باب: ناک میں پانی ڈالنے کا حکم
۱۱۴	کے لیے ضروری ہیں	۹۷	باب: نیند سے بیدار ہونے پر وقت ناک صاف کرنے کا حکم
۱۱۵	موزہ کی شرائط	۹۷	باب: کون سے ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کی جائے؟
۱۱۵	موزہ کے اوپری حصے پر مسح کرنا	۹۸	باب: چہرے کو دھونا
۱۱۷	مسح کے جواز کی اہم شرط	۹۹	باب: چہرے کو دھونے کی تعداد
۱۱۷	مسح کی مدت	۱۰۰	باب: دونوں ہازوؤں کو دھونا
۱۱۸	موزہ کا سالم ہونا	۱۰۰	باب: وضو کا طریقہ
۱۱۸	دوسری فصل: موزوں پر مسح کو ختم کرنے والی چیزیں	۱۰۱	دونوں ہازوؤں کو دھونے کی تعداد
۱۲۰	باب: سفر کے دوران موزوں پر مسح کرنا	۱۰۲	باب: دونوں ہازوؤں کو دھونے کی حد
۱۲۱	باب: مسافر شخص کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی متعین مدت	۱۰۳	باب: سر کا مسح کرنے کا طریقہ
۱۲۲	باب: مقیم شخص کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا تعین	۱۰۳	باب: سر کے مسح کی تعداد



۱۳۳	باب: اونگھنے کا حکم	۱۳۲	باب: پہلا وضو باقی ہونے پر وضو کرنے کا طریقہ
۱۳۳	باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا	۱۳۳	باب: ہر نماز کے لیے وضو کرنا
۱۳۵	باب: ایسی صورت میں وضو نہ کرنے کا حکم	۱۳۳	وضو کی تین اقسام
۱۳۵	باب: شہوت کے بغیر مرد کے اپنی بیوی کو چھونے سے وضو لازم نہ ہونا	۱۳۳	باب: (وضو کے بعد) شرم گاہ پر پانی چھڑکنا
۱۳۵	باب: بوسہ لینے پر وضو لازم نہ ہونا	۱۳۵	باب: وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا
۱۳۷	باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہونا	۱۳۶	باب: وضو کا فرض ہونا
۱۵۱	باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کا لازم نہ ہونا	۱۳۷	باب: وضو میں حد سے تجاوز کرنا
۱۵۱	باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کا لازم نہ ہونا	۱۳۷	باب: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم
۱۵۱	باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کا لازم نہ ہونا	۱۳۸	باب: اس عمل کی فضیلت
۱۵۲	باب: دودھ پینے کے بعد گلی کرنا	۱۳۸	باب: جو شخص اسی طرح وضو کرے، جس طرح حکم دیا گیا ہے اس کا ثواب
۱۵۳	باب: کون سی چیز غسل کو لازم کرتی ہے اور کون سی چیز غسل کو لازم نہیں کرتی	۱۳۸	باب: وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا پڑھا جائے؟
۱۵۳	باب: کافر شخص کا اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا	۱۳۰	باب: وضو کا زیور ہونا
۱۵۳	باب: غسل کے فرائض	۱۳۱	باب: جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعات نماز ادا کرے اس کا ثواب
۱۵۳	باب: غسل کی سنتیں	۱۳۲	باب: ہڈی میں سے کون سی چیز وضو کو توڑتی ہے اور کون سی چیز وضو کو نہیں توڑتی ہے؟
۱۵۳	باب: موجبات غسل کا بیان	۱۳۲	باب: وضو کو توڑنے والی چیزیں
۱۵۶	باب: غسل کی اقسام	۱۳۳	باب: وضو کے مزید نواقض
۱۵۸	باب: جب کوئی کافر اسلام قبول کرنے کا ارادہ کرے (تو اسلام قبول کرنے سے) پہلے غسل کرنا	۱۳۳	باب: نماز میں قہقہہ لگانے کے احکام
۱۵۸	باب: مشرک شخص کو دفن کرنے کے بعد غسل کرنا	۱۳۵	باب: مباشرت کے احکام
۱۵۹	باب: جب دونوں شرمگاہیں مل جائیں، تو غسل کا لازم ہونا	۱۳۵	باب: شک لاحق ہونے کے احکام
۱۶۰	باب: منی (کے خروج) کی وجہ سے غسل لازم ہونا	۱۳۷	باب: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد وضو کرنا
۱۶۱	باب: جب عورت خواب میں وہی چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے، تو اس پر غسل لازم ہونا	۱۳۸	باب: پاخانے کے بعد وضو کرنا
۱۶۱	باب: ایسا شخص جسے احتلام ہوتا ہے، لیکن اسے منی نظر نہیں آتی	۱۳۸	باب: ہوا خارج ہونے پر وضو کرنا
۱۶۲	باب: مرد اور عورت کے مادہ تولید کے درمیان فرق	۱۳۹	باب: نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کے احکام
۱۶۳	باب: حیض کے بعد غسل کرنا	۱۳۹	باب: (نماز کے دوران) نائب بنانے کے احکام
		۱۳۹	بعض ذیلی مسائل
		۱۳۱	باب: سونے کی وجہ سے (وضو لازم ہونا)

۱۸۱	کوصاف کرنا	۱۶۶	باب: قروہ کا تذکرہ
	باب: اپنے جسم پر موجود نجاست کو صاف کرنے کے بعد جنبی	۱۶۸	باب: استحاضہ کا حکار عورت کا غسل کرنا
۱۸۲	شخص کا دوبارہ ہاتھ دھونا	۱۶۸	باب: نفاس کے بعد غسل کرنا
۱۸۲	باب: جنبی شخص کا غسل جنابت کرنے سے پہلے وضو کرنا	۱۶۹	باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق
۱۸۳	باب: جنبی شخص کا اپنے سر میں خلال کرنا	۱۷۱	باب: بٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرنے کی ممانعت
۱۸۳	باب: جنبی شخص کے لیے سر پر کس حد تک پانی بہانا کافی ہے؟	۱۷۱	باب: بٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اسی میں غسل کرنے کی ممانعت
۱۸۳	باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ	۱۷۲	باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا تذکرہ
۱۸۳	باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا	۱۷۲	باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصے میں غسل کرنا
۱۸۳	باب: جس جگہ پر غسل کیا ہو وہاں سے ہٹ کر پاؤں دھونا	۱۷۲	باب: غسل کے وقت پردہ کرنا
۱۸۵	باب: غسل کر لینے کے بعد رومال استعمال نہ کرنا	۱۷۳	باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے غسل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے
۱۸۶	باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے کا ارادہ کرے اس وقت وضو کر لے	۱۷۳	باب: اس بات کی دلیل کہ اس حوالے سے کوئی متعین مقدار نہیں ہے
۱۸۶	باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے لگے تو اس کا صرف ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا	۱۷۵	باب: شوہر اور بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا
۱۸۶	باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے یا پینے کا ارادہ کرے تو اس کا دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا	۱۷۵	باب: جنبی کے پچائے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت
۱۸۷	باب: جنبی شخص جب سونے لگے تو وضو کرے	۱۷۸	باب: اس بارے میں رخصت کا بیان
۱۸۷	باب: جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کا وضو کرنا اور اپنی شرمگاہ کو دھولینا	۱۷۸	باب: اس برتن (میں پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹا گوندھا جاتا ہے
۱۸۸	باب: جب کوئی جنبی شخص وضو نہ کرے (تو اس کا حکم)	۱۷۹	باب: عورت جب غسل جنابت کرتی ہے اس وقت اس کا سر کی مینڈھیوں کو نہ کھولنا
۱۸۸	باب: جب جنبی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے (تو اس کا حکم)	۱۷۹	باب: حیض والی عورت جب احرام باندھنے کے لیے غسل کرتی ہے اس کو اس بات کا حکم دینا
۱۸۹	باب: غسل کرنے سے پہلے بیوی سے دوپارہ صحیفہ کرنل	۱۷۹	باب: جنبی شخص کا غسل کے وقت ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھونا
۱۸۹	باب: جنبی شخص کے لیے قرآن کی تلاوت کی ممانعت	۱۸۰	باب: دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے کتنی مرتبہ دھویا جائے؟
۱۹۱	باب: جنبی شخص کو چھوٹا یا اس کے ساتھ بیٹھنا	۱۸۱	باب: ہاتھوں کو دھونے کے بعد جنبی شخص کا اپنے جسم سے نجاست
۱۹۲	باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا		
۱۹۳	باب: حیض والی عورت کا مسجد میں چٹائی پکڑانا		
	باب: جو شخص ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے کہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہے اور وہ عورت اس وقت		



۲۴۲	تیسری فصل: استحاضہ کے احکام	باب: حیض ٹھکر کے ٹھکرے سے پانی میں غسل کرنے کی	
۲۴۲	استحاضہ کی تعریف	ممانعت	
۲۴۲	چوتھی فصل: حیض، نفاس، استحاضہ کے احکام	باب: مسحور کے پانی سے وضو کرنا	
۲۴۲	حیض اور نفاس کے مشترکہ احکام	باب: برف اور دلوں کے پانی سے وضو کرنا	
۲۴۳	قرآن کی تلاوت ممنوع ہونا	باب: کتے کے جوئے کا حکم	
۲۴۳	قرآن کو چھونا ممنوع ہونا	باب: جس برتن میں کتانہ ڈال دے اُسے مٹی کے ذریعے	
۲۴۵	محبت حرام ہونا	صرف کرنے کا حکم	
۲۴۶	معذور شخص کے احکام	باب: بلی کے جوئے کا حکم	
۲۴۶	عذر کے ثبوت کے لیے شرط	جوئے کے احکام	
۲۴۶	وقت کا ختم ہونا بھی ناقص ہے	باب: حیض والی عورت کے جوئے کا حکم	
۲۴۷	باب: استحاضہ کا تذکرہ خون کا آنا اور ختم ہو جانا	باب: عورت کے پچائے ہوئے کو استعمال کرنے کی	
۲۴۸	باب: ایسی عورت (کا حکم) جسے ہر ماہ متعین دنوں میں ہی حیض آتا ہو	رضعت	
۲۴۹	باب: قرد و کتا تذکرہ	باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی (کو استعمال کرنے)	
۲۵۱	باب: استحاضہ والی عورت کا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جب وہ نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گی	کی ممانعت	
۲۵۱	تو ایک ہی مرتبہ غسل کرے گی	باب: جنسی شخص کے پچائے ہوئے پانی (کو استعمال کرنے)	
۲۵۱	باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق (کا تذکرہ)	کی اجازت	
۲۵۲	باب: زرد اور نیلے مواد (کا حکم)	باب: پانی کی اُس مقدار کا بیان جو انسان کے وضو یا غسل	
۲۵۵	باب: حیض والی عورت کے ساتھ کیا کیا جا سکتا ہے؟	کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے	
۲۵۵	باب: جب کسی شخص کو اس بات کا پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اور پھر بھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران محبت کر لے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)	حیض اور استحاضہ (سے متعلق روایات)	
۲۵۷	باب: جب حیض والی عورت نے حیض کے مخصوص کپڑے پہنے ہوں تو اس کے ساتھ لینے (کا حکم)	باب: حیض کا آغاز اس کو نفاس کہا جا سکتا ہے؟	
۲۵۷	باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی چادر میں لیٹ جانا جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو	خون کی ان اقسام کا تذکرہ جو خواتین کے ساتھ مخصوص ہیں	
		۲۳۹	یہ تین قسمیں ہیں: حیض، نفاس، استحاضہ
		۲۴۰	حیض کے احکام
		۲۴۰	حیض کی تعریف
		۲۴۱	حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت
		۲۴۱	دوسری فصل: نفاس سے متعلق احکام
		۲۴۱	نفاس کی تعریف
		۲۴۲	نفاس کی کم از کم مدت

۲۷۰	کرنا	۲۵۸	باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا
۲۷۰	باب: شخصہ پانی سے غسل کرنا		باب: اس بات کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کو حیض آتا تھا تو آپ ﷺ ان کے ساتھ کیا کرتے تھے؟
۲۷۰	باب: سونے سے پہلے غسل کرنا	۲۵۹	باب: حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور اس کے جوٹھے کو پی لینا
۲۷۱	باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنا	۲۵۹	باب: حیض والی عورت کے پچائے ہوئے (کھانے یا پانی) کو استعمال کرنا
۲۷۱	باب: غسل کرتے وقت پردہ تان لینا	۲۶۰	باب: کسی شخص کا ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا جبکہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہو اور وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہو
۲۷۳	باب: اس بات کی دلیل کہ غسل کرنے کے لیے پانی کی کوئی حد متعین نہیں ہے	۲۶۱	باب: حیض والی عورت سے نماز کا ساقط ہو جانا
۲۷۳	باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن میں سے غسل کرنا	۲۶۱	باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا
۲۷۳	باب: اس بارے میں رخصت کا بیان	۲۶۲	باب: حیض والی عورت کا نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دینا
۲۷۳	باب: ایسے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹے کا اثر موجود ہو	۲۶۳	باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر میں لگھی کرنا جبکہ وہ شخص مسجد میں متکلف ہو
۲۷۳	باب: غسل کے وقت عورت کا اپنی مینڈھیوں کو نہ کھولنا	۲۶۳	باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا
۲۷۵	باب: جب کوئی شخص خوشبو لگا کر غسل کرے اور اس کی خوشبو کا اثر ابھی باقی ہو	۲۶۳	باب: حیض والی عورتوں کا عید کی نماز اور مسلمانوں کی اجتماعی دعائیں شریک ہونا
۲۷۵	باب: جنبی شخص (غسل جنابت کرتے ہوئے) اپنے جسم پر پانی بہانے سے پہلے (جسم پر لگی ہوئی) نجاست کو دور کرے	۲۶۳	باب: جس عورت کو طواف افاضہ کے بعد حیض آ جائے (اس کا حکم کیا ہے؟)
۲۷۶	باب: غسل جنابت کرتے ہوئے شرمگاہ کو دھونے کے بعد ہاتھ کو	۲۶۵	باب: نفاس والی عورت احرام باندھنے کے بعد کیا کرے؟
۲۷۶	زمین پر ملنا (یعنی مٹی کے ذریعے صاف کرنا)	۲۶۶	باب: نفاس والی عورت کی نماز جنازہ ادا کرنا
۲۷۷	باب: غسل جنابت کے آغاز میں وضو کرنا	۲۶۶	باب: حیض کے خون کا کپڑے پر لگ جانا
۲۷۷	باب: وضو کرتے ہوئے دائیں حصے کو پہلے دھونا		<b>غسل اور تیمم (سے متعلق روایات)</b>
۲۷۷	باب: جنابت کی حالت میں وضو کرتے ہوئے سر پر مسح نہ کرنا	۲۶۸	باب: جنبی شخص کے لیے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت
۲۷۸	باب: غسل جنابت میں جلد کو گیلیا کرنا	۲۶۹	باب: حمام میں داخل ہونے کی اجازت
۲۷۸	باب: جنبی شخص کے لیے (غسل جنابت کے دوران) اپنے اوپر کسی حد تک پانی بہانا کافی ہے؟		باب: برف اور اولوں (کے پگھلے ہوئے پانی) کے ذریعے غسل
۲۷۹	باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ	۲۸۰	

۳۰۳	باب: نماز کہاں فرض کی گئی؟	باب: ایک ہی مرتبہ غسل کرنا (یعنی جسم پر ایک ہی مرتبہ پانی بہانا)
۳۰۳	باب: نماز کیسے فرض کی گئی؟	۲۸۰
۳۰۶	باب: روزانہ کتنی نمازیں فرض کی گئی ہیں؟	۲۸۱
۳۰۸	باب: پانچ نمازیں ادا کرنے پر بیعت لینا	۲۸۱
۳۰۸	باب: پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنا	باب: احرام باندھنے کے وقت نفاس والی عورت کا غسل کرنا
۳۰۹	باب: پانچ نمازیں (ادا کرنے کی) فضیلت	باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا
۳۱۰	باب: نماز ادا نہ کرنے والے شخص کا حکم	باب: تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا
۳۱۰	باب: نماز کے حوالے سے محاسبہ ہونا	باب: مٹی کے ذریعے تیمم کرنا
۳۱۲	باب: نماز پڑھنے والے کا اجر و ثواب	تیمم کے احکام
۳۱۲	باب: حضر کے دوران ظہر کی رکعات کی تعداد	وہ امور جو تیمم میں ضروری ہیں
۳۱۳	باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز (کی رکعات)	تیمم کی نیت
۳۱۳	باب: نماز عصر کی فضیلت	مختلف امور کے لیے تیمم کرنا
۳۱۴	باب: عصر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا	تیمم کا طریقہ
۳۱۵	باب: جو شخص عصر کی نماز ادا نہیں کرتا	مٹی کا پاک ہونا
۳۱۵	باب: حضر کے دوران عصر کی رکعات کی تعداد	پانی پر قدرت نہ رکھنا
۳۱۶	باب: سفر کے دوران عصر کی نماز	کسی خوف کی وجہ سے تیمم کرنا
۳۱۷	باب: مغرب کی نماز (کے بارے میں روایت)	پانی کے استعمال کا نقصان وہ ہوتا
۳۱۸	باب: عشاء کی نماز ادا کرنے کی فضیلت	دوسری فصل: ان چیزوں کا بیان جو تیمم کو توڑ دیتی ہیں
۳۱۹	باب: سفر کے دوران عشاء کی نماز ادا کرنے کا طریقہ	تیسری فصل: تیمم سے متعلق متفرق مسائل
۳۱۹	باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت	تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں
۳۲۰	باب: قبلہ (کی طرف رخ کرنا) فرض ہے	تیمم کرنے کا عملی طریقہ
۳۲۱	باب: ایسی حالت کا بیان جس میں قبلہ کی طرف رخ نہ کرنا بھی جائز ہے	باب: جو شخص نماز کے بعد پانی پالیتا ہے اس کے تیمم کا حکم کیا ہے؟
۳۲۲	باب: اجتہاد کے بعد خطا واضح ہو جانے کا حکم	باب: مذی کے خروج پر وضو کرنا
<b>شرح سنن نسائی جلد اول جزء دوم</b> <b>(نمازوں کے اوقات کے بارے میں روایات)</b>		باب: نیند کے بعد وضو کرنے کا حکم
		باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہونا
۳۲۷	(بلا عنوان)	۲۹۲
۳۲۸	نمازوں کے اوقات کا بیان اور ان سے متعلق احکام	۲۹۲
۳۲۸	نمازوں کے اوقات	۲۹۲
		<b>نماز (کے بارے میں روایات)</b> نماز کی فرضیت (کا واقعہ) نماز سے متعلق احکام نماز کی فرضیت

۳۵۸	عشاء کی نماز کو "عستہ" کہنے کی اجازت ہے	۳۲۸	فجر کی نماز کا وقت
۳۵۸	عشاء کو "عستہ" کہنے کا مکروہ ہونا	۳۲۸	ظہر کی نماز کا وقت
۳۶۰	باب: فجر کی نماز کا ابتدائی وقت	۳۲۹	عصر و مغرب کی نماز کا وقت
	باب: حضر کی حالت میں اندھیرے میں (فجر کی نماز) ادا کرنا	۳۲۹	عشاء و وتر کی نماز کا وقت
۳۶۱		۳۳۰	دوسری فصل: فضیلت و اہلے اوقات کا بیان
۳۶۳	باب: سفر کے دوران اندھیرے میں (فجر کی نماز ادا کرنا)	۳۳۰	نماز فجر کا مستحب وقت
۳۶۳	باب: فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا	۳۳۰	ظہر و عصر کا مستحب وقت
۳۶۵	باب: جو شخص فجر کی نماز کی ایک رکعت کو پالے	۳۳۰	مغرب و عشاء کا مستحب وقت
۳۶۶	باب: فجر کی نماز کا آخری وقت	۳۳۱	باب: ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت
	باب: جب کوئی شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس کے وقت میں) پالے	۳۳۳	باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا
۳۶۸	باب: ان اوقات کا تذکرہ جن میں نماز ادا کرنا منع ہے	۳۳۳	باب: سردی کے موسم میں ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا
	ان اوقات کا بیان جن میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوتا یا مکروہ ہوتا ہے	۳۳۳	باب: جب گرمی شدید ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا
۳۶۸		۳۳۳	باب: ظہر (کی نماز) کا آخری وقت کیا ہے؟
۳۷۲	باب: فجر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت	۳۳۶	باب: عصر کی نماز کا ابتدائی وقت (کیا ہے؟)
۳۷۳	باب: سورج نکلنے کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت	۳۳۷	باب: عصر کی نماز جلدی ادا کرنا
۳۷۳	باب: زوال کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت	۳۳۸	باب: عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کی شدید مذمت
۳۷۴	باب: عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت	۳۳۹	باب: عصر کی نماز کا آخری وقت
۳۷۶	باب: عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی اجازت	۳۴۲	باب: جو شخص عصر کی دو رکعات پالے (اس کا حکم)
۳۷۹	باب: سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کرنے کی اجازت	۳۴۳	باب: مغرب کی نماز کا ابتدائی وقت
۳۷۹	باب: مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کی اجازت	۳۴۵	باب: مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا (سنت ہے)
۳۸۰	باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد (سنتیں) ادا کرنا	۳۴۶	باب: مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنا
	باب: فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک (نفل) نماز ادا کرنا مباح ہے	۳۴۶	باب: مغرب کا آخری وقت
۳۸۱		۳۴۹	باب: مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد سونا مکروہ ہے
۳۸۲	باب: مکہ میں تمام اوقات میں نماز ادا کرنا جائز ہے	۳۴۹	باب: عشاء کی نماز کا ابتدائی وقت
	باب: اس وقت کا تذکرہ جس میں مسافر شخص ظہر اور عصر کی نماز اکتھی ادا کرے	۳۵۱	باب: عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرنا
۳۸۳		۳۵۲	باب: شفق (کے بارے میں روایات)
۳۸۳	باب: اس کی وضاحت	۳۵۲	باب: عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے
	باب: اس وقت کا بیان جس میں مقیم شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا	۳۵۵	باب: عشاء کی نماز کا آخری وقت (کیا ہے؟)

۳۰۹	اذان سنت مؤکدہ ہے	۳۸۵	کر سکتا ہے۔
۳۰۹	خواتین اذان نہیں دے سکتیں		باب: اس وقت کا بیان جس میں مسافر شخص مغرب اور عشاء کی
۳۱۰	اذان دینے کا اہل کون ہے؟	۳۸۶	نماز ایک ساتھ ادا کرے گا
۳۱۱	مسافر کا اذان دینا		باب: اس حالت کا بیان جس میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا
۳۱۲	باب: اذان کے کلمات کو دو مرتبہ کہنا	۳۸۹	کی جاسکتی ہیں
۳۱۳	باب: اذان میں ترجیح کرتے ہوئے آواز نیچی رکھنا	۳۹۰	باب: حضر کی حالت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا
۳۱۳	باب: اذان میں کتنے کلمات ہیں؟	۳۹۱	باب: عرفہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا
	اذان اور اقامت کے کلمات اور انہیں ادا کرنے کا	۳۹۱	باب: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا
۳۱۳	طریقہ	۳۹۳	باب: دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا طریقہ
۳۱۵	اذان و اقامت کے آداب		باب: نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنے کی
۳۱۶	خوبصورت آواز میں اذان دینا	۳۹۳	فضیلت
۳۱۷	اذان و اقامت کے درمیان دعا مانگنا	۳۹۵	باب: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اُسے کیا کرنا چاہیے؟
۳۱۸	اذان کا جواب دینا واجب ہے	۳۹۵	نوت شدہ نمازوں کو قضاء کرنا
۳۱۸	باب: اذان کس طرح دی جائے گی؟	۳۹۵	قضا کا لازم ہونا
۳۲۱	باب: سفر کے دوران اذان دینا	۳۹۶	قضاء میں ترتیب کا حکم
۳۲۲	باب: جب دو آدمی سفر کر رہے ہوں تو ان کا اذان دینا	۳۹۶	باجماعت قضاء میں جہر کا حکم
	باب: حضر کے دوران کسی بھی ایک شخص کا اذان دینا دوسروں	۳۹۷	وقت کی تنگی کا حکم
۳۲۳	کے لیے کافی ہوگا	۳۹۸	تعداد میں اضافے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہونا
۳۲۴	باب: ایک ہی مسجد میں دو مؤذن مقرر کرنا	۳۹۹	نوت شدہ نمازوں کی دو اقسام
	باب: کیا دونوں مؤذن ایک ساتھ اذان دیں گے؟ یا الگ	۴۰۰	دوسرے کے حصے کی قضاء نمازیں پڑھنے کا حکم؟
۳۲۴	الگ دیں گے؟		باب: جو شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے (اُسے کیا کرنا
۳۲۵	باب: نماز کے وقت سے پہلے ہی اذان دے دینا	۴۰۰	چاہیے؟)
۳۲۶	باب: فجر کی اذان کا وقت		باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے اس کا اگلے دن
۳۲۶	باب: مؤذن اذان دیتے ہوئے کیا کرے؟	۴۰۱	اسی نماز کے وقت میں اس نماز کو ادا کرنا
۳۲۷	باب: بلند آواز میں اذان دینا	۴۰۲	باب: نوت شدہ نمازوں کو کیسے ادا کیا جائے؟
۳۲۸	فجر کی اذان میں ”تھویب“ (سنت ہے)		<b>اذان (کے بارے میں روایات)</b>
۳۲۹	باب: اذان کا اختتام	۴۰۶	باب: اذان کا آغاز (کیسے ہوا)
	باب: جب رات کے وقت بارش ہو رہی ہو تو اذان کے	۴۰۹	اذان سے متعلق احکام
۳۳۰	دوران جماعت میں شریک نہ ہونے کا اعلان کرنا	۴۰۹	اذان کا طریقہ اور مؤذن کے احوال



۳۳۰	باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پہلی نماز کے وقت میں ادا کر رہا ہو اس کا اذان دینا	۳۳۰	باب: اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پہنستے ہوئے
۳۳۱	باب: جو شخص پہلی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے	۳۳۱	باب: اذان کے وقت دعا کرے
۳۳۱	باب: اس کا (ان نمازوں کے لیے) اذان دینا	۳۳۱	باب: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنے
۳۳۲	باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے اس کا اقامت کہنا	۳۳۲	باب: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کی شیعہ خدمت
۳۳۳	باب: قضاء نماز ادا کرنے کے لیے اذان دینا	۳۳۲	باب: مؤذن کا امام کو نماز کی اطلاع دینا (یا نماز کے لیے بلانا)
۳۳۳	باب: اس طرح کی صورت حال میں ان تمام نمازوں کے لیے صرف ایک اذان دینا اور ہر نماز کے لیے الگ سے اقامت کہنا بھی جائز ہے	۳۳۳	باب: امام کے آنے پر مؤذن کا اقامت کہنا
۳۳۳	باب: ہر نماز کے لیے صرف اقامت پر اکتفاء کرنا	<b>مساجد (کے بارے میں روایات)</b>	
۳۳۳	باب: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو بھول جائے اس کے لیے اقامت کہنے کا حکم	۳۳۳	باب: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت
۳۳۵	باب: چرواہے کا اذان دینا	۳۳۳	باب: مساجد (کی تعمیر میں) ایک دوسرے کے مقابلے میں
۳۳۶	باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اذان دینا	۳۳۳	بخرا کا اظہار کرنا
۳۳۶	باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اقامت کہنا	۳۳۳	باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟
۳۳۷	باب: اقامت کس طرح کہی جائے؟	۳۳۳	باب: مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کی فضیلت
۳۳۷	باب: (جب کچھ لوگ موجود ہوں) تو ہر شخص کا اپنے لیے اقامت کہنا	۳۳۳	باب: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا
۳۳۷	باب: اذان دینے کی فضیلت	۳۳۳	باب: مسجد اقصیٰ اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت
۳۳۸	باب: اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کرنا	۳۳۳	باب: مسجد نبوی کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت
۳۳۸	باب: ایسے مؤذن کو مقرر کرنا جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرتا ہو	۳۳۳	باب: مسجد قبا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت
۳۳۹	باب: مؤذن جو کہتا ہو اس کی مانند کلمات کہنا	۳۳۳	باب: تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے
۳۳۹	باب: (اذان کا جواب دینے) کا اجر و ثواب	۳۳۳	باب: گر جا کو مسجد بنا لینا
۳۳۹	باب: مؤذن شہادت کے جو کلمات پڑھتا ہے اس کی مانند کلمات پڑھنا	۳۳۳	باب: قبروں کو اکھیر کر اس زمین پر مسجد بنا لینا
۳۳۹	باب: جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پڑھے تو کیا؟	۳۳۳	باب: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت
		۳۳۳	باب: مساجد کی طرف آنے کی فضیلت
		۳۳۳	باب: خواتین کو مسجد میں آنے سے روکنے کی ممانعت
		۳۳۳	باب: کس شخص کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا؟
		۳۳۳	باب: کس شخص کو مسجد سے نکال دیا جائے گا؟



باب: ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنا	۵۰۲	باب: جب رعایا میں سے کوئی شخص آگے ہو کر نماز پڑھاتا	۵۰۲
باب: ایک ہی قمیص میں نماز ادا کرنا	۵۰۳	شروع کر دے اور پھر والی بھی آ جائے	۵۲۱
باب: صرف تہبند میں نماز ادا کرنا	۵۰۳	تو کیا وہ (رعایا کا فرد) پیچھے ہٹ جائے گا؟	۵۲۱
باب: آدمی کا ایسے کپڑے پر نماز ادا کرنا جس کا کچھ حصہ اس کی بیوی پر ہو	۵۰۴	باب: امام کا اپنی رعایا کے کسی فرد کے پیچھے نماز ادا کرنا	۵۲۲
باب: آدمی کا ایسے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا کہ اس کے کندھے پر کوئی بھی چیز موجود نہ ہو	۵۰۴	باب: ملاقات کے لیے آنے والے شخص کا امامت کرنا	۵۲۳
باب: ریشمی کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا	۵۰۵	باب: نابینا شخص کا امامت کرنا	۵۲۳
باب: ایسی چادر لپیٹ کر نماز ادا کرنا جس پر نقش و نگار بنے ہوئے ہوں	۵۰۶	باب: بچے کا بالغ ہونے سے پہلے امامت کرنا	۵۲۳
باب: سرخ کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا	۵۰۶	باب: لوگوں کا امام کو دیکھ کر کھڑے ہونا	۵۲۵
باب: بڑی چادر میں نماز ادا کرنا	۵۰۷	باب: اگر امام کو اقامت کہنے کے بعد کوئی کام پیش آ جائے	۵۲۵
باب: موزوں میں نماز ادا کرنا	۵۰۸	باب: اگر امام کو اپنی جائے نماز پر کھڑے ہونے کے بعد یہ بات یاد آئے کہ وہ پاک نہیں ہے	۵۲۵
باب: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا	۵۰۸	باب: جب امام خود موجود نہ ہو تو اس کا کسی کو اپنا نائب مقرر کرنا	۵۲۶
باب: جب امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو اس وقت وہ اپنے جوتے کہاں رکھے گا؟	۵۰۸	باب: امام کی پیروی کرنا	۵۲۷
<b>امامت (سے متعلق روایات)</b>		کن چیزوں میں امام کی متابعت کی جائے گی اور کن چیزوں میں امام کی متابعت نہیں کی جائے گی؟	۵۲۷
امامت اور جماعت کا تذکرہ اہل علم و فضل کا امامت کرنا	۵۱۱	باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی پیروی کر رہا ہو	۵۲۸
امامت کے احکام	۵۱۳	بیمار شخص کی نماز کے احکام	۵۲۹
جماعت کے احکام	۵۱۳	کچھ دیر کے لیے قیام کے قابل ہونے کا حکم	۵۳۰
باب: ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا	۵۱۴	بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے احکام	۵۳۰
اس بات کا تذکرہ کہ کون فرض امامت کر سکتا ہے؟	۵۱۴	بیٹھ کر نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہونا	۵۳۱
باب: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟	۵۱۷	آنکھ یا بھنوں کے ذریعے اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا	۵۳۱
امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟	۵۱۷	باب: جب تین افراد موجود ہوں تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ (کون سی ہوگی؟)	۵۳۲
باب: عمر رسیدہ شخص (کو امامت کے لیے آگے کرنا)	۵۲۰	اس بارے میں اختلاف کا بیان	۵۳۲
باب: کچھ لوگوں کا ایسی جگہ پر جمع ہونا جہاں وہ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں	۵۲۰	امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے احکام	۵۳۳
باب: لوگوں کا اکٹھے ہونا جبکہ ان کے درمیان والی (حکمران) سردار یا محلے کا مخصوص امام) موجود ہو	۵۲۰	باب: جب تین آدمی اور ایک خاتون موجود ہوں تو کھڑے ہونے کی ترتیب کیا ہوگی؟	۵۳۴
		باب: جب دو آدمی اور دو خواتین موجود ہوں (تو ان کا نماز	۵۳۴

۵۵۱	باب: ایسے امام کی پیروی کا حکم جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو	۵۳۷	پڑھنے کا طریقہ کیا ہوگا؟
۵۵۲	باب: امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف کا حکم	۵۳۷	باب: جب امام کے ہمراہ ایک بچہ اور ایک خاتون ہو تو وہ کہاں کھڑا ہوگا؟
۵۵۶	باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت	۵۳۸	باب: جب مقتدی بچہ ہو تو امام کس جگہ کھڑا ہوگا؟
۵۵۷	باب: باجماعت نماز کا حکم	۵۳۸	باب: امام کے پیچھے اس کے قریب کون ہوگا اور پھر اس کے بعد کون ہوگا؟
۵۵۸	باب: جب تین آدمی موجود ہوں تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے	۵۳۰	باب: امام کے آنے سے پہلے صفیں درست کرنا
۵۵۸	باب: جب تین افراد میں سے ایک مرد ایک بچہ اور ایک خاتون ہو تو ان کی جماعت کا حکم	۵۳۰	باب: امام صفیں کس طرح درست کروائے؟
۵۵۹	باب: جب دو افراد ہوں تو باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم	۵۳۱	باب: جب امام صفیں درست کرنے کے لیے آگے بڑھے تو اُس وقت کیا کہے؟
۵۶۰	باب: باجماعت نوافل ادا کرنا	۵۳۲	باب: کتنی مرتبہ یہ کہا جائے گا: ”سیدھے ہو جاؤ“
۵۶۱	باب: قضاء نماز کو باجماعت ادا کرنا	۵۳۲	باب: امام کا صفوں کو ملانے اور ایک دوسرے کے قریب رکھنے کی ترغیب دینا
۵۶۲	باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت	۵۳۳	باب: پہلی اور دوسری صف (میں شامل ہونے) کی فضیلت
۵۶۲	باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت	۵۳۳	باب: آخری صف (کے بارے میں روایت)
۵۶۳	باب: ایسی جگہ یا قاعدگی کے ساتھ نمازیں ادا کرنا جہاں سے ان نمازوں کے لیے بلایا جاتا ہے	۵۳۳	باب: جو شخص صف کو ملاتا ہے (اس کی فضیلت)
۵۶۵	باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کا عذر	۵۳۳	باب: خواتین کی سب سے زیادہ بہتر اور مردوں کی سب سے کم بہتر صف کا تذکرہ
۵۶۶	باب: جماعت کو پانے کی حد کیا ہے؟	۵۳۵	باب: ستونوں کے درمیان صف قائم کرنا
۵۶۶	باب: آدمی کا تنہا نماز ادا کر لینے کے بعد اسی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا	۵۳۵	ان چیزوں کا بیان جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بنتی ہیں یا رکاوٹ نہیں بنتی ہیں
۵۶۸	باب: جماعت میں مسجد میں جماعت کے ساتھ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر لے اس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے	۵۳۶	باب: صف میں کون سی جگہ کھڑے ہونا مستحب ہے؟
۵۶۸	باب: جماعت میں مسجد میں جماعت کے ساتھ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر لے اس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے	۵۳۶	باب: امام پر لازم ہے کہ وہ مختصر نماز ادا کرے
۵۶۹	باب: نماز کے لیے چیزی سے جانا	۵۳۷	باب: امام کے لیے طویل نماز پڑھانے کی اجازت
۵۶۹	باب: مسبوق اور لاحق شخص کے احکام	۵۳۷	باب: نماز کے دوران امام کے لیے کس حد تک کوئی عمل کرنا جائز ہے؟
۵۷۱	باب: امام اور مقتدی کے درمیان اختلاف سے متعلق چند ذیلی مسائل	۵۳۸	باب: امام سے پہلے (کوئی رکن ادا کرنا)
		۵۳۸	باب: کسی شخص کا امام کی نماز سے الگ ہو کر مسجد کے کونے میں اکیلے نماز ادا کر لینا
		۵۵۰	

۵۹۷	نماز کی سنتیں اس کے آداب اس کا طریقہ	۵۷۲	باب: دوڑے بغیر تیزی سے نماز کے لیے جانا
۵۹۷	باب: دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا	۵۷۳	باب: نماز ادا کرنے کے لیے جلدی جانا
۵۹۹	باب: دونوں کانوں کے برابر رخص یدین کرنا	۵۷۳	باب: اقامت کے وقت نماز ادا کرنا مکروہ ہے
۶۰۰	باب: رخص یدین کے وقت انگوٹھا رکھنے کی جگہ	باب: جو شخص فجر کی سنتیں اس وقت ادا کرے جبکہ امام	باب: اجتماع نماز شروع کر چکا ہو
۶۰۰	باب: رخص یدین میں ہاتھوں کو بلند کرنا	۵۷۴	باب: صف کے پیچھے کسی شخص کا اکیلے کھڑے ہو کر (باجماعت
۶۰۰	باب: پہلی تکبیر کا فرض ہونا	نماز ادا کرنا)	
۶۰۱	نماز کا طریقہ	۵۷۵	باب: صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع میں چلے جانا
۶۰۵	رکوع کا طریقہ	۵۷۵	فرض میں شامل ہونے کے احکام
۶۰۵	سجدہ کرنے کا طریقہ	۵۷۶	فجر کی سنتیں اور نماز باجماعت کا حکم
۶۰۶	خاتون کا سجدہ کرنے کا طریقہ	۵۷۷	امام کو رکوع کی حالت میں پانا
۶۰۸	تشہد کا طریقہ	۵۷۷	باب: ظہر کے بعد (سنت یا نقل) نماز ادا کرنا
۶۰۸	درد شریف پڑھنے کا حکم	۵۷۸	باب: عصر سے پہلے (سنت) نماز ادا کرنا
۶۰۹	(نماز کے آخر میں) دعا مانگنا	۵۷۹	(نماز کے) آغاز (کے بارے میں روایات)
۶۱۰	سلام پھیرنے کا طریقہ	باب: نماز کے آغاز کا طریقہ	
۶۱۱	باب: وہ جملہ جس کے ذریعے نماز کا آغاز کیا جائے	۵۸۱	نماز کی شرائط کے احکام
۶۱۲	باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا	۵۸۲	طہارت اور ستر عورت کے احکام
باب: جب امام کسی ایسے شخص کو دیکھے جس نے اپنا بایاں	۵۸۲	ستر کے احکام	
۶۱۲	ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا ہو	۵۸۳	قابل ستر حصے کا کھل جانا
باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کی جگہ	۵۸۳	ستر ڈھانپنے والے کپڑے کے پاک ہونے کے احکام	
باب: نماز کے دوران کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت	۵۸۴	قبلہ کی طرف رخ کرنا	
باب: نماز پڑھتے ہوئے دونوں پاؤں کو برابر رکھنا	۵۸۵	جہت قبلہ کا حکم	
باب: امام کا نماز شروع کر لینے کے بعد کچھ دیر کے لیے	۵۸۵	سست قبلہ مشتبہ ہونا	
سکوت اختیار کرنا	۵۸۶	نیت کے احکام	
باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان میں دعا کرنا	۵۸۷	اب: تکبیر کہنے سے پہلے رخص یدین کرنا	
باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان دوسری دعا	۵۸۸	نماز کا طریقہ	
باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ذکر اور دعا کی ایک اور	۵۸۸	نماز کے فرائض	
قسم	۵۸۸	نماز کے واجبات کے احکام	
باب: نماز کے آغاز اور قرأت کے درمیان ذکر کی ایک اور قسم	۵۸۸		
باب: تکبیر تحریمہ کے بعد ذکر کی ایک اور قسم			

۶۳۶	قرأت کی غلطیاں	باب: سورۃ کی تلاوت سے پہلے سورۃ فاتحہ کے ذریعے
۶۳۹	باب: امام کا بلند آواز میں آمین کہنا	۶۳۱ (قرأت کا) آغاز کرنا
۶۴۱	باب: امام کے پیچھے موجود شخص کو آمین کہنے کا حکم	۶۳۲ باب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا
۶۴۱	باب: آمین کہنے کی فضیلت	۶۳۳ باب: بلند آواز میں بسم اللہ نہ پڑھنا
باب: جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں چھینکے تو وہ کیا	۶۳۴	باب: سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے بسم اللہ کی تلاوت نہ کرنا
پڑھے؟	۶۳۶	باب: نماز کے دوران سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنا واجب ہے۔
کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے اور کون سی چیز نماز	۶۳۷	نماز کے واجبات
میں مکروہ ہے	۶۳۷	سورۃ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت
۶۳۳ وہ چیزیں جو نماز کو فاسد کر دیتی ہیں	۶۳۸	نماز میں مکرر افعال میں ترتیب واجب ہے
۶۳۳ پہلی قسم: اقوال کے احکام	۶۳۸	قصہ اور تشہید کا حکم
دوسری قسم ان افعال کا تذکرہ جن کے ذریعے نماز فاسد ہو	۶۳۹	بھول کر کھڑے ہونے یا بیٹھ جانے کا حکم
جاتی ہے	۶۳۹	قوت واجب ہے
باب: قرآن کے بارے میں منقول روایات کا مجموعہ	۶۳۰	باجامعت نماز میں جہری یا سری قرأت واجب ہے۔
باب: فجر کی دو رکعات میں تلاوت	۶۳۰	باب: سورۃ فاتحہ کی فضیلت
باب: فجر کی دو (سنت) رکعات میں سورۃ الکافرون اور	باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر: ”اور ہم نے تمہیں	
سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرنا	دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم	
باب: فجر کی دو (سنت) رکعات کو مختصر ادا کرنا	عطاء کیا ہے“	
باب: صبح کی نماز میں سورۃ الروم کی تلاوت کرنا	باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت نہیں کرتا اس میں	
باب: صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات کی تلاوت کرنا	امام کی اقتداء میں قرأت نہ کرنا	
قرأت کرنے کے احکام	باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتا ہے اس میں	
قرأت کرنے کا سنت طریقہ	امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا	
باب: صبح کی نماز میں سورۃ ”ق“ کی تلاوت کرنا	باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتا ہے اس میں	
باب: صبح فجر کی نماز میں سورۃ بکویر کی تلاوت کرنا	امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ پڑھنا	
باب: فجر کی نماز میں معوذتین کی تلاوت کرنا	باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ”اور جب قرآن کی	
باب: معوذتین پڑھنے کی فضیلت	تلاوت کی جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو	
باب: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں تلاوت	تا کہ تم پر رحم کیا جائے“	
باب: قرآن میں مذکور (آیات) سجدہ سورۃ ص میں سجدوں	باب: مقتدی کا امام کی قرأت پر اکتفاء کرنا	
کا تذکرہ	باب: جو شخص اچھی طرح سے قرآن کی تلاوت نہ کر سکتا ہو	
سجدہ تلاوت کے مقامات	اس کے لیے کس حد تک تلاوت کرنا کافی ہے؟	

۶۸۲	باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الفجر کی تلاوت کرنا	۶۶۳	سجدہ تلاوت کا وجوب
۶۸۳	باب: سورۃ التین کی تلاوت کرنا	۶۶۴	آیت سجدہ کی تلاوت میں سحر کا حکم
۶۸۳	باب: عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں (کون سی سورت)	۶۶۵	سجدہ سہو کا طریقہ
۶۸۳	تلاوت کرنا سنت ہے؟	۶۶۵	سجدہ شکر کے احکام
۶۸۳	باب: (نماز کی) پہلی دو رکعات میں طویل قیام کرنا	۶۶۵	سجدہ شکر کا طریقہ
۶۸۳	باب: ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ادا کرنا (بھی سنت ہے)	۶۶۶	باب: سورۃ النجم میں سجدہ تلاوت
۶۸۳	باب: سورت کے کچھ حصے کی تلاوت کرنا	۶۶۶	سجدہ تلاوت کے احکام
۶۸۵	باب: جب تلاوت کرنے والا شخص عذاب سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو (عذاب سے) پناہ مانگے	۶۶۶	اس سے متعلق احکام چند اصولوں پر مبنی ہیں
۶۸۶	باب: جب تلاوت کرنے والا شخص رحمت سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو اس رحمت کو مانگے (یعنی اس کے حصول کی دعا کرے)	۶۶۷	باب: سورۃ النجم میں سجدہ تلاوت نہ کرنا
۶۸۶	باب: ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کرنا	۶۶۸	باب: سورۃ الانشقاق میں سجدہ تلاوت
۶۸۷	باب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو"	۶۶۹	باب: سورۃ العلق میں سجدہ تلاوت
۶۸۷	باب: بلند آواز میں تلاوت کرنا	۶۷۰	باب: فرض نمازوں میں سجدہ تلاوت
۶۸۸	باب: تلاوت کرتے ہوئے آواز کو کھینچنا (یعنی لفظ لیے کر کے ادا کرنا)	۶۷۰	باب: دن (کی نمازوں) میں قرأت (کا طریقہ)
۶۸۹	باب: قرآن کو آواز کے ذریعے آراستہ کرنا	۶۷۱	باب: ظہر کی نماز میں تلاوت کرنا
۶۹۱	باب: رکوع میں جانے کے لیے جھکیر کہنا	۶۷۲	باب: ظہر کی نماز میں پہلی رکعت میں طویل قیام کرنا
۶۹۲	باب: رکوع میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں کی ٹوٹک بلند کرنا	۶۷۲	باب: ظہر کی نماز میں امام کا کوئی ایک آیت بلند آواز میں پڑھنا
۶۹۲	باب: رکوع میں جاتے ہوئے کندھوں تک رخص یدین کرنا (سنت ہے)	۶۷۳	باب: ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں مختصر قیام کرنا
۶۹۳	باب: اس کو (یعنی رکوع میں جاتے وقت رخص یدین کو) ترک کرنا	۶۷۴	باب: ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت
۶۹۳	باب: رکوع کے دوران پشت کو سیدھا رکھنا	۶۷۴	باب: عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت
۶۹۳	باب: رکوع کے دوران اعتدال کرنا	۶۷۵	باب: مختصر قیام کرنا اور مختصر قرأت کرنا
		۶۷۶	باب: مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرنا
		۶۷۷	باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا
		۶۷۷	باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرنا
		۶۷۸	باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الطور کی تلاوت کرنا
		۶۷۸	باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الدخان کی تلاوت کرنا
		۶۷۸	باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الفجر کی تلاوت کرنا
		۶۷۹	باب: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا
		۶۸۰	باب: سورۃ الاخلاص تلاوت کرنے کی فضیلت
		۶۸۱	باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا

## 1- کتاب الطہارۃ

### طہارت کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ”طہارت کے بارے میں روایات“ میں 204 تراجم ابواب اور 323 روایات نقل کی ہیں جبکہ کمرات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 189 ہوگی۔

لفظ کتاب کا لغوی مطلب ”جمع کرنا“ ہے۔ اسی سے لفظ کتبہ ماخوذ ہے جو فوجی دستے کو کہتے ہیں، علم فقہ اور حدیث کے ماہرین جب ایک موضوع سے متعلق روایات یا مسائل کسی ایک باب میں جمع کرتے ہیں تو اس کے آغاز میں لفظ کتاب (بمعنی مجموعہ) کی اس موضوع کی طرف اضافت کے ساتھ باب کی سرخی تحریر کر دیتے ہیں، جیسے کتاب الایمان سے مراد وہ باب جس میں ایمان کے بارے میں روایات منقول ہیں، کتاب الطہارۃ سے مراد وہ باب جس میں طہارت سے متعلق روایات یا احکام موجود ہوں۔

محدثین اور فقہاء کی ”کتاب“ ہمارے اردو کے عام محاورے کے اعتبار سے ”باب“ کا ہم معنی ہوتا ہے۔ پھر اسے ذیلی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے، عام طور پر اس کے لیے لفظ ”فصل“ استعمال کیا جاتا ہے۔ محدثین کا یہ اسلوب ہے کہ وہ عام طور پر کوئی روایت نقل کرنے سے پہلے چند الفاظ میں اس کی ذیلی سرخی قائم کرتے ہیں، اسے ”ترجمۃ الباب“ کہا جاتا ہے۔

یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ علم حدیث کے متداول زیادہ تر مجموعے تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں مرتب کیے گئے ہیں، اس زمانے میں اسلامی معاشرے میں خواندگی کی شرح اور درس و تدریس کا رسمی طریقہ ہمارے آج کے ترقی یافتہ زمانے سے بالکل مختلف تھا۔ کتابوں کے قلمی نسخے نقل کیے جاتے تھے اور عام طور پر عام قاری کو ”مطالعہ“ کے لیے مواد دستیاب نہیں ہوتا تھا، کسی بھی فن کے روایتی طلباء ہی اس فن کی کسی ایک کتاب کا نسخہ نقل کرتے تھے اور اسی کتاب کا استاد سے درس لے لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے مختلف اسلامی علوم و فنون کے بنیادی ماخذ زیادہ تر قاعدوں کی شکل میں ہیں جنہیں اہل علم کے محاورے میں ”متون“ کہا جاتا ہے۔

حدیث کی درس و تدریس کا معاملہ کچھ مختلف ہوتا تھا، عام طور پر کوئی محدث اپنے شاگردوں کے سامنے اپنی سند کے ساتھ کوئی حدیث بیان کر دیتا تھا، اس میں زیادہ تر اپنی یادداشت پر اعتماد کیا جاتا تھا اور طلباء اس



درس کو تحریری شکل میں محفوظ کر لیتے تھے۔

جب احادیث کی تصنیفی شکل میں تدوین کے کام آغاز ہوا تو علم حدیث کے ماہرین نے اپنے علمی ذخیرے کو اپنے پاس تحریری شکل میں محفوظ رکھنا شروع کیا اور اسی اصل مآخذ سے کسی محدث کے شاگرد عام طور پر سن کر اور بعض اوقات دیکھ کر نقل کر کے اس مآخذ کو آگے نقل کر دیتے تھے۔

اگر وہ محدث اپنے پاس موجود مسودے میں نظر ثانی کے کام کو جاری رکھتے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ترمیم و اضافہ بھی کیا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ کسی محدث کے پاس جو اصل مسودہ موجود ہے اس کا من و عن "الف" سے لے کر "ی" تک درس دیا جائے یہ بھی ہوتا تھا کہ درس لینے والا طالب علم پوری کتاب کے تمام دروس میں شریک نہیں ہوتا تھا وہ جن دروس میں شریک ہوا انہیں محفوظ کر لیا اور جن میں شریک نہیں ہوسکا وہ رہ گئے۔

اس کی نمایاں ترین مثال علم حدیث کا قدیم ترین مآخذ "موطا امام مالک" ہے اس مشہور ترین کتاب کو 16 راویوں نے امام مالک کے حوالے سے نقل کیا ہے، لیکن ان تمام راویوں کی نقل میں جزوی طور پر اختلاف پایا جاتا ہے یعنی کسی راوی نے زیادہ حصہ نقل کیا اور کسی نے موطا کا کم حصہ نقل کیا۔

ہمارے زمانے میں جو کتاب موطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے اس کے راوی امام مالک کے آخری دور کے شاگرد یحییٰ بن یحییٰ مصمودی ہیں جنہوں نے موطا نقل کرتے ہوئے امام مالک کے مرتب کردہ مجموعے کے ہمراہ امام مالک کی ذاتی فقہی آراء بھی نقل کر دی ہیں۔

اسی موطا کو فقہیہ عراق امام محمد بن حسن شیبانی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے موطا کی بعض روایات کو ترجیح نہیں دی تو ان کے مقابلے میں دیگر روایات پیش کر دیں یعنی انہوں نے موطا کے اصل مسودے میں اضافہ کر دیا یہی وجہ ہے کہ ان کی نقل کردہ موطا ان کی اپنی نسبت کی وجہ سے "موطا امام محمد" کے نام سے مشہور ہوئی۔

لیکن امام محمد نے موطا نقل کرتے ہوئے امام مالک کی ذاتی فقہی جزوی آراء کو یحییٰ بن یحییٰ کی طرح نقل نہیں کیا۔ تاہم وہ کوئی بھی روایت نقل کرنے کے بعد یہ وضاحت کر دیتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ یا دیگر فقہائے عراق کی رائے یا امام محمد کی اپنی رائے اس روایت کے مطابق ہے یا نہیں۔

ہم تک جو ذخیرہ حدیث پہنچا ہے اس میں قدیم ترین مآخذ موطا کو قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی کی "مصنف" اور امام ابن ابی شیبہ کی "مصنف" کا نام آتا ہے۔

ان حضرات نے ہر موضوع سے متعلق احادیث نقل کرنے کے ہمراہ صحابہ کرام کے آثار اور تابعین کی فقہی آراء بھی نقل کی ہیں۔ اور یہی طرز موطا امام مالک کا بھی ہے کیونکہ اس میں بھی احادیث کے ہمراہ آثار

صحابہ اقبال تابعین اور امام مالک کی اپنی فقہی آراء بھی مذکور ہیں۔

اس کے بعد کے مرتبے میں اہم ترین نام امام احمد بن حنبل کی ”مستند“ کا ہے جس میں امام احمد نے صحابہ کرام کی مسانید کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

اس کے بعد کا زمانہ وہ ہے جب موضوعاتی ترتیب کے ساتھ صرف ”احادیث“ نقل کرنے کا دور آیا۔ موضوعاتی ترتیب کے حوالے سے دو بنیادی اقسام تھیں۔

(i) جوامع: اس سے مراد وہ مجموعہ جات ہیں جن میں ایمانیات، فقہ، سیرت، تاریخ، فضائل و مناقب وغیرہ تمام موضوعات سے متعلق روایات نقل کی گئی ہیں۔

(ii) سنن: اس سے مراد وہ مجموعہ جات ہیں جن میں صرف فقہی معاملات اور مسائل سے متعلق روایات نقل کی گئی ہیں۔

جوامع میں امام بخاری کی صحیح، امام مسلم کی صحیح، امام ترمذی کی جامع کا نام قابل ذکر ہے۔

سنن میں امام ابو داؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام دارمی وغیرہ کی سنن کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ اس زمانے میں روایتی درس و تدریس میں وہ پھیلاؤ نہیں تھا جو آج موجود ہے اس زمانے میں کتاب کے نسخے اس طرح دستیاب نہیں ہوتے تھے جس طرح آج دستیاب ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں عام قاری کی ذہنی سطح اتنی بلند نہیں ہوتی تھی جتنی آج ہے۔ اس زمانے میں کسی بھی فن کو سیکھنے والے طالب علم کے لیے بنیاد قائم کرنے کے لیے بنیادی معلومات کا احاطہ کرنے والی کتب دستیاب نہیں ہوتی تھیں۔

اسی لئے علم حدیث کے روایتی طلباء کے لئے ان محدثین نے یہ طرز اختیار کی کہ وہ حدیث نقل کرنے سے پہلے ایک ذیلی سرخی قائم کرتے ہیں جسے ترجمتہ الباب کہا جاتا ہے، عام طور پر اس ترجمتہ الباب میں اس کے بعد ذکر ہونے والی حدیث کے کسی ایک پہلو کی طرف اشارہ موجود ہوتا ہے۔

امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں احادیث نقل کرتے ہوئے تراجم ابواب قائم کیے ہیں اور امام نسائی کے قائم کردہ تراجم ابواب میں بہت زیادہ وقت اور زحمت نہیں پایا جاتا۔ انسان سرسری نظر ڈال کر ہی ترجمتہ الباب اور حدیث میں موجود مناسبت سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ اسی لیے ہم نے تراجم ابواب کی باقاعدہ وضاحت کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں کتاب کا حجم زیادہ ہو جانے کا اندیشہ تھا۔

### طہارت کا مفہوم

طہارت کا لغوی معنی نکافت اور حسی و معنوی میل اور گندگی سے پاک ہونا ہے۔ شرعی طور پر طہارت سے مراد حقیقی نجاست یعنی پیشاب، پاخانہ، خون وغیرہ اور حکمی نجاست یعنی بے وضو ہونا، جنبی ہونا، حیض والی ہونا وغیرہ سے پاک

ہوتا ہے۔

فقہ و حدیث کی کتب میں طہارت سے متعلق روایات اور احکام کو سب سے پہلے اس لیے بیان کیا جاتا ہے کیونکہ کلمہ شہادت کے بعد نماز اسلام کا اہم ترین فرض ہے اور طہارت نماز کے لیے شرط کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک حدیث کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے بھی طہارت کو نماز کی کنجی قرار دیا ہے۔

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ) باب 1: اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تفسیر:

”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھولو“۔ (المائدہ: ۶)

شرح

ترجمہ الباب کی وضاحت

مسئلہ: یہاں ترجمہ الباب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی جو آیت پیش کی ہے اس آیت کے حکم کی بنیاد پر فقہاء نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں، تین اعضاء کو دھونا فرض ہے اور ایک عضو پر مسح کرنا فرض ہے۔ دھونے کا مطلب پانی بہا دینا ہے اور مسح کا مطلب گیلیا ہٹ پہنچا دینا ہے۔ (الہدایہ)

وضو میں پانی کا بہنا شرط ہے

مسئلہ: شرح طحاوی میں یہ بات مذکور ہے کہ ظاہر الروایت کے حکم کے مطابق وضو میں پانی کو بہانا شرط ہے اس لیے جب تک پانی کے قطرے نہیں گئے نہیں اس وقت تک وضو درست نہیں ہوگا، لیکن امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت منقول ہے کہ وضو میں پانی کا بہنا شرط نہیں ہے۔

برف کے ساتھ وضو کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص برف کے ساتھ وضو کرتا ہے تو اگر اس کے دو یا دو سے زیادہ قطرے بہہ جاتے ہیں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وضو جائز ہو جائے گا، لیکن اگر دو یا دو سے زیادہ قطرے نہیں بہتے ہیں تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو درست نہیں ہوگا، جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو درست ہو جائے گا۔ یہ بات ”ذخیرہ“ میں تحریر ہے۔ مسئلہ: اس بارے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول درست ہے یہ بات مضمرات میں تحریر ہے۔

چہرے کی حدود کیا ہیں؟

مسئلہ: ظاہر الروایت کے مطابق چہرے کی کوئی حد مذکور نہیں ہے یہ بات بدائع الصنائع میں تحریر ہے۔

مسئلہ: کتاب المغنی میں یہ بات تحریر ہے کہ چہرے سے مراد وہ حصہ ہے جہاں سے سر کے بال اگنا شروع ہوتے ہیں اور

پھر دونوں جڑوں کے نیچے اور ٹھوڑی کے نیچے تک کا حصہ جبکہ چوڑائی کی سمت میں ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک (چہرہ شمار ہوگا) یہ بات یعنی ”شرح الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کے سامنے کے بال گر چکے ہوں تو صحیح قول یہ ہے کہ اس جگہ تک پانی پہنچانا واجب نہیں ہوگا۔ یہ بات ”خلاصہ“ میں تحریر ہے اور یہی قول درست ہے یہ بات ”زابدی“ میں تحریر کی گئی ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کے بال زیادہ آگے آئے ہوئے ہوں وہ چہرے کی حد میں آچکے ہوں تو اس شخص کے لیے ان بالوں کو دھونا لازم ہوگا جو اس مقام سے نیچے ہوتے ہیں جہاں تک عام طور پر بال پائے جاتے ہیں یہ بات ”یعنی شرح الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: آنکھ کے اندر تک پانی پہنچانا نہ واجب ہے نہ ہی سنت ہے اسی طرح پلکوں کی جڑ تک یا آنکھ کے کنارے تک پانی پہنچانے کے لیے آنکھ کے کھولنے یا بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات ”ظہیر“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: البتہ شیخ ابن ہمام نے یہ بات بیان کی ہے کہ چہرہ دھوتے وقت آنکھ کو زیادہ زور سے بند نہیں کرنا چاہیے۔ (عمید)

مسئلہ: آنکھ کا وہ کنارہ جو ناک سے ملا ہوا ہوتا ہے وہاں تک پانی پہنچانا واجب ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ہونٹ بند کرنے کے وقت جس قدر کھلے رہتے ہیں وہ چہرے کے حکم میں شامل ہوں گے اور جو چھپ جاتے ہیں وہ منہ کے حکم میں شامل ہوں گے اور یہی قول درست ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: داڑھی جڑے اور کانوں کے درمیان میں جو سفیدی ہے وضو میں اس کو دھونا واجب ہے۔ (طہاری) یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: مونچھوں کے بال بھنوں کے بال اور داڑھی کے وہ بال جو ٹھوڑی کی جڑ تک موجود ہوتے ہیں انہیں دھویا جائے گا لیکن جس جگہ سے بال جمع ہوئے ہوں وہاں تک پانی پہنچانا واجب نہیں ہے۔

### دوسرا فرض: بازوؤں کو دھونا

مسئلہ: وضو کا دوسرا فرض دونوں بازوؤں کو دھونا ہے تینوں فقہاء کے نزدیک کہنیاں بھی اس دھونے کے حکم میں شامل ہوں

گی۔ (عمید)

مسئلہ: اگر وضو کے کسی بھی عضو پر کوئی چیز اضافی ہو یعنی زائد انگلی ہو یا زائد ہاتھ ہو تو اسے بھی دھونا واجب ہوگا۔

(سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر کسی شخص کے کندھے پر دو ہاتھ ہوں تو جو ہاتھ مکمل ہوگا وہی اصلی ہاتھ شمار ہوگا اور اسے دھونا لازم ہوگا جبکہ دوسرا ہاتھ اضافی شمار ہوگا اور جو اضافی ہے اس کا اتنا حصہ دھونا لازم ہوگا جتنا اصلی ہاتھ کے اس مقام کے سامنے ہے جس مقام کو دھونا فرض ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: البتہ اضافی حصے کو دھونا مستحب شمار ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: ماوراء النہر کے فتاویٰ میں یہ بات تحریر ہے کہ اگر وضو کے دھونے کے مخصوص مقامات میں سوئی کے کنارے کے برابر بھی جگہ خشک رہ گئی یا ناخن کی جڑ میں کوئی چیز خشک رہ گئی یا اس میں کوئی مٹی بھری ہوئی تھی تو پھر وضو جائز نہیں ہوگا، لیکن اگر ہاتھ پر خمیر لگا ہوا ہو یا مہندی لگی ہوئی ہو تو وضو جائز ہو جائے گا۔

مسئلہ: الجامع الصغیر میں یہ بات تحریر کی گئی ہے کہ شیخ ابو القاسم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے ناخن بڑے ہوتے ہیں اور ان میں میل جمار ہوتا ہے، اگر کوئی شخص مٹی کا کام کرتا ہے یا کسی عورت نے ہاتھوں پر مہندی لگائی ہوئی ہے، کوئی شخص چمڑے کی دباغت کا کام کرتا ہے اور اس کے ناخن میں میل جمار ہوتا ہے یا کوئی شخص رنگ کا کام کرتا ہے تو کیا ان کا وضو جائز ہوگا یا نہیں ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ان سب کی حالت ایک جیسی ہے اور ان کا وضو جائز ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان چیزوں سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے ہاتھ میں ڈھیلی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو تو اس کو حرکت دینا سنت ہے، لیکن اگر وہ اتنی تنگ ہو کہ اس کے نیچے پانی پہنچنے کا امکان نہ ہو تو اب اس کو حرکت دینا فرض ہوگا۔ (غلامہ)

مسئلہ: ظاہر الروایۃ میں بھی یہی مذکور ہے۔ (محیط)

### تیسرا فرض: پاؤں دھونا

مسئلہ: وضو کا تیسرا فرض دونوں پاؤں دھونا ہے، تینوں فقہاء کے نزدیک نغنے بھی پاؤں کے دھونے میں شامل ہوں گے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کا ہاتھ یا پاؤں اس طرح کٹ جاتا ہے کہ کہنی اور نغنے باقی ہی نہیں رہتا تو اب انہیں دھونا ساقط ہو جائے گا، لیکن اگر کہنی یا نغنے باقی رہتے ہیں تو انہیں دھونا واجب ہوگا۔ (بحر الرائق)

### چوتھا فرض: سر کا مسح

مسئلہ: وضو کا چوتھا فرض سر کا مسح کرنا ہے اور وضو میں ایک چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے۔

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق مسح میں ہاتھ کی تین انگلیاں لگانا واجب ہے۔ (کفایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک یا دو انگلیوں کے ذریعے مسح کرتا ہے تو ظاہر الروایۃ کے مطابق تو ایسا کرنا درست نہیں ہوتا

چاہیے۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کوئی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے ذریعے اس طرح مسح کرتا ہے کہ وہ دونوں کھلے ہوں اور اس کے ساتھ ہتھیلی

کا کچھ حصہ سر کو لگ جائے تو ایسی صورت میں مسح کرنا جائز ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھا دو انگلیاں ہیں اور

ان کے درمیان ان کی جو ہتھیلی ہے وہ ایک انگلی کی مقدار ہے، اس اعتبار سے تین انگلیاں ہو جائیں گی۔ (محیط فتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے لمبے بال رکھے ہوئے ہیں اور وہ تین انگلیوں کے ذریعے ان بالوں پر مسح کرتا ہے تو اگر اس مسح کے

نیچے آنے والے بال سر پر موجود ہیں تو پھر یہ سر کے مسح کا قائم مقام ہوگا اور اگر ان بالوں پر مسح کرتا ہے جن کے نیچے ہاتھ یا

گردن ہے تو یہ مسح درست نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی کا ہاتھ گیلا ہے اور وہ اس سے مسح کر لیتا ہے تو یہ مسح جائز ہوگا، خواہ اس نے مسح کرنے کے لیے پانی لیا ہو یا اس نے بازو دھوئے ہوں اور ان کی گیلاہٹ ہاتھ میں باقی ہو، صحیح قول یہی ہے، لیکن اگر کوئی شخص گیلے ہاتھ کے ذریعے سر یا موزے کا مسح کر لیتا ہے اور پھر بھی اس کا ہاتھ کچھ گیلا ہے تو اب وہ اس کے ذریعے سر یا موزے کا مسح نہیں کر سکتا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر وہ گیلاہٹ کسی عضو سے حاصل کرتا ہے تو اس کے ذریعے بھی مسح کرنا درست نہیں ہوگا، خواہ اس عضو کو دھویا گیا ہو یا اس پر مسح کیا گیا ہو۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص برف کے ساتھ مسح کر لیتا ہے تو یہ ہر صورت میں جائز ہوگا، اس بارے میں فقہاء نے یہ شرط مقرر نہیں کی ہے کہ اس میں تری چمکتی ہو یا نہ چمکتی ہو۔ (تاویلی برہانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص منہ کے ساتھ سر کو بھی دھو لیتا ہے تو یہ مسح کے قائم مقام ہو جائے گا، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر سر کے کچھ حصے پر بال نہیں ہیں اور کچھ حصے پر بال ہیں تو جہاں بال ہیں وہاں مسح کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا۔

(جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر سر پر سامنے کی طرف مسح نہیں کیا، بلکہ پیچھے کی طرف یا دائیں بائیں مسح کر لیا تو یہ بھی جائز ہوگا۔ (۲۲ تاریخانیہ)

### ٹوپی اور عمامہ پر مسح کا حکم

مسئلہ: ٹوپی اور عمامے پر مسح کرنا جائز نہیں، اسی طرح عورت کے لیے اپنی چادر پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر اس میں سے پانی اس طرح ٹپک جائے کہ بالوں تک پہنچ جائے تو مسح جائز ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: عورت کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ اپنی چادر کے اوپر مسح نہ کرے، بلکہ اس کے نیچے مسح کرے۔ (قاضی خان)

.....

1- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا اسْتَيْقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ".

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اس وقت تک اپنے ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے، جب تک وہ اسے پہلے تین مرتبہ دھونے کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے۔

شرح

علامہ عینی تحریر کرتے ہیں: روایت کا ابتدائی حصہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے (کہ برتن میں داخل کرنے سے پہلے

1- أخرجه مسلم في الطهارة، باب كراهة غمس المتوضئ، وعبره يده المشكوك في نجاستها في الأثناء قبل غسلها ثلاثاً (المحدث

ہاتھ) دھونا واجب ہے کیونکہ دھونے سے پہلے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت کی گئی ہے لیکن اس کا آخری حصہ اس بات پر دلالت کرتا ہے اس صورت میں ہاتھ دھونا مستحب ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے (اس حکم کی) علت بیان کر دی ہے۔ ”وہ نہیں جانتا اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا؟“ یعنی اس کا ہاتھ اس کے جسم کے پاک حصے پر رہا یا نجس حصے پر رہا۔ لہذا تغلیل میں رکاوٹ آنے کی وجہ سے جب وجوب کی نفی ہوگئی تو سنت ہونا ثابت ہو جائے گا کیونکہ اس کا مرتبہ وجوب سے کم ہے۔“

### بَابُ السَّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

باب 2: نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنا

2- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاةً بِالسَّوَاكِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تو آپ ﷺ اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے۔

شرح

مسواک کے احکام

مسئلہ: علامہ کاسانی تحریر کرتے ہیں: ان میں سے ایک حکم مسواک کرنا ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“  
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”ہر وضو کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)۔“

مسئلہ: اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ منہ کو پاک کرنے کا باعث ہے جیسا کہ اس کے بارے میں حدیث بھی منقول ہے۔  
(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

”مسواک منہ کی پاکیزگی کے حصول کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی رضامندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔“

۱- ”عمدة القاری“ کتاب الوضوء، باب: الاستجمار وترا

2- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب السواک (الحدیث 245) و فی الجمعة، باب السواک یوم الجمعة (الحدیث 889) و فی التہجد، باب طول القيام فی صلاة اللیل (الحدیث 1136) . اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب السواک (الحدیث 46 و 47) . و اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب السواک لمن قام من اللیل (الحدیث 55) . و اخرجہ النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب ما یفعل اذا قام من اللیل من السواک (الحدیث 1620، 1621) و ذکر الاختلاف علی ابی حطین عثمان بن عاصم فی هذا الحدیث (الحدیث 1622، 1623) بمعناہ . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ، باب السواک (الحدیث 286) . انظر: تحفة الاشراف للمزنی

مسئلہ: اسی طرح روایات میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جبریل مجھے مسواک کرنے کے بارے میں مسلسل تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مجھے اس کے لازم ہونے کے بارے میں بتائیں گے۔“

مسئلہ: اسی طرح یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قرآن کے راستوں کو مسواک کے ذریعے پاک کرو (یعنی اپنے منہ کو پاک کرو)۔“

مسئلہ: آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ جس مرضی مسواک سے چاہے مسواک کر لے، خواہ وہ تر ہو یا خشک ہو، خواہ اس پر تری لگی ہوئی ہو یا نہ لگی ہوئی ہو، خواہ آدمی نے روزہ رکھا ہو یا نہ رکھا ہو، خواہ زوال سے پہلے کا وقت ہو یا اس کے بعد کا وقت ہو، کیونکہ مسواک کے بارے میں منقول احادیث مطلق ہیں۔

مسئلہ: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک روزہ دار شخص کے لیے زوال کے بعد مسواک کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: مسواک کے حکم پر بحث کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے، کیونکہ اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے دن اور رات میں باقاعدگی اختیار کی ہے، اسی طرح اس بات پر اجماع بھی ہے کہ مسواک کرنا مستحب ہے، یہاں تک کہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ وضو کا ایک حصہ ہے، اس بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں کہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ مسواک کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ جب آپ ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو اس وقت بھی آپ نے مسواک کی تھی جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تر مسواک تھی جس کے ذریعے وہ مسواک کر رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے اپنی نگاہ ان کی طرف اٹھائی، تو میں نے وہ مسواک لی، اسے چبایا، اسے نرم کیا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے وہ مسواک کر لی۔“

مسئلہ: مسواک کے بارے میں علماء کے درمیان یہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ وضو کی سنت ہے یا یہ نماز کی سنت ہے، بعض حضرات پہلے موقف کے قائل ہیں اور بعض دوسرے موقف کے قائل ہیں۔

مسئلہ: جبکہ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ دینی سنت ہے اور یہی قول زیادہ قوی ہے اور یہی بات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔

مسئلہ: ہدایہ میں یہ بات تحریر ہے: صحیح یہ ہے کہ مسواک کرنا مستحب ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو یہی حکم ہے جبکہ ابن حزم نے یہ کہا ہے کہ یہ سنت ہے، اگر ممکن ہو تو آدمی ہر نماز کے لیے مسواک کرنے، یہ چیز زیادہ فضیلت رکھتی ہے، البتہ جمعہ کے دن اسے کرنا لازم ہے۔



مسئلہ: شیخ ابو حامد اسفرائینی نے اور علامہ ماوردی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اہل ظاہر اس کے وجوب کے قائل ہیں۔  
 مسئلہ: اسحاق بن راہویہ سے بھی یہی روایت نقل کی گئی ہے کہ مسواک کرنا واجب ہے اور اگر کوئی شخص اسے جان بوجھ کر ترک کرتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی جبکہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اسحاق کے حوالے سے یہ روایت درست نہیں ہے۔

### مسواک کرنے کا طریقہ

مسئلہ: ہمارے نزدیک مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے چوڑائی کی سمت میں کیا جائے گا، لمبائی کی سمت میں نہیں کیا جائے گا اس وقت کیا جائے گا جب وضو میں کلی کی جاتی ہے۔

مسئلہ: حافظ ابو نعیم اصفہانی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چوٹائی کی سمت میں مسواک کرتے تھے لمبائی کی سمت میں مسواک نہیں کرتے تھے۔

مسئلہ: کتاب المغنی میں یہ بات تحریر ہے کہ دانتوں اور زبان پر بھی مسواک کی جائے گی اور اس بارے میں کوئی مقررہ حد نہیں ہے اور آدمی اس وقت تک مسواک کرتا رہے گا جب تک اس کا دل مطمئن نہیں ہو جاتا آدمی دائیں ہاتھ میں پکڑ کر مسواک کرے گا اس بارے میں مستحب یہ ہے کہ تین مرتبہ پانی حاصل کیا جائے (یعنی تین مرتبہ کلی کی جائے)۔

مسئلہ: (علامہ عینی نے یہ وضاحت کی ہے:) مسواک کے فضائل بہت زیادہ ہیں اور اس بارے میں پچاس صحابہ کرام سے احادیث منقول ہیں۔ (عمدۃ القاری کتاب: وضو کا بیان باب: مسواک کا بیان ج ۳ ص ۱۸۵) (سابقہ حوالہ ہے: بدائع الصنائع کتاب: طہارت کا بیان باب: مطلب مسواک کے احکام)

### 3- باب کَیْفَ یَسْتَاکُ

#### باب: مسواک کرنے کا طریقہ

3- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَوَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنْ وَطَرَفَ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ "عَاغَا"

☆☆☆ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت مسواک کر رہے تھے مسواک کا ایک کنارہ آپ کی زبان پر تھا اور آپ عا عا کی آواز نکال رہے تھے۔

3- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب السواک (الحديث 244). و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب السواک (الحديث 45) مختصراً.

و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب کیف یستاک (الحديث 49). انظر: تحفة الاشراف (9123).

## 4- باب هل يستاك الإمام بحضرة رعيته

باب: کیا امام اپنی رعیت کی موجودگی میں مسواک کر سکتا ہے؟

4- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ هَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَانِي أَنْظُرَ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفْتِهِ قَلَصْتُ

فَقَالَ "أَنَا لَا - أَوْ لَنْ - نَسْتَعِينُ عَلَى الْعَمَلِ مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ اذْهَبْ أَنْتَ" فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَرَدَ قَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ اشعر قبیلے کے دو آدمی بھی تھے ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا میرے بائیں طرف تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسواک کر رہے تھے ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ آپ انہیں سرکاری اہلکار مقرر کریں۔

میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے! ان دونوں نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ ان دونوں کے ذہن میں کیا ہے مجھے یہ اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ آپ سے ملازمت مانگیں گے (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے مسواک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ کے نیچے تھی اور وہ اوپر اٹھا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایسے کسی شخص کو اپنا اہلکار ہرگز مقرر نہیں کریں گے جو اہلکار بننا چاہتا ہو (اے ابو موسیٰ!) البتہ تم چلے جاؤ۔

راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن بھیج دیا پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا دیا۔

## 5- باب الترغيب في السواك

باب: مسواک کی ترغیب دینا

5- أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ

4- اخرجہ البخاری فی استنابہ المرتدین و المعاندین و قتلہم، باب حکم المرتد و استنابہم (الحديث 6923) مطولا . و اخرجہ مسلم فی الامارة، باب النهی عن طلب الامارة و الحرص علیہا (الحديث 15) مطولا . و اخرجہ ابو داؤد فی الحدود، باب الحكم لیمن ارتد (الحديث 4354) مطولا . و الھدیت عند: البخاری فی الاجارة، باب استنجا الرجل الصالح (الحديث 2261)، و فی الاحکام، باب الحاكم یحکم بالقتل علی من وجب علیہ دون الامام الذی لوقہ (الحديث 7156, 7157). و ابو داؤد فی الاقضية، باب فی طلب القضاء و التسرع الیہ (الحديث 3579). تحفة الاشراف (9083).

5- الفرده النسائي . تحفة الاشراف (16271).

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "السِّوَاكُ مَطَهْرَةٌ تَلْفَمُ مَرْضَاةَ لِلرَّبِّ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی رضا کا باعث ہے۔

شرح

مسواک کے احکام

- مسئلہ: وضو کی سنتوں میں سے ایک عمل مسواک کرنا ہے، مسواک کے لیے ایسے درخت کی ٹہنی کو استعمال کرنا چاہیے جن کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے، کیونکہ اس کے نتیجے میں منہ کی بو ختم ہو جاتی ہے، دانت مضبوط ہوتے ہیں، معدہ تندرست ہو جاتا ہے۔
- مسئلہ: مسواک کی لکڑی تر ہونی چاہیے، یہ چھوٹی انگلی جتنی موٹی ہونی چاہیے اور ایک بالشت لمبی ہونی چاہیے۔
- مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ آدمی دائیں ہاتھ میں مسواک کو اس طرح پکڑے کہ اس کی چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے ہو اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے ہو اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہوں۔ (نہر الفائق)
- مسئلہ: مسواک کرنے کا وقت وہی ہے جو کھلی کرنے کا وقت ہے۔ (نہایہ)
- مسئلہ: دانت کے اوپری طرف اور نیچے والی طرف چوڑائی کی سمت میں مسواک کی جانی چاہیے اور مسواک کا آغاز دائیں طرف سے کیا جائے۔ (جوہرہ نہرہ)
- مسئلہ: جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے مسواک کی تو وہ تے کر دے گا تو وہ شخص مسواک نہ کرے۔
- مسئلہ: لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے۔ (سراج الوہاج)

## 6- باب الْإِكْتَارِ فِي السِّوَاكِ

باب: بکثرت مسواک کرنا

- 6- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ".
- ☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں تمہیں بکثرت مسواک کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔

## 7- باب الرُّخْصَةِ فِي السَّوَاكِ بِالْعِشِيِّ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ وار شخص کے لیے شام کے وقت مسواک کرنے کی رخصت

7- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْلَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر مجھے اپنی امت کے

مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

## 8- باب السَّوَاكِ فِي كُلِّ حِينٍ

باب: کسی بھی وقت میں مسواک کرنا

8- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاشِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى - وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ - عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ - وَهُوَ ابْنُ

شُرَيْحٍ - عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بَأْتِي شَيْءٌ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسَّوَاكِ -

☆☆ مقدم بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

جب گھر میں تشریف لاتے تھے تو آپ سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مسواک۔

## 9- باب ذِكْرِ الْفِطْرَةِ - الْإِخْتِانِ

باب: فطری امور کا تذکرہ (جن میں ختنہ کرنا بھی شامل ہے)

9- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْإِخْتِانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ

وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْفُ الْأَنْبُطِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: فطری چیزیں پانچ ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف ہال

صاف کرنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن تراشنا اور بظلموں کے ہال صاف کرنا۔

شرح

مسئلہ: یہاں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فطرت کا تذکرہ کیا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فیض القدر کے مصنف علامہ

7- أخرجه البخاري في الجمعة، باب السواك يوم الجمعة (الحديث 887). تحفة الاشراف (13842).

8- أخرجه مسلم في الطهارة، باب السواك (الحديث 43، 44). وأخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الرجل يستاك بسواك غيره (الحديث

51). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب السواك (الحديث 290) تحفة الاشراف (16144).

9- أخرجه مسلم في الطهارة، باب عصال الفطرة (الحديث 50). تحفة الاشراف (13343).

عبدالرؤف مناوی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ یہاں فطرت سے مراد وہ قدیم طریقہ کار ہے جسے انبیاء کرام نے اختیار کیا تھا اور تمام شرائع میں اس کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے، گویا کہ یہ ایک طے شدہ طریقہ ہے جس پر لوگوں کی فطرت قائم ہے۔  
ختنہ کرنے کے احکام

مسئلہ: یہاں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث ذکر کی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ کام فطرت سے تعلق رکھتے ہیں، اگلے ابواب میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی روایت کو اسناد کے اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے، لیکن ہر مرتبہ روایت نقل کرتے ہوئے ترجمہ الباب تبدیل کر دیا ہے، یہاں اس روایت سے پہلے انہوں نے ترجمہ الباب میں ختنہ کرنے کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ: اس کی وضاحت کرتے ہوئے ابن نجیم تحریر کرتے ہیں: ختنہ کرنا سنت ہے، جیسا کہ اس بارے میں احادیث میں یہ بات منقول ہے اور یہ اسلام کی مخصوص نشانیوں میں سے ایک ہے اور اسلام کی خصوصیات میں سے ایک ہے، یہاں تک کہ اگر کسی مسلمان شہر کے افراد اس بات پر اتفاق کر لیتے ہیں کہ وہ ختنہ نہیں کریں گے تو حاکم وقت ان کے خلاف لڑائی کرے گا، کسی انتہائی ضرورت کے پیش نظر ہی ختنے کو ترک کیا جاسکتا ہے۔ ماتن نے یہ بات تحریر کی ہے: ختنہ کرنے کا وقت سات برس کی عمر ہے، ایک قول یہ ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے ختنہ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ختنہ کرنے کا بنیادی مقصد طہارت کا حصول ہے اور بالغ ہونے سے پہلے طہارت لازم نہیں ہوتی ہے، اس لیے ایسی صورت میں کسی ضرورت کے بغیر وقت سے پہلے اذیت پہنچانے کی صورت پائی جائے گی۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کی کم از کم عمر بارہ برس ہے، ایک قول یہ ہے کہ ۹ برس ہے، ایک قول یہ ہے کہ دس برس ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دس برس کی عمر میں بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ پھر عادت بن جائے اور وہ اخلاق سیکھ لے تو ایسے وقت میں اسے ختنہ کرنے کی ضرورت پیش آئے گی کیونکہ نماز کے لیے طہارت ضروری ہے۔

مسئلہ: ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر بچے میں یہ طاقت موجود ہو کہ وہ ختنے کی تکلیف کو برداشت کر سکتا ہے، تو اس کا ختنہ کر دیا جائے گا، ورنہ نہیں کیا جائے گا اور یہ بات قیاس کے زیادہ قریب ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات فرمائی ہے: ختنہ کرنے کے وقت کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے (یعنی اس بارے میں کوئی روایت منقول نہیں ہے)۔

مسئلہ: اس بارے میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کوئی بات منقول نہیں ہے، بعد کے مشائخ نے اس مسئلے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

مسئلہ: لڑکی کا ختنہ کرنا سنت نہیں ہے، بلکہ یہ مردوں کے لیے پسندیدہ ہوتا ہے، اس سے انہیں صحبت کے وقت زیادہ لذت محسوس ہوتی ہے، ایک قول یہ ہے کہ لڑکی کا ختنہ کرنا بھی سنت ہے۔

۱۔ (لبض القلندر، حرف حمزہ ج ۲ ص ۵۲۷، حدیث: ۲۳۶۳)

۲۔ (کتاب جملہ بحران، باب: جب کوئی قاضی کسی واقعے کے بارے میں کسی ثبوت کی بنیاد پر فیصلہ کرے)

اس حدیث میں ان پانچ چیزوں کا ذکر ہوا ہے اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے جمہور اصحاب اس بات کے قائل ہیں کہ لن پانچ امور میں سے ختنہ کرنا واجب ہے جبکہ باقی امور واجب نہیں ہیں، قدماء میں سے عطاء بن ابی رباح بھی اسی بات کے قائل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بڑی عمر کا شخص اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس کے لیے ختنہ کرنا ضروری ہو گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور بعض مالکیوں کے نزدیک بھی یہ واجب ہے جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایک روایت کے مطابق واجب ہے اور ایک روایت کے مطابق یہ سنت ہے تاہم اس کو ترک کرنے والا شخص گناہگار ہو گا۔

## 10 - باب تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

باب: ناخن تراشنا

10 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفِ الْأَبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَالِاسْتِحْدَادُ وَالِخِتَانُ" .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں: مونچھیں چھوٹی کرنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ناخن تراشنا، زیر ناف بال صاف کرنا اور ختنہ کرنا۔

شرح

ابن قدامہ لکھتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعرات کے دن ناخن تراشتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی! جمعرات کے دن ناخن تراش لو، بغل کے بال صاف کر لو، زیر ناف بال صاف کر لو اور جمعہ کے دن غسل کرو، خوشبو لگاؤ (دھلا ہوا) لباس پہنو۔

## 11 - باب نَتْفِ الْأَبْطِ

باب: بغل کے بال صاف کرنا

11 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي

ابن قدامہ: فتح الباری کتاب لباس کا بیان باب: مونچھیں چھوٹی کرنا ج ۱۰ ص ۳۳۰

ع (المعنی لابن قدامہ کتاب الطہارۃ، فصول: الفطرۃ، نس)

10- أخرجه العمري في الأدب، باب ما جاء في تقليم الأظفار (الحديث 2756). و أخرجه النسائي في الزينة، شكر الفطرة (الحديث 5240). تحفة الأشراف (13286).

11- أخرجه البخاري في لباس، باب قص الشارب (الحديث 5889)، و باب تقليم الأظفار (الحديث 5891)، و في الاستئذان، باب الختان بعد الكبر و تنف الأبط (الحديث 6297). و أخرجه مسلم في الطهارة، باب عصال الفطرة (الحديث 49). و أخرجه ابوداؤد في العرجل، باب في احد الشارب (الحديث 4198). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الفطرة (الحديث 292). تحفة الأشراف (13126).

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْيَحْتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَتَنْفُ الْأَيْبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَأَخْذُ الشَّارِبِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، بغل کے بال صاف کرنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا۔

شرح

ابن قدامہ لکھتے ہیں: بغلوں کے بال صاف کرنا سنت ہے۔ کیونکہ یہ فطرت کا حصہ ہے اور اسے ترک کرنا بہت برا ہے۔ آدمی مونڈ کر یہ بال صاف کرے یا نورہ (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرے (دونوں صورتیں) جائز ہیں۔ تاہم انہیں اکھاڑنا افضل ہے کیونکہ اس صورت میں حدیث کی موافقت ہو جائے گی۔

## 12 - باب حَلْقِ الْعَانَةِ

باب: زیر ناف بال صاف کرنا

12 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْفِطْرَةُ قَصُّ الْأَظْفَارِ وَأَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ".

☆☆ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فطرت میں ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا اور زیر ناف بال (صاف کرنا شامل ہیں)۔

شرح

امام نووی تحریر کرتے ہیں: یہ (زیر ناف بال صاف کرنا) سنت ہے اور مراد یہ ہے کہ اس جگہ کو صاف کر دیا جائے۔ افضل یہی ہے کہ (ان بالوں کو) مونڈ دیا جائے، تاہم (چینی سے) چھوٹے کرنا، اکھاڑ دینا، نورہ (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ "العانہ" سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کی شرمگاہ کے اوپر اور اس کے اطراف میں موجود ہوتے ہیں۔ عورت کی شرمگاہ کے ارد گرد موجود بالوں کا بھی یہی حکم ہے۔

## 13 - باب قَصِّ الشَّارِبِ

باب: مونچھیں چھوٹی کرنا

۱۔ المغنی لابن قدامہ، کتاب الطہارۃ، فصول: الفطرۃ (فہم)۔

۲۔ حاشیہ نووی علی صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب: خصال الفطرۃ

12- أخرجه البخاری فی اللہاس، باب تقليم الاظفار (الحديث 5890) . والحديث عند: البخاری فی اللہاس، باب قص الشارب (الحديث

5888) . تحفة الاشراف (7654) .

13- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَلْبَانَا عُبَيْدَةَ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ لَمْ يَأْخُذْ بِشَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا".  
 ☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنی مونچھیں چھوٹی نہیں کرتا، اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

#### 14- باب التَّوَقُّيْتِ فِي ذَلِكَ

باب: اس بارے میں متعین مدت

14- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ - هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ - عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَتَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْأَبْطِ أَنْ لَا نَتْرَكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا - وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.  
 ☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مونچھیں چھوٹی کرنے، ناخن تراشنے، زیر ناف بال صاف کرنے، بظلوں کے بال صاف کرنے کے بارے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا تھا کہ تم چالیس دن سے زیادہ اسے ترک نہ کرو۔

راوی نے ایک مرتبہ دن کے بجائے لفظ رات استعمال کیا ہے۔

#### 15- باب إِحْفَاءِ الشَّارِبِ وَاعْفَاءِ اللَّحْيِ

باب: مونچھیں چھوٹی کرنا اور داڑھی بڑھانا

15- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللَّحْيَ".  
 ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔

شرح

علامہ ابن عبدالبر تحریر کرتے ہیں: "اہل لغت کے نزدیک "احفاء" سے مراد بالوں کو موٹ کر بالکل صاف کر دینا ہے۔ جبکہ

13- أخرجه الترمذي في الأدب، باب ما جاء في قص الشارب (الحديث 2761). و أخرجه النسائي في الزينة، احفاء الشارب (الحديث 5062). تحفة الاشراف (3660).

14- أخرجه مسلم في الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث 51). و أخرجه ابوداؤد في الترجل، باب في اخذ الشارب (الحديث 4200). و أخرجه الترمذي في الأدب، باب ما جاء في التوقيت في تقليم الاظفار و اخذ الشارب (الحديث 2758) و (2759) مطولاً. و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنتها، باب الفطرة (الحديث 295). تحفة الاشراف (1070).

15- أخرجه مسلم في الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث 52). و أخرجه النسائي في الزينة، احفاء الشارب و اعفاء اللحية (الحديث 5241). تحفة الاشراف (8177).



”اعفاء“ سے مراد بالوں کو نہ موٹنا ہے۔

اس کے بعد علامہ ابن عبدالبر نے اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے کہ موچھوں کو پست کیا جائے گا یا نہیں موٹنا ہو جائے گا؟

انہوں نے اشہب کے حوالے سے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے۔ موچھوں کو موٹا دینا بدعت ہے۔ ابن عبدالبر کے بیان کے مطابق امام شافعی، امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک موچھوں کے بال چھوٹے کرنے کے مقابلے میں انہیں موٹا کر بالکل ختم کر دینا افضل ہے۔

## 16 - باب الْإِبْعَادِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْحَاجَةِ .

باب: قضائے حاجت کے لیے دور جانا

16 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطَمِيُّ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ فَضِيلٍ وَعُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ .

(۱۶) عبدالرحمن بن ابوقراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا جب آپ بیت الخلاء جا رہے تھے جب آپ قضائے حاجت کے لیے جانے لگے تو آپ دور چلے گئے۔

شرح

استنجاء کے احکام

استنجاء کے آداب

مسئلہ: ہر ایسی چیز کے ذریعے استنجاء کرنا جائز ہے جو پتھر کے جیسی ہو جیسے مٹی کا ڈھیلا، مٹی، لکڑی، کپڑا، چمڑا اور ان کی مانند دیگر چیزیں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ نکلنے والی چیز عادت کے موافق ہے یا عادت کے خلاف ہے یہاں تک کہ اگر ان دونوں مقامات سے خون یا پیپ نکل آتے ہیں تو بھی پتھر کے ذریعے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

استنجاء کرنے کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھا جائے اور قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کی جائے اسی طرح جس طرف سے ہوا آ رہی ہو اس طرف بھی رخ نہ کیا جائے اسی طرح سورج یا چاند کی طرف بھی رخ نہ کیا جائے۔

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ پتھر اور پانی دونوں کے ذریعے استنجاء کرے۔ (تہمین)

۱- الاستدکار استنجاء الشعر باب اصلاح الشعر

مسئلہ: استنجاء کرتے ہوئے شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہیں پکڑنا چاہیے۔ (زہدی)

مسئلہ: استنجاء کر لینے کے بعد ہاتھ بھی دھولینا چاہیے تاکہ وہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔ روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے استنجاء کر لینے کے بعد دیوار پر ہاتھ کول کر دھولیا تھا۔ (تیمین)

مسئلہ: ہمارے نزدیک اس بارے میں کھلی جگہ یا بند مکان میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (شرح دقاہ)

مسئلہ: اسی طرح عورت اپنے بچے کو پیشاب یا پاخانہ کرواتے وقت اس کا رخ قبلہ کی طرف نہیں کرے گی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: استنجاء کی پانچ صورتیں ہیں ان میں سے دو واجب ہیں۔

مسئلہ: پہلا واجب یہ ہے کہ جنابت، حیض یا نفاس کے بعد غسل کرتے وقت مخرج سے نجاست کو صاف کرنا تاکہ وہ باقی جسم پر نہ پھیل جائے۔

مسئلہ: دوسری صورت یہ ہے کہ جب نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جائے تو امام محمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ کم ہو یا زیادہ ہو اسے دھونا واجب ہے اور زیادہ محتاط قول یہی ہے جبکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے نزدیک جب وہ درہم کی مقدار سے زیادہ ہو جائے تو اسے دھونا واجب ہوگا ورنہ واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: استنجاء کی تیسری قسم سنت ہے اور وہ یہ ہے کہ جب نجاست اپنے مخرج سے تجاوز نہیں کرتی تو اس وقت اسے دھولیا جائے۔

مسئلہ: استنجاء کی چوتھی قسم مستحب ہے اور وہ پیشاب کرنے کے بعد شرمگاہ کو (پانی کے ساتھ) دھونا ہے۔

مسئلہ: استنجاء کی پانچویں قسم بدعت ہے اور وہ ہوا خارج ہونے کے بعد استنجاء کرنا ہے۔ (اختیار شرح مختار)

مسئلہ: جب انسان بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جن کپڑوں میں نماز ادا کرتا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا کپڑا پہن کر جائے اگر یہ اس کے لیے ممکن ہو، اگر یہ نہیں ہو سکتا تو پھر اپنے کپڑوں کو نجاست اور مستعمل پانی سے بچانے کی بھرپور کوشش کرنے اسی طرح سر ڈھانپ کر بیت الخلاء میں جانا چاہیے اگر انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام یا قرآن کا کچھ حصہ نقش ہو تو اسے پہن کر بیت الخلاء میں جانا مکروہ ہے۔ (سراج الوہاج)

بیت الخلاء میں داخلے کی دعا

یا تمم الخلاء منہم کہ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ (سراج الوہاج)۔  
 "اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاک چیزوں سے بیزاری پکڑاؤ اور ناپاکی سے بیزاری پکڑاؤ۔" (سراج الوہاج)۔  
 مسئلہ: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں اچھلے رکھنا چاہیے پھر علیحدہ آہستہ آہستہ وقت دایان پاؤں کھیلے جائیں۔  
 - (سراج الوہاج)۔  
 جواب نہیں دینا چاہیے اذان کا جواب نہیں دینا چاہیے اگرچہ اللہ تعالیٰ کا نام پڑھنا چاہیے۔ (سراج الوہاج)۔

سے نہیں پڑھنی چاہیے، ضرورت کے بغیر ستر کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے، اسی طرح بول و براز کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے، تھوکنہ نہیں چاہیے، ناک صاف نہیں کرنا چاہیے، کھنکھارنا نہیں چاہیے، آسمان کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے اور بیت الخلاء میں زیادہ دیر نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: بیت الخلاء سے باہر آ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

”ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے مجھ میں سے وہ چیز بنا کر دی جو مجھے اذیت دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔“

مسئلہ: بچتے ہوئے پانی، ٹھہرے ہوئے پانی، نہر، کنویں، حوض، چشمے کے کنارے پر پھل دار درخت کے نیچے کھیت میں یا ایسے سائے میں جہاں آرام سے بیٹھا جاسکتا ہو، مسجد کے پاس، عید گاہ کے پاس، قبرستان میں، لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنا یا پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: نیچی جگہ پر بیٹھ کر اونچی جگہ کی طرف پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: چوہے، سانپ، چیونٹی وغیرہ کے سوراخ اور بل میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: کھڑے ہو کر لیٹ کر یا مکمل برہنہ ہو کر۔

شرح

امام نسائی نے یہاں جس راوی کا تعارف بیان کیا ہے۔ وہ امام نسائی کے استاد علی بن حجر کا استاد ہے۔ اسماعیل نامی اس راوی کی کنیت ابواسحاق ہے۔ اس کا نام اسماعیل بن جعفر بن ابوکثیر انصاری زرقی ہے۔ اس کا اسم منسوب ”نسبت ولاء“ کے اعتبار سے ہے۔ اور اس کا انتقال 180 ہجری میں ہوا۔

اس نے امام جعفر صادق اور امام مالک کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم کے کئی راویوں نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ اور ان کا شمار ”ثقة“ راویوں میں کیا گیا ہے۔

## 17 - باب الرخصة في ترك ذلك .

باب: اسے ترک کرنے کی اجازت

18 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ أَبَانَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى إِلَي سُبَّاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَدَعَانِي وَكُنْتُ عِنْدَ عَقْبِيهِ حَتَّى فَرَعْتُ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَي حُقَّتِي .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا نبی اکرم ﷺ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا تو آپ نے مجھے بلایا میں آ کر کچرے کی طرف کھڑا ہو گیا جب آپ پیشاب کر کے فارغ ہوئے تو آپ نے وضو کیا اور دونوں موزوں

## 18 - باب الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ .

باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دعا

19 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَاءِ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا وَ قَاعِدًا (الحديث 224) ؛ و باب البول عند سباطة قوم (الحديث 226) ؛ و في المسطالم ، باب (الحديث 2471) . و النسائي في الطهارة ، الرخصة في البول في الصحراء قائمًا . (الحديث 27 ، 28) ، و ابن ماجه جاء في البول قائمًا (الحديث 305 ، 306) و باب ما جاء في المسح على العينين (الحديث 544) . و اخر الرخصة في ذلك (الحديث 13) . تحفة الاشراف (3335) .

18- اخرجه البخاري في الوضوء ، باب البول عند صاحبه و التستر بالحائط (الحديث 225) مختصراً . و اخرجه علي الخفين (الحديث 73 ، 74) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة ، باب البول قائمًا (الحديث 23) . و الحديث البول قائمًا و قاعدًا (الحديث 224) ؛ و باب البول عند سباطة قوم (الحديث 226) ؛ و في المسطالم ، باب (الحديث 2471) . و النسائي في الطهارة ، الرخصة في البول في الصحراء قائمًا . (الحديث 27 ، 28) ، و ابن ماجه جاء في البول قائمًا (الحديث 305 ، 306) و باب ما جاء في المسح على العينين (الحديث 544) . و اخر الرخصة في ذلك (الحديث 13) . تحفة الاشراف (3335) .

19- اخرجه مسلم في الحيض ، باب ما يقول اذا اراد دخول الخلاء (الحديث 122) . و اخرجه ابن ماجه في الرجل اذا دخل الخلاء (الحديث 298) . تحفة الاشراف (997) .

”اے اللہ! میں خباث اور خبیث چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

## 19- باب النهی عن استقبال القبلة عند الحاجة

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت

20- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهَذِهِ الْكُرَائِسِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ أَوْ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا."

(۲۰) رافع بن اسحاق بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کو مصر میں یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں ان بیت الخلاء کا کیا کروں جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے کے لیے یا پیشاب کرنے کے لیے جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے۔

شرح

احناف کے نزدیک پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ آدمی عمارت کے اندر موجود ہو۔ احناف کے علاوہ دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔ قضاء حاجت کے لیے تعمیر کی جانے والی جگہ (بیت الخلاء) میں ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

## 20- باب النهی عن استدبار القبلة عند الحاجة

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت

21- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا."

☆ ☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

۱: الترمذی، المعجم، باب الاستقبال للقبول الطهارات، الفصل الثالث: الاستبراء

20- انفرادیہ السنائی، تصحیح الاشراف (3458)

21- أخرجه الترمذی فی المعجم، باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول، الا عند البناء: جدار أو نحوه (الحديث 144) وفي الصلاة، باب قبله اهل البيت، باب الاستقبال للقبول الطهارات، الفصل الثالث: الاستبراء، باب لا تستقبل القبلة بغائط أو بول، الا عند البناء: جدار أو نحوه (الحديث 394) مطولاً. و أخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستطابة (الحديث 59). و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة (الحديث 9) مطولاً. و أخرجه الترمذی في الطهارة، باب في النهي عن استقبال القبلة بغائط أو بول (الحديث 8). و أخرجه السنائی في الطهارة، الامر بالاستقبال المشرق أو المغرب عند الحاجة (الحديث 22). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنهها، باب النهي عن استقبال القبلة بالغائط و البول (الحديث 318) بنحوه. تحفة الاشراف (3478)

## 21 - باب الأمر باستقبال المشرق أو المغرب عند الحاجة .

باب: قضائے حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم

22 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أُنْبَأَنَا عُنْدَ قَالَ أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أُنْبَأَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسْرِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْعَالِطُ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَكِنْ لِمُشْرِقٍ أَوْ لِمُغْرِبٍ . "

(۲۲) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے جائے تو قبلہ کی طرف رخ یا منہ نہ کرے بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرے۔

## 22 - باب الرخصة في البيوت

باب: گھروں میں اس کی اجازت

23 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَقَدْ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لِبْتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو تین اینٹوں پر بیٹھ کر بیت المقدس کی طرف رخ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔

## 23 - باب النهي عن ميس الذكر باليمين عند الحاجة .

باب: قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت

24 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسَةَ قَالَ أُنْبَأَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ - وَهُوَ الْقَنَادُ - قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذُ ذَكَرَهُ يَمِينِهِ . "

☆ ☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی

22- تقدم في الطهارة، باب النهي عن استدبار القبلة عند الحاجة (الحديث 21) .

23- أخرجه البخاري في الوضوء، باب من تبرؤ على لبتين (الحديث 145) مطولاً، و باب التبرؤ في البيوت (الحديث 148، 149) و في فرض الخمس، باب ما جاء في بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، و ما نسب من البيوت اليهن (الحديث 3102) . و أخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستطابة (الحديث 61) مطولاً، و (الحديث 62) بنحوه . و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرخصة في ذلك، (الحديث 12) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء من الرخصة في ذلك (الحديث 11) نحوه . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و مسنها، باب الرخصة في ذلك في الكيف، و بإسناده دون الصحاري (الحديث 322) . مطولاً . تحفة الاشراف (8552) .

ہے: جب کوئی شخص پیشاب کرے تو وہ اپنی شرم گاہ دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

25- أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى - هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْخِلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ." ☆ ☆ عبد اللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو نہ چھوئے۔

## 24- باب الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحْرَاءِ قَائِمًا

باب: صحرا میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت

26- أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَإِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. ☆ ☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے تو وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

27- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَإِلٍ أَنَّ حُدَيْفَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. ☆ ☆ ابوالاکل بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کپڑے کے ڈھیر پر تشریف لائے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

28- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا بِهِزُّ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَإِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ وَكَمْ يَذْكُرُ مَنْصُورٌ الْمَسْحَ.

24- أخرجه البخاری فی الوضوء، باب النهی عن الاستنجاء باليمين (الحديث 153) مطولاً، و باب لا یمسک ذکرہ بيمينہ اذا بال (الحديث 154)، و فی الاشرية، باب النهی عن التنفس فی الاناء (الحديث 5630) مطولاً. و أخرجه مسلم فی الطهارة، باب النهی عن الاستنجاء باليمين (الحديث 63) مطولاً، (الحديث 64) و (الحديث 65) مطولاً. و أخرجه ابوداؤد فی الطهارة، باب كراهية مس الذكر باليمين فی الاستبراء (الحديث 31) مطولاً. و أخرجه الترمذی فی الطهارة، باب ما جاء فی كراهية الاستنجاء باليمين (الحديث 15). و أخرجه النسائی فی الطهارة، باب النهی عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 25) بنحوه، و النهی عن الاستنجاء باليمين (الحديث 47، 48). و أخرجه ابن ماجه فی الطهارة، و سننها، باب كراهية مس الذكر باليمين و الاستنجاء باليمين (الحديث 310) بنحوه. و الحديث عند: مسلم فی الاشرية، باب كراهية مس التنفس فی نفس الاناء و استحباب التنفس ثلاثاً خارج الاناء (الحديث 121). تحفة الاشراف (12105).

25- تقدم فی الطهارة، باب النهی عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 24).

26- تقدم فی الطهارة، الرخصة فی ترك ذلك (الحديث 18).

27- تقدم فی الطهارة، الرخصة فی ترك ذلك (الحديث 18).

28- تقدم فی الطهارة، الرخصة فی ترك ذلك (الحديث 18).

مسئلہ: جانور کو ذبح کرنے کے بعد جو خون اس کی رگوں میں باقی رہ جاتا ہے اگر وہ بہت سخت کپڑے پر لگ جائے تو نجی کپڑا خراب نہیں ہوتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: گوشت میں باقی رہ جانے والے خون کا بھی یہی حکم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خون جاری نہیں ہوتا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر جاری خون گوشت میں لگ جاتا ہے تو وہ ناپاک ہوگا۔ (مدیۃ المصلیٰ)

مسئلہ: جگر اور تلی کا خون نجس نہیں ہوتا۔ (خزانۃ الفتاویٰ)

مسئلہ: مچھر پتو، جوں کا خون پاک ہے اگرچہ زیادہ ہو۔ (سراج الوباح)

مسئلہ: مچھلی اور پانی میں رہنے والے جانوروں کا خون امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کپڑے کو ناپاک نہیں

کرتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: پاک پانی میں نجس مٹی ملا دی جائے یا نجس پانی میں پاک مٹی ملا دی جائے تو اس کا ملغوبہ نجس ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی کتا کسی شخص کے کسی عضو یا کپڑے کو پکڑ لیتا تو جب تک اس پر کتے کے لعاب کی تری ظاہر نہیں ہوتی اس

وقت تک وہ نجس شمار نہیں ہوگا۔ (مدیۃ المصلیٰ)

مسئلہ: چیتے، شیر اور ہاتھی کا لعاب نجس ہے اگر اس کی سوڈ سے کسی کپڑے پر لعاب گر جاتا ہے تو وہ کپڑا ناپاک ہو جائے

گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جب کسی ایک ہی چیز پر خفیف اور غلیظ دونوں طرح کی نجاستیں لگ جاتی ہیں تو خفیف نجاست غلیظ کے تابع ہو

جائے گی۔ (ظہیریہ)

## 28 - باب الْبَوْلِ فِي الْإِنَاءِ .

باب: پیشاب کے مخصوص برتن میں پیشاب کرنا

32 - أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرْتَنِي حَكِيمَةَ بِنْتُ أُمِّمَةَ

عَنْ أُمِّهَا أُمِّمَةَ بِنْتُ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُولُ فِيهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ

السَّرِيرِ .

☆ ☆ حکیمہ بنت امیمہ اپنی والدہ سیدہ امیمہ بنت رقیقہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لکڑی کا بنا ہوا

مخصوص برتن تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کیا کرتے تھے آپ اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیا کرتے تھے۔

## 29 - باب الْبَوْلِ فِي الطَّسْتِ .

طشت میں پیشاب کرنا



33- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا أَزْهَرُ أَنْبَاءَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطُّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْحَنَّتْ نَفْسُهُ وَمَا أَسْعُرُ فَرَأَى مَنْ أَوْصَى قَالَ الشَّيْخُ أَزْهَرُ هُوَ ابْنُ سَعْدِ السَّمَّانِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کی تھی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو طشت منگوایا تھا تا کہ آپ اس میں پیشاب کر دیں اس کے بعد مجھے پتہ بھی نہیں چلا اور آپ کا وصال ہو گیا پھر آپ نے وصیت کس وقت کی تھی؟  
 شیخ فرماتے ہیں: ازہر نامی راوی ازہر بن سعد سامان ہے۔

### 30- باب كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ .

باب: بل میں پیشاب کرنے کی کراہت

34- أَخْبَرَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ" . قَالُوا لِقَتَادَةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص کسی جانور کے بل میں ہرگز پیشاب نہ کرے۔

لوگوں نے حدیث کے راوی قتادہ سے دریافت کیا: بل میں پیشاب کرنے کو مکروہ کیوں قرار دیا گیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات کہی گئی ہے کہ یہ جنوں کے رہنے کی جگہ ہے۔

### 31- باب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ .

باب: بٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

35- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ .

33- أخرجه البخاري في الشروط، باب الوصايا (الحديث: 2741) وفي المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم، ووفاته (الهديث: 4459). و أخرجه مسلم في الوصية، باب ترك الوصية لمن ليس له شيء، يوصي فيه (الحديث: 19). و أخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث: 369). و أخرجه النسائي في الوصايا، هل أوصى النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث: 3624). و أخرجه ابن ماجه في الحائض، باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث: 1626) بنحوه. و الحديث عند: النسائي في الوصايا، هل النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث: 3625). تحفة الاشراف (15970).  
 34- أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب النهي عن البول في الجحر (الحديث: 29). تحفة الاشراف (5322).  
 35- أخرجه مسلم في الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد (الحديث: 94). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و مستنها، باب النهي عن البول في الماء الراكد (الحديث: 343). تحفة الاشراف (2911).

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

پیشاب کرنے کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان ٹھہرے ہوئے پانی، بہنے والے تھوڑے پانی، زیادہ پانی میں پیشاب نہ کرے جیسا کہ اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے جو بخاری و مسلم میں منقول ہے۔ اس طرح قبروں کے احترام کے پیش نظر قبرستان میں پیشاب نہ کرے۔ راستے میں جہاں بیٹھ کر لوگ بات چیت کرتے ہوں۔ اس جگہ بھی پیشاب نہ کیا جائے۔ اسی طرح پھل دار درخت کے نیچے بھی پیشاب نہ کیا جائے کیونکہ اس بات کا اندیشہ موجود ہوگا کہ کوئی پھل اس پیشاب پر آگرے۔

احناف کے نزدیک تھوڑے پانی میں پیشاب کرنا حرام ہے جبکہ زیادہ پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہے جبکہ بتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

### 32- باب كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ .

باب: غسل خانے میں پیشاب کرنے کی کراہت

36- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ ."

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کرے کیونکہ عام طور پر اس کے نتیجے میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

### 33- باب السَّلَامِ عَلَى مَنْ يَبُولُ .

باب: جو شخص پیشاب کرنے والے کو سلام کرے

37- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ وَقَبِيصَةُ قَالَ لَأَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ

ل شخص: الفقه الاسلامی وادلتہ الباب الاول الطہارات الفصل الثالث: الاستنجاء

36- اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب البول فی المستحم (الحديث 27). و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی کراہیۃ البول فی المقتسل (الحديث 21). و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب کراہیۃ البول فی المقتسل (الحديث 304). تحفة الاشراف (9648).

37- اخرجہ مسلم فی الحیض، باب التیمم (الحديث 115). و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب ابرد السلام و هو یبول (الحديث 16). و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب فی کراہۃ رد السلام غیر متوضیء (الحديث 901)، و فی الاستئذان، باب ما جاء فی کراہیۃ التسليم علی من یبول (الحديث 2720). و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب الرجل یسلم علیہ و هو یبول (الحديث 353). تحفة الاشراف (76906).

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پیشاب کر رہے تھے، اس شخص نے آپ کو سلام کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

### 34 - باب رَدِّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوءِ .

باب: وضو کرنے کے بعد سلام کا جواب دینا

38 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَبَانَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى تَوَضَّأَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پیشاب کر رہے تھے، تو آپ نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا، پھر آپ نے وضو کیا جب آپ نے وضو کر لیا تو پھر ان کے سلام کا جواب دیا۔

### 35 - باب النَّهْيِ عَنِ الْإِسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ .

ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

39 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ بْنِ سَنَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَسْتِطِيبَ أَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، کہ کوئی شخص ہڈی یا میتھی کے ذریعے استنجاء کرے۔

شرح

علامہ عینی فرماتے ہیں: ہڈی اور میتھی کے ذریعے استنجاء کی ممانعت کا تعلق ہے، تو اس بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ثوری، شافعی، احمد، اسحاق اور اہل ظاہر اس بات کے قائل ہیں۔ ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنا جائز نہیں ہے۔ ان حضرات نے اس بارے میں حدیث کے ظاہر کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے، ابن قدامہ نے کتاب ”المغنی“ میں یہ بات تحریر کی ہے، مکڑی اور

38- اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب ایرد السلام و هو یبول (الحدیث 17) مطولا . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب الرجل یسلم علیہ و هو یبول (الحدیث 350) مطولا . تحفة الاشراف (1158Q) .

پٹیاں (کپڑے کے چھوٹے ٹکڑے) اور ہر وہ چیز جس کے ذریعے صفائی حاصل کی جاسکتی ہے جیسے پتھر وغیرہ (ان کے ساتھ استنجاء کیا جاسکتا ہے) البتہ میٹھی ہڈی اور اناج کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔ خواہ وہ اناج عام خوراک میں شامل ہو یا نہ ہو اس کے ساتھ استنجاء کرنا جائز نہیں ہے۔ یعنی یا ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ پاک ہوں یا پاک نہ ہوں۔  
ثوری شافعی اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

### 36 - باب النهی عن الاستطابة بالروث

میٹھی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

باب 40 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ سَيِّدٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَعْقَاعُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أَعْلَمُكُمْ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَا يَسْتَجِبُ بِمِثْلِهِ" وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ مِثَّةٍ.

یوہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں میں نے حسب کوئی شخص بیتہ الخلاء میں جائے تو وہ قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے اپنے دائیں ہاتھ کے

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تین پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنے کی ہدایت کرتے تھے آپ انہیں میٹھی یا سے منع کرتے تھے۔

نہی عن الاكتفاء في الاستطابة باقل من ثلاثة احجار

اصل کرتے ہوئے تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کرنے کی ممانعت

ثیطان قال انبانا ابو معاوية قال حدثنا الاعمش عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن ابي ان صاحبكم ليعلمكم حتى البخرانة قال اجل نهانا ان نستقبل القبلة او نكفئ باقل من ثلاثة احجار

ابو روث  
كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة (الحديث 8) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الا  
ب أو الرمة (الحديث 313) مطولاً . و الحديث عند: ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب كراهة مس الذكر  
بیت 312 . تحفة الاشراف (12859) .  
باب الاستطابة (الحديث 57) مطولاً . و اخرجه ابو داود في الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء  
و اخرجه العرملي في الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (الحديث 16) مطولاً . و اخرجه النسائي في الطهارة،  
حديث (49) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الاستنجاء بالحجارة و النهي عن الروث و الرمة

☆ ☆ عبد الرحمن بن یزید حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے ان سے کہا: آپ کے آقا نے آپ کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا ہے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کریں یا ہم اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کریں یا ہم تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کریں (ان سب چیزوں سے منع کیا ہے)۔

شرح

استنجاء کے حکم کے حوالے سے احناف کی یہ رائے ہے: عام عادت کے اعتبار سے جب تک نجاست اپنے مخرج سے تجاوز نہ کرے اس وقت تک استنجاء کرنا سنت مؤکدہ ہے یہ حکم مردوں اور خواتین دونوں کے لیے ہے۔

اس کی دلیل احناف نے یہ پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”استنجاء کرنے کے لیے (جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق تعداد میں انہیں استعمال کرنے جو ایسا کرے گا تو اس نے

اچھا کیا اور جو نہیں کرتا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ، مسند احمد، سنن بیہقی، ابن حبان)

لیکن اگر نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جاتی ہے تو اگر تجاوز کرنے والی نجاست کی مقدار ایک درہم جتنی ہو تو اسے پانی

کے ذریعے صاف کرنا واجب ہو جائے گا۔

دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ”سبیلین“ سے عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی ہر چیز کے لیے استنجاء کرنا یا

پتھر کے ذریعے انہیں صاف کرنا واجب ہے۔ عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی چیزوں میں پیشاب، پاخانہ مذی وغیرہ

شامل ہیں۔

ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور ناپاکی سے لاتعلق رہو۔“

یہاں ”امر“ کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

اس حکم میں عمومی مفہوم پایا جاتا ہے اور یہ ہر جگہ اور محل کو عام ہوگا خواہ اس کا تعلق لباس کے ساتھ ہو یا جسم کے ساتھ ہو۔

ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص اپنے

”کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء نہ کرے۔“

حدیث کے یہ الفاظ امام مسلم نے نقل کیے ہیں۔

۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳

امام ابو جعفر طحاوی کی تحقیق:

اس موضوع سے متعلق امام ابو جعفر طحاوی نے بعض روایات نقل کی ہیں انہیں نقل کرنے کے بعد امام ابو جعفر طحاوی نے تحریر فرماتے

ہیں:

”کچھ حضرات نے اس رائے کو اختیار کیا ہے: استنجاء کرتے وقت تین سے کم پتھر استعمال کرنا جائز نہیں ہیں اور انہوں نے دلیل کے طور پر وہ روایات نقل کی ہیں جنہیں ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بعض دیگر حضرات نے اس کے برعکس رائے پیش کی ہیں وہ یہ کہتے ہیں: جب انسان (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو اتنے استعمال کرنے چاہئیں جس کے ذریعے گندگی صاف ہو جائے خواہ وہ تین ہوں یا اس سے زیادہ ہوں یا اس سے کم ہوں طاق تعداد میں ہو یا طاق تعداد میں نہ ہو تو وہ شخص پاک ہو جاتا ہے۔

ان حضرات نے اس بارے میں یہ دلیل پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہاں طاق تعداد میں (پتھر لانے کا) جو حکم دیا ہے اس میں اس بات کا احتمال پایا جاتا ہے طاق تعداد استعمال کرنا استحباب کے طور پر ہو ایسا نہ ہو کہ جو شخص طاق تعداد میں نہیں استعمال نہ کرے وہ پاک ہی نہ ہو اور اس میں اس بات کا بھی احتمال پایا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ تعداد اس حوالے سے متعین کی ہو جو شخص طاق تعداد میں نہیں استعمال نہ کرے وہ (شرعی طور پر) پاک شمار نہ ہو۔

تو اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے: کیا ہمیں اس حوالے سے کوئی ایسی روایت ملتی ہے؟ جو اس بارے میں ہماری رہنمائی کر سکے!

اس حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق تعداد میں لگائے جو ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہیں کرتا تو اس میں (شرعی اعتبار سے) کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے وہ طاق تعداد میں کرے جو ایسا کرے گا اس نے اچھا کیا (اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں) اور جو شخص کسی (تیلی) وغیرہ کے ذریعے دانتوں کا خلال کرے اسے (خلال کے نتیجے میں نکلنے والی چیز کو پھینک دینا چاہیے) اور جو شخص زبان کے ذریعے منل کر (دانتوں میں سے کوئی چیز نکال دے) اسے وہ نکل لینی چاہیے جو شخص ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو نہیں کرے گا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے جو شخص قضائے حاجت مہرنے کے لیے آئے اسے پردہ کر لینا چاہیے یہاں تک کہ پردہ کرنے کے لیے اسے ٹیلہ ملے تو اسے ہی اکٹھا کر کے اس کے ذریعے پردہ کرے کیونکہ شیطان آدم کی شرمگاہوں کی کھیلتا ہے۔“

اس کے بعد امام ابو جعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

”جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو وہ طاق تعداد میں استعمال کرے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اچھا کرتا ہے اگر وہ ایسا نہیں بھی کرتا تو کوئی حرج بھی نہیں ہے۔“

(امام ابو جعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے سابقہ ذکر شدہ آثار میں طاق

تعداد میں پتھر استعمال کرنے کا جو حکم دیا ہے وہ طاق تعداد کے استحباب کے طور پر ہے یہ لازم نہیں ہے اس کے بغیر استنجاء کرنا جائز

ہی نہیں ہے۔

اس کے بعد امام ابو جعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی گئی ہے جو اس مفہوم کی وضاحت کرتی ہے۔  
 ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تین پتھر لا دو۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے انہیں تلاش کیا تو مجھے دو پتھر اور ایک میٹھی ملی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میٹھی کو پھینک دیا اور پتھر لے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (میٹھی) ناپاک ہوتی ہیں۔“

اس کے بعد ابو جعفر طحاوی نے اسی روایت کی ایک اور سند نقل کی ہے، پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے، اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے ایک ایسے مقام پر موجود تھے جہاں پتھر نہیں تھے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبداللہ کو یہ کہنا: مجھے تین پتھر لا دو، یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے، وہاں ایسی صورت حال تھی، کیونکہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس پتھر موجود ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے کو کہنے کی ضرورت نہیں تھی، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر لا کر دے۔ پھر جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو پتھر اور ایک میٹھی لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میٹھی کو ایک طرف کر دیا اور دو پتھر لے لیے۔

یہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت دو پتھر استعمال کیے ہوں گے۔

اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان دونوں پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا اسی طرح جائز ہے، جس طرح تین پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز ہے۔

کیونکہ اگر تین سے کم پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو پتھروں پر اکتفاء نہ کرتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیتے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تیسرا پتھر تلاش کر کے لائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عمل کو ترک کرنا اس بات کی دلیل ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو پتھروں پر اکتفاء کیا۔

.....

### 38 - باب الرُّحْصَةِ فِي الْإِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ .

باب: دو پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت

42 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ  
 وَلَكِنْ عَيْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ اتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَانِطَ  
 42- أخرجه البخاري في الوضوء، باب لا يستنجى بروث (الحديث 156). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنه، باب الاستنجاء بالحجارة و  
 النهي عن الروث والرمة (الحديث 314). تحفة الاشراف (9170).

وَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالتَّمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَاتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَمِي الرُّوْثَةَ وَقَالَ "هَذِهِ رِثْمٌ".  
 قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّثْمُ طَعَامُ الْحِجْرِ .

☆☆ عبد الرحمن بن اسد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں آپ کو تین پتھر لا کر دوں، مجھے دو پتھر ملے، لیکن میں نے جب تیسرا پتھر تلاش کیا، تو وہ مجھے نہیں ملا۔ تو میں نے ایک میٹھی لی اور انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر لے لیے اور میٹھی کو پھینک دیا اور فرمایا: یہ ناپاک ہے۔  
 امام ابو عبد الرحمن نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میٹھی جنات کی خوراک ہے۔

### 39- باب الرُّخْصَةِ فِي الْإِسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ .

باب: ایک پتھر کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت

43- أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا اسْتَجَمَرْتَ فَأَوْتِرْ".  
 ☆☆ سلمہ بن قیس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں، کہ جب تم نے استنجاء کرنا ہو، تو طاق پتھر کے ذریعے کرو۔

### 40- باب الْإِجْتِزَاءِ فِي الْإِسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُونَ غَيْرِهَا .

باب: پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے کسی اور چیز کی بجائے پتھر پر اکتفاء کرنا

44- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطِبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَلْيَسْتِطِبْ بِهَا فَإِنَّهَا تَجْزِي عَنْهُ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے کے لیے جائے، تو وہ اپنے ساتھ تین پتھر لے اور ان کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرے، تو یہ چیز اس کے لیے کافی ہوگی۔

### 41- باب الْإِسْتِجَاءِ بِالْمَاءِ .

باب: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا

43- أخرجه الترمذي في المضمضة والاستنشاق (الحديث 27). وأخرجه النسائي في الطهارة، الأمر بالاستنشاق (الحديث 89). وأخرجه

ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب المبالغة في الاستنشاق و الاستنشاق (الحديث 406). تحفة الاشراف (4556).

44- أخرجه ابو داؤد في الطهارة ، باب الاستنجاء بالحجارة (الحديث 40). تحفة الاشراف (15757).



45- أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا النَّضْرُ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ أَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعِيَ نَحْوِي إِذَاوَةً مِنْ مَاءٍ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ .

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے تو میں (پانی اٹھا کر) ساتھ جاتا تھا میرے ساتھ ایک لڑکا بھی ہوتا تھا ہمارے پاس پانی کا برتن ہوتا تھا تو نبی اکرم ﷺ پانی کے ذریعے استنجاء کیا کرتے تھے۔

46- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَرُنَ أَرَوَّاجُكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي اسْتَحْيَيْتُهُمْ مِنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ .

(۳۶) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواتین سے کہا: تم لوگ اپنے شوہروں کو یہ کہو کہ وہ پانی کے ذریعے استنجاء کیا کریں کیونکہ مجھے ان سے شرم آتی ہے نبی اکرم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

## 42- باب النَّهْيِ عَنِ الْإِسْتِنْبَاجِ بِالْيَمِينِ .

باب: دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

47- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَبَانَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي إِنْثَاهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ . "

☆ ☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص کچھ پئے تو وہ برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو نہ چھوئے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے اسے صاف نہ کرے۔

48- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ .

45- اخرجہ البخاری فی الروض، باب الاستنجاء بالماء (الحديث 150)، و باب من حمل معه الماء لظهوره (الحديث 151) مختصراً، و باب حمل العنزة مع الماء في الاستنجاء (الحديث 152)، و باب ما جاء في غسل البول (الحديث 217) بنحوه، و في الصلاة، باب الصلاة الى المنزق (الحديث 500) بنحوه . و اخرجہ مسلم في الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من العبرز (الحديث 69 و 70) و (الحديث 71) بنحوه . و اخرجہ ابوداؤد في الطهارة، باب في الاستنجاء بالماء (الحديث 43) . تحفة الاشراف (1094) .

46- اخرجہ الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الاستنجاء بالماء (الحديث 19) . تحفة الاشراف (17970) .

47- تقديم في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 24) .

48- تقديم في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 24) . و النهي عن الاستنجاء باليمين (الحديث 47) .

☆ ☆ ابو ثناء کے صاحب زادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی کچھ پیتے ہوئے برتن میں سانس لے یا دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو چھونے یا دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے۔

49- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَشُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُسْرِيُّ كُنْ أَنَا لَتَرَى صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ الْخِرَاطَةَ . قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ "لَا يَسْتَنْجِيَ أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ ."

☆ ☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے ان سے کہا کہ ہم نے یہ بات دیکھی ہے کہ آپ کے آقا نے آپ کو استنجاء کرنے کی بھی تعلیم دی ہے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے آپ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے یا قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجاء کرے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ کرے۔

### 43- باب ذَلِكَ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الْإِسْتِنْجَاءِ .

باب: استنجاء کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ ملانا

50- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا اسْتَنْجَى ذَلِكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا (وضو سے پہلے) جب آپ نے استنجاء کیا تو آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا۔

51- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ - قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا اسْتَنْجَى ذَلِكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَشْبَهَ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ .

☆ ☆ ابراہیم بن جریر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، نبی اکرم ﷺ قضاے حاجت کے لیے تشریف لے گئے آپ نے اپنی حاجت کو پورا کیا اور پھر ارشاد فرمایا: اے جریر! وضو کے لیے پانی لے کر

49-تقديم في الطهارة، النهي عن الاستطابة بالقل من ثلاثة احجار (الحديث 41) .

50- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (14887) .

51- اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب من ذلك يده بالارض بعد الاستنجاء (الحديث 359) بسحوه مختصراً . تحفة الاشراف

آؤ میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پانی کے ذریعے استنجاء کیا پھر آپ نے اپنے دست مبارک کو زمین پر رگڑا۔

امام ابو عبد الرحمن نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت شریک کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ واللہ اعلم

#### 44- باب التَّوَقُّیْتِ فِی الْمَاءِ .

باب پانی کی مقدار متعین کرنا

52- أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُوَيْثٍ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنْبُوهُ مِنَ اللَّوَابِ وَالسَّبَاعِ . فَقَالَ "إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ ."

☆ ☆ عبد اللہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں جانور اور درندے آ کر پیتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلعے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

شرح

احناف اس روایت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں، احناف نے یہ بات بیان کی ہے: سند اور متن دونوں حوالوں سے اس روایت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف نے دوسرا نکتہ یہ اٹھایا ہے: حدیث میں لفظ دو قلعے یعنی چکی مٹی کے بنے ہوئے دو گھڑے استعمال ہوا ہے اس گھڑے کی مقدار کیا ہوگی؟ اس کا کہیں ذکر نہیں ہے تو جب اس کی مقدار مجہول ہو جائے گی تو ہم اس کی بنیاد پر کوئی حکم جاری نہیں کر سکیں گے۔

اس کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر یہ بات ثابت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کیونکہ اس نے پھر اسی پانی سے غسل کرنا ہوگا۔“

اس بارے میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ ایک باب کے تحت تین روایات نقل کی ہیں ان میں ایک حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور بقیہ دو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں ان کے الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ان سب کا نفس مضمون یہی ہے ”ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔“

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت نقل کی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے اگر پانی کی مقدار دو قلعے ہو تو اس میں نجاست شامل

ہونے سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

اگر اس روایت کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے یہ ثابت ہوگا، اگر کسی جگہ پر دو قلعے کی مقدار میں پانی موجود ہو اور کوئی شخص اس پانی میں پیشاب کر دے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا، لیکن اس بات کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرے گا اور احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

.....

## 45 - باب تَرَكِ التَّوَقُّيْتِ فِي الْمَاءِ .

باب: پانی کی کوئی مقدار متعین نہ کرنا

53 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعْوُهُ لَا تُزْرِمُوهُ . " فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بَدَلُو فَصَبَّهُ عَلَيْهِ .  
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي لَا تَقْطَعُوا عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، ایک شخص اٹھ کر اُسے مارنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو تم اسے کچھ نہ کہو جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ڈول منگوایا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

امام ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں: اس روایت کے الفاظ کا مطلب ہے کہ تم اس کو پیشاب کرنے کے دوران میں نہ روکو۔

54 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک آدمی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ پانی کا ایک ڈول اس پر بہا دیا جائے۔

55 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اتْرُكُوهُ . " فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ

53- أخرجه البخاري في الادب، باب الرفق في الامر كله (الحديث 6065). وأخرجه مسلم في الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات اذا حصلت في المسجد، و ان الارض تطهر بالماء من غير حاجة الى حفرها (الحديث 98). و أخرجه النسائي في المياه، باب التوقيت في الماء (الحديث 328). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الارض يصبها البول كيف تغسل (528). تحفة الاشراف (290).

54- أخرجه البخاري في الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد (الحديث 221) بسنحه . و أخرجه مسلم في الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات اذا حصلت في المسجد و ان الارض تطهر بالماء من غير حاجة الى حفرها (الحديث 99). و أخرجه النسائي في الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 55). تحفة الاشراف (1657).

55- تقديم في الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 54).

أَمْرٍ يَدُلُّوْهُ فَصَبَّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک آدمی مسجد میں آیا اس نے وہاں پیشاب کر دیا لوگوں نے اسے چیخ کر روکنے کی کوشش کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کرنے دو تو لوگوں نے اسے چھوڑ دیا اس نے پیشاب کر لیا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُس جگہ پر پانی کا ڈول بہا دیا گیا۔

56 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ قَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعْوَةٌ وَأَهْرِيْقُوا عَلَيَّ بَوْلَهُ دَلُّوا مِن مَّاءٍ فَإِنَّمَا يُعْتَمُّ مَيْسِرِينَ وَلَمْ تَبْعَثُوا مَعْسِرِينَ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے کرنے دو بعد میں پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دینا تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے تمہیں تنگی پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

#### 46 - باب الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی کا حکم

57 - أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ وہ بعد میں اسی سے وضو کرے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

شرح

اس حدیث کا بنیادی مضمون نجاست کے احکام ہیں۔ جو ہم اس سے پہلے تفصیل کے ساتھ حدیث: 31 کے تحت ذکر کر چکے

ہیں۔

58 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي

56- أخرجه البخاري في الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد (الحديث 220)، وفي الادب، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم و يسر واولا تعسروا، (الحديث 6128). و أخرجه النسائي في المياه، باب التوقيت في الماء (الحديث 329). تحفة الاشراف (1411).

57- انفرديه النسائي، تحفة الاشراف (12304).

58- انفرديه النسائي، تحفة الاشراف (14579).

هُرَيْرَةٌ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ."  
قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ كَانَ يَعْقُوبُ لَا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا بِدِينَارٍ .

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے پھر وہ اسی سے غسل بھی کرے گا۔

امام ابو عبد الرحمن نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی یعقوب اس روایت کو ایک دینار کے عوض میں بیان کیا کرتے تھے۔

شرح

یعقوب نامی یہ راوی یعقوب بن ابراہیم بن کثیر العبدي القيسي ہیں۔ ان کی کنیت ”ابو یوسف“ ہے اور اسم منسوب ”دورقی“ ہے۔ ان کا انتقال 252 ہجری میں ہوا۔ یہ امام نسائی کے استاد ہیں۔

#### 47 - باب مَاءِ الْبَحْرِ .

باب: سمندر کے پانی کا حکم

59 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرُكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا افْتَوَضَّا مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مِيتَتُهُ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم لوگ سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی ساتھ لے کر جاتے ہیں، اگر اس کے ذریعے ہم وضو کرتے ہیں تو خود پیا سے رہ جائیں گے تو کیا ہم سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کر لیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

شرح

سمندر کا پانی پاک ہوتا ہے، جس طرح دیگر پانی پاک ہوتے ہیں۔

59- أخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الوضوء بماء البحر (الحديث 83) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في ماء البحر انه طهور (الحديث 69) . و أخرجه النسائي في المياه، الوضوء بماء البحر (331) و في الصيد و الذي يالغ، باب مية البحر (الحديث 4361) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب الوضوء بماء البحر (الحديث 386) و في الصيد ، باب الطافي من صيد البحر (الحديث 3246) مختصراً . تحفة الاشراف (14618) .

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور عام فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی حدیث نقل کی ہے اس کے بعد وہ تحریر کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں جن میں سے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک سمندر کے پانی کے ذریعے (وضو یا غسل کرنے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے ان میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آگ ہے۔

.....

## 48- باب الوضوء بالثلج

باب: برف کے ذریعے وضو کرنا

60- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هَنِيهَةً فَقُلْتُ يَا بِي أَنْتَ وَأَمْسَى يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ "أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں تھوڑی دیر خاموش رہا کرتے تھے ایک مرتبہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں! تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان آپ اس دوران خاموش ہوتے ہیں تو آپ کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

۱ (جامع ترمذی 1/100)

60- أخرجه البخاري في الاذان، باب ما يقول بعد التكبير (الحديث 744). و أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القراءة (الحديث 147). و أخرجه ابو داود في الصلاة، باب المسكنة عند الافتتاح (الحديث 781). و أخرجه النسائي في العمياء، باب الوضوء بماء الثلج و البرد (333) مختصراً، و في الافتتاح، باب الدعاء بين التكبير و القراءة (الحديث 894) و أخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنن، باب التناح الاصلية (الحديث 805). و الحديث عند النسائي في الافتتاح، سكوت الامام بعد افتتاح الصلاة (الحديث 893). تحفة الاشراف (14896).

”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فیصلہ پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کیا ہے اور میری خطاؤں کو اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور اولوں کے ذریعے دھو دے۔“

#### 49 - باب الوضوء بماء الثلج

باب: برف کے پانی کے ذریعے وضو کرنا

61 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ”اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ“

☆ ☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! برف اور اولوں کے پانی کے ذریعے میری خطاؤں کو دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔“

#### 50 - باب الوضوء بماء البرد

باب: اولوں کے پانی سے وضو کرنا

62 - أَخْبَرَنِي هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مِيتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَأَوْسِعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ“

☆ ☆ جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کی نماز جنازہ ادا کی تو میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

”اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے اس پر رحم کر اس کو عافیت نصیب کر اس سے درگزر کر اس کی اچھی طرح سے مہمان نوازی کر اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اسے پانی برف اور اولوں کے ذریعے دھو دے اور اس کو اس کی

61- انفرادیہ السنائی، و سیاتی فی المیاء، باب الوضوء بماء الثلج و البرد (الحديث 332). تحفة الاشراف (16779).

62- اخرجہ مسلم فی الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلاة (الهدیث 85 و 86) مطولاً. و اخرجہ الترمذی فی الجنائز، باب ما یقول فی

الصلاة علی المیت (الحديث 1025) بنحوه، مختصراً. و اخرجہ النسائی فی الجنائز، الدعاء (الحديث 1982 و 1983) مطولاً، و هو فی عمل

اليوم و اللیلة، نوح آخر من الدعاء (الحديث 1087) من نفس الطريق. تحفة الاشراف (10901).



خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید پتھرے کو میل سے صاف کرتے ہیں۔“

## 51- باب سُورِ الْكَلْبِ .

باب: کتے کے جوٹھے کا حکم

63- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ."

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی کے برتن میں سے کچھ پی لے تو وہ شخص اس کو سات مرتبہ دھوئے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب ثوری لیث فرماتے ہیں کتے کا جوٹھا نجس ہے۔ اور ایسے برتن کو دھویا جائے گا جس میں کتے نے منہ ڈالا ہو۔

امام مالک فرماتے ہیں: یہ پاک ہے تاہم اگر کتا پانی میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو دھونا مستحب ہے، لیکن اگر وہ دودھ یا گھی میں منہ ڈال دے تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔  
کتے (کا جوٹھا برتن دھونے) کے بارے میں منقول حدیث کے بارے میں وہ فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟

ابن قاسم نے ان کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔ انہوں نے کئی مرتبہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن قاسم کہتے ہیں: امام مالک کتے کو گھریلو (پالتو جانوروں) میں شمار کرتے ہیں۔

64- أَخْبَرَنِي إِسْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ."

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ شخص اسے سات مرتبہ دھوئے۔

65- أَخْبَرَنِي إِسْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

۱۔ مختصر اختلاف العلماء الجزء: 1 فی سور الکلب

63- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب الماء الذي يغسل به شعر الانسان (الحديث 172). و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب حکم و لوغ الکلب (الحديث 90). و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب غسل الاناء من و لوغ الکلب (الحديث 364). تحفة الاشراف (13799).

64- انفردہ النسائي، تحفة الاشراف (12230).

هَلَالُ بْنُ أُسَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِ .  
 ☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

## 52- باب الْأَمْرِ بِإِرَاقَةِ مَا فِي الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ .

باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو اس کے پانی کو بہانے کا حکم

66- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِفْهُ ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ."

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَلَى قَوْلِهِ فَلْيُرِفْهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ شخص اس برتن میں موجود پانی وغیرہ کو بہا دے، پھر اس کو سات مرتبہ دھوئے۔  
 امام ابو عبد الرحمن نسائی فرماتے ہیں: روایت کے الفاظ میں بہانے کے الفاظ کو نقل کرنے میں ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے علی نامی راوی کی متابعت نہیں کی ہے۔

### شرح

اس حدیث کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے دھونے کا طریقہ کیا ہوگا؟  
 امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسے برتن کو آٹھ مرتبہ دھویا جائے گا اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے گا۔

امام مالک کے نزدیک ایسے برتن کو استعمال کے وقت سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

بعض فقہاء نے یہ روایت بیان کی ہے کہ امام شافعی نے پہلے یہ فتویٰ دیا تھا کہ ایسے برتن کو ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔

امام ابو حنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ کتے کے جوٹھے کا حکم دیگر نجاستوں کی مانند ہے اور اس میں عام نجاستوں کی طرح نجاست کے زائل ہونے کے غالب گمان کا اعتبار کیا جائے گا اگر وہ ایک مرتبہ دھونے سے حاصل ہو جائے تو مزید دھونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب تک نجاست کے زائل ہونے کا غالب گمان نہ ہو اس وقت تک اسے بار بار دھویا جائے گا۔ اگرچہ وہ تیس مرتبہ ہی کیوں نہ دھونا پڑے۔

فقہاء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ جوٹھا پانی نجس ہے یا پاک ہے؟

65- الفردیہ النسائی، تحفة الاشراف (1532) .

66- اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب حکم ولوغ الکلب (الحدیث 89) . و اخرجہ النسائی فی المیاء، باب سور الکلب (334) . و اخرجہ ابن

ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب غسل الاناء من ولوغ الکلب (الحدیث 363) . تحفة الاشراف (14607) .

احناف شوافع اور حنابلہ کے نزدیک یہ نجس ہے اور اسے دھونا فرض ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ (برتن یا پانی) پاک ہے لیکن اسے دھونا مسنون عبادت ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی نے اس موضوع پر پہلے وہ روایات نقل کی ہیں جن میں ایسے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم موجود ہے پھر آپ تحریر کرتے ہیں:

”ان آثار کی بنیاد پر اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس وقت تک پاک نہیں ہوگا جب تک اسے سات مرتبہ دھونا لیا جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔“

### 53- باب تَعْفِيرِ الْإِنَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ .

باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو اس کو مٹی کے ذریعے مانجھ کر صاف کرنا

67- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُعْقَلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ ”إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَأَغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَقْرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ .“

☆☆ حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے تاہم شکار کے لیے استعمال ہونے والے کتے اور بکریوں کی حفاظت کے لیے استعمال ہونے والے کتے کو رکھنے کی اجازت دی ہے آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھولو اور آٹھویں دفعہ اسے مٹی کے ذریعے مانجھ لو۔

### 54- باب سُورِ الْهَرَّةِ .

باب: بلی کے جوٹھے کا حکم

68- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَيْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هَرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْفَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ . قَالَتْ كَيْشَةُ - فَرَأَيْتِ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ التَّعْجِيبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ . قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”إِنَّهَا لَيَسْتُ بِنَجْسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ

67- أخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب (الحديث 93) . وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب الوضوء بسور الكلب (الحديث 74) . وأخرجه النسائي في المياه، باب تعفير الإناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه ((الحديث 335 و 336) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب غسل الإناء من ولوغ الكلب (الحديث 365) مختصراً . والحديث عند مسلم في المساقاة باب الأمر بقتل الكلاب و بيان نسخه و بيان تحريم اقتنائها الا لصيد او زرع او ماشية و نحو ذلك (الحديث 48، 49) . و ابن ماجه في الصيد، باب قتل الكلاب الا كلب صيد او زرع (الحديث 3200 و 3201) . تحفة الاشراف (9665) .

68- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب سور الهرة (الحديث 45) . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في سور الهرة (الحديث 92) . و أخرجه النسائي في المياه، باب سور الهرة (339) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الوضوء بسور الهرة و الرخصة في ذلك (الحديث 367) بنحوه . تحفة الاشراف (12141) .

وَالطَّوَاقَاتِ -

☆ ☆ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے پھر اس کے بعد اس خاتون نے کوئی بات ذکر کی جس کے بعد انہوں نے یہ بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوقنادہ کے وضو کا پانی رکھا ہوا تھا ایک بلی آئی اور اس پانی میں سے پینے لگی تو حضرت ابوقنادہ نے اس بلی کے لیے اس برتن کو اس کی طرف کر دیا اس بلی نے پانی پی لیا سیدہ کبشہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوقنادہ نے میری طرف دیکھا کہ میں غور سے اس کا جائزہ لے رہی ہوں تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھینچی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے بلکہ یہ گھر میں آنے جانے والے (پالتو جانوروں) میں شامل ہے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ امام محمد اور ابن ابی لیلیٰ نے اسے (یعنی بلی کے جوٹھے) کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح کی روایت حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ کے بارے میں بھی منقول ہے۔ امام مالک امام اوزاعی امام ابو یوسف اور حسن بن صالح کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## 55 - باب سُورِ الْحِمَارِ -

باب: گدھے کے جوٹھے کا حکم

69 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَانَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَاكُمُ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ - ☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی کرنے والا شخص میرے پاس آیا اور بولا: اللہ اور اس کے رسول نے گدھے کے گوشت کو کھانے سے تمہیں منع کر دیا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہیں۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی فقہاء احناف) فرماتے ہیں اس (یعنی گدھے یا خچر کے جوٹھے) کے ذریعے وضوء کرنا جائز نہیں ہے۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک امام شافعی اور امام اوزاعی فرماتے ہیں: جائز ہے۔

۱ مختصر اختلاف العلماء الجزء: 1، فی سور الحجر

69- أخرجه البخاري في الجهاد، باب التكبير عند الحرب (الحديث 2991) مطولاً. و في المغازي، باب غزوة حيبور (الحديث 4198) مطولاً. و أخرجه النسائي في الصيد و الذبائح، تجريم أكل لحوم الحمير الأهلية (4352) مطولاً. و أخرجه ابن ماجه في الذبائح، باب الحوم الحمير الوحشية (الحديث 3196). و الحديث عند البخاري في المناقب، باب 28. (الحديث 3647). تحفة الاشراف (1457).

۲ مختصر اختلاف العلماء الجزء: 1، فی سور الحجر و البخل

## 56- باب سُورِ الْحَائِضِ .

باب: حیض والی عورت کا جوٹھا

70- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرَقَ فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض اوقات میں کوئی ہڈی چوستی تھی تو بعد میں نبی اکرم ﷺ بھی اپنا منہ اسی جگہ پر رکھ دیتے تھے جہاں میں نے رکھا ہوتا تھا حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اسی طرح میں کسی برتن میں سے پانی پیتی تھی تو نبی اکرم ﷺ بھی اپنا منہ اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

## 57- بابُ وُضُوءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا .

باب: مرد و خواتین (یعنی میاں بیوی) کا ایک ساتھ وضو کرنا

71- أَخْبَرَنِي هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) ایک ساتھ وضو کر لیا کرتے تھے۔

## 58- باب فَضْلِ الْجُنْبِ .

باب: جنبی شخص کا بچایا ہوا پانی

70- أخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجميله و طهارة سورها و الاتكاه في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 14) . و أخرجه ابوداؤد في ابوداؤد في الطهارة، باب في مواكلة الحائض و مجامعتها (الحديث 259) . و أخرجه النسائي في الطهارة، باب مواكلة الحائض و الشرب من سورها (الحديث 278) مطولاً (الحديث 279) . و اباب الانطاع بفضل الحائض (الحديث 280 و 281) . و في المياه، باب سور الحائض (الحديث 340)، و في الحيض و الاستحاضة، باب مواكلة الحائض و الشرب من سورها (الحديث 375) مطولاً و (الحديث 376) ، و الانطاع بفضل الحائض (الحديث 377 و 378)، و في عشرة النساء من الكبرى، مواكلة الحائض و الشرب من سورها و الانطاع بفضلها (الحديث 234) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في مواكلة الحائض و سورها (الحديث 643) . تحفة الاشراف (16145) .

71- أخرجه البخاري في الوضوء، باب وضوء الرجل مع امراته، و فضل و وضوء المرأة (الحديث 193) . و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المرأة (الحديث 79) . و أخرجه النسائي في المياه، باب الرخصة في فضل المرأة (الحديث 341) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المرأة يتوضان من الماء واحد (الحديث 381) بنحوه . تحفة الاشراف (8350) .

72- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتی تھیں۔

### 59- باب الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ .

باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے وضو کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے

73- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَهْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكْوُوكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخُمْسِيَةِ مَكَائِي .

☆☆ عبد اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکوک کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور پانچ مکا ایک کے ذریعے غسل کر لیا کرتے تھے۔

74- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ذَكْرَانَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّتِي وَهِيَ أُمُّ عِمْرَانَ بِنْتُ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَاتَى بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ قَلْبَرٌ ثَلَاثِي الْمِدَّةِ .

قَالَ شُعْبَةُ فَأَحْفَظُ أَنَّهُ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَجَعَلَ يَذْلُكُهُمَا وَيَمْسَحُ أُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَلَا أَحْفَظُ أَنَّهُ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا .

☆☆ عباد بن تمیم سیدہ ام عمارہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرنا تھا تو آپ کے لیے جس برتن میں پانی لایا گیا وہ دو تہائی مد کے برابر تھا۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس روایت میں مجھے یہ الفاظ یاد ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں بازوؤں کو

72- أخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، و غسل الرجل و المرأة في انا واحد في حالة و احدة، و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 41) مطولاً . و أخرجه النسائي في الطهارة، باب ذكر القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للغسل (الحديث 228) مطولاً، وفي المياه، الرخصة في فضل الحنط (الحديث 343) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المرأة يغتسلان من اناء واحد (الحديث 376) . تحفة الاشراف (16586) .

73- أخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء بالمد (الحديث 201) بمعناه . و أخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، و غسل الرجل و المرأة في انا واحد في حالة و احدة، و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 50) و (الحديث 51) و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب ما يجزيء من الماء في الوضوء (الحديث 95) بمعناه و (الحديث 95) تعليقا . و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب قدر ما يجزيء من الماء في الوضوء (الحديث 95) بمعناه و (الحديث 609) تعليقا . و أخرجه النسائي في الطهارة، باب ذكر القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للغسل . (الحديث 229) ، و في المياه، باب القدر الذي يكتفي به الانسان من الماء للوضوء و الغسل (الحديث 344) . تحفة الاشراف (963) .

74- أخرجه ابو داود في الطهارة، باب ما يجزيء من الماء في الوضوء (الحديث 94) . تحفة الاشراف (18336) .

دھویا اور آپ نے انہیں ملا پھر آپ نے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کیا تاہم اس روایت میں مجھے یہ بات یاد نہیں ہے کہ راوی نے نبی اکرم ﷺ کے دونوں کانوں کے باہر والے حصے کا بھی ذکر کیا تھا۔

## 60 - باب النیۃ فی الوضوء

باب: وضو میں نیت کرنے کا حکم

75 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ عَنْ حَمَّادٍ وَالْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِأَمْرٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالِإِلَى رَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالِإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ -"

☆☆☆ علقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر شخص کو وہی اجر ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لیے ہوگی یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی۔

شرح

باب: وضو کے مستحبات

مسئلہ: متون میں وضو کے دو مستحبات کا تذکرہ موجود ہے ان میں پہلا دائیں طرف سے آغاز کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں پاؤں سے پہلے اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں سے پہلے دھویا جائے۔ صحیح قول کے مطابق اسی میں

75- أخرجه البخاري في بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 1) . مختصراً، وفي الإيمان، باب ما جاء من الأعمال بالنية والحسبة، ولكل امرئ ما نوى (الحديث 54) وفي العتق، باب العطاء والسيان في العتاق والطلاق ونحوه (الحديث 2529)، وفي مناقب الانصار، باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه إلى المدينة (الحديث 3898)، وفي النكاح، باب من هاجر أو عمل خيراً لتزويج امرأته ما نوى (الحديث 75070)، وفي الإيمان والنذور، باب النية في الإيمان (الحديث 6689)، وفي الحبل، باب في ترك الحبل، و ان لكل امرئ، في الإيمان وغيرها (الحديث 6953) . وأخرجه مسلم في الامارة، باب قوله صلى الله عليه وسلم، إنما الأعمال بالنية، و ان يدخل فيه الفزور وغيره من الاعمال (الحديث 155) . وأخرجه ابوداؤد في الطلاق، باب فيما عني به الطلاق والنيات (الحديث 2201) . وأخرجه الترمذي في فائل الجهاد، باب فيمن يقاتل رياءً وللدنيا (الحديث 1647) . وأخرجه النسائي في الطلاق، باب الكلام إذا قصد به فيما يختمل معناه (الحديث 3437) وفي الإيمان والنذور، النية في اليمين (الحديث 3803) . وأخرجه ابن ماجه في الزهد، باب النية (الحديث 4227) . تحفة الاشراف (106.12) .

فضیلت ہے جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے ان میں سے کانوں کے علاوہ باقی ہر عضو کے دائیں کو پہلے دھونا مستحب ہے (صرف کانوں کا مسح ایک ساتھ کیا جاتا ہے)۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کا صرف ایک ہی ہاتھ ہو یا اس کے ایک ہاتھ میں کوئی علت ہو جس کی وجہ سے وہ دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح نہ کر سکتا ہو تو پہلے دائیں کان کا مسح کرے گا پھر بائیں کان کا مسح کرے گا۔ (جوہرہ نہرہ)

مسئلہ: دوسرا مستحب گردن کا مسح کرنا ہے اس سے مراد ہاتھ کے ظاہری حصے کے ذریعے مسح کرنا ہے۔

مسئلہ: حلقوم (یعنی گردن کے اگلے حصے) کا مسح کرنا بدعت ہے۔ (بجرائق)

### وضو کے مزید آداب

مسئلہ: یہاں وضو کی چند اور سنتیں اور چند اور آداب بھی ہیں جن کا تذکرہ مشائخ نے کیا ہے۔

مسئلہ: ان میں ایک سنت یہ ہے کہ پاؤں کو دھوتے وقت دائیں ہاتھ سے انسان پانی کا برتن پکڑے اور پہلے دائیں پاؤں پر پاؤں کے اگلے حصے پر پانی بہائے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اُسے ملے تین مرتبہ اس طرح دھولینے کے بعد بائیں پاؤں پر اگلے حصے پر پانی ڈالے اور اس کو بھی مل لے۔ (محیط)

مسئلہ: ان میں سے ایک سنت یہ ہے کہ ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت انگلیوں کے کناروں سے دھونا شروع کیا جائے۔  
(فتح القدر، محیط)

مسئلہ: سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا سنت ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: کلی کرتے ہوئے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے یعنی پہلے کلی کی جائے گی پھر ناک میں پانی ڈالا جائے گا یہ عمل ہمارے نزدیک سنت ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کلی کرتے ہوئے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا سنت ہے۔ (کانی، شرح طحاوی) روزہ دار شخص کے لیے مبالغہ کے ساتھ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت نہیں ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: کلی کرنے میں مبالغہ کرنا یہ ہے کہ انسان غرغره کرے۔ (کانی)

مسئلہ: ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا یہ ہے کہ دونوں نٹھنوں میں پانی ڈال کر اسے اوپر کی طرف چڑھایا جائے یہاں تک کہ پانی ناک کی اس جگہ تک پہنچ جائے جو سخت حصہ ہوتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: آداب میں یہ بات شامل ہے کہ پانی استعمال کرتے ہوئے نہ تو اسراف کرے اور نہ ہی کمی کرے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب نہر کے پانی کے ساتھ یا اپنی ملکیت کے پانی کے ساتھ وضو کر رہا ہو اگر کوئی شخص ایسے پانی کے ساتھ وضو کر رہا ہو جسے وضو کرنے والوں کے لیے وقف قرار دیا گیا ہو (یعنی کوئی شخص مسجد میں وضو کر رہا ہے) تو اب پانی استعمال کرنے میں زیادتی اور اسراف حرام ہوگا اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ (بجرائق)



وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں

مسئلہ: کئی کرتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ،

”اے اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے لیے اپنے ذکر کے لیے اپنے شکر کے لیے اور اچھی طرح سے اپنی عبادت کے لیے میری مدد کر۔“

مسئلہ: ناک میں پانی ڈالتے وقت آدمی کو یہ دعا مانگنی چاہیے:

اللَّهُمَّ أَرِحْنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِي رَائِحَةَ النَّارِ ،

”اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سونگھنا نصیب کر اور جہنم کی خوشبو سونگھنے سے مجھے بچا۔“

مسئلہ: منہ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهُ وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ

”اے اللہ! میرے چہرے کو اس دن روشن رکھنا جس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔“

مسئلہ: دائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللَّهُمَّ آعْطِنِي كِتَابِي بِيَمِينِي وَحَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا .

”اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں عطاء کرنا اور مجھ سے آسان حساب لینا۔“

مسئلہ: بائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللَّهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي بِشِمَالِي وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي ،

”اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں عطاء نہ کرنا اور میری پشت کے پیچھے بھی نہ دینا۔“

مسئلہ: سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا مانگنی چاہیے:

اللَّهُمَّ أَظْلِنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ ،

”اے اللہ! مجھے اپنے عرش کے سائے میں جگہ نصیب کرنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔“

مسئلہ: کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ،

”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے جنہوں نے قول (یعنی قرآن مجید یعنی تیرے حکم) کو غور سے سنا اور اس کے اچھے احکام کی پیروی کی۔“

مسئلہ: گردن کا مسح کرتے ہوئے یہ دعا مانگنی چاہیے:

اللَّهُمَّ اغْنِنِي مِنَ النَّارِ ،

”اے اللہ! میری گردن کو جہنم سے آزاد کر دے۔“

مسئلہ: دائیں پاؤں کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللَّهُمَّ كَيْتُ قَدَمِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُلُّ الْأَقْدَامُ ،

”اے اللہ! تو اس دن میرے پاؤں کو پل صراط پر ثابت قدم رکھنا جس دن پاؤں پھسل جائیں گے۔“

مسئلہ: بائیں پاؤں کو دھوتے وقت یہ دعا مانگنی چاہیے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِي مَغْفُورًا وَسَعْيِي مَشْكُورًا وَتِجَارَتِي كَنْ تَبُورَ

”اے اللہ! میرے گناہوں کو ایسا کر دے کہ ان کی مغفرت ہو جائے اور میری کوشش کو ایسا کر دے جو قبول کر لی

جائے اور میری تجارت کو ایسا کر دے جس میں خسارہ نہ ہو۔“

مسئلہ: ایک ہند سے کم پانی سے وضو نہیں کرنا چاہیے۔ (تیسرے)

\*\*\*

## 61 - باب الْوُضُوءِ مِنَ الْإِنَاءِ .

باب: برتن سے وضو کرنا

76 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ

حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ أَخْرِهِمْ .

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ عصر کی نماز کا وقت ہو

چکا تھا لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا، لیکن انہیں پانی نہیں ملا، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی لایا گیا تو

نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا اور لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ وضو کرنا شروع کریں تو میں نے دیکھا کہ آپ کی

انگلیوں کے نیچے سے پانی نکلنے لگا، یہاں تک کہ وہاں تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔

77 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ

عَلْقَمَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَأَتَى بِتَوْرٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ

76- أخرجه البخاري في الوضوء، باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة (الحديث 169)، وفي المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام

(الحديث 3573). و أخرجه مسلم في الفضائل، باب في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 5). و أخرجه الترمذي في المناقب،

(الحديث 3631). تحفة الاشراف (201). 77- الفردية النسائي. تحفة الاشراف (9436).

الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَيَقُولُ "حَتَّى عَلَى الطُّهُورِ وَالْبُرْكَهَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِحَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں کو پانی نہیں ملا ایک پیالہ لایا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا تو میں نے آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے چشمے رواں ہوتے ہوئے دیکھے آپ نے ارشاد فرمایا: اس طہارت کے ذریعے کو استعمال کرو اور یہ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ۱۵۰۰ تھی۔

شرح

امام نسائی نے متن میں جو روایت نقل کی ہے۔ وہ علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے۔ یہ روایت نقل کرنے کے بعد امام نسائی نے تعلق کے طور پر اعمش کے حوالے سے سالم بن ابوالجعد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس موقع پر حاضرین کی تعداد دریافت کی تھی۔ اعمش کا نام سلیمان مہران ہے ان کا انتقال 147 ہجری میں ہوا۔ سالم بن ابوالجعد شجعی کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سمیت کئی صحابہ کرام کی زیارت کی ہوئی ہے۔ سالم کا انتقال 97 ہجری میں ہوا۔ یہ "کوفہ" کے رہنے والے تھے۔

## 62 - باب التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ .

باب: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا

78 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ." فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ وَيَقُولُ "تَوَضَّؤُوا بِسْمِ اللَّهِ." فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ إِخْرِهِمْ. قَالَ ثَابِتٌ قُلْتُ لَأَنْسِ كَمْ تَرَاهُمْ قَالَ نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ.

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا (لیکن وہ انہیں نہیں ملا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی موجود ہے؟ (اس پانی کو لایا گیا) تو

نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پانی میں رکھا اور ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو۔  
راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کو نکلنے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ وہاں موجود ہر شخص نے وضو کر لیا۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: (اس وقت) آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ۷۰ کے قریب تھی۔

### شرح

اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے معجزہ کا بیان ہے۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی نے آپ ﷺ کی مقدس انگلیوں سے نکلنے والے اس پانی کو ”نور کے چشمے“ قرار دیا ہے۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں

انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

## 63 - باب صَبِّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوءِ .

باب: خادم کا آدمی کو وضو کروانا

79 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ مَالِكٍ وَيُونُسَ وَعَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبَادِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّه سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَكَبْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَضَّأَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ عَلَيَّ الْحُقَيْنِ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمْ يَذْكُرْ مَالِكُ عُرْوَةَ بِنِ الْمُغِيرَةِ .

☆☆ عروہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر وضو کیا تو میں نے آپ پر پانی اُنڈیلا آپ نے موزوں پر مسح کر لیا تھا۔  
امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام مالک رضی اللہ عنہ نے سند میں عروہ بن مغیرہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

79- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب الرجل یوضئ صاحبہ الحدیث (182) بسنحوہ، و باب المسح علی الخفین (الحدیث 203) بسنحوہ، و فی المغازی، (الحدیث 4421) مطولاً، و فی اللباس، باب لبس جبة الصوف فی الغزو (الحدیث 5799) مطولاً، و اخرجہ مسلمہ فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفین (الحدیث 75)، و (الحدیث 79) مطولاً، و (الحدیث 80) مختصراً، و فی الصلاة، باب تقدیم الجماعة من یصلی بہم اذا تاخر الامام و لم یخافوا مفسدة بالتقدیم (الحدیث 105) . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفین (الحدیث 155) او (156) مطولاً . و اخرجہ النسائی فی الطہارۃ، باب صفة الوضوء غسل الکفین (الحدیث 82) مطولاً، و باب المسح علی الخفین (الحدیث 1524) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب ما جاء فی المسح علی الخفین (الحدیث 545) . و الحدیث عند البخاری فی الوضوء، باب ان یسح رجلہ و ہما طاهران (الحدیث 206) . تحفة الاشراف (11514) .

## 64 - باب الوُضوءِ مرَّةً مرَّةً .

باب: ایک ایک مرتبہ وضو کرنا

80 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوْضَأَ مَرَّةً مَرَّةً .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کے بارے میں بتاؤں تو انہوں نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔

## 65 - باب الوُضوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا .

باب: تین تین مرتبہ وضو کرنا

81 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يُسَيِّدُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور اس بات کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف کی۔

## 66 - باب صِفَةِ الوُضوءِ - غَسْلُ الكَفَّيْنِ .

باب: وضو کا طریقہ دونوں ہاتھوں کو دھونا

82 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الْمُغْبِرَةِ عَنِ الْمُغْبِرَةِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ رَجُلٍ حَتَّى رَدَّهٗ إِلَى الْمُغْبِرَةِ - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَلَا أَحْفَظُ

80- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب الوضوء مرَّةً مرَّةً (الحديث 157) بنحوه مختصراً . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب الوضوء مرَّةً مرَّةً (الحديث 138) . و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی الوضوء مرَّةً مرَّةً (الحديث 42) . بنحوه مختصراً . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب ما جاء فی الوضوء مرَّةً مرَّةً (الحديث 411) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (5976) .

81- اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب الوضوء لثلاثاً (الحديث 414) . تحفة الاشراف (7458) .

82- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب الرجل يوضي، صاحبه (الحديث 182) مختصراً، وفي المغازي، باب . 81 . (الحديث 4421) مختصراً، وفي اللباس، باب لبس حبة الصرغ في الغزو (الحديث 5799) . مختصراً . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 75) مختصراً، و (الحديث 79)، و فی الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تاخر الامام و لم يخالفوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 149 و 151) . و الحديث عند: البخاري فی الوضوء، باب المسح علی الخفين (الحديث 203)، و باب اذا دخل رجله و هما طاهران (الحديث 206) . و مسلم فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 80) . و النسائي فی الطہارۃ، صب العادم الماء علی الرجل للوضوء (الحديث 79)، و باب المسح علی الخفين (الحديث 124) .

81- اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب ما جاء فی الوضوء مرَّةً مرَّةً (الحديث 411) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (5976) .

82- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب الرجل يوضي، صاحبه (الحديث 182) مختصراً، وفي المغازي، باب . 81 . (الحديث 4421) مختصراً، وفي اللباس، باب لبس حبة الصرغ في الغزو (الحديث 5799) . مختصراً . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 75) مختصراً، و (الحديث 79)، و فی الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تاخر الامام و لم يخالفوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 149 و 151) . و الحديث عند: البخاري فی الوضوء، باب المسح علی الخفين (الحديث 203)، و باب اذا دخل رجله و هما طاهران (الحديث 206) . و مسلم فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 80) . و النسائي فی الطہارۃ، صب العادم الماء علی الرجل للوضوء (الحديث 79)، و باب المسح علی الخفين (الحديث 124) .

81- اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب ما جاء فی الوضوء مرَّةً مرَّةً (الحديث 411) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (5976) .

82- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب الرجل يوضي، صاحبه (الحديث 182) مختصراً، وفي المغازي، باب . 81 . (الحديث 4421) مختصراً، وفي اللباس، باب لبس حبة الصرغ في الغزو (الحديث 5799) . مختصراً . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 75) مختصراً، و (الحديث 79)، و فی الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تاخر الامام و لم يخالفوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 149 و 151) . و الحديث عند: البخاري فی الوضوء، باب المسح علی الخفين (الحديث 203)، و باب اذا دخل رجله و هما طاهران (الحديث 206) . و مسلم فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 80) . و النسائي فی الطہارۃ، صب العادم الماء علی الرجل للوضوء (الحديث 79)، و باب المسح علی الخفين (الحديث 124) .

81- اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب ما جاء فی الوضوء مرَّةً مرَّةً (الحديث 411) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (5976) .

82- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب الرجل يوضي، صاحبه (الحديث 182) مختصراً، وفي المغازي، باب . 81 . (الحديث 4421) مختصراً، وفي اللباس، باب لبس حبة الصرغ في الغزو (الحديث 5799) . مختصراً . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 75) مختصراً، و (الحديث 79)، و فی الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تاخر الامام و لم يخالفوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 149 و 151) . و الحديث عند: البخاري فی الوضوء، باب المسح علی الخفين (الحديث 203)، و باب اذا دخل رجله و هما طاهران (الحديث 206) . و مسلم فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 80) . و النسائي فی الطہارۃ، صب العادم الماء علی الرجل للوضوء (الحديث 79)، و باب المسح علی الخفين (الحديث 124) .

81- اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب ما جاء فی الوضوء مرَّةً مرَّةً (الحديث 411) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (5976) .

82- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب الرجل يوضي، صاحبه (الحديث 182) مختصراً، وفي المغازي، باب . 81 . (الحديث 4421) مختصراً، وفي اللباس، باب لبس حبة الصرغ في الغزو (الحديث 5799) . مختصراً . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 75) مختصراً، و (الحديث 79)، و فی الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تاخر الامام و لم يخالفوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 149 و 151) . و الحديث عند: البخاري فی الوضوء، باب المسح علی الخفين (الحديث 203)، و باب اذا دخل رجله و هما طاهران (الحديث 206) . و مسلم فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 80) . و النسائي فی الطہارۃ، صب العادم الماء علی الرجل للوضوء (الحديث 79)، و باب المسح علی الخفين (الحديث 124) .

حَدِيثٌ ذَا مِنْ حَدِيثِ ذَا - اَنَّ الْمُغْبِرَةَ قَالَتْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَعَ ظَهْرِي بَعْضًا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلَّ وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتَّى آتَى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْأَرْضِ فَأَنَاحَ ثُمَّ انْطَلَقَ. قَالَ لَقَدْ هَبَّ حَتَّى تَوَارَى عَيْنِي ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ "أَمَعَكَ مَاءٌ." وَمَعِيَ سَطِيحَةٌ لِي فَآتَيْتُهُ بِهَا فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ فغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَهَبَ لِيغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيْقَةُ الْكُمَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا وَعِمَامَتِهِ شَيْئًا - قَالَ ابْنُ عَرُونَ لَا أَحْفَظُ كَمَا أُرِيدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ - ثُمَّ قَالَ "حَاجَتَكَ." قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَتْ لِي حَاجَةٌ فَجِئْنَا وَقَدْ آمَّ النَّاسَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَدَّهْتُ لِأَوْذَنِهِ فَهَيَّأَنِي فَصَلَّيْنَا مَا أَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا مَا سَبَقْنَا.

☆ ☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں موجود چھڑی کو میری پشت پر مارا (یعنی مجھے ساتھ آنے کا اشارہ کیا) پھر آپ رات سے الگ ہو گئے میں بھی الگ ہو گیا پھر آپ فلاں جگہ پر چلے گئے آپ نے مجھے وہاں بیٹھنے کے لیے کہا اور تشریف لے گئے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ہوئے میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے پھر واپس آئے اور دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ اس وقت میرے پاس ایک مشکیزہ تھا میں اُسے لے کر آپ کے پاس آیا میں نے اس کے ذریعے آپ پر پانی اٹھیلنا شروع کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا اپنے چہرے مبارک کو دھویا پھر جب آپ اپنے بازو دھونے لگے تو اس وقت آپ نے ایک شامی جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں (اس لیے آپ اس کے بازو پر نہیں کر سکے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیبے سے ہاتھ نکال کر اپنے چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کو دھویا یہاں راوی نے پیشانی اور سر پر مسح کرنے کے حوالے سے ذکر کیا ہے تاہم اگلا راوی اس کو صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں پر مسح کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قضائے حاجت کر لو تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے پھر جب ہم لوگ آئے تو اس وقت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے ان لوگوں کو فجر کی نماز میں ایک رکعت پڑھائی میں انہیں اس بات کی اطلاع دینے کے لیے جانے لگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع کر دیا جتنی نماز باقی رہ گئی تھی ہم نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی اور جو رکعت پہلے گزر چکی تھی اسے بعد میں ادا کیا۔

## 67 - باب كَمْ تَغْسَلَانِ

(ان دونوں ہاتھوں کو) کتنی مرتبہ دھویا جائے گا

83 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ - عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوَكَّفَ ثَلَاثًا.

☆ ☆ ابن ابی اوس اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ ہاتھوں کو دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

## شرح

## باب: وضو کی سنتوں کا بیان

## وضو میں تیرہ سنتیں ہیں

مسئلہ: متون میں یہ بات مذکور ہے کہ وضو میں تیرہ چیزیں سنت ہیں ان میں سے ایک وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا ہے اور ہر وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے اس کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے کہ جب آدمی سونے کے بعد بیدار ہوتے وقت وضو کرتا ہے تو اس وقت بسم اللہ پڑھے گا۔

مسئلہ: یہاں یہ بات یاد رکھنی ہے کہ وضو کے آغاز میں بسم اللہ کا اعتبار کیا جائے گا، اگر کوئی شخص آغاز میں بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے اور بعض اعضاء کو دھونے کے بعد اسے بسم اللہ پڑھنی یاد آتی ہے اور وہ اس وقت اسے پڑھ لیتا ہے تو سنت ادا نہیں ہوگی البتہ کھانے اور اس طرح کے باقی کاموں کا حکم مختلف ہے، کیونکہ ان میں بسم اللہ پڑھنے کا یہ حکم نہیں ہے یہ بات ”تیمین“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا بھول جاتا ہے اور وضو مکمل کرنے سے پہلے اسے یہ بات یاد آ جاتی ہے تو وہ اسی وقت بسم اللہ پڑھ لے تاکہ اس کا وضو بسم اللہ کے بغیر نہ ہو۔ (سراج الوہاج)

## دوسری سنت: دونوں ہاتھ دھونا

مسئلہ: وضو کی دوسری سنت یہ ہے کہ وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھ مکمل دھوئے جائیں، ایک قول یہ بھی ہے کہ ان ہاتھوں کو دھونا تو فرض ہے لیکن بالکل آغاز میں دھونا سنت ہے۔ (فتح القدر)

مسئلہ: کتاب الاصل (یعنی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مبسوط) میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں بھی اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

(بحر الرائق)

## تیسری سنت: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا

مسئلہ: وضو کی تیسری سنت کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے اس کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین مرتبہ کلی کرے پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے اور دونوں میں سے ہر ایک کے لیے نئے سرے سے پانی لے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: کلی کرنے کی حد یہ ہے کہ پورے منہ کے اندر پانی بھر جائے اور ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ جہاں تک ناک کا نرم حصہ ہے وہاں تک پانی پہنچائے۔ (غلامہ)

مسئلہ: (وضو میں) کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کرنا صحیح قول کے مطابق گناہ شمار ہوگا کیونکہ دونوں سنت مؤکدہ ہیں کیونکہ سنت مؤکدہ کو چھوڑنا بُرائی ہے جبکہ سنن زوائد کا حکم مختلف ہے کیونکہ انہیں ترک کرنے کے نتیجے میں بُرائی لازم نہیں آتی ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ہاتھ میں چلو میں پانی لے کر اسی سے تین مرتبہ کلی کر لے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر کوئی شخص ایک مرتبہ چلو میں پانی لے کر اس کو تین مرتبہ ناک میں ڈال دے تو یہ جائز نہیں ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ ناک میں پانی ڈالنے کے بعد استعمال شدہ پانی چلو میں واپس آ جائے گا جبکہ کلی کرنے میں یہ صورت نہیں پائی جاتی ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص چلو میں پانی لے کر تھوڑے سے پانی کے ذریعے وضو کر لیتا ہے پھر باقی پانی کو ناک میں ڈال لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن اس کے برعکس کرنا درست نہیں ہوگا۔ (سراج الوہاج)

چوتھی سنت: مسواک کرنا

### مسواک کے احکام

مسئلہ: وضو کی سنتوں میں سے ایک عمل مسواک کرنا ہے مسواک کے لیے ایسے درخت کی ٹہنی کو استعمال کرنا چاہیے جن کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں منہ کی بو ختم ہو جاتی ہے دانت مضبوط ہوتے ہیں معدہ تندرست ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: مسواک کی لکڑی تر ہونی چاہیے یہ چھوٹی انگلی جتنی موٹی ہونی چاہیے اور ایک بالشت لمبی ہونی چاہیے۔

مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ آدمی دائیں ہاتھ میں مسواک کو اس طرح پکڑے کہ اس کی چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے ہو اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے ہو اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہوں۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: مسواک کرنے کا وقت وہی ہے جو کلی کرنے کا وقت ہے۔ (نبایہ)

مسئلہ: دانت کے اوپری طرف اور نیچے والی طرف چوڑائی کی سمت میں مسواک کی جانی چاہیے اور مسواک کا آغاز دائیں طرف سے کیا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے مسواک کی تو وہ تے کر دے گا تو وہ شخص مسواک نہ کرے۔

مسئلہ: لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے۔ (سراج الوہاج)

### داڑھی کا خلال کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت داڑھی کا خلال کرنا ہے قاضی خان نے ”الجامع الصغیر“ کی شرح میں یہ بات تحریر کی ہے: تین مرتبہ منہ دھو لینے کے بعد داڑھی کا خلال کرنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہے۔

مسئلہ: داڑھی کا خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیچے کی جانب سے داڑھی میں انگلیاں داخل کر کے اوپر کی طرف لایا جائے گا اور خلال کیا جائے گا یہ بات شمس الائمہ کردری نے بیان کی ہے۔ (مضمرات)

### انگلیوں کا خلال کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت انگلیوں میں خلال کرنا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں اس طرح داخل کیا جائے کہ ان سے پانی ٹپک رہا ہو اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ (نہر الفائق)



مسئلہ: وضو کے دوران انگلیوں میں خلال کرنا اس وقت سنت شمار ہوگا جب پہلے پانی ان انگلیوں کے درمیان پہنچ چکا ہو لیکن اگر انگلیوں کے بند ہونے کی وجہ سے پانی وہاں تک نہ پہنچا ہو تو اب یہ خلال کرنا واجب ہوگا۔ (تیسرے)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنی انگلیاں پانی میں داخل کر دیتا ہے تو یہ بھی خلال کے قائم مقام ہو جائے گا۔

مسئلہ: ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرتے ہوئے زیادہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کی جائیں جبکہ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے ہوئے مناسب یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ذریعے خلال کرے اور دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے خلال شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ (نہر الفائق)

اعضاء کو تین مرتبہ دھونا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ جن اعضاء کو دھونا فرض ہے انہیں تین مرتبہ دھویا جائے یعنی منہ دونوں بازو اور پاؤں تین مرتبہ دھوئے جائیں۔ (مجید)

مسئلہ: ان اعضاء کو ایک مرتبہ مکمل دھونا فرض ہے۔ (ظہیر)

مسئلہ: صحیح مذہب کے مطابق انہیں دو مرتبہ دھونا سنت مؤکدہ ہے۔ (جوہرہ نہرہ)

مسئلہ: اسے مکمل اور اچھی طرح دھونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام عضو تک پانی پہنچ جائے اور اس پر بہہ بھی جائے اور اس سے پانی کے قطرے نہیں۔ (غلامہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے دل کے اطمینان کے لیے یعنی ایسی حالت میں اسے شک واقع ہو رہا ہو تین مرتبہ سے زیادہ ان اعضاء کو دھولیتا ہے یا دوسری مرتبہ وضو کرنے کی نیت کر لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (نہایہ سراج الوہاب)

پورے سر کا مسح کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا ہے یہ بات متون میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عذر کے بغیر پورے سر کے مسح کرنے کو ہمیشہ ترک کیے رکھتا ہے تو وہ گناہگار شمار ہوگا۔ (معدی)

کانوں کا مسح کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت کانوں کا مسح کرنا ہے آدمی کانوں کے آگے سے بھی مسح کرنے کا اور پیچھے سے بھی مسح کرے گا اور اسی پانی کے ذریعے مسح کرے گا جس کے ذریعے سر کا مسح کیا ہے۔ (شرح لمحادی)

مسئلہ: اگر آدمی کے سر کے مسح کرنے کے بعد اس کے ہاتھ میں تری باقی ہو لیکن وہ کانوں کے مسح کے لیے نئے سرے سے پانی لے تو یہ بہتر ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: کان کے پیچھے کی طرف انگوٹھے کے ذریعے اور کان کے اندرونی حصے میں شہادت کی انگلی کے ذریعے مسح کیا جائے گا۔ (سراج الوہاب)

## وضو کی نیت کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت نیت کرنا بھی ہے۔

مسئلہ: وضو کی نیت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان یہ نیت کرے کہ میں اس وضو کے ذریعے اس عبادت کو ادا کروں گا جو طہارت کے بغیر ادا نہیں ہوتی ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسان اس کے ذریعے عدم طہارت کو ختم کرنے کی نیت کر لے جو بے وضو ہونے کی حالت میں ہوتی ہے۔ (تیمین الحقائق)

مسئلہ: نیت اس وقت کرنی چاہیے جس وقت انسان منہ دھوتا ہے اور نیت کا محل دل ہے البتہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا مستحب ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

## ترتیب اور موالات کا خیال رکھنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ وضو میں مختلف اعضاء کو دھوتے ہوئے (اور مسح کرتے ہوئے) ان میں ترتیب کا خیال رکھا جائے اس ترتیب کا اصول یہ ہے کہ اللہ نے جس چیز کا ذکر پہلے کیا ہے اسے پہلے کیا جائے۔ (تیمین)

مسئلہ: امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کے آغاز میں نیت کرنے و وضو کے دوران ترتیب اختیار کرنے اور پورے سر کے مسح کرنے کو مستحبات میں شمار کیا ہے جبکہ ہدایہ کے مصنف محیط برہانی کے مصنف اور دیگر فقہاء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قول درست ہے۔ (معراج الدراریہ)

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ اس میں موالات کا خیال رکھا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ ایک عضو کو دھونے کے فوراً بعد دوسرا عضو بھی دھولیا جائے اور فوراً بعد کی حد یہ ہوگی کہ معتدل موسم میں پہلے عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھولیا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: کسی عذر کے بغیر وضو میں تفریق کر دینا یعنی کچھ اعضاء کو دھونے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے ویسے ہی رہنا پھر اس کے بعد باقی وضو کرنا یہ مکروہ ہے، لیکن اگر کوئی عذر آجاتا ہے یعنی پانی ختم ہو جاتا ہے اور یہ شخص پانی لینے چلا جاتا ہے یا اس طرح کی کوئی اور صورت حال پیش آتی ہے تو پھر صحیح قول کے مطابق اس صورت میں مضائقہ نہیں ہوگا، غسل اور تیمم کے درمیان تفریق کر دینے کا بھی یہی حکم ہوگا۔ (معراج الوہاج)

## 68 - باب الْمُمْضِیَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ

باب: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

84 - أَخْبَرَنَا سُؤْيُدُ بْنُ نَضْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ فَأَفْرَعُ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضَّمَصَّ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ

مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوئِي ثُمَّ قَالَ "مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ."

☆☆ حمران بن ابان بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں تین مرتبہ دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دونوں بازوؤں کو دھویا پہلے دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا پھر انہوں نے اپنے دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پاؤں کو بھی اسی طرح دھویا پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے وضو کیا ہے نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جو شخص اس طرح سے وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے جس کے دوران وہ اپنے خیالات میں گم نہ ہو جائے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔"

شرح

وضو کے دوران کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے لیکن اس کا مسنون طریقہ کیا ہے؟  
احناف کے نزدیک وضو کے دوران کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت مؤکدہ ہے اور اس عمل کے دوران پانچ چیزیں سنت ہیں:

- (1) ترتیب کا خیال رکھنا (2) تین مرتبہ کلی کرنا اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (3) ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لینا (4) دائیں ہاتھ سے پانی ناک یا منہ میں ڈالنا (5) جو شخص روزہ دار نہ ہو اس کا کلی کے دوران غرغره کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کے دوران نرم بانسے تک پانی پہنچانا۔
- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ناک میں پانی ڈالنا اور کلی کرنا وضو اور غسل دونوں کے دوران سنت ہیں۔  
خواجہ حسن بصری، لیث بن سعد، اوزاعی اور شافعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔  
امام ابوحنیفہ کے نزدیک کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا غسل جنابت کے دوران واجب ہیں اور وضو میں واجب نہیں ہیں۔  
صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: (وضو کے دوران) کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدگی سے ایسا کیا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ کلی کی جائے گی جس کے دوران ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لیا جائے گا۔

کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ میں بائیس (۲۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

84- أخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (الحديث 159)، و باب المضمضة في الوضوء (الحديث 164)، و في الصيام، باب سواك الرطب و اليابس للصائم (الحديث 1934). و أخرجه مسلم في الطهارة، باب صفة الوضوء و كماله (الحديث 3، 4). و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 106). و أخرجه النسائي في الطهارة، بابي البيدين يتمضمض (الحديث 85)، و باب حد الغسل (الحديث 116). تحفة الاشراف (9794).

اجمعین نے قوی و فعلی طور پر نقل کیا ہے (ان میں سے دو روایات درج ذیل ہیں)

(1) حضرت عبداللہ بن زید ان سے حدیث فعلی منقول ہے جس میں یہ بات ذکر ہے کہ تین تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر کلی کی جائے گی اور ناک میں پانی ڈالا جائے گا اس کے علاوہ اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ سر کے مسح کے دوران نبی اکرم ﷺ ایک ہی مرتبہ ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر واپس آگے لے آئے۔

(ابن ہمام لکھتے ہیں) اس روایت کو صحاح ستہ کے مؤلفین نے نقل کیا ہے اور یہاں عبداللہ بن زید سے مراد حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم ہیں اس روایت کے بارے میں شیخ ابن عیینہ کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ ان سے مراد عبداللہ بن زید بن عبد البر ہیں جنہوں نے اذان سے متعلق حدیث روایت کی ہے اور اس روایت میں جہاں دو مرتبہ مسح کرنے کا ذکر ہے اس سے مراد ایک ہی مسح کے دوران ہاتھ آگے سے پیچھے تک لے جانا اور پھر واپس آگے کی طرف لے آنا۔

(2) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ان سے حدیث فعلی منقول ہے جسے صحیحین (کے مؤلفین نے نقل کیا) ہے لیکن اس میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے دوران چلو کی تعداد کا ذکر نہیں ہے اور مسح کے دوران ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے جانے کا ذکر نہیں ہے۔

## 69 - باب بَابِ الْيَدَيْنِ يَتَمَضَّمُ -

باب: دونوں میں سے کون سے ہاتھ سے کلی کی جائے؟

85 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْحَمِصِيِّ عَنِ - شُعَيْبٍ - هُوَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَافْرَعَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِيَّاهُ فَعَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ادْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ فَتَمَضَّمُصَّ وَاسْتَشَقَّ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ "مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ."

☆☆ حمران بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوا یا پھر برتن میں سے اپنے دونوں پر پانی انڈیل کر تین مرتبہ دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر اس کے ذریعے کلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں میں سے ایک پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے گا اور پھر دو رکعت ادا کرے گا جس کے درمیان وہ اپنے خیالوں میں گم ہو جائے

نہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دے گا۔“

## 70 - باب اتِّخَاذِ الْإِسْتِنَاقِ .

باب: ناک میں پانی ڈالنا

86 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى عَنْ مَعْنٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْشِرْ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص وضو کرے تو وہ اپنے ناک میں بھی پانی ڈال کر اسے صاف کیا کرے۔

شرح

علامہ عینی لکھتے ہیں: استناق کا مطلب ناک میں پانی ڈالنا ہے۔ اور قول کے مطابق استناق سے مراد یہ ہے پانی ناک کے بانہ تک پہنچ جائے۔

جبکہ لفظ "استنار" لفظ "نثر" سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب کسی چیز کو ظاہر کرنا ہے۔ ایک قول کے مطابق ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

## 71 - باب الْمَبَالِغَةِ فِي الْإِسْتِنَاقِ .

باب: ناک صاف کرنے میں مبالغہ کرنا

87 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ ح وَأَبَانَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ "أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَبَالِغٍ فِي الْإِسْتِنَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا ."

☆☆ عاصم بن لقیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو اور ناک کو اچھی طرح صاف کرو البتہ اگر تم روزے دار ہو (تو ایسا نہ کرنا)۔

لیخص عمدة القاری کتاب الوضوء باب: غسل الوجه بالیدین

86- أخرجه البخاري في الوضوء ، باب الاستجمار و ترا (الحديث 162) مطولاً . و أخرجه مسلم في الطهارة ، باب الايتار في الاستنار و الاستجمار (الحديث 20) مطولاً . و أخرجه ابوداؤد في الطهارة ، باب في الاستنار (الحديث 140) . تحفة الاشراف (13689 و 13820) .

87- أخرجه ابوداؤد في الطهارة ، باب في الاستنار (الحديث 142 و 143 و 145) مطولاً ، و في الصوم ، باب الصائم يصب عليه الماء من العطش و يبلغ في الاستناق (الحديث 2366) و في الحروف و القراءات ، (الحديث 3973) . و أخرجه الترمذي في الطهارة ، باب ما جاء في تحليل الاصابع (الحديث 38) و في الصوم ، باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستناق للصائم (الحديث 788) . و الحديث عند: النسائي في الطهارة ، الامر بتحليل الاصابع (الحديث 114) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب تحليل الاصابع (الحديث 448) . تحفة الاشراف (11172) .

## 72- باب الأمر بالاستنثار .

باب: ناک میں پانی ڈالنے کا حکم

88- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي إِفْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتِثِرْ وَمَنْ اسْتَجَمَرَ فَلْيُوتِرْ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وضو کرے وہ ناک میں بھی پانی ڈالا کرے اور جو شخص استنجاء کرے وہ طاق تعداد میں پتھر استعمال کرے۔

89- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتِثِرْ وَإِذَا اسْتَجَمَرْتَ فَأُوتِرْ ."

☆☆ حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم وضو کرو تو ناک میں بھی پانی ڈالو جب تم استنجاء کرو تو (طاق تعداد میں) پتھر استعمال کرو۔

## 73- باب الأمر بالاستنثار عند الاستيقاظ من النوم .

باب: نیند سے بیدار ہونے پر وقت ناک صاف کرنے کا حکم

90- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتِثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرے تو وہ تین مرتبہ ناک میں بھی پانی ڈالے، کیونکہ شیطان نے اس کے ناک میں رات بسر کی ہوتی ہے۔

## 74- باب بآي اليدين يستنثر .

باب: کون سے ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کی جائے؟

88- أخرجه البخاري في الوضوء، باب الاستنثار في الوضوء (الحديث 161). و أخرجه مسلم في الطهارة، باب الايعاز في الاستنثار و الاستنثار و الاستنثار (الحديث 22). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المبالغة في الاستنثار و الاستنثار (الحديث 409). تحفة الاشراف (13547).  
89- أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المضمضة والاستنشاق (الحديث 27). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المبالغة في الاستنشاق و الاستنثار (الحديث 406). و الحديث عند: النسائي في الطهارة، باب الرخصة في الاستنثار بحجر و احد (الحديث 43). تحفة الاشراف (4556).

90- أخرجه البخاري في بدء الخلق، باب صفة، ابليس و جنوده (الحديث 3295). و أخرجه مسلم في الطهارة، باب الايعاز في الاستنثار و الاستنثار (الحديث 23). تحفة الاشراف (14284).

91 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَعَا بِوَضُوءٍ لَمَمْضَمَصٍّ وَاسْتَشَقَّ وَكَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى لَفَعَلَ هَذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا طَهُورٌ نَبِيٌّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ حضرت علیؑ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے وضو کا پانی منگوا کر کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کیا ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا اور پھر بولے: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

## 75 - باب غَسْلِ الْوَجْهِ .

باب: چہرے کو دھونا

92 - أَخْبَرَنَا فَتِيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ آتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَقَدْ صَلَّى فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِهِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيَعْلَمَنَا فَاتَى بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَافْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّمَ وَاسْتَشَقَّ ثَلَاثًا مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ بِهِ الْمَاءُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَيَدَهُ الشِّمَالِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هَذَا .

☆ ☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں ہم حضرت علی بن ابوطالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ نماز ادا کر چکے تھے انہوں نے پانی منگوا یا ہم نے سوچا کہ یہ اس کے ذریعے کیا کریں گے؟ جبکہ یہ تو نماز ادا کر چکے ہیں یہ ضرور ہمیں اس کی تعلیم دیں گے ان کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں پانی موجود تھا اور ایک طشت لایا گیا تو انہوں نے اس برتن میں سے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیل کر انہیں تین مرتبہ دھویا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایسا انہوں نے اسی ہتھیلی سے کیا جس میں انہوں نے پانی لیا تھا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور پھر اپنے دائیں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا اور پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کے بارے میں جان لے تو وہ طریقہ یہ ہے۔

91 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 111 و 112 و 113) . تحفة الاشراف (10203) . و الحديث عند الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 49) و النسائي في الطهارة، باب غسل الوجه (الحديث 92)، و عدد غسل الوجه (الحديث 93) و غسل اليدين (الحديث 94) .

92 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 111 أو 112 و 113) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 49) . و أخرجه النسائي في الطهارة، عدد غسل الوجه (الحديث 93) غسل اليدين (الحديث 94) مختصراً . و الحديث عند: النسائي في الطهارة، باب اليدين يستنشر (الحديث 91) . تحفة الاشراف (10203) .

## 76 - باب عَدَدِ غَسْلِ الْوَجْهِ .

باب: چہرے کو دھونے کی تعداد

93 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِزْوَانَ أَنَّ أُمَّ بَكْرٍ قَعَدَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ فَكَفَّأَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ بِكَفِّهِ وَاحِدٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَأَخَذَ مِنَ الْمَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ -

وَأَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِنْ نَاصِيَتِهِ إِلَى مُؤَخَّرِ رَأْسِهِ - ثُمَّ قَالَ - لَا أَدْرِي أَرَدَهُمَا أَمْ لَا - وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طُهُورُهُ . وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ لَيْسَ مَالِكُ بْنُ عُرْفُطَةَ .

☆☆☆ عبد خیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان کے لیے تخت لایا گیا پھر وہ تشریف فرما ہوئے پھر انہوں نے برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی اٹھایا پھر کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا انہوں نے ایک ہی مرتبہ چلو میں پانی لے کر تین مرتبہ ایسا کیا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو تین تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے پانی لے کر اپنے سر کا مسح کیا۔

یہاں شعبہ نامی راوی نے ایک مرتبہ اشارہ کرتے ہوئے بتایا: انہوں نے سر کی پیشانی سے لے کر سر کے پچھلے حصے تک مسح کیا پھر راوی نے یہ بات بیان کی کہ مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ وہ ہاتھوں کو واپس آگے کی طرف لائے تھے کہ نہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا اور یہ ارشاد فرمایا: جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کو جان سکے تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے۔

امام ابو عبد الرحمن نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ غلط ہے صحیح روایت وہ ہے جو خالد بن علقمہ سے منقول ہے مالک بن عرفطہ سے منقول نہیں ہے۔

شرح

یہاں امام نسائی نے ایک راوی کے نام کی تصحیح کی ہے۔ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔ جسے ”عبد خیر“ نامی راوی نے نقل کیا۔ نقل کرنے والے راوی کا نام اس روایت کی سند میں مالک بن عرفطہ ہے۔ اور مالک سے شعبہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں: شعبہ نے راوی کا یہی نام ذکر کیا ہے، لیکن اس میں شعبہ کو وہم ہوا ہے کیونکہ اس راوی کا اصل نام



خالد بن عرفطہ ہے۔

اس راوی نے ”عبد خیر“ کے حوالے سے وضو کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔  
اس راوی سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

## 77 - باب غَسْلِ الْيَدَيْنِ -

باب: دونوں بازوؤں کو دھونا

94 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيِّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضَمَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفِّ وَاحِدٍ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا وَضُوءُهُ -

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا انہوں نے ایک کرسی منگوائی پھر اس پر تشریف فرما ہو گئے پھر انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا پھر انہوں نے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر کھلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا انہوں نے ایک ہی چلو میں پانی لے کر تین مرتبہ ایسا کیا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈبوایا پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا پھر انہوں نے اپنے پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو دیکھ سکے تو یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

## 78 - باب صِفَةِ الْوُضُوءِ -

باب: وضو کا طریقہ

95 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْسِمِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي شَيْبَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَلِيُّ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِي أَبِي عَلِيُّ بِوَضُوءٍ فَقَرَّبْتُهُ لَهُ فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي وَضُوءِهِ ثُمَّ مَضَمَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْبُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْبُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ نَاوِلْنِي فَنَاوَلْتُهُ الْإِنَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلُ وَضُوءِهِ

94-تقديم في الطهارة، باب غسل الوجه (الحديث 92) .

95-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 117) تعليقا مختصرا . تحفة الاشراف (10075)

فَشْرَبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا فَلَمَّا رَأَى قَالَ لَا تَعَجِبْ لِي رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ يَقُولُ لَوْ وَضُوئِهِ هَذَا وَشُرِبَ فَضْلُ وَضُوئِهِ قَائِمًا .

☆☆ امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میرے والد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میرے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے وضو کا پانی منگوا یا میں وہ لے کر آپ کے پاس آیا تو انہوں نے وضو کرنا شروع کیا پہلے انہوں نے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے انہوں نے وضو کے پانی میں ان کو داخل کرنے سے پہلے انہیں دھویا پھر انہوں نے تین مرتبہ کلی کی پھر انہوں نے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے دائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو اسی طرح دھویا پھر انہوں نے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پھر انہوں نے اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک اسی طرح دھویا پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا پھر وہ کھڑے ہوئے اور بولے: یہ مجھے پکڑاؤ میں نے وہ برتن انہیں پکڑا دیا جس میں ان کا بچا ہوا وضو کا پانی موجود تھا تو انہوں نے اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سے پانی پی لیا اور کھڑے ہو کر پیا مجھے اس بات پر بہت حیرانگی ہوئی انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا: تم اس بات پر حیران نہ ہو تمہارے نانا جان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) انہوں نے اپنے وضو کے طریقے کے بارے میں اور وضو کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

## 79- باب عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ .

دونوں بازوؤں کو دھونے کی تعداد

96- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ - وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ - قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى انْقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضَّمَصَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحَبِّتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طَهُورُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ ابو حبیہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں کو دھو کر اچھی طرح صاف کیا پھر تین مرتبہ کلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا پھر پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا پھر وہ کھڑے ہوئے اور اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو

96- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 116) تعليقا مختصرا. وأخرجه الترمذي في الطهارة،

باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 48). وأخرجه النسائي في الطهارة، عدد غسل الرجلين (الحديث

کھڑے ہو کر پی لیا پھر انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی: میری یہ خواہش ہوئی کہ میں تم لوگوں کو یہ بات دکھاؤں کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح وضو کیا کرتے تھے۔

## 80 - باب حَدِّ الْغَسْلِ -

باب: دونوں بازوؤں کو دھونے کی حد

97 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مَنْسُكِينَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ - فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَعُ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضَّمْ وَأَسْتَشِقُّ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ -

☆☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے اور یہ عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں (انہوں نے کہا): کیا آپ مجھے کر کے دکھا سکتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا: جی ہاں! پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوا لیا پھر انہوں نے اسے دونوں ہاتھوں پر ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا پھر انہوں نے کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا انہوں نے ایسا تین مرتبہ کیا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دونوں بازوؤں کو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کرتے ہوئے آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے یعنی سر کے آگے والے حصے سے پیچھے گدی تک لے کر گئے اور پھر واپس اسی جگہ پر لے کر آئے جہاں پر انہوں نے مسح کا آغاز کیا تھا پھر انہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھولے۔

97- أخرجه البخاري في الوضوء، باب مسح الرأس كله (الحديث 185) وباب غسل الرجلين إلى الكعبين (الحديث 186)، وباب من تمضمض واستشق من غرفة واحدة (الحديث 191) مختصراً، وباب مسح الرأس مرة (الحديث 192)، وباب غسل الوضوء في المنضب والقدح والخشب والحجارة (الحديث 197) مختصراً، وباب الوضوء من التور (الحديث 199). وأخرجه مسلم في الطهارة، باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 18). وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 118 و119). وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب المضمضة والاستنشاق من كفي واحدة (الحديث 28) مختصراً، وباب ماجاء في مسح الرأس أنه يبدأ بمقدم الرأس إلى مؤخره (الحديث 32)، وباب ماجاء فكيف يتوضأ بعد وضوئيه مرتين (الحديث 47) مختصراً. وأخرجه النسائي في الطهارة، باب صفة مسح الرأس (الحديث 98)، وعدد مسح الرأس (الحديث 99) مختصراً. وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب ماجاء في مسح الرأس (الحديث 434). والحديث عند: أبي داود في الطهارة، باب الوضوء في انية الصفر (الحديث 100). وابن ماجه في الطهارة وسننها، باب المضمضة والاستنشاق من كفي واحد (الحديث 405)، وباب الوضوء بالصفر (الحديث 471). تحفة الاشراف (5308).

## 81 - باب صِفَةِ مَسْحِ الرَّأْسِ .

باب: سر کا مسح کرنے کا طریقہ

98 - أَخْبَرَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ - هُوَ ابْنُ أَنَسٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ - وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ . فَدَعَا بَوْضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ الْيُمْنَى فغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضَمَّ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .

☆☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں یہ کہا: کیا آپ مجھے یہ کر کے دکھا سکتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوا یا پھر انہوں نے اسے اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوا یا پھر اسے اپنے دائیں ہاتھ پر بہا کر دو مرتبہ دھویا پھر انہوں نے کھلی کی پھر انہوں نے ناک میں پانی ڈالا ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا پہلے ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے انہوں نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا پھر دونوں ہاتھوں کو پیچھے گدی تک لے گئے اور پھر واپس اسی جگہ پر لے آئے جہاں سے انہوں نے مسح کا آغاز کیا تھا پھر انہوں نے دونوں پاؤں دھولے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب (فقہاء احناف) فرماتے ہیں: (سر کا) مسح ایک مرتبہ کیا جائے گا۔

امام مالک، سفیان ثوری، حسن جہانگیری، امام اوزاعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: (سر پر) تین مرتبہ مسح کیا جائے گا۔

ہمارے فقہاء یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی (صرف) چوتھائی سر کا مسح کر لے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا۔

آدمی سر کے اگلے حصے سے مسح کا آغاز کرے گا اور پیچھے تک (ہاتھ) لے جائے گا۔

حسن بن جہانگیری فرماتے ہیں: سر کے پچھلے حصے سے آغاز کرے گا۔

امام مالک فرماتے ہیں: پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے۔ اگر کوئی شخص سر کا کچھ حصہ چھوڑ دیتا ہے تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا

جیسے وہ (وضو میں) منہ دھوتے ہوئے منہ کا کچھ حصہ چھوڑ دے۔

امام اوزاعی اور لیث بن سعد فرماتے ہیں: (صرف) سر کے اگلے حصے پر مسح کیا جائے گا۔

امام شافعی فرماتے ہیں: سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا فرض ہے۔

تاہم انہوں نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی۔

## 82 - باب عَدَدِ مَسْحِ الرَّأْسِ .

باب: سر کے مسح کی تعداد

99 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ - الَّذِي أَرَى النَّدَاءَ - قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَّحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ .

☆ ☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ وہی صحابی ہیں جن کو اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا تھا وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا، دونوں بازوؤں کو دو مرتبہ دھویا، دونوں پاؤں کو دو مرتبہ دھویا اور اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کیا۔

شرح

وضو کے مکروہات

(۱) سختی سے منہ پر پانی مارنا۔

(۲) بائیں ہاتھ سے کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا، لیکن یہ شرط ہے کہ یہ کسی عذر کے بغیر ہو۔

مسئلہ: ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لے کر تین مرتبہ مسح کرنا۔

مسئلہ: وضو کر لینے کے بعد تو لیے یا رومال کے ذریعے سے اعضاء کو خشک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تیمین)

مسئلہ: اپنے لیے کوئی ایسا برتن مخصوص کر لینا کہ دوسرا اس کے ساتھ وضو نہ کر سکے یہ مکروہ ہے اسی طرح مسجد میں اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص کر لینا بھی مکروہ ہے۔ (الوجہ للکردری)

.....

## 83 - باب مَسْحِ الْمَرَاةِ رَأْسَهَا .

باب: عورت کا اپنے سر پر مسح کرنا

100 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ جَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَلَامٌ سَبْلَانٌ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِأَمَانَتِهِ وَتَسْتَأْجِرُهُ فَارْتَبَى كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فْتَمَضُّمَضْتُ وَاسْتَشْرَبْتُ ثَلَاثًا وَغَسَلْتُ وَجْهَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلْتُ يَدَيْهَا الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَالْيُسْرَى ثَلَاثًا وَوَضَعْتُ يَدَهَا فِي مُقَدِّمِ رَأْسِهَا ثُمَّ مَسَحْتُ رَأْسَهَا مَسْحَةً وَاحِدَةً إِلَى مُؤَخَّرِهِ ثُمَّ أَمَرْتُ يَدَيْهَا بِأُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ عَلَيَّ الْخَدَّيْنِ قَالَ سَلَامٌ كُنْتُ أَيْهَا مُكَاتِبًا مَا تَحْفِي مِنِّي فَتَجَلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِيَ حَتَّى جَنَّتْهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ ادْعِي لِي بِالْبُرْكَهَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ . قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ اعْتَقَنِي اللَّهُ . قَالَتْ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ . وَارْخَيْتِ الْجِجَابَ دُونِي فَلَمْ أَرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

☆☆ ابو عبد اللہ سالم بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی ایمانداری سے بہت خوش تھیں اس لیے انہیں مزدوری کے لیے کام مہیا کرتی تھیں ایک مرتبہ انہوں نے یہ کر کے دکھایا کہ نبی اکرم ﷺ وضو کس طرح سے کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے تین مرتبہ کلی کی ٹاک میں پانی ڈالا اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، دائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا، بائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ سر کے آگے والے حصے پر رکھا اور اسے سر کے پیچھے آٹری حصے تک لے گئیں انہوں نے ایک مرتبہ مسح کیا، پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں پر پھیرا۔

سالم نامی راوی بیان کرتے ہیں میں ان کی خدمت میں ایک مکاتب غلام کے طور پر رہتا تھا اس لیے وہ مجھ سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں اور میرے ساتھ گفتگو کر لیا کرتی تھیں ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: اے ام المؤمنین! آپ میرے لیے برکت کی دعا کریں انہوں نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے آزادی نصیب کر دی ہے تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے پھر انہوں نے میرے اور اپنے درمیان پردہ کر لیا اس دن کے بعد میں نے کبھی بھی انہیں نہیں دیکھا۔

## 84 - باب مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ .

باب: دونوں کانوں کا مسح کرنا

101 - أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ الطَّائِقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضَّمَضَ

وَأَسْتَنْشَقُ مِنْ عَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنِيهِ مَرَّةً . قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ  
وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عَجَلَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یاد ہے کہ آپ نے وضو کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر کھلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا یہ آپ نے ایک ہی چلو کے ذریعے کیا پھر آپ نے اپنے چہرہ مبارک کو دھویا پھر دونوں بازوؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا اپنے کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔ ایک راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے فقہاء فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔ ان کے آگے والے اور پیچھے والے حصے پر مسح کیا جائے گا۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: یہ دونوں سر کا حصہ ہیں ان کے ظاہری اور باطنی حصے پر مسح کیا جائے گا۔

اشہب نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہوئے۔ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

ابن القاسم نے بھی اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم اس میں یہ اضافہ کیا ہے:

”جس پانی سے سر کا مسح کیا گیا تھا اس کے علاوہ دوسرا پانی لے کر ان پر مسح کیا جائے گا امام شافعی فرماتے ہیں: (کانوں پر مسح کے لیے) نئے سرے سے پانی لیا جائے گا اور یہ دونوں اپنی مخصوص حیثیت رکھتے ہیں۔ نہ یہ چہرے میں شامل ہیں۔ نہ سر کا حصہ ہیں۔ امام حسن بن حنی فرماتے ہیں: کانوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے ساتھ دھویا جائے گا اور ان کے ظاہری حصے کا سر کے ساتھ مسح کیا جائے گا۔“

## 85 - باب مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ .

باب: سر کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرنا اور یہ جو دلیل پیش کی جاتی ہے ”دونوں کان سر کا حصہ ہیں“

102 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ

أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ عَرْفَةً فَمَضْمَضَ

101- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب الوضوء موثب (الحديث 137) مطولاً . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في مسح الأذنين

ظاهرهما وباطنهما (الحديث 36) مختصراً . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في مسح الأذنين (الحديث 439) بمعناه

مختصراً . و الحديث عند: البخاري في الوضوء، باب غسل الوجه باليدين من عرفة و احدة (الحديث 140) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها،

باب المضمضة و الاستنشاق من كف و احد (الحديث 403) . تحفة الاشراف (5978) .

ل مختصر اختلاف العلماء الجزء 1: (مسألة) في الأذنين

102- تقديم في الطهارة، مسح الأذنين (الحديث 101) .

وَأَسْتَنْشَقُ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى  
ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنَيْهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرَيْهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ غَرَفَ  
غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے ایک چلو میں پانی لے کر اس کے ذریعے کلی کی، آپ نے ناک میں پانی ڈالا پھر ایک مرتبہ چلو میں پانی لے کر اپنے بائیں بازو کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے اندرونی حصے میں شہادت کی انگلی کے ذریعے اور بیرونی حصے میں انگوٹھے کے ذریعے مسح کیا، پھر آپ نے چلو میں پانی لے کر اس کے ذریعے اپنے دائیں پاؤں کو دھویا، پھر چلو میں پانی لے کر اپنے بائیں پاؤں کو دھویا۔

103 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَغُثَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِغِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضَّمْضَ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ فَإِذَا اسْتَنْشَرَ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَمْقَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشِيئُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ . " قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ .

☆☆ حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مؤمن وضو کرتا ہوا کلی کرتا ہے تو اس کے منہ میں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں پھر وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کی ناک میں سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے میں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے تو اس کے دونوں بازوؤں میں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے اس کے سر میں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو دونوں پاؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں پھر جب وہ چل کر مسجد کی طرف جاتا ہے وہاں نماز ادا کرتا ہے تو یہ اس کے لیے مزید ثواب کے حصول کا باعث بنتا ہے۔



## 86 - باب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ .

باب: عمامہ پر مسح کرنا

104 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَآبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ يَلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ وَالْخِمَارِ .

☆ ☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں موزوں پر اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

105 - وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرَجَرِيُّ عَنْ طَلْقِ بْنِ غَنَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ يَلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ .

☆ ☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

106 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ يَلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ وَالْخِمَارِ .

☆ ☆ عبد الرحمن بن ابولیلی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چادر اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

## 87 - باب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ .

باب: پیشانی کے ساتھ عمامہ پر مسح کرنا

107 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ

104- أخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الناصية و العمامة (الحديث 84) . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 101) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 561) . تحفة الاشراف (2047) .

105- انوردبه النسائي . تحفة الاشراف (2032) .

106- انوردبه النسائي . تحفة الاشراف (2043) .

107- أخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الناصية و العمامة (الحديث 82 و 83) . وأخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 150) . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 100) تعليقا مختصرا . و الحديث عند: الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 100) . تحفة الاشراف (11494) .

فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَيْنِ . قَالَ بَكَرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ .  
 ☆☆ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اپنی پیشانی اور عمامہ پر بھی مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

108 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرْزِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ "أَمَعَكَ مَاءٌ" فَاتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَخْسِرُ عَنْ ذِرَاعِيهِ فَضَاقَ كُفُّ الْجَبِيَّةِ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبِيهِ فَغَسَلَ ذِرَاعِيهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى خُفَيْهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ لوگوں سے پیچھے ہو گئے آپ کے ساتھ میں بھی پیچھے ہو گیا پھر آپ نے قضائے حاجت کی واپس آ کر آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ تو میں آپ کے پاس وضو کا برتن لے کر آیا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اپنے چہرے کو دھویا پھر آپ اپنے بازو دھونے لگے تو آپ انہیں باہر نہیں نکال سکے کیونکہ اس (جبہ) کی آستینیں تنگ تھیں آپ نے کندھے کے پاس سے انہیں باہر نکالا اور پھر دونوں بازوؤں کو دھویا پھر آپ نے پیشانی کا اور عمامہ کا مسح کیا اور اپنے دونوں موزوں کا بھی مسح کیا۔

## 88 - بَابُ كَيْفِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب: عمامہ پر کیسے مسح کیا جائے؟

109 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ وَهَبٍ الشَّقْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ خَصَلْتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ - كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ عِمَامَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ قَالَ وَصَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَحْتَسَبَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ

108- أخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الناصية و العمامة (الحديث 81) . و الحديث عند: مسلم في الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم إذا تآخر الإمام و لم يخالفوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . و النسائي في الطهارة، باب المسح على الخفين في السفر (الحديث 125) . تحفة الاشراف (11495) .

109- الفردبه النسائي . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ماجاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف رجل من امته (الحديث 1236) . تحفة الاشراف (11521) .

مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى مَا سَبَقَ بِهِ -

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو کام ایسے ہیں جن کے بارے میں میں کسی سے بھی سوال نہیں کروں گا، جبکہ میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، ایک مرتبہ ہم لوگ آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے اسی دوران آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے (بعد میں) آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنی پیشانی پر اور عمامہ کی دونوں جانب مسح کیا اور آپ نے اپنے موزوں پر بھی مسح کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حاکم وقت اپنی رعایا کے پیچھے بھی نماز ادا کر سکتا ہے۔ (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھا کہ نماز کا وقت ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں تک نہیں پہنچ سکے، ان لوگوں نے نماز کے لیے اقامت کہہ دی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی تو اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں باقی رہ جانے والی نماز ادا کی، جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور جو نماز پہلے گزر چکی تھی، آپ نے وہ ادا کی۔

### شرح

امام طحاوی تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد) امام مالک، حسن بن حی، امام شافعی فرماتے ہیں: عمامہ پر مسح نہیں کیا جائے گا، نہ ہی چادر پر مسح کیا جائے گا۔ سفیان ثوری اور امام اوزاعی فرماتے ہیں: عمامہ پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ حنابلہ عمامہ پر مسح کے جواز کے قائل ہیں، کیونکہ مختلف روایات میں عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں منقول ہے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت انس، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے۔

”جس شخص کو عمامہ پر مسح کر کے طہارت حاصل نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ اسے پاک نہ کرے“ (حنابلہ کے نزدیک) عمامہ کے اکثر حصے پر مسح کرنا واجب ہے، کیونکہ موزہ کی طرح یہ بھی بدل کی حیثیت رکھتا ہے۔ عمامہ کے درمیان میں (سر کے اوپری حصے پر) مسح کرنے کی بجائے اس کے اطراف کے بیچ پر مسح کیا جائے گا، کیونکہ وہ موزے کے زیریں حصے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

۱۔ مختصر اختلاف العلماء، الجزء 1: (مسائل) فی مسح علی العمامۃ

۲۔ فتنۃ الفقہ الاسلامی وادلتہ الباب الاول الطہارات، الفصل الرابع الوضوء وابتیغہ

## 89 - باب إِيْجَابِ غَسْلِ الرَّجْلَيْنِ .

باب: دونوں پاؤں دھونا فرض ہے

110 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَأَبَانَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَيْلٌ لِلْعَقَبِ مِنَ النَّارِ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"بعض ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے۔"

111 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَأَبَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَرَضَّوْنَ فَرَأَى أَعْقَابَهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ "وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبَغُوا الْوُضُوءَ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے

دیکھا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان کی ایڑیوں کے کچھ حصے خشک ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا:

بعض ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے تم لوگ اچھی طرح وضو کیا کرو۔"

## 90 - باب بَأْتِي الرَّجُلَيْنِ يَبْدَأُ بِالْغَسْلِ

باب: دونوں پاؤں میں سے کون سے پاؤں کو پہلے دھویا جائے؟

112 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَشْعَثُ قَالَ

110- أخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الأعقاب (الحديث 165). مطولاً. و أخرجه مسلم في الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما (الحديث 29). تحفة الاشراف (14381).

111- أخرجه مسلم في الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما (الحديث 26) مطولاً. و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في مسابغ الوضوء (الحديث 97). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب غسل العراقيب (الحديث 450). و الحديث عند النسائي في الطهارة، الامر باسباغ الوضوء (142). تحفة الاشراف (8936).

112- أخرجه البخاري في الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل (الحديث 168)، و في الصلاة، باب التيمن في دخول المسجد وغيره (الحديث 446)، في الاطعمة، باب التيمن في الاكل وغيره، (الحديث 5380) و في اللباس، باب يبدأ باليمن (الحديث 5854)، باب الترجيل و التيمن فيه (الحديث 5926). و أخرجه مسلم في الطهارة، باب التيمن في الطهور وغيره (الحديث 66 و 67). و أخرجه ابوداؤد في اللباس، باب في الانتعال (الحديث 4140). و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما يستحب من التيمن في الطهور (الحديث 608). و أخرجه الترمذي ايضاً في الشمائل، باب ما جاء في نعل رسول صلى الله عليه وسلم (الحديث 80). و أخرجه النسائي في الغسل و التيمن، باب التيمن في الطهور (419)، و في الزينة، التيامن في الرجل (الحديث 5255)، و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنتها، باب التيمن في الوضوء (الحديث 401). تحفة الاشراف (17657).

سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التِّيَامَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَنَعْلِهِ وَتَرَجُّلِهِ .

قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ بِوَأَسِطٍ يَقُولُ يُحِبُّ التِّيَامَنَ لَدَاكَ شَأْنَهُ كُلَّهُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بِالْكَوْفَةِ يَقُولُ يُحِبُّ التِّيَامَنَ مَا اسْتَطَاعَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جہاں تک ہو سکتا تھا وضو کرنے میں جوتا پہننے میں کنگھی کرنے میں دائیں طرف سے آغاز کیا کرتے تھے۔

یہاں پر روایت کے الفاظ نقل کرنے میں بعض راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

## 91- باب غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ .

باب: دونوں ہاتھوں کے ذریعے پاؤں دھونا

113- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ

سَمِعْتُ ابْنَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ - يَعْنِي عُمَارَةَ - قَالَ حَدَّثَنِي الْقَيْسِيُّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَى بِمَاءٍ فَقَالَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِنَاءِ فغَسَلَهُمَا مَرَّةً وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِيَمِينِهِ كِلْتاهِمَا .

☆☆ حضرت قیسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے پانی لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سے دونوں ہاتھوں پر پانی اٹھایا پھر انہیں ایک مرتبہ دھویا پھر آپ نے اپنا چہرہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے دونوں پاؤں کو دھویا۔

## 92- باب الْأَمْرِ بِتَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ .

باب: انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم

114- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ وَكَانَ يُكْنَى أَبَا

هَاشِمٍ ح وَابْنَانَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ " .

113- الفردبہ النسائی، تحفة الاشراف (15648) .

114- اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب فی الاستنثار (الحديث 142 و 143 و 144) مطولاً، و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی تخیل الاصابع (الحديث 38) مختصراً، و فی الصوم، باب ما جاء فی کراهیة مبالغة الاستنشاق للصائم (الحديث 788) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا (الحديث 448) . و الحديث عند: ابی داؤد فی الصوم، باب الصائم یصب علیہ الماء من العطش و یرالغ فی الاستنشاق (الحديث 2366) و فی الحروف القراءات، باب 1 . (الحديث 3973) . و النسائی فی الطہارۃ، بمبالغة فی الاستنشاق (87) . تحفة الاشراف (11172) .

☆ ☆ عاصم بن لقیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو اور اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کز لیا کرو۔

### 93 - باب عَدَدِ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ -

باب: دونوں پاؤں کو دھونے کی تعداد

115 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضَّمْضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ حضرت ابو حییہ وادعی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر کھلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا، ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا، پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں کو تین مرتبہ دھوئے، پھر یہ بات بیان کی: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

### 94 - باب حَدِّ الْغَسْلِ -

باب: (دونوں پاؤں کو) دھونے کی حد

116 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضَّمْضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ."

115- اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب صفة وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الحدیث 116) مختصراً . و الحدیث عند: الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان (الحدیث 48) . و النسائی فی الطہارۃ، عدد غسل البدین (الحدیث 96) . تحفة الاشراف (10321) .

116- اخرجہ الابنخاری فی الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (الحدیث 159)، و باب المضمضة فی الوضوء (الحدیث 164)، و فی الصیام، باب سواک الرطب و الیابس للصلائم (الحدیث 1934) . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب صفة الوضوء و کمالہ (الحدیث 3 و 4) . و اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب صفة وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الحدیث 106) . و اخرجہ النسائی فی الطہارۃ، المضمضة و الاستنشاق (84) . مختصراً، و ہای البدین بتمضمض (85) . تحفة الاشراف (9794) .

☆☆ حمران بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوا یا پھر انہوں نے وضو کرتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر کھلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو کہنی تک اسی طرح دھویا پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے ابھی وضو کیا ہے۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور پھر وہ کھڑا ہو کر دو رکعت ادا کرے جس کے دوران وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو جائے تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔

## 95 - باب الوضوء فی النعل

باب: جوتے پہن کر وضو کرنا

117 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ وَمَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ عُبيدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتَكَ تَلْبَسُ هَذِهِ النِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَتَتَوَضَّأُ فِيهَا . قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا .

☆☆ عبید بن جریج بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے سبتی جوتے پہنے ہوئے ہوتے ہیں اور جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں تو انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ جوتے پہنے ہوئے دیکھا ہے اور آپ ان کو پہن کر ہی وضو کر لیا کرتے تھے۔

## 96 - باب المسح علی الخفین

باب: دونوں موزوں پر مسح کرنا

118 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ

117- أخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الرجلين في النعلين، ولا يمسح على النعلين (الحديث 166) مطولاً، وفي اللباس، باب النعال السبتية وغيرها (الحديث 5851) مطولاً. وأخرجه مس لم في الحج، باب الإهلال من حيث تبتع الرحلة (الحديث 25 و 26). وأخرجه ابوداؤد في المناسك (الحج)، باب في وقت الاحرام (الحديث 1772) مطولاً. وأخرجه الترمذي في الشامائل، باب ما جاء في نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 74). والحديث عند: النسائي في مناسك الحج، العمل في الإهلال (الحديث 2759)، وترك استلام الركبتين الآخرين (2950) وفي الزينة، تصفير اللحية (5258) وابن ماجه في اللباس، باب الخضاب بالصفرة (الحديث 3626). تحفة الاشراف (7316).

118- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الخفاف (الحديث 387) بنحوه. وأخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 72). وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب في المسح على الخفين (الحديث 93) بنحوه. وأخرجه النسائي في القبلة، الصلاة في الخفين (773). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة فوسنتها، باب ما جاء في المسح على الخفين (543) بنحوه. تحفة الاشراف (3235).

تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقِيلَ لَهُ اَتَمَسَحَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُحُ .  
وَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيرٍ وَكَانَ إِسْلَامَ جَرِيرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .  
بَيِّنَاتٍ .

☆☆ ہمام نامی راوی حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں پر مسح کر لیا تو ان سے کہا گیا: کیا آپ بھی مسح کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھی حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو پسند کرتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے سے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا۔

شرح

### موزوں پر مسح کے احکام

مسئلہ: موزوں پر مسح کرنا ایک رخصت ہے، اگر کوئی شخص اس کو جائز تسلیم کرتے ہوئے عزیمت کو اختیار کرتا ہے (یعنی موزوں پر مسح نہیں کرتا بلکہ پاؤں دھولیتا ہے) تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ (تبین)

پہلی فصل: ان امور کا بیان جو موزوں پر مسح کے جواز کے لیے ضروری ہیں

### موزہ کی شرائط

مسئلہ: ان میں سے ایک حکم یہ ہے کہ موزہ ایسا ہونا چاہیے جسے پہن کر سفر کیا جاسکتا ہو اور آدمی مسلسل چل سکے اس کے ذریعے ٹخنے ڈھک جانے چاہئیں، ٹخنے سے اوپر کا حصہ ڈھانپنا شرط نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ایسا موزہ پہنتا ہے جس میں پنڈلی نہیں ہے لیکن اس کا ٹخنہ چھپ گیا ہے تو اس پر مسح کرنا جائز ہوگا، چڑے سے بنی ہوئی جراب پر مسح کرنا جائز ہے اس سے مراد وہ جراب ہے جس کے اوپر اور نیچے چمڑا لگا ہوتا ہے۔ (کانی)

مسئلہ: جبکہ متعل اس جراب کو کہتے ہیں جس کے صرف نیچے کے حصے کی طرف، تلوے کے طور پر چمڑا لگا ہوتا ہے۔

(سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص لوہے یا لکڑی یا شیشے کے موزے بنا لیتا ہے تو ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

### موزہ کے اوپری حصے پر مسح کرنا

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ موزے کے اوپر والے حصے پر ہاتھ کی تین انگلیوں کے برابر مسح کرے۔

(معیط سرخی)

مسئلہ: اس سے مراد تین چھوٹی انگلیوں کے برابر حصے پر مسح کرنا ہے۔ (قاضی خان)



مسئلہ: موزے کے نیچے کی جانب یا ایری پریا پنڈلی پریا اس کے اطراف میں یا ٹخنے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (تمین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک پاؤں پر دو انگلیوں کے برابر مسح کرتا ہے اور دوسرے پاؤں پر پانچ انگلیوں کے برابر مسح کر لیتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: موزے پر ایسی جگہ پر مسح کرنے کا اعتبار نہیں ہوگا جو پاؤں سے خالی ہوتی ہے، اگر اس جگہ اپنا پاؤں لے جا کر وہاں مسح کر لیتا ہے تو یہ جائز ہے، اگر بعد میں اس کا پاؤں اس جگہ سے الگ ہو جاتا ہے تو دوبارہ مسح کرے گا۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر ایک شخص کا ایک پاؤں زخمی ہے اور وہ نہ اسے دھو سکتا ہے اور نہ مسح کر سکتا ہے تو دوسرے پاؤں پر مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کا پاؤں ٹخنے کے اوپر سے کٹا ہو تو اس کے لیے بھی حکم یہی ہے۔

مسئلہ: اس بارے میں ایک بنیادی حکم یہ بھی ہے کہ تین انگلیوں کے ذریعے مسح کیا جائے۔ (کانی)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص نئے سرے سے پانی لیے بغیر صرف ایک انگلی کے ذریعے مسح کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا، لیکن اگر ایک انگلی کے ذریعے تین مرتبہ پانی لے کر تین مرتبہ مسح کرتا ہے تو یہ جائز ہوگا۔ (تمین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے مسح کرتا ہے تو اگر یہ دونوں انگلیاں کھلی ہوئی ہیں تو یہ جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اس طرح مسح کرتا ہے کہ تین انگلیاں رکھ دیتا ہے، لیکن انہیں کھینچتا نہیں ہے تو یہ جائز ہے، لیکن سنت کے خلاف ہوگا۔ (مدیہ المصلیٰ)

مسئلہ: اگر انگلی کے سرے کے ذریعے موزے پر مسح کرتے وقت پانی ٹپک جاتا ہے تو یہ جائز ہوگا ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

(ذخیرہ)

مسئلہ: موزے پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیاں دائیں موزے کے اگلے حصے پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے کے اگلے حصے پر رکھے، ان انگلیوں کو کشادہ کرے اور انہیں پنڈلی کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچتا ہوا لے جائے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہ مسنون طریقہ کا بیان ہے، لیکن اگر کوئی شخص پنڈلیوں کی طرف سے پاؤں کی انگلیوں کی طرف لے جاتا ہے یا دونوں موزوں پر چوڑائی کی سمت میں مسح کر لیتا ہے تو مسح ہو جائے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: مسح میں خطوط یعنی لکیروں کا ظاہر ہونا شرط نہیں، ظاہر الروایۃ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ (زابدی)

مسئلہ: تاہم مستحب یہ ہے کہ وہ لکیریں نظر آنی چاہئیں۔ (مدیہ المصلیٰ)

مسئلہ: ایک سے زیادہ مرتبہ مسح کرنا سنت نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: موزے پر مسح کرنے کے لیے نیت شرط نہیں ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرتا ہے اور نیت یہ کرتا ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کے طریقے کی تعلیم دے رہا ہے، طہارت حاصل کرنے کی نیت نہیں کرتا تو بھی مسح درست ہوگا۔ (خلاصہ)

### مسح کے جواز کی اہم شرط

مسئلہ: مسح میں جو چیزیں ضروری ہیں، ان میں سے ایک چیز یہ ہے کہ موزہ پہننے کے بعد جو حدث طاری ہوتا ہے وہ ایسی مکمل طہارت پر طاری ہونا چاہیے جو پہننے سے پہلے یا اس کے بعد کامل تھی، محیط میں اسی طرح تحریر ہے۔

مسئلہ: اسی بنیاد پر اگر کوئی شخص دونوں پاؤں پہلے دھو لیتا ہے اور پھر موزے پہن لیتا ہے یا ایک پاؤں دھو کر اس میں موزہ پہن لیتا ہے، پھر دوسرا پاؤں دھو کر اس میں موزہ پہن لیتا ہے، پھر طہارت کو حدث لاحق ہونے سے پہلے مکمل کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پاؤں دھو کر موزے پہن لیتا ہے لیکن وضو مکمل کرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (کافی)

مسئلہ: جو شخص کسی حدث کے لیے تیمم کر لیتا ہے، اس کے لیے موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (خزانة المفتیین)

مسئلہ: جس شخص کو موزے پہننے کے بعد یا موزے پہننے سے پہلے ہی جنابت لاحق ہوگئی ہے، اب اس کے لیے موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اس کے جواز کی صرف ایک صورت ہو سکتی ہے کہ آدمی پہلے جنابت کے لیے تیمم کرنے پھر حدث کے لیے وضو کرنے پھر دونوں پاؤں دھو کر موزہ پہن لے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر وضو کرتے ہوئے وضو کا کوئی ایک عضو کسی جگہ سے سوکھا رہ گیا، وہاں تک پانی نہیں پہنچا، پھر آدمی نے پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور پھر اس حصے تک پانی پہنچانے سے پہلے حدث لاحق ہو گیا تو اب موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (تبیین)

### مسح کی مدت

مسئلہ: موزوں پر مسح کے حکم سے متعلق ایک اہم چیز موزہ پہننے کی مدت ہے یہ مدت مقیم شخص کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے، جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں۔ (محیط)

مسئلہ: اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ وہ سفر کسی نیکی کے کام کے بارے میں ہے یا گناہ کے بارے میں ہے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اس مدت میں اس وقت سے ابتداء معتبر ہوگی جب موزہ پہن لینے کے بعد حدث لاحق ہوتا ہے، لہذا اگر کوئی شخص فجر کے وقت وضو کر کے موزہ پہن لیتا ہے اور حدث اسے عصر کے وقت لاحق ہوتا ہے، پھر وہ وضو کر کے موزے پر مسح کر لیتا ہے تو اگلے دن کے اسی وقت تک یعنی عصر کے وقت تک موزے پر مسح کی مدت باقی رہے گی، جس وقت پہلے دن اسے حدث لاحق ہوا تھا، اگر وہ شخص مسافر ہو تو چوتھے دن اسی وقت مسح کی مدت باقی رہے گی۔ (محیط نرسی)

مسئلہ: مقیم شخص نے اقامت کی مدت کے دوران سفر اختیار کیا تھا تو وہ سفر کی مدت کو پورا کرے گا۔ (غلامہ)

موزہ کا سالم ہونا

مسئلہ: موزوں پر مسح کے جواز کے لیے ایک ضروری چیز یہ ہے کہ موزہ بہت زیادہ پھٹا ہوا نہیں ہونا چاہیے اور اس کی مقدار یہ ہے کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر حصہ پھٹا ہوا نہیں ہونا چاہیے اس سے کم ہونا چاہیے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا، وہ سوراخ موزے کے نیچے کی طرف ہے اور پر کی طرف ہے یا ایڑی کی طرف ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: لیکن اگر وہ شکاف موزے کی پنڈلی کی طرف ہے تو پھر یہ مسح میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔ (غلامہ)

مسئلہ: تین انگلیوں کی اس مقدار کا حکم ایک موزے کے لیے ہے، یہاں تک کہ ایک موزہ میں ایک انگلی کے برابر اور دوسرے موزہ میں دو انگلیوں کے برابر سوراخ ہو تو ان پر مسح کرنا جائز ہوگا۔

دوسری فصل: موزوں پر مسح کو ختم کرنے والی چیزیں

مسئلہ: وضو کے نواقض موزے پر مسح کے بھی نواقض شمار ہوں گے ان میں ایک اضافی چیز یہ ہے کہ اگر آدمی موزہ اتار لیتا ہے تو بھی مسح کا حکم ختم ہو جائے گا، دوسری اضافی چیز مخصوص مدت کا گزر جانا ہے جس کے نتیجے میں مسح ختم ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: لیکن وقت گزرنے کا حکم اس وقت ہوگا جب آدمی کو وضو کے لیے پانی دستیاب ہو جائے، جب پانی دستیاب نہیں ہوتا تو محض مخصوص مدت گزر جانے کی وجہ سے مسح نہیں ٹوٹے گا، بلکہ اس مسح کے ذریعے نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔

(محیط قاضی خان زاہدی جوہرہ نمبرہ)

مسئلہ: جب کوئی شخص موزہ اتارتے وقت با وضو ہو تو اب اس پر صرف پاؤں دھونا واجب ہوگا، اسی طرح اگر موزے پر مسح کے جواز کی مخصوص مدت ختم ہوگئی ہے تو اب اس شخص پر موزے اتار کر صرف پاؤں دھونا لازم ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ موزے اتارنے کی وجہ سے اس کے پاؤں سردی کی وجہ سے خراب ہو جائیں گے تو اب اس پر مسح کرنا جائز ہوگا، خواہ کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر جائے اور اس کی مثال اسی طرح ہوگی جس طرح ٹوٹی ہڈی پر باندھی ہوئی لکڑی پر مسح کیا جاتا ہے۔ (تمبین بجراراتی)

مسئلہ: دستانوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر کسی دوسرے شخص سے اپنے موزے پر مسح کروا لیا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: موزوں پر مسح کے حکم میں عورت کے احکام بھی مرد کی مانند ہیں کیونکہ موزوں پر مسح کے جواز کا جو سبب ہے وہ دونوں میں برابری کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔ (محیط)

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

☆☆ جعفر بن عمرو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

120 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالُ الْأَسْوَاقِ فَلَمَّحَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أَسَامَةُ فَسَأَلْتُ بِلَالَ مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى .

☆☆ حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بازار میں تشریف لائے، پھر نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، جب نبی اکرم ﷺ بازار سے تشریف لے گئے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا کیا تھا؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ پہلے نبی اکرم ﷺ نے جا کر قضائے حاجت کی، پھر آپ نے جا کر وضو کیا، آپ نے اپنے چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کو دھویا، پھر سر کا مسح کیا، پھر آپ نے اپنے دونوں موزوں پر بھی مسح کر لیا، پھر نماز ادا کی۔

121 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا تھا۔

122 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ .

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: موزوں پر مسح کے بارے میں آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

123 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ

119-اخرجه البخاري في الوضوء، باب المسح على الخفين (الحديث 204 و 205). واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في

المسح على العمامة (الحديث 562) بنحوه تحفة الاشراف (10701) .

120-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (2030) .

121-اخرجه البخاري في الوضوء، باب المسح على الخفين (الحديث 202) مطولاً. تحفة الاشراف (3899) .

122-تقديم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 121) .

شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَ جَهْمًا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَعَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب آپ واپس تشریف لائے تو میں نے پانی کا برتن لیا اور آپ کے سامنے آیا میں نے آپ پر پانی اٹھایا شروع کیا آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر آپ نے اپنے چہرہ مبارک کو دھویا پھر آپ اپنے دونوں بازوؤں کو دھونے لگے تو اس جے کی آستینیں جگ تھیں آپ نے جے کے نیچے کی طرف سے بازوؤں کو باہر نکالا اور بازوؤں کو دھویا پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور ہمیں نماز پڑھائی۔

124 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ .

☆☆ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے گئے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے آپ پر پانی اٹھایا اور قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا تھا۔

## 97 - بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران موزوں پر مسح کرنا

125 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ "تَخَلَّفْ يَا مُغِيرَةُ وَأَمْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ . " فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ وَمَضَى النَّاسُ فَلَذِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ ذَهَبَتْ أَصْبُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ ضَبَقَةُ الْكُمَيْنِ فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ يَدَهُ مِنْهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ .

☆☆ حمزہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں

123- اخرجہ البخاری فی الصلاة، باب الصلاة فی الجبة الشامية (الحدیث 363) بسحوہ، و باب الصلاة فی العفاف (الحدیث 388) مختصراً، و فی الجهاد، باب الجبة فی السفر و الحرب (الحدیث 2918)، و فی اللباس، باب من لبس جبة ضيقة الکمین فی السفر (الحدیث 5798) . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفین (الحدیث 77 و 78) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب الرجل یستعین علی وضوہ فیصیب علیہ (الحدیث 389) . تحفة الاشراف (11528) .  
124- تقدیم فی الطہارۃ صب الخادم الماء علی الرجل للوضوء (الحدیث 79) .  
125- تقدیم فی الطہارۃ، باب المسح علی العمامة مع الناصیة (الحدیث 108) .

شریک تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: اے مغیرہ! تم پیچھے رہو اور لوگو! تم لوگ چلتے رہو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں پیچھے رہ گیا، میرے پاس پانی کا برتن موجود تھا، لوگ آگے چلے گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، جب آپ واپس تشریف لائے، تو میں نے آپ پر پانی اٹھیلنا شروع کیا، اس وقت آپ نے تنگ آستیوں والا ایک رومی جبہ پہنا ہوا تھا، آپ اس میں سے اپنے ہاتھ نکالنے لگے، تو اس کی آستینیں تنگ تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جینے کے نیچے سے اپنے ہاتھ نکالے اور پھر اپنے چہرے اور اپنے بازوؤں کو دھویا، آپ نے اپنے سر پر مسح کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

## 98 - باب التَّوَقُّيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمَسَافِرِ .

باب: مسافر شخص کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی متعین مدت

126 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِكَيْلَيْهِنَّ .

☆☆ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کی اجازت دی ہے کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں، تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں۔

127 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَزُهَيْرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ .

☆☆ زربن حبیش بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں، تو اپنے موزوں پر مسح کر لیا کریں اور تین دن تک پاخانہ یا پیشاب کرنے یا وضو ٹوٹنے پر موزے نہ اتاریں، البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے۔ (کیونکہ جنابت کی صورت میں موزے اتارنا لازم ہوگا)۔

126- اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفین (الحديث 96) مطولاً، و فی الدعوات، باب فی فضل التوبۃ و الاستغفار و ما ذکر من رحمۃ اللہ لعباده (الحديث 3535 و 3536) مطولاً. و اخرجہ النسائی فی الطہارۃ، باب التوقیت فی المسح علی الخفین للمسافر (الحديث 127)، و باب الوضوء من الغائط و البول (الحديث 158)، و الوضوء من الغائط (الحديث 159) و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب الوضوء من النوم (الحديث 478) و الحديث عند: الترمذی فی الزہد، باب ما جاء ان المرء مع من احب (الحديث 2387) و النسائی فی التفسیر: سورة آل عمران، قوله تعالى: (يوم ياتي بعض آيات ربك لا يرفع نفساً ایمانها لم تكن آمنت من قبل) (الحديث 198). و ابن ماجہ فی الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها (الحديث 4070). تحفة الاشراف (4952).

127- تقديم فی الطہارۃ، باب التوقیت فی المسح علی الخفین للمسافر (الحديث 126).

## 99 - باب التَّوْقِیْتِ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُقِیْمِ .

باب: مقيم شخص کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا تعین

128 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَبَانَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسِ الْمَلَابِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِیْمِ يَعْنِي فِی الْمَسْحِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر شخص کو تین دن اور تین راتوں تک جبکہ مقيم شخص کو ایک دن اور ایک رات تک کی اجازت دی ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی موزوں پر مسح کرنے کے حوالے سے اجازت دی ہے۔

129 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ أَنْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي . فَاتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ يَمْسَحَ الْمُقِیْمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمَسَافِرُ ثَلَاثًا .

☆☆ شرح بن ہانی بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ مقيم شخص ایک دن اور ایک رات تک جبکہ مسافر تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرے۔

## 100 - باب صِفَةِ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدِّثٍ .

باب: پہلا وضو باقی ہونے پر وضو کرنے کا طریقہ

130 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ

128- اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب التَّوْقِیْتِ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ (الحديث 85) مطولاً . و اخرجہ النسائی فی الطہارۃ، التَّوْقِیْتِ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِیْمِ (الحديث 129) . و اخرجہ ابن ما فی الطہارۃ و سننہا، باب ما جاء فی التَّوْقِیْتِ فِی الْمَسْحِ لِلْمُقِیْمِ وَ الْمَسَافِرِ (الحديث 552) مطولاً . تحفة الاشراف (10126) .

129- تقدیم فی الطہارۃ، التَّوْقِیْتِ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِیْمِ (الحديث 128) .

130- اخرجہ البخاری فی الاشریۃ، باب الشرب قائماً (الحديث 5616) مختصراً و اخرجہ الترمذی فی الشمائل، باب ما جاء فی صفة شرف رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 200) . و الحديث عند: البخاری فی الاشریۃ، باب الشرب قائماً (الحديث 5615) . و ابی داؤد فی الاشریۃ، باب فی الشرب قائماً (الحديث 3718) . تحفة الاشراف (10293) .

الْعَصْرُ أُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرَجُلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهُ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحَدِّثْ .

☆☆ نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی پھر اس کے بعد لوگوں کے معاملات نبٹانے کے لیے تشریف فرما ہوئے اور پھر عصر کی نماز کا وقت ہوا تو ان کے پاس وضو کا برتن لایا گیا انہوں نے اس میں سے پانی پیا اور اس کے ذریعے اپنے چہرے دونوں بازوؤں اپنے سر اور دونوں پاؤں پر مسح کر لیا پھر انہوں نے باقی بچا ہوا پانی لیا اور اسے کھڑے ہو کر پی لیا پھر یہ بات بیان کی: لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں لیکن میں نے نبی اکرمؐ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے یہ اس شخص کے وضو کا طریقہ ہے جو پہلے سے با وضو ہو۔

### 101 - باب الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

باب: ہر نماز کے لیے وضو کرنا

131 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِإِنَاءٍ صَغِيرٍ فَتَوَضَّأَ . قُلْتُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَاتُّمُّ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الصَّلَاةَ مَا لَمْ نُحَدِّثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نَصَلِّي الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ .

☆☆ حضرت انسؓ نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں ایک چھوٹا برتن لایا گیا تو آپ نے اس سے وضو کر لیا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: نبی اکرمؐ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی

ہاں!

راوی کہتے ہیں: آپ لوگ کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ جب تک ہمارا وضو نہیں ٹوٹ جاتا تھا اس وقت تک ایک ہی وضو کے ساتھ مختلف نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: ہم بھی ایک ہی وضو کے ساتھ کئی نمازیں ادا کر لیا کرتے ہیں۔

شرح

### وضو کی تین اقسام

(۱) فرض: اس سے مراد بے وضو شخص کا نماز ادا کرنے کے وقت وضو کرنا ہے۔

131- أخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء من غير حدث (الحديث 214) مختصراً . وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب الرجل يصلّي الصلوات بوضوء واحد (الحديث 171) مختصراً . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء لكل صلاة (الحديث 60) مختصراً . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب الوضوء لكل صلاة . والصلوات كلها بوضوء واحد (الحديث 509) مختصراً . تحفة الاشراف (1110) .



(۲) واجب: اس سے مراد خانہ کعبہ کا طواف کرنے والے شخص کا وضو کرنا ہے، اگر کوئی شخص وضو کے بغیر طواف کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا، تاہم وہ واجب کو ترک کرنے والا شمار ہوگا۔

(۳) مستحب: اس کی بہت سی اقسام ہیں، ان میں سے ایک سوتے وقت وضو کرنا ہے، ان میں سے ایک ہر وقت وضو برقرار رکھنا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی بے وضو ہو اسی وقت وضو کر لے تاکہ وہ ہر وقت با وضو حالت میں رہے۔  
مسئلہ: ان میں سے ایک غیبت کرنے یا شعر سننے کے بعد وضو کرنا ہے، ان میں سے ایک وضو ہونے کے باوجود وضو کرنا ہے، ان میں سے ایک قہقہہ لگا کر ہنسنے کے بعد وضو کرنا ہے، ان میں سے ایک میت کو غسل دینے کے بعد وضو کرنا۔ (قاضی خان)

.....

132 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوُضُوءٍ فَقَالَ "إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کر کے تشریف لائے، آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، لوگوں نے عرض کی: پہلے ہم آپ کے لیے وضو کا پانی لے آئیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت کے لیے دیا گیا ہے، جب میں نماز پڑھنی شروع کروں۔

133 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ. قَالَ "عَمْدًا فَعَلْتَهُ يَا عُمَرُ".

☆☆ ابن بريدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے، البتہ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی وضو کے ساتھ کئی نمازیں ادا کیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ نے ایسا عمل کیا ہے جو آپ نے پہلے نہیں کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

## 102 - باب النَّضْحِ .

باب: (وضو کے بعد) شرم گاہ پر پانی چھڑکنا

134 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ

132- أخرجه ابوداؤد في الاطعمة، باب في غسل اليدين عند الطعام (الحديث 3760). وأخرجه الترمذي في الاطعمة، باب في ترك الوضوء قبل الطعام (الحديث 1847). تحفة الاشراف (5793).

133- أخرجه مسلم في الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء، واحد (الحديث 86) مختصراً. وأخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرجل يصلي الصلوات بوضوء واحد (الحديث 172) مختصراً. وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء انه يصلي الصلوات بوضوء واحد (الحديث 61). وأخرجه ابن ماجه الطهارة و سننها، باب الوضوء لكل صلاة، و الصلوات كلها بوضوء واحد (الحديث 510) مختصراً. تحفة الاشراف (1928).

الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَقَالَ بِهَا هَلْكَدًا -  
وَوَصَفَ شُعْبَةَ - نَضَحَ بِهِ فَرَجَهُ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي إِبرَاهِيمَ فَأَعْجَبَنِي قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ السُّنِّيِّ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَكَمِيُّ هُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

☆☆ حکم نامی راوی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب وضو کر لیتے تھے تو آپ چلو میں پانی لے کر اس طرح کیا کرتے تھے۔

شعبہ نامی راوی نے اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک کر بتایا: یہ کیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں کہ جب میں نے اس روایت کا تذکرہ ابراہیم نامی راوی سے کیا تو انہیں یہ روایت پسند آئی۔

شیخ ابن سنی فرماتے ہیں: امام نسائی فرماتے ہیں: حکم سے مراد حکم بن سفیان ثقفی ہے۔

135 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ  
مَنْصُورٍ ح وَأَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ - وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجَرَمِيُّ - قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرَجَهُ .  
قَالَ أَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرَجَهُ .

☆☆ حکم بن سفیان بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا (اور وضو کے بعد) اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑکا۔

احمد بن حرب نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

### 103 - بَابُ الْإِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوُضُوءِ .

باب: وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا

136 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ  
أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ وَقَالَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتُ .

☆☆ ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے تین مرتبہ وضو کیا اور پھر کھڑے ہو کر وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا کیا تھا جس طرح میں نے کیا ہے۔

134- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في الانتعاش (الحديث 166 و 167 و 1685) بمعناه . وأخرجه النسائي في الطهارة، باب النضح (الحديث 135) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في النضح بعد الوضوء (الحديث 461) بسنوه . تحفة الاشراف (3420) .

135- تقديم في الطهارة، باب النضح (الحديث 134) .

136- الفردية النسائي . والحديث عند: الرمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء ثلاثا ثلاثا (الحديث 44) . تحفة الاشراف (10322) .

137 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَأَخْرَجَ يَلَالًا فَضَلَّ وَضُوءُهُ فَأَبْتَدَرَهُ النَّاسُ فَنِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَرَكَزْتُ لَهُ الْعَنْزَةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَالْحُمْرُ وَالْكَلَابُ وَالْمَرَأَةُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ .

☆☆ عون بن ابوجحیمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود تھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے، تو لوگ ان کی طرف لپکے، مجھے بھی اس میں سے کچھ حصہ ملا، پھر نبی اکرم ﷺ کے لیے عنزہ (یعنی چھوٹا نیزہ سترہ) کے طور پر گاڑا گیا، نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، اس وقت کچھ گدھے کتے اور خواتین سترے کے دوسری طرف سے آپ کے آگے سے گزرے۔

138 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ مَرِضْتُ فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُودَانِي فَوَجَدَانِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہو گیا، نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں حضرات میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے، ان لوگوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا، کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہو چکی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور اپنا بچا ہوا وضو کا پانی مجھ پر ڈالا۔

## 104 - باب فَرَضِ الْوُضُوءِ .

باب: وضو کا فرض ہونا

139 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بَغَيْرِ طَهُورٍ وَلَا صَدَقَةَ مِنْ غُلُولٍ" .

☆☆ ابوالحلیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر

137- اخرجہ البخاری فی المنافی، باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الحديث 3566) بسنحوہ . و اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب ستر المصلي (الحديث 251) . تحفة الاشراف (11818) .

138- اخرجہ البخاری فی المرضى، باب عیادة المغمی علیہ (الحديث 565) مطولاً، و فی الفرائض، باب قول اللہ تعالیٰ: (یو صیکم اللہ فب اولادکم . . .) الایتان (11 و 12) من سورة المائدة . (الحديث 6723) مطولاً، و فی الاعتصام بالکتاب و السنة، باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسال معالم ینزل علیہ الوحي فیقول لا ادري او لم یجب حتی ینزل علیہ الوحي، و لم یقل برای او قیاس (الحديث 7309) مطولاً . و اخرجہ مسلم فی الفرائض، باب میراث الکلالۃ (الحديث 5) مطولاً . و اخرجہ ابوداؤد فی الفرائض، باب فی الکلالۃ (الحديث 2886) مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی الفرائض، باب میراث الاخوات (الحديث 2097) مطولاً . و اخرجہ النسائی فی التفسیر: سورة النساء، قوله تعالیٰ: (یستفتونک قل اللہ ینفیکم فی الکلالۃ) (الحديث 154) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجه فی الفرائض، باب الکلالۃ (الحديث 2727) . و الحديث عند: الترمذی فی تفسیر القرآن، باب "و من سورة النساء" (الحديث 3015) . و ابن ماجه فی الجنائز، باب ما جاء فی عیادة المریض (الحديث 1436) . تحفة الاشراف (3028) .

139- اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب فرض الوضوء (الحديث 59) . و اخرجہ النسائی فی الزکاة، باب الصدقة من غلول (الحديث 2523) . و اخرجہ ابن ماجه فی الطہارۃ و سنتها، باب لا یقبل اللہ صلاة بغير طهور (الحديث 271) . تحفة الاشراف (132) .

نماز کو اور حرام مال میں سے دیئے گئے صدقے کو قبول نہیں کرتا ہے۔

### 105 - باب الإعتداء فی الوضوء .

باب: وضو میں حد سے تجاوز کرنا

140 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ "هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَىٰ هَذَا فَقَدْ آسَأَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ ."

☆ ☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ سے وضو کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے اسے تین تین مرتبہ وضو کر کے دکھایا، پھر ارشاد فرمایا: یہ وضو کا طریقہ ہے، جو اس سے زیادہ مرتبہ وضو کو دھوئے گا وہ غلط کرے گا، زیادتی کرے گا اور ظلم کرے گا۔

### 106 - باب الأمرِ بِاسْبَاغِ الْوُضُوءِ .

باب: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم

141 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ فَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ وَلَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمْرَ عَلَى الْخَيْلِ .

☆ ☆ عبد اللہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے باقی لوگوں کو چھوڑ کر بطور خاص ہمیں کسی چیز کا حکم نہیں دیا، البتہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کا (بطور خاص ہمیں حکم دیا ہے) آپ نے ہمیں ہدایت کی ہے، کہ ہم اچھی طرح وضو کریں، یہ کہ ہم زکوٰۃ نہ کھائیں اور یہ کہ ہم گدھوں کو گھوڑی کے ساتھ جفتی کے لیے نہ دیں۔

142 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

140- اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ ، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا (الحديث 135) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا ، باب ما جاء فی القصد فی الوضوء و کراهیۃ التعدي فیہ (الحديث 422) . تحفة الاشراف (8809) .

141- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة ، باب قدر القراءة فی صلاة الظهر و العصر (الحديث 808) مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی الجہاد ، باب ما جاء فی کراهیۃ ان تنزی الحمیر علی الخیل (الحديث 1701) . و اخرجہ النسائی فی الخیل ، باب التشدید فی حمل الحمیر علی الخیل (الحديث 3583) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا ، باب ما جاء فی اسباغ الوضوء (الحديث 426) مختصراً . تحفة الاشراف (5791) .

142- تقدیم فی الطہارۃ ، باب ایجاب غسل الرجلین (الحديث 111) .

عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اچھی طرح وضو کرو۔

## 107 - باب الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ .

باب: اس عمل کی فضیلت

143 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْأَخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے

بارے میں بتاؤں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کر دیتا ہے، جس وقت طبیعت آمادہ نہ ہو تو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف دور سے چل کر آنا اور ایک نماز ادا کر لینے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے، یہی تیاری ہے۔

شرح

امام سیوطی فرماتے ہیں: الرباط سے مراد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے۔

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا (آل عمران: ۲۰۰)

علامہ سندھی فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہاں "رباط" سے مراد "افضل" ہوتا ہے۔

(سنن نسائی: مذکورہ حدیث کے حواشی میں یہ بات تحریر ہے)

## 108 - باب ثَوَابِ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ .

باب: جو شخص اسی طرح وضو کرے، جس طرح حکم دیا گیا ہے، اس کا ثواب

144 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أَبَا أَيُّوبَ فَانْنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ أَخْبَرْنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ . فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَذَلِكَ عَلَى آيسَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ . " أَكْذَلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ .

143- اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ (الحديث 41). تحفة الاشراف (14087).

144- اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فی الصلاة کفارہ (الحديث 1396). تحفة الاشراف (3462).

☆☆ عاصم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں ان لوگوں نے غزوہٴ سلاسل میں شرکت کا ارادہ کیا، لیکن وہ لوگ اس جنگ میں شریک نہیں ہو سکے تو انہوں نے سرحد پر نگہبانی کے فرائض انجام دینا شروع کیے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو عاصم نے کہا: اے حضرت ابویوب! ہم لوگ اس سال جنگ میں شریک نہیں ہو سکے ہیں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص جلد مسجد میں نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی تو حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھتیجے! میں تمہاری رہنمائی اس سے بھی زیادہ آسان عمل کی طرف کرتا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اسی طرح وضو کرتا ہے جس طرح اُسے ہدایت کی گئی ہے اور وہ اسی طرح نماز ادا کرتا ہے جس طرح ہدایت کی گئی ہے تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(پھر انہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے عقبہ! کیا ایسا ہی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

145 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ أَخْبَرَ أَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ آتَمَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْصَّلَاةُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ ."

☆☆ جامع بن شداد بیان کرتے ہیں میں نے مسجد میں حمران کو ابو بردہ کو یہ حدیث سنا تے ہوئے سنا انہوں (حمران) نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اسی طرح مکمل وضو کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو پانچ نمازیں ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔

146 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُمَانَ أَنَّ عُمَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَا مِنْ أَمْرٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا ."

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو اس کے اس نماز اور اگلی نمازوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اگلی نماز ادا کرے۔

147 - أَخْبَرَنَا هَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ - هُوَ ابْنُ سَعْدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَهْبَهَيْهِ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَنَسْمِرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ نَعِيمُ بْنُ زِيَادٍ

145- أخرجه مسلم في الطهارة، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه (الحديث 10 و 11). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في الوضوء على ما أمر الله تعالى (الحديث 459). نسخة الأثراف (9789).

146- أخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء للأداء للأداء (الحديث 160) مطولاً. و أخرجه مسلم في الطهارة، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه (الحديث 5 و 6) مطولاً. نسخة الأثراف (9793).

147- الفرده الساسي. نسخة الأثراف (10780).

قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبْسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْوُضُوءُ قَالَ "أَمَّا الْوُضُوءُ فَإِنَّكَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَانْقَيْتَهُمَا خَرَجْتَ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَا مِلْكٌ إِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ مَنْحَرِيكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَبَدَنِكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَأْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَةِ خَطَايَاكَ فَإِنْ أَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ." قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرُو بْنَ عَبْسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ أَكُلُّ هَذَا يُعْطَى لِي مِنْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَدَنَا أَجَلِي وَمَا بِي مِنْ فَقْرٍ فَكُذِّبَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ أَذْنًا وَيَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وضو کیسے کیا جاتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک وضو کا تعلق ہے تو جب تم وضو کرنے لگو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر اچھی طرح صاف کرو تو تمہارے ناخنوں میں سے اور تمہارے انگلیوں کے پوروں میں سے بھی تمہارے گناہ نکل جائیں گے پھر تم کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو پھر اپنے چہرے کو دھوؤ اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوؤ اور پھر اپنے سر کا مسح کرو اور دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ تو تمہارے سب گناہ ڈھل جائیں گے اگر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دو تو تم اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاؤ گے جس طرح اس دن تھے جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن عبسہ سے کہا: آپ غور کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا یہ ہمارے فوائد ایک ہی محفل میں حاصل ہو جائیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری عمر زیادہ ہو چکی ہے میرے مرنے کا وقت قریب آچکا ہے اور میں محتاج بھی نہیں ہوں تو ایسی حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جھوٹی بات بیان کروں گا؟ میں نے اپنے ان دونوں کالوں کے ذریعے یہ بات سنی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے اور اپنے ذہن میں اسے محفوظ رکھا ہے۔

## 109 - باب الْقَوْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوءِ .

باب: وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا پڑھا جائے؟

148 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ

148- أخرجه مسلم في الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء (الحديث 17) مطولاً. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ما يقول إذا فرغ من وضوئه (الحديث 84). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب ما يقال بعد الوضوء (الحديث 470). تحفة الاشراف

الخطاب - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَتَحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ ."

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات

ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر بعد میں یہ پڑھے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور

اس کے رسول ہیں۔"

تو اس شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان میں سے جس میں سے چاہے داخل ہو

جائے۔

## 110 - باب حِلْيَةِ الوُضُوءِ .

باب: وضو کا زیور ہونا

149 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلْفٍ - وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ - عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ

خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْلُغَ إِبْطِيهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا الوُضُوءُ

فَقَالَ لِي يَا بَنِي قُرُوحِ أَنْتُمْ هَاهُنَا لَوْ عَلِمْتُمْ أَنْكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأْتُمْ هَذَا الوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الوُضُوءُ ."

☆☆ ابو حازم بیان کرتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھا وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے انہوں

نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا یہاں تک کہ بغلوں کو دھویا تو میں نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ وضو کا کون سا طریقہ

ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے بنو قروح! تم یہاں موجود تھے؟ اگر مجھے پتا ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا میں نے

اپنے خلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جنت میں بندہ مؤمن کو وہاں تک زیورات پہنائے جائیں گے

جہاں تک وہ وضو کرے گا۔

150 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَنَا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لِأَحِقُونَ

وَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا . " قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ قَالَ "بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانِي الَّذِينَ لَمْ

149- اخرجہ مسلم فی الطہارۃ ، باب تبلغ الحلیۃ حیث یبلغ الوضوء (الحديث 40) تحفة الاشراف (13398) .

150- اخرجہ مسلم فی الطہارۃ ، باب استحباب الطالۃ الفرة و التحمیل فی الوضوء (الحديث 39) مطولاً . و الحديث عند: ابی داؤد فی الجنائز

، باب ما یقول اذا زار القبور او مر بها (الحديث 3237) . تحفة الاشراف (14086) .



يَأْتُوا بَعْدُ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ .“ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ ”أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحْتَجِلَةٌ لَيْ خَيْلٍ بِهِمْ دُهْمٌ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ .“ قَالَ ”قَالُوا بَلَى .“ قَالَ ”فَأَنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحْتَجِلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ .“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں جا کر آپ نے یہ دعا پڑھی:

تم پر سلام ہو اے اہل ایمان کی بستی والو! اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آملیں گے۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری یہ خواہش تھی کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے ساتھی ہو میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو بعد میں آئیں گے اور میں حوض پران کا منتظر ہوں گا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اپنے بعد میں آنے والی امت کو کس طرح پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کا ایسا گھوڑا جس کی پیشانی پر سفید نشان ہو اور وہ گھوڑا سیاہ گھوڑوں کے درمیان موجود ہو تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ قیامت کے دن اس طرح آئیں گے کہ وضو کرنے کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پران کا پیش رو ہوں گا۔

## 111 - باب ثَوَابِ مَنْ أَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ .

باب: جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعات نماز ادا کرے اس کا ثواب

151 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ يُقْبَلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .“

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر اس کے بعد دو رکعت ادا کرے جنہیں ادا کرتے ہوئے وہ ذہنی اور جسمانی طور پر مکمل طور پر متوجہ رہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

## 112 - باب مَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ مِنَ الْمَذْيِ .

باب: مذی میں سے کون سی چیز وضو کو توڑتی ہے اور کون سی چیز وضو کو نہیں توڑتی ہے؟

151- أخرجه مسلم في الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء (الحديث 17) مطولا، وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا تروضا (الحديث 169) مطولا، وفي الصلاة، باب كراهية الوسوسة وحديث النفس في الصلاة (الحديث 906). تحفة الأشراف (9914).

152 - أَخْبَرَنَا هَسَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَدَّاءً وَكَانَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِي فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ إِلَيَّ جَنِبِي سَلُهُ . فَسَأَلَهُ فَقَالَ "لِيهِ الْوُضُوءُ" .

☆☆ حضرت علیؑ نے بیان کرتے ہیں میری مزی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں اس لیے مجھے آپ سے اس بارے میں دریافت کرتے ہوئے حیا محسوس ہوئی تو میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں وضو کرنا ہوگا۔

شرح

وضو کو توڑنے والی چیزیں

(i) وہ چیز جو سبیلین سے نکلتی ہے یعنی پیشاب پاخانہ اور پھجلی شرمگاہ سے نکلنے والی ہوا

(ii) ودی

(iii) مذی

(iv) منی

(v) کیرا

(vi) پتھری

مسئلہ: پاخانہ تھوڑا نکلے یا زیادہ نکلے اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے پیشاب کا بھی یہی حکم ہے اور پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی ہوا کا بھی یہی حکم ہے۔ (محیط)

مسئلہ: مرد یا عورت کے پیشاب کے مقام سے نکلنے والی ہوا کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: مذی اور ودی کے مطلق خروج سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ منی کے لیے حکم یہ ہے کہ اگر وہ شہوت کے بغیر نکل آتی ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا جیسے کوئی شخص وزن اٹھاتا ہے اور اس کی منی خارج ہو جاتی ہے یا کسی بلند جگہ سے گر جاتا ہے اور اس کی منی خارج ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں اس کا وضو ٹوٹنے کا (غسل لازم نہیں ہوگا)۔ (محیط)

مسئلہ: سبیلین کے علاوہ جو چیز انسان کے جسم سے خارج ہوتی ہے اور ظاہر ہونے کے بعد بننے لگتی ہے اس کی وجہ سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اس میں خون پیپ زخم کا پانی آبلے کا پانی اور اس طرح کی دیگر مائع چیزیں شامل ہیں۔

مسئلہ: بننے کی حد یہ ہے کہ وہ مواد ظاہر ہونے کے بعد زخم کے نشان سے آگے پیچھے ہو جائے۔ (محیط رخصی)

مسئلہ: اگر زخم کے سرے پہ خون نمودار ہوتا ہے تو یہ خون وضو نہیں توڑتا اگرچہ زخم کے اکثر حصے پر وہ خون نمودار ہو

جائے۔ (لمبیرہ)

مسئلہ: اصول یہ ہے کہ انسان کے جسم سے جو بھی ایسی چیز باہر نکلتی ہے جس کے ذریعے وضو نہیں ٹوٹتا تو وہ چیز نجس شمار نہیں ہوگی جس طرح تھوڑی تے یا ایسا خون جو بہتا نہیں وہ باہر آ جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا تو یہ ناپاک بھی شمار نہیں ہوں گے۔ (تمبین)

وضو کے مزید نو اقص

مسئلہ: وضو توڑنے والی چیزوں میں سے ایک سونا ہے نماز کے دوران یا نماز کے علاوہ لیٹ کر سونے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اسی طرح اگر کوئی شخص تورک کے طور پر بیٹھے ہوئے سو جاتا ہے تو بھی یہی حکم ہوگا چت لیٹ کر سونے والے کے لیے بھی یہی حکم ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: وضو توڑنے والے امور میں سے ایک بے ہوشی، جنون، غشی اور سُکر طاری ہونا ہے یہ سب چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں خواہ یہ کم ہوں یا زیادہ ہوں سُکر یعنی نشے کی حد یہ ہے کہ انسان مرد و عورت میں تمیز نہ کر سکتا ہو یہ حکم بعض مشائخ کے نزدیک ہے اور صدر شہید نے اس کو اختیار کیا ہے جبکہ شمس الائمہ حلوانی کے نزدیک نشے سے مراد یہ ہے کہ انسان کی چال میں لغزش آ جائے۔ (ذخیرہ)

### نماز میں قہقہہ لگانے کے احکام

مسئلہ: وضو توڑنے والی چیزوں میں قہقہہ لگانا بھی شامل ہے قہقہہ لگانے کی حد یہ ہے کہ انسان خود بھی اسے سن لے اور اس کے ساتھ والا شخص بھی اسے سن لے جبکہ ہنسنا یہ ہے کہ انسان خود اس کو سنے، لیکن اس کے ساتھ والا اسے نہ سن سکے اور مسکرانا یہ ہے کہ آدمی خود بھی اسے نہ سن سکے اور اس کا پڑوسی بھی اسے نہ سن سکے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: رکوع اور سجدے والی کسی بھی نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے اور وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے یہ حکم ہمارے نزدیک ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس بارے میں صورت برابر ہوگی کہ انسان جان بوجھ کر قہقہہ لگاتا ہے یا بھول کر ایسا کر لیتا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص نماز کے باہر قہقہہ لگاتا ہے تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: ہنسنے کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی لیکن وضو نہیں ٹوٹے گا اور مسکرانے سے نہ نماز ٹوٹے گی نہ وضو ٹوٹے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدہ تلاوت میں قہقہہ لگالیتا ہے یا نماز جنازہ میں قہقہہ لگالیتا ہے تو اس کی نماز جنازہ یا سجدہ باطل ہو جائیں گے لیکن وضو برقرار رہے گا۔ (فتاویٰ تاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بچہ نماز کے دوران قہقہہ لگالیتا ہے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران سو جاتا ہے اور سوتے ہوئے قہقہہ لگالیتا ہے تو نہ اس کا وضو ٹوٹے گا نہ نماز ٹوٹے گی۔ (تمبین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران سو جاتا ہے اور سوتے ہوئے قہقہہ لگالیتا ہے تو نہ اس کا وضو ٹوٹے گا نہ نماز ٹوٹے گی۔ (تمبین)

(تمبین)

جبکہ حاکم ابو محمد کوئی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسے شخص کی نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جائیں گے۔ متاخرین نے احتیاط کے پیش نظر اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے اشارے کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو یا کوئی شخص سوار ہو کر اشارے کے ساتھ نوافل ادا کر رہا ہو یا کسی عذر کی وجہ سے اشارے کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو (اور اس میں قہقہہ لگالے) تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (فتح القدر)

مسئلہ: قہقہہ جس طرح وضو کو توڑ دیتا ہے اسی طرح تیمم کو بھی توڑ دیتا ہے، لیکن یہ غسل کی طہارت کو نہیں توڑتا ہے۔

### مباشرت کے احکام

مسئلہ: وضو کو لازم کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز کھلی مباشرت ہے اور کھلی مباشرت سے مراد یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے سامنے بے لباس ہو جائے اس کا عضو منتشر ہو جائے اور شرمگاہ شرمگاہ سے مس ہو تو استحسان کے پیش نظر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ مرد پر وضو لازم نہیں ہوگا قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ (محیط)

مسئلہ: ایسی صورت حال میں مرد کے آلے کے منتشر ہونے کا عورت کا وضو ٹوٹنے میں اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (فقیر)

مسئلہ: مرد کا عورت کو محض چھو لینا یا عورت کا مرد کو محض چھو لینا وضو کو نہیں توڑتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: ہمارے نزدیک شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

### شک لاحق ہونے کے احکام

مسئلہ: وضو توڑنے کے احکام کے متعلق کچھ صورتیں ایسی ہیں جن میں شک پایا جاتا ہے اس بارے میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو یہ شک لاحق ہوا ہے کہ وضو کے دوران اس نے فلاں عضو کو نہیں دھویا ہے تو اگر اسے پہلی مرتبہ یہ شک لاحق ہوا ہے تو وہ اس جگہ کو دھولے گا؛ جس کے بارے میں اسے شک ہے، لیکن اگر اس کے ساتھ اکثر یہی صورت حال درپیش ہوتی ہے تو اب اس صورت میں شک کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا اور یہ حکم بھی اس وقت ہوگا جب انسان کو وضو کرنے کے دوران شک لاحق ہوتا ہو اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا ہے تو اس کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی جو شخص با وضو تھا اور پھر اس کو یہ شک ہوا کہ میرا وضو ٹوٹ چکا ہے یا نہیں ٹوٹا ہے تو ایسی صورت میں اس کا وضو باقی شمار ہوگا اور اگر کوئی شخص بے وضو تھا اور پھر اسے یہ شک لاحق ہوا کہ اس نے وضو کیا ہے یا نہیں کیا ہے تو اس صورت میں وہ بے وضو شمار ہوگا اس مسئلے کے بارے میں غالب گمان پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔ (خلاصہ)

.....

153 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ - قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ إِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ فَأَمَدَى وَلَمْ يُجَامِعْ فَسَلِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَإِنِّي اسْتَحْيَى أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَابْنَتُهُ تَحْيَى . فَسَأَلَهُ فَقَالَ "يَغْسِلُ مَذَاكِبَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ."

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں میں نے مقداد سے کہا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے، لیکن وہ بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کرتا تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ تم یہ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کریں کیونکہ مجھے آپ سے یہ سوال کرتے ہوئے حیا محسوس ہوتی ہے، کیونکہ آپ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں۔ مقداد نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات دریافت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے گا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

154 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَاءً فَأَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ عِنْدِي فَقَالَ "يَكْفِي مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ ."

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی میں نے عمار بن یاسر کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرے اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں (اس لیے میں براہ راست خود سوال نہیں کر سکتا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں وضو کرنا لازم ہو گا۔

155 - أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَبَانَا أُمَيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَنَّ رَوْحَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ أَبِي نُجَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ عَمَّارًا أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذَى فَقَالَ "يَغْسِلُ مَذَاكِبَهُ وَيَتَوَضَّأُ ."

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہ کہا تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے مذی کا حکم دریافت کریں تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے گا۔

156 - أَخْبَرَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ مَالِكٍ - وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ - عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذَى مَاذَا عَلَيْهِ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا اسْتَحْيَى أَنْ أَسْأَلَهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ "إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ."

154-انفردہ النسائی . تحفة الاشراف (10156) .

155-انفردہ النسائی . تحفة الاشراف (3550) .

156-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في المذي (الحديث 207) . و اخرجہ النسائی في الفسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث

439) . و اخرجہ ابن ماجہ في الطهارة و سننہا ، باب الوضوء من المذي (الحديث 505) بمعناه مختصراً . تحفة الاشراف (11544) .

☆☆ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے تو اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے ایسے شخص پر کیا کرنا لازم ہوگا؟ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں اس لیے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے ہوئے حیا محسوس ہوتی ہے۔ (حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا ہو تو وہ شرمگاہ پر پانی چھڑک کر (یعنی اسے دھو کر) نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

157 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْبَرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ "فِيهِ الْوُضُوءُ" .

☆☆ امام محمد الباقری رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ کے ساتھ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے) کی وجہ سے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم دریافت کرتے ہوئے حیا محسوس ہوئی تو میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں وضو کرنا ہوگا۔

### 113 - باب الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ .

باب: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد وضو کرنا

158 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا يُدْعَى صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ . قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصْعُقُ أَجْنَحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ . فَقَالَ عَنِ أَيِّ شَيْءٍ تَسْأَلُ قُلْتُ عَنِ الْخُفَيْنِ .

قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرْنَا أَنْ لَا نَنْزِعَهُ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةِ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ .

157- اخرجہ البخاری فی العلم ، باب من استحيا فامر غيره بالسؤال (الحديث 132) و فی الوضوء ، باب من لم ير الوضوء الا من المتخرجين من القبل و الدبر (الحديث 178) . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ ، باب المذی (الحديث 17 و 18) . و اخرجہ النسائی فی الغسل و التيمم ، باب الوضوء من المذی (الحديث 436) . تحفة الاشراف (10264) .

158- اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ ، باب المسح علی الخفين (الحديث 96) ، و فی الدعوات ، باب فی فضل التوبۃ والاستغفار ، و ما ذکر من رحمة اللہ لعباده (الحديث 3535 و 3536) مطولاً . و اخرجہ النسائی فی الطہارۃ ، باب التوقيت فی المسح علی الخفين للمسافر (الحديث 127) ، و الوضوء من الغائط (الحديث 159) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا ، باب الوضوء من النوم (الحديث 478) . و الحديث عند الترمذی فی الزہ ، باب ما جاء ان المرء مع من احب (الحديث 2387) . و النسائی فی الطہارۃ ، باب التوقيت فی المسح علی الخفين للمسافر (الحديث 126) و ابن ماجہ فی الفتن ، باب طلوع الشمس من مغربها (الحديث 4070) . تحفة الاشراف (4952) .

☆☆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں میں ایک صحابی کے پاس آیا جن کا نام حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ تھا میں ان کے دروازے پر بیٹھ گیا وہ باہر تشریف لائے انہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے جواب دیا: میں علم کے حصول کے لیے آیا ہوں تو انہوں نے فرمایا: طالب علم کے حصول سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر بچھا دیا کرتے ہیں تم کس چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں موزوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم تین دن تک موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے پاخانہ پیشاب یا نیند کی وجہ سے (وضو ٹوٹنے پر وضو کرتے ہوئے موزے نہیں اتاریں گے)۔

### 114 - باب الوضوء من الغائط .

باب: پاخانے کے بعد وضو کرنا

159 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَأَسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَتْرَعَهُ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ .

☆☆ زر بیان کرتے ہیں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں شریک ہوتے تھے تو آپ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم تین دن تک موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے (موزے نہ اتارنے کا حکم) پاخانہ پیشاب یا سونے (کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں ہے)۔

### 115 - باب الوضوء من الريح .

باب: ہوا خارج ہونے پر وضو کرنا

160 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيْبِ - وَعَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَيْبَةَ - وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ - قَالَ سُكِّيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ "لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَجِدَ رِيحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا" .

159-تقديم في الطهارة، باب الوضوء من الغائط و البول (الحديث 158)

160-اخرجه البخاري في الوضوء، باب لا يتوضا من الشك حتى يستيقن (الحديث 137) و باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين من القبل و الدبر (الحديث 177) مختصراً، و في البيوع، باب من لم ير الوسواس و نحوها من الشبهات (الحديث 2056) . و اخرجه مسلم في الحيض، باب الدليل على ان من يستيقن الطهارة لم شك في الحديث فله ان يصلي بطهارته تلك (الحديث 98) . و اخرجه ابو داود في الطهارة، باب اذا شك في الحدث (الحديث 176) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب لا وضوء الا من حدث (الحديث 513) . تحفة الاشراف

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ پیش کیا گیا جسے نماز کے دوران کوئی چیز محسوس ہوتی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک اپنی نماز ختم نہیں کرے گا جب تک اسے بدبو محسوس نہیں ہوتی یا (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں آتی۔

شرح

نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کے احکام

مسئلہ: جس شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو وہ وضو کر کے اسی پر بنا کرے گا (یعنی جہاں سے نماز چھوڑ کر گیا تھا وہیں سے آگے پڑھے گا)۔ (کنز)

مسئلہ: اس بارے میں مرد اور خاتون کا حکم برابر ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جس رکن کے دوران حدث لاحق ہوگا وہ شمار نہیں ہوگا اسے دوبارہ ادا کیا جائے گا۔ (ہدایہ کافی)

مسئلہ: نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کی صورت میں از سر نو نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (متون)

مسئلہ: بعض فقہاء کے نزدیک یہ حکم سب کے لیے عام ہے بعض فقہاء کے نزدیک یہ حکم منفرد شخص کے لیے ہے۔ (باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم مختلف ہوگا) (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: نماز میں بناء کے درست ہونے کے لیے چند شرائط ہیں۔

مسئلہ: وہ حدث وضو کو توڑ دے اور اس کا وجود نادر نہ ہو یعنی وہ کوئی آسمانی آفت نہ ہو جس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا یا جس کے سبب کا بندے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران پیشاب کر کے یا خانہ کر کے ہوا خارج کر کے یا نکسیر نکال کر جان بوجھ کر حدث لاحق کرتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی وہ بناء نہیں کر سکتا لیکن اگر جان بوجھ کر نہیں کیا اور حدث ایسا ہے جو غسل کو لازم کرتا ہے تو بھی بناء نہیں کی جاسکتی اگر کوئی ایسا حدث ہو جو وضو کو لازم کرتا ہو لیکن وہ کسی دوسرے انسان کے فعل کی وجہ سے لازم آیا ہو تو بھی یہی حکم ہوگا تاہم اس بارے میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اسے گولی پتھر یا کوئی اور چیز مار دیتا ہے جس کے نتیجے میں اس کا خون بہنے لگتا ہے تو خون بہنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ایسی صورت میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بناء نہیں کی جاسکتی۔

(شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص چھینکا یا کھنکارا جس کے نتیجے میں اس کی ہوا خارج ہو گئی تو بعض فقہاء کے نزدیک ایسی صورت میں وہ بناء نہیں کرے گا یہی قول صحیح ہے۔ (ظہیر یہ)

مسئلہ: اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے کہ جیسے ہی حدث لاحق ہو فوراً نماز چھوڑ کر چلا جائے یہاں تک کہ اگر ایک شخص حدث کی حالت میں ایک رکن ادا کر لیتا ہے یا اس جگہ اتنی دیر رہتا ہے کہ اتنے وقت میں ایک رکن ادا کیا جاسکتا ہے تو اس کی نماز



فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر وہ شخص جاتے ہوئے تلاوت کرتا ہے تو بھی نماز سد ہو جائے گی لیکن اگر واپس آتے ہوئے تلاوت کرے گا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ صحیح قول یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں باقادر ہو جائے گی۔ (تبیین)

مسئلہ: اس دوران اگر کوئی سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے تو صحیح قول کے مطابق بناء کی جاسکتی ہے۔

(تبیین)

مسئلہ: اگر امام کو رکوع کے دوران حدث لاحق ہو گیا اور اس نے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہہ دیا یا سجدے میں حدث ہوا اور سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ دیا اور یہ کہتے ہوئے نماز کے رکن ادا کرنے کا ارادہ کیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اگر رکن کی ادائیگی کا ارادہ نہیں کیا تھا تو اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو طرح کی روایات منقول ہیں۔

(کافی)

مسئلہ: اس کے لیے ایک یہ بھی شرط ہے کہ حدث کے بعد کوئی ایسا فعل نہ کرے کہ اگر حدث لاحق نہ ہوا ہوتا تو نماز کے دوران اس فعل کو سرانجام دینا نماز کو توڑ دیتا ہے اس لیے اگر کسی کو حدث لاحق ہوا اور اس کے بعد اس نے کلام کر لیا یا جان بوجھ کر دوسرا حدث کیا یا قہقہہ لگایا یا کچھ کھالیایا پی لیا یا اس کی نند اور کوئی کام کر لیا تو اب نماز پر بناء جائز نہیں ہوگی۔ یہ حکم اس صورت میں بھی ہوگا کہ اگر حدث لاحق ہو جانے کے بعد وہ شخص مجنون ہو جائے یا بے ہوش ہو جائے یا اسے جنابت لاحق ہو جائے۔

(بدائع الصنائع)

مسئلہ: اس بارے میں ایک یہ بات بھی شرط ہے کہ ساوی حدث لاحق ہو جانے کے بعد سابقہ حدث ظاہر نہ ہو۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اس اصول کے پیش نظر یہ حکم ہوگا کہ اگر شخص موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا تو اسے حدث لاحق ہو گیا اور وضو کرنے کے لیے نماز چھوڑ کر چلا گیا اور وضو کے بعد ہی مسح کی مدت تمام ہو گئی تو وہ شخص از سر نو نماز پڑھے گا، وہ بناء نہیں کر سکتا، یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اس کی دوسری شکل یہ ہے کہ اگر کوئی مس تیمم کر کے نماز ادا کر رہا تھا اور اس دوران اسے حدث لاحق ہو گیا تو وہ تیمم کرنے کے لیے گیا تو اسے پانی مل گیا تو وہ بناء نہیں کر سکتا۔

مسئلہ: بناء کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ اگر مقتدی ہو، اگر وہ اس کے وضو کر کے آنے تک امام فارغ نہیں ہوا تو وہ واپس امام تک آ سکتا ہو اور ان دونوں کے درمیان کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بن سکتی ہو، لیکن اگر اس کے واپس آنے سے پہلے امام فارغ ہو چکا ہو تو اب وہ امام کی طرف واپس نہ آئے، اگر وہ شخص امام کی طرف واپس آ جاتا ہے تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر حدث امام کو لاحق ہوا ہے تو وہ کسی ایسے شخص کو اپنا نائب نہ بنائے جو امامت کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس اعتبار سے اگر وہ امام کسی عورت کو اپنا نائب بنا دیتا ہے تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔ (بحر الرائق)

## (نماز کے دوران) نائب بنانے کے احکام

مسئلہ: جن صورتوں میں نماز کی بناء کی جاسکتی ہے ان میں امام کو چاہیے کہ وہ کسی کو اپنا نائب بنا دے لیکن جن صورتوں میں بناء کی ہی نہیں جاسکتی ان صورتوں میں نائب بھی نہیں بنایا جاسکتا۔

مسئلہ: جب امام کو حدث لاحق ہوتا ہے تو جو شخص آغاز میں ہی امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ امام کا نائب بننے کی صلاحیت رکھے گا اور جو شخص آغاز میں امام بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا وہ امام کا نائب بننے کی بھی صلاحیت نہیں رکھے گا۔ (محیط)

مسئلہ: نائب بنانے کا طریقہ یہ ہوگا کہ آدمی جھک کر پیچھے کی طرف ہے اور ناک پر ہاتھ رکھ لے تاکہ دوسروں کو یہ محسوس ہو کہ شاید اس کی تکسیر پھوٹ گئی ہے پھر امام پہلی صف میں کسی کی طرف اشارہ کر کے اسے اپنا نائب بنا دے لیکن وہ نائب بنانے کے لیے کلام نہیں کرے گا۔

مسئلہ: زیادہ بہتر یہ ہے کہ امام مسبوق کو اپنا نائب نہ بنائے اگر امام مسبوق کو نائب بنانے کے لیے اشارہ کرے تو مسبوق کو چاہیے کہ اسے قبول نہ کرے لیکن اگر وہ قبول کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا۔ (تیسریہ)

مسئلہ: اگر امام نے کسی کو نائب مقرر نہ کیا لوگوں نے بھی کسی کو نائب نہیں بنایا یہ اس تک کہ امام (مضموعے یے) مسجد سے باہر نکل گیا تو سب لوگوں کی نماز فاسد ہو جائے گی تاہم وضو کر کے آکر بناء کرے گا کیونکہ اپنی ذات کے اعتبار سے باہر نکلنا منفرد کا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس دوران اگر کوئی شخص امام کے مقرر کرنے سے پہلے ہی خود آگے بڑھ کر امتی امت پر کھڑا ہو جائے اور امام کے مسجد سے باہر جانے سے پہلے امت کی جگہ پر کھڑا ہو جائے ایسا کرنا جائز ہے۔ (یعنی امت)

مسئلہ: ایسی صورت میں اگر امام ایک شخص کو آگے کر لے، مقتدی دوسرے شخص آگے کر دے تو امت وہ کرے گا جس کو امام نے آگے کیا ہے۔

## بعض ذیلی مسائل

مسئلہ: اگر کسی شخص کو نماز کے دوران یہ گمان ہو کہ اس کو حدث لاحق ہو گیا پھر وہ سید سے باہر چلا جائے اور باہر جا کر اسے پتہ چلا کہ حدث لاحق نہیں ہوا تو اب وہ از سر نو نماز ادا کرے۔ لیکن اگر وہ مسجد سے باہر نہیں نکلا تھا تو جہتی نماز باقی ہے اسے پورا کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: لیکن اگر کسی شخص کو یہ گمان ہوا کہ اس نے سوکے بغیر نماز پڑھنا شروع کر دی تھی یا اس نے موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھی تھی تو اسے یہ گمان ہوا کہ شاید اس کے موزوں مسح کی مدت ختم ہو گئی ہے یا اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی تھی اور اسے محسوس ہوا کہ شاید پانی قریب موجود ہے میں اس سے وضو کر لیتا ہوں یا ترتیب کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو طہر کی نماز پڑھ کر تے وقت یہ گمان ہوا کہ شاید میں نے فجر کی نماز نہیں پڑھی یا کسی شخص نے اپنے کپڑے کے اوپر داغ لگا ہوا دیکھا اور اسے

نجاست سمجھ لیا اور پھر اس نماز سے پھر گیا تو اب اس کی نماز فاسد ہو جائے گی (وہ اس پر بناء نہیں کر سکتا ہے)۔

مسئلہ: گھر میں عید گاہ میں اور جناز گاہ میں پورا مکان یا احاطہ مسجد کے حکم میں ہوگا جبکہ جنگل میں جہاں تک صفیں موجود ہیں وہ والا حصہ مسجد کے حکم میں ہوگا۔

مسئلہ: ایسی صورت حال میں امام کو حدث لاحق ہوا اور وہ آگے کی طرف بڑھ گیا، اس کے سامنے کوئی سترہ موجود نہیں تھا تو اس کے پیچھے جتنی جگہ صفوں کی ہے اتنی ہی سامنے کی طرف جگہ مسجد شمار ہوگی، لیکن اگر اس کے سامنے سترہ موجود تھا تو صرف سترے تک کا حصہ مسجد شمار ہوگا۔ (تیسرا)

مسئلہ: چند صورتوں میں نماز باطل ہو جاتی ہے (یعنی ٹوٹ جاتی ہے)۔

مسئلہ: جب فجر کی نماز ادا کرنے کے دوران سورج نکل آئے، جب جمعہ کی نماز ادا کرنے کے دوران عصر کا وقت شروع ہو جائے۔

مسئلہ: جب آدمی کے تندرست ہونے پر اس کی پٹی گر جائے، جب کسی معذور کا عذر زائل ہو جائے۔

مسئلہ: جب کسی ان پڑھ (یعنی جو قرآن کا علم نہ رکھتا ہو) کو نائیب بنا دیا جائے۔

مسئلہ: جب اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنے والا شخص رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہو جائے۔

مسئلہ: جب موزوں پر مسح کرنے والے کی مدت (نماز کے دوران) ختم ہو جائے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس وقت اسے پاؤں دھونے کے لیے پانی مل رہا ہو، اگر پانی نہیں ملتا تو نماز باطل نہیں ہوگی (جبکہ بعض فقہاء کے نزدیک باطل ہو جائے گی)۔

مسئلہ: کوئی شخص موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا، پھر اس نے تھوڑے سے عمل کے ذریعے موزہ اتار دیا۔

مسئلہ: جب کوئی ان پڑھ شخص (یعنی جسے قرآن پڑھنا نہیں آتا) وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اسی دوران اسے کوئی سورت یاد آگئی یا کسی دوسرے شخص کی زبانی تلاوت سن کر باقاعدہ سیکھے بغیر صرف سن کر اس نے اس سورت کو یاد کر لیا۔

مسئلہ: کوئی برہنہ شخص نماز پڑھ رہا تھا، نماز کے دوران اس کو کپڑا مل گیا، ایسا کپڑا جس کے ساتھ نماز جائز ہوتی ہے، یعنی اس پر کوئی ایسی نجاست نہ لگی ہوئی ہو جو نماز کے لیے رکاوٹ ہوتی ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص تیمم کر کے نماز ادا کر رہا تھا تو پانی کے استعمال پر قادر ہو گیا۔

مسئلہ: کسی شخص کو نماز کے دوران فوت شدہ نماز یاد آگئی اور ابھی وہ ترتیب کا پابند تھا۔

مسئلہ: کوئی شخص نجس کپڑے میں نماز ادا کر رہا تھا اور پھر اسے کوئی ایسی چیز مل گئی جس کے ذریعے اس نجاست کو صاف کر

سکتا ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص قضاء نماز پڑھ رہا تھا اور اسی دوران زوال کا وقت شروع ہو گیا یا سورج غروب ہو گیا یا سورج نکل آیا۔

مسئلہ: کوئی کینز اوڑھنی کے بغیر نماز ادا کر رہی تھی اور نماز کے دوران آزاد ہو گئی۔

مسئلہ: یہ سب صورتیں اگر امام کے ساتھ پیش آتی ہیں تو اس کے مقتدیوں کی نماز بھی باطل ہو جائے گی۔

## 116 - باب الوضوء من النوم .

باب: سونے کی وجہ سے (وضو لازم ہونا)

161 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَحَمِيدُ بْنُ مَسْعُودَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَمَائِهِ فَلَا يَذُجْ يَدَهُ لِيُؤْتِيَ الْإِنَاءَ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَذُرِي آيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں داخل نہ کرے جب تک اس پر تین مرتبہ پانی نہ بہا لے (یعنی دونوں ہاتھوں کو پہلے دھو نہیں لیتا) کیونکہ اسے یہ نہیں معلوم کہ اس کا ہاتھ رات کہاں رہا تھا؟

## 117 - باب النعاس .

باب: اونگھنے کا حکم

162 - أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصِرِفْ لَعَلَّهُ يَدْعُو عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ لَا يَذُرِي ."

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے تو اسے نماز ختم کر دینی چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دعائے ضرر کر رہا ہو جبکہ اسے اس بات کا احساس بھی نہ ہو۔

## 118 - باب الوضوء من مس الذكر .

باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا

163 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ ح وَالْجَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ 161- تقديم في الطهارة ، تأويل قوله عز وجل : ( إذا قمتم إلى الصلاة ، فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق ) ( الحديث 1 ) .

162- الفردية النسائي . تحفة الاشراف ( 16769 ) .

163- أخرجه ابوداؤد في الطهارة ، باب الوضوء من مس الذكر ( الحديث 181 ) ، و أخرجه الترمذي في الطهارة ، باب الوضوء من مس الذكر ( الحديث 82 و 83 ) بنحوه مختصراً . و أخرجه النسائي الطهارة ، باب الوضوء من مس الذكر ( الحديث 164 ) ، و في الفسل و التيمم ، باب الوضوء من مس الذكر ( الحديث 443 و 444 و 445 و 446 ) مختصراً . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب الوضوء من مس الذكر ( الحديث 479 ) مختصراً . تحفة الاشراف ( 15785 ) .

الزُّبَيْرِ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ لَمَّا كُنَّا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ . فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ . فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرْتَنِي بِسُرَّةِ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ" .

☆ ☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں میں مروان بن حکم کے پاس آیا ہم نے وہاں اس بات کا تذکرہ کیا کہ کن صورتوں میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے؟ تو مروان نے یہ کہا کہ شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے عروہ بولے: مجھے اس کا علم نہیں تھا مروان نے بتایا: سیدہ بسرہ بنت صفوان نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

### شرح

احناف کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ جمہور کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ احناف کی دلیل حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث ہے جسے امام نسائی نے اگلے ترجمہ الباب کے بعد نقل کیا ہے۔

احناف کی دلیل یہ بھی ہے۔ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت زید بن ثابت، حضرت عمران بن حصین، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت ابودرداء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے۔ ان حضرات کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینا ناقض وضو نہیں ہے۔

164 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَكَرَ مَرْوَانَ فِي إِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ إِذَا أَفْضَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهِ فَانْكَرْتُ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَا وَضُوءَ عَلَى مَنْ مَسَّهُ . فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرْتَنِي بِسُرَّةِ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَيَتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ" . قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ أَزَلْ أُمَارِي مَرْوَانَ حَتَّى دَعَا رَجُلًا مِنْ حَرَبِهِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى بُسْرَةَ فَسَأَلَهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِسُرَّةٍ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهَا مَرْوَانُ .

☆ ☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں جن دنوں مروان مدینہ منورہ کا گورنر تھا اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ جب کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگا لیتا ہے تو اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے میں نے کہا کہ جو شخص شرمگاہ کو چھوتا ہے اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔ تو مروان بولا: سیدہ بسرہ بنت صفوان نے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ل شخص الطہارۃ والذکر (الطلب الساج) لواقض الوضوء

ہوئے سنا ہے: کن صورتوں میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کیا جائے گا۔

عروہ کہتے ہیں کہ میں اس بارے میں مروان کے ساتھ بحث کرتا رہا یہاں تک کہ مروان نے اپنے ایک سپاہی کو بلوایا اور اسے سیدہ بسرہ کے پاس بھیجا اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو سیدہ بسرہ نے بیان کی ہے تو سیدہ بسرہ نے انہیں جواب میں یہ پیغام بھیجا جو ان کے حوالے سے مروان نے مجھے حدیث سنائی تھی۔

## 119 - باب تَرَكِ الْوُضُوءِ مِنْ ذَلِكَ .

باب: ایسی صورت میں وضو نہ کرنے کا حکم

165 - أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ مُلَاذِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْحٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا وَقَدْ آتَيْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَا وَصَلَيْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ رَجُلٌ كَانَهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ مَسَّ ذِكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ "وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْكَ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْكَ".

☆☆☆ قیس بن طلح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم ایک وفد کی شکل میں روانہ ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا، آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی، جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، جو دیہاتی لگ رہا تھا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو نماز کے دوران اپنی شرمگاہ کو چھولیتا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ صرف تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

## 120 - باب تَرَكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ .

باب: شہوت کے بغیر مرد کے اپنی بیوی کو چھونے سے وضو لازم نہ ہونا

166 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤَكِّرَ مَسْنِيَّ بِرِجْلِهِ .

☆☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے اور میں آپ کے سامنے

165- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب الرخصة في ذلك (الحديث 182، 183). و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في ترك الوضوء من مس الذكر (الحديث 85) مختصراً. و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة في ذلك (الحديث 483) مختصراً. تحفة الاشراف (5023).

166- الفردية النسائي. تحفة الاشراف (17532).

جنازے کی طرح (یعنی چوڑائی کی سمت میں) لیٹی ہوئی ہوتی تھی جب آپ ﷺ و ترادا کرنے لگتے تھے تو پاؤں کے ذریعے چھو کر مجھے (جگادیتے تھے)۔

167 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي مُعْرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَاذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ عَمَزَ رَجُلِي فَضَمَّتْهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تم میرے بارے میں یہ بات جان لو کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جب آپ سجدے میں جانے لگتے تھے تو آپ میرے پاؤں کو ہلادیتے تھے تو میں اسے سمیٹ لیتی تھی پھر آپ سجدے میں چلے جاتے تھے۔

168 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَايَ فِي قَلْبِهِ فَاذَا سَجَدَ عَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي فَاذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبَيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے لیٹی ہوئی ہوتی تھی میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلہ کی سمت میں ہوتے تھے جب آپ سجدے میں جانے لگتے تھے تو میرا پاؤں ہلادیتے تھے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تھے تو میں پھر انہیں پھیلا دیتی تھی ان دونوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

169 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَنَصِيرُ بْنُ الْفَرَجِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ "أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُخْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے پاس موجود نہیں پایا میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ کو تلاش کیا (کیونکہ وہاں اندھیرا تھا) میرا ہاتھ آپ

167- اخرجہ البخاری فی الصلاة، باب هل یغمز الرجل امراته عند السجود لکن یسجد (الحديث 519) بنحوه مطولا . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال: المرأة لا تقطع الصلاة (الحديث 712) بنحوه مطولا . تحفة الاشراف (17537) .

168- اخرجہ البخاری فی الصلاة، باب الصلاة على الفراش (الحديث 382) و باب التطوع خلف المرأة (الحديث 513) و فی العمل فی الصلاة، باب ما يجوز من العمل فی الصلاة (الحديث 1209) بنحوه مختصراً . و اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (الحديث 272) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال: المرأة لا تقطع الصلاة (الحديث 713) مختصراً . تحفة الاشراف (17712) .

169- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب ما يقال في الركوع و السجود (الحديث 222) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب في الدعاء في الركوع و السجود (الحديث 879) . و اخرجہ ابن ماجه في الدعاء، باب ما تعود منه رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3841) . و الحديث عند: النسائي في التطبيق، باب نصب القدمين في السجود (الحديث 1099) . تحفة الاشراف (17807) .

کے پاؤں مبارک پر پڑا آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ اس وقت سجدے کی حالت میں یہ دعا مانگ رہے تھے: ”(اے اللہ!) میں تیری ناراضگی سے تیری رضا تیری سزا سے تیری معافی اور تیرے مقابلے میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریفوں کا احاطہ نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے۔“

## 121 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ .

باب: بوسہ لینے پر وضو لازم نہ ہونا

170 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رُوَيْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ بَعْضَ أَرْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَيْسَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ . قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدِيثٌ حَبِيبٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا وَحَدِيثٌ حَبِيبٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ لَا شَيْءَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے پھر (از سر نو وضو کیے بغیر) نماز ادا کر لیتے تھے آپ دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس بارے میں اس سے بہتر حدیث اور کوئی نہیں ہے اگرچہ یہ روایت مرسل ہے لیکن بعض دیگر راویوں نے اسے دیگر اسناد کے ہمراہ بھی نقل کیا ہے۔

حبیب نامی راوی نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کی ہے: (استحاضہ کا شکار عورت) نماز ادا کرے گی اگرچہ خون چٹائی پر گر رہا ہو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

## 122 - باب الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَ النَّارُ .

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہونا

171 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر

170- اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب الوضوء من القبلة (الحديث 178) مختصراً و (الحديث 179 و 180) بمعناه . و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی ترك الوضوء من القبلة (الحديث 86) بنحوه مطولاً . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و مستنہا، باب الوضوء من القبلة (الحديث 502) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (17371) .

171- اخرجہ مسلم فی الحیض، باب الوضوء مما مست النار (الحديث 90) . و اخرجہ النسائی فی الطہارۃ، باب الوضوء مما غیرت النار (الحديث 172 و 173) . تحفة الاشراف (12182 و 1355300)



پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

شرح

آگ پر پکی ہوئی چیز کھالینے سے وضو لازم ہو جاتا ہے؟

حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھالینے کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھالینے سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ ان صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوطحہ انصاری، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی نے پہلے وہ تمام روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھالینے کے بعد وضو لازم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کیا اور پھر ایسی روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن روایات میں نبی اکرم ﷺ کا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا ذکر ہے وہ آپ ﷺ کا آخری عمل ہے۔ (مخلص)

.....

172 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ - قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

173 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَكَلْتُ الْوَارِاقِ فَوَضَّأْتُ مِنْهَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوَضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

☆☆ عبداللہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے بتایا: میں نے پیڑ کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے اس لیے میں وضو کر رہا ہوں، کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد

172-تقدیم فی الطہارۃ، باب الوضوء مما مست النار (الحديث 171).

173-تقدیم فی الطہارۃ، باب الوضوء مما مست النار (الحديث 171 و 172).



کے بعد وضو کیا کرو۔

178 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّؤُوا مِمَّا انْضَجَتِ النَّارُ".

☆☆ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کر لیا کرو۔

179 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَارِجَةَ بِنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

180 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ بْنِ شَرِيْقٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَسَقَتْهُ سَوِيْقًا ثُمَّ قَالَتْ لَهُ تَوَضَّأَ يَا ابْنَ أُخْتِي فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

☆☆ ابوسفیان بن سعید بیان کرتے ہیں وہ سیدہ ام حبیبہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں اور ابوسفیان بن سعید کی خالہ تھیں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے انہیں سقا پلائے پھر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے میرے بھانجے! تم وضو کر لو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کر لیا کرو۔

181 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهُ وَشَرِبَ سَوِيْقًا يَا ابْنَ أُخْتِي تَوَضَّأَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

178- انفرادیہ بہ النسائی . تحفة الاشراف (3778) .

179- أخرجه مسلم في الحیض ، باب الوضوء مما مست النار (الحديث 90) تحفة الاشراف (3704) .

180- أخرجه ابو داود في الطهارة، باب التشديد في ذلك (الحديث 195) . و أخرجه النسائی في الطهارة، باب الوضوء مما غيرت النار (الحديث 181) . تحفة الاشراف (15871) .

181- تقديم في الطهارة، باب الوضوء مما غيرت النار (180) .

☆ ابو سفیان بن سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: جبکہ وہ ستون پتی چکے تھے اے میرے بھانجے! تم وضو کر لو، کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کر لیا کرو۔

## 123 - باب ترک الوضوء مما غیرت النار .

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کا لازم نہ ہونا

182 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَيْفًا فَجَاءَهُ يَلَالٌ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً .

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ شانے کا گوشت تناول کیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

183 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضْبِحُ جُنْبًا مِّنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ . وَحَدَّثَنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأ .

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات صبح کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے، لیکن احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتے تھے (بلکہ صحبت کرنے کی وجہ سے ہوتے تھے) اور پھر آپ روزہ بھی رکھ لیا کرتے تھے۔

ان کے ساتھ سلیمان بن یسار نے یہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بھنا ہوا پہلو کا گوشت پیش کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھالیا، پھر آپ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے، آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

184 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ قَامَ

182- أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنهها، باب الرخصة في ذلك (الحديث 491) بدحوه . تحفة الاشراف (18269) .

183- الفردية النسائي . و الحديث عند : مسلم في الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر و هو جنب (الحديث 80) تحفة الاشراف

(18160) .

184- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (5671) .

إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ نے روٹی اور گوشت کھایا پھر آپ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

185 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ آخِرَ الْأُمُورِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الْوُضُوءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو صورتوں میں سے آخری صورت یہ منقول ہے: آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کیا۔

## 124 - بَابُ الْمَضْمُضَةِ مِنَ السَّوِيقِ .

ستوپینے کے بعد گلی کرنا

186 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ مَوْلَى بِنْتِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يَأْتِ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَتَرَى فَاكُلُ وَآكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَضَّمَضَ وَتَمَضَّمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

☆☆ حضرت سوید بن نعمان بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ غزوہ خیبر کے موقع پر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب لوگ صہباء کے مقام پر پہنچے یہ خیبر کے قریب مقام تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں عصر کی نماز ادا کی اس کے بعد آپ نے کھانا طلب کیا آپ کی خدمت میں صرف ستوپیش کیے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں پانی میں بھگو دیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تناول کیا تو ہم نے بھی اسے کھالیا پھر جب مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گلی کی اور ہم نے بھی گلی کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

185- أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ترك الوضوء مما مست النار (الحديث 192) تحفة الاشراف (3047) .

186- أخرجه البخاري في الوضوء، باب من مضض من السويق ولم يتوضأ (الحديث 209)، باب الوضوء من غير حدث (الحديث 215) في الجهاد، باب حمل الزاد في الغزو (الحديث 2981)، وفي المغازي، باب غزوة خيبر (الحديث 4195)، وفي الاطعمة، باب ليس على الاعشى حرج . الى قوله . لعلمكم تعقلون) والنهد والاجتماع على الطعام (الحديث 5384) بنحوه، و باب السويق (الحديث 5390)، و باب المضض بعد الطعام (الحديث 5454) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة في ذلك (الحديث 492) بنحوه . و الحديث عند : البخاري في المغازي، باب غزوة الحديبية (الحديث 4175) . تحفة الاشراف (4813) .

## 125 - باب الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ .

باب: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

187 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّضَ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ لَهُ دَسْمًا ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے دودھ پینے کے بعد پانی منگولیا اور کلی کر لی پھر ارشاد فرمایا: اس میں چکنا بٹ ہوتی ہے۔

## 126 - باب ذِكْرِ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لَا يُوجِبُهُ

غُسْلُ الْكَافِرِ إِذَا اسْلَمَ

باب: کون سی چیز غسل کو لازم کرتی ہے اور کون سی چیز غسل کو لازم نہیں کرتی

کافر شخص کا اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا

188 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ - وَهُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ - عَنْ

خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ اسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَيَسْتَرِ .

☆☆ حضرت قیس بن عاصم بیان کرتے ہیں انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور میرٹ کے پتوں کے ذریعے غسل کرنے کا حکم دیا۔

شرح

غسل کے فرائض

غسل کے فرائض تین ہیں:

(i) کلی کرنا

(ii) تاک میں پانی ڈالنا

(iii) پورے جسم پر پانی بہانا

187- اخرجہ البخاری فی الوضوء ، باب هلل بمضمض من اللبن (الحديث 211) ، وفي الاثرية: باب شرب اللبن (الحديث 5609) . و اخرجہ

مسلم فی الحيض ، باب تسخ الوضوء مما مست النار (الحديث 95) . و اخرجہ ابوداؤد فی الطهارة: باب في الوضوء من اللبن (الحديث 196) . و اخرجہ الترمذی فی الطهارة: باب في المضمضة من اللبن (الحديث 89) . و اخرجہ ابن ماجه فی الطهارة و مستها: باب المضمضة

من شرب اللبن (الحديث 498) بمعناه . تحفة الاشراف (5833) .

188- اخرجہ ابوداؤد فی الطهارة: باب في الرجل يسلم فيومر بالغسل (الحديث 355) بسجوه . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة: باب ما ذكر في

الاغتسال عند ما يسلم الرجل (الحديث 605) . تحفة الاشراف (11100) .

یہ بات متون میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر جنبی شخص پانی پی لیتا ہے اور کلی کر کے منہ سے باہر پھینکتا نہیں ہے، تو کلی کی جگہ یہ بھی کافی ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ پورے منہ تک پہنچ چکا ہو۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کا دانت خراب ہے یا درمیان میں جگہ باقی ہے اور وہاں کوئی چیز پھنسی رہ گئی یا ناک میں تر رہنے کا موجود ہو، تو صحیح قول یہ ہے کہ ایسے میں غسل پورا ہو جائے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: تاہم احتیاط یہ ہے کہ کھانے کی اس چیز کو دانت کے خلا میں سے نکال کر پھر اس پر پانی بہالیں۔ (فتح القدر)

مسئلہ: اگر عورت نے مینڈھیاں بنائی ہوئی ہیں اور پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ سکتا ہے، تو اب اس کے لیے ان مینڈھیوں کو کھولنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر عورت کے بال کھلے ہوئے ہوں تو ان کے درمیان میں بھی پانی پہنچانا لازم ہے، اسی طرح مرد کو داڑھی کے درمیان میں بھی پانی پہنچانا لازم ہے، جس طرح داڑھی کی جڑوں تک پانی پہنچانا واجب ہے، اسی طرح بالوں کے بیچ بھی پانی پہنچانا واجب ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر بالی یا انگوٹھی تنگ ہوں تو انہیں ہلانا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کان میں بالی نہیں ہے، لیکن سوراخ موجود ہے اور پانی اس پر سے گزرتے ہوئے سوراخ کے اندر بھی داخل ہو سکتا ہے، تو اتنا ہی کافی ہوگا اور اگر داخل نہیں ہو سکتا تو پانی کو داخل کرنا چاہیے، لیکن اس کے اہتمام کے ساتھ کوئی تنکا وغیرہ لے کر پانی اندر پہنچانے کا تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ (بخارا نق)

مسئلہ: ناف کے سوراخ میں پانی پہنچانا لازم ہے اور اہتمام کے ساتھ یہاں پانی پہنچانے کے لیے انگلی بھی داخل کر دینی چاہیے۔ (محیط سرخسی)

### غسل کی سنتیں

مسئلہ: غسل کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو کنارے تک تین مرتبہ دھویا جائے، پھر شرمگاہ کو دھویا جائے، اگر جسم پر نجاست لگی ہوئی ہو، تو اسے صاف کیا جائے، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا جائے، لیکن اس میں دونوں پاؤں نہ دھوئے جائیں۔ (ملقط)

مسئلہ: غسل کرتے ہوئے پہلے شرمگاہ کو دھو لینا سنت ہے، خواہ اس پر نجاست لگی ہوئی ہو یا نہ لگی ہو، اسی طرح باقی جسم کو دھونے سے پہلے وضو کر لینا بھی سنت ہے، خواہ انسان پہلے سے وضو کی حالت میں ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ: حسن نے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس وضو کے دوران سر کا مسح بھی نہیں کیا جائے، تاہم صحیح قول یہ ہے کہ مسح کرنے کا۔ (زاہدی، قاضی خان)

مسئلہ: اس کے بعد آدمی اپنے سر پر اور پورے جسم پر تین مرتبہ پانی بہالے گا۔ (زاہدی)

- مسئلہ: صحیح قول یہ ہے کہ پہلی مرتبہ پانی بہانا فرض ہے اور باقی دو مرتبہ بہانا سنت ہے۔ (سراج الوداع)
- مسئلہ: پانی ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان پہلے اپنے دائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی ڈالے پھر بائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی بہائے پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے پھر پورے جسم پر بہالے۔ (معراج الدرایہ)
- مسئلہ: پھر اس کے بعد غسل کی جگہ سے ذرا سا ہٹ کر دونوں پاؤں دھولے۔ (محیط)
- مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہے جب انسان ایسی جگہ نہا رہا ہو جہاں آدمی کے پاؤں کے پاس پانی جمع ہو جاتا ہو اگر کوئی شخص تختے پر یا اونچے پتھر پر ہے (اور پانی پاؤں کے پاس جمع نہیں ہوتا) تو پاؤں دھونے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ (جوہرہ نمبرہ)

### موجباتِ غسل کا بیان

- مسئلہ: غسل کو واجب کرنے والی ایک چیز جنابت ہے اس کی دو صورتیں ہیں:
- پہلی صورت یہ ہے کہ منی شہوت کے ساتھ اچھل کر باہر آئے، خواہ یہ عورت کو چھونے کی وجہ سے ہو یا اس کی طرف دیکھنے کی وجہ سے ہو یا احتلام کی وجہ سے ہو یا مشیت زنی کی وجہ سے ہو۔ (محیط نحسی)
- مسئلہ: اس بارے میں مرد اور عورت سونے اور جاگنے دونوں کا حکم برابر ہے۔ (ہدایہ)
- مسئلہ: اگر مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں جنابت لاحق ہو جاتی ہے اور اس کے بعد وہ شخص پیشاب کرنے یا سو جانے سے پہلے غسل جنابت کر لیتا ہے اور پھر نماز ادا کرتا ہے پھر اس کے بعد اس کی منی کا بقیہ حصہ خارج ہوتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر غسل کرنا لازم ہوگا جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے البتہ تینوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کرے گا۔ (ذخیرہ)
- مسئلہ: لیکن اگر مذکورہ بالا صورتوں میں کسی صورت میں جنابت لاحق ہونے کے بعد وہ شخص پیشاب کر لیتا ہے یا سو جاتا ہے یا چند قدم چل لیتا ہے (اور پھر منی خارج ہوتی ہے) تو اب اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہوگا اس پر تینوں فقہاء کا اتفاق ہے۔ (تمیین)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو احتلام ہو جائے اور منی اپنی مخصوص جگہ سے الگ ہو جائے، لیکن شرمگاہ کے کنارے پر ظاہر نہ ہو تو ایسے شخص پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ایک شخص پیشاب کرتا ہے اور اس دوران (یعنی اس سے پہلے یا اس کے بعد) اس کی شرمگاہ سے منی نکل آتی ہے تو اگر اس کی شرمگاہ منتشر تھی تو غسل لازم ہوگا اور اگر منتشر کیفیت میں نہیں تھی تو صرف وضو کرنا لازم ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو احتلام یا دھوا نزال کی لذت بھی یاد ہو لیکن اسے (بیدار ہونے کے بعد) تری نظر نہیں آتی تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (ظاہر الروایۃ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص بیٹھے ہوئے یا چلتے ہوئے سو جاتا ہے پھر بیدار ہونے کے بعد اسے تری نظر آتی ہے تو اس کا اور لیٹ کر سونے کا حکم برابر ہے۔ (محیط)



مسئلہ: غسل کے وجوب کا دوسرا سبب ایلاج یعنی صحبت کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مرد اپنی شرمگاہ کو داخل کر دے تو جیسے ہی مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائے گی تو فاعل اور مفعول دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا خواہ انزال ہو یا نہ ہو ہمارے علماء کا یہی مذہب ہے۔ (محیط)

مسئلہ: قاضی خان نے اسے درست قرار دیا ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی جانور کے ساتھ یا کسی مردہ کے ساتھ یا کوئی نابالغ بچی جس کے ساتھ صحبت نہیں کی جاسکتی کے ساتھ اس طرح سے ایلاج (شرمگاہ میں شرمگاہ داخل کرنا) کر لیتا ہے تو انزال کے بغیر غسل لازم نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی عورت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کوئی جن میرے پاس آتا ہے اور میرے ساتھ وہی صورت حال پیش ہوتی ہے جس طرح اس وقت پیش آتی ہے جب میرا شوہر میرے ساتھ صحبت کرتا ہے تو اس صورت میں عورت پر غسل لازم نہیں ہوگا۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: اگر کوئی خسی شخص صحبت کر لیتا ہے تو اس صورت میں فاعل اور مفعول دونوں پر غسل لازم ہو جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: غسل کے وجوب کا ایک سبب حیض اور نفاس ہے حیض یا نفاس کے خون کے نکلنے کے ساتھ ہی غسل لازم ہو جاتا ہے (اس سے مراد یہ ہے کہ یہ خون عورت کی شرمگاہ کے خارجی حصے تک پہنچ جانا چاہیے ورنہ وہ خارج شمار نہیں ہوگا اور اسے حیض قرار نہیں دیا جائے گا۔) (تبین)

مسئلہ: جب کوئی عورت بچے کو جنم دیتی ہے اور خون نہیں نکلتا تو کیا ایسی عورت پر غسل لازم ہوگا صحیح قول یہ ہے کہ اس پر غسل لازم ہوگا۔ (ظہیریہ)

## غسل کی اقسام

مسئلہ: غسل کی نو قسمیں ہیں:

تین قسم کا غسل فرض ہے: (i) جنابت کے بعد (ii) حیض کے بعد (iii) نفاس کے بعد۔

ایک قسم کا غسل واجب ہے یعنی مردے کو غسل دینا واجب ہے۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: ظاہر الروایۃ کے مطابق اگر کافر شخص جنبی ہے اور پھر مسلمان ہو جاتا ہے تو پھر اس پر غسل واجب ہوگا اسی طرح اگر کافر عورت کا خون ختم ہوا اور پھر وہ مسلمان ہوگئی تو اس پر بھی غسل واجب ہوگا۔

مسئلہ: چار قسم کا غسل سنت ہے: جمعہ کے دن، عیدین کے دن، عرفة کے دن اور احرام باندھنے کے وقت۔

مسئلہ: ایک قسم کا غسل مستحب ہے اور وہ کافر شخص کا غسل کرنا ہے یعنی اس وقت جب وہ مسلمان ہوتا ہے اور جنابت کی

حالت میں نہ ہو۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق جمعہ کے دن کا غسل جمعہ کی نماز کے لیے ہوتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص جمعہ کے دن صبح صادق کے بعد غسل کر لیتا ہے اور پھر اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور وہ شخص وضو کر کے جا

کر جمعہ کی نماز ادا کر لیتا ہے یا کوئی شخص جمعہ کی نماز کے بعد غسل کرتا ہے تو وہ سنت پر عمل پیرا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر جمعہ اور عید ایک ہی دن آجاتے ہیں اور اس سے پہلے رات میں اس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت بھی کی ہوئی ہو (یا احکام کی وجہ سے غسل لازم ہو گیا ہو) اور کوئی شخص ایک مرتبہ غسل کر لے تو یہ تینوں غسل ادا ہو جائیں گے۔ (زہدی)

مسئلہ: بعض مشائخ نے درج ذیل مواقع پر غسل کرنے کو مندوب قرار دیا ہے:

(i) مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا

(ii) مزدلفہ میں ٹھہرنے سے پہلے غسل کرنا

(iii) مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا

(iv) مجنون شخص جب تندرست ہو جائے اس وقت غسل کرنا

(v) لڑکا جب سالوں کے اعتبار سے بالغ شمار ہو اس وقت غسل کرنا۔ (تہمین)

مسئلہ: ظاہر الروایۃ کے مطابق غسل کرنے کے لیے ایک صاع پانی کافی ہوتا ہے اور وضو کے لیے ایک مد کافی ہوتا ہے۔

فقہائے احناف اسی بات کے قائل ہیں۔

مسئلہ: غسل کے لیے ایک صاع پانی اس وقت کافی ہوگا جب غسل کے دوران وضو نہ کیا جائے، لیکن اگر غسل کے ساتھ آدمی وضو بھی کرتا ہے تو اس وقت اسے مزید ایک مد پانی کی ضرورت ہوگی یہ بعض مشائخ کا قول ہے، لیکن اکثر مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ ایک صاع پانی غسل اور وضو دونوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

مسئلہ: تاہم صحیح قول یہ ہے کہ پانی کی یہ کم از کم مقدار پانی کے کافی ہونے کے لیے ہے یہ مقدار لازم نہیں ہے اگر کوئی شخص اس سے کم پانی کے ذریعے غسل کر سکتا ہے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر کسی کو زیادہ کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو وہ اس میں اضافہ کرے، لیکن یہ شرط ہے کہ اس میں افراط و تفریط نہیں ہونی چاہیے۔ (محیطِ نحس)

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی شخص ایک مد سے کم پانی کے ذریعے اچھی طرح وضو کر لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (شرحِ طحاوی)

مسئلہ: اگر مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے ایک ساتھ غسل کر لیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(محیط)

مسئلہ: اگر جنابت کی حالت میں وضو کیے بغیر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ وضو کرنا بہتر ہے اسی طرح اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں کھانے پینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنے ہاتھ دھوئے اور کلی کر لے۔ (سراج الوہاب)

## 127 - باب تقدیم غسل الکافر إذا اراد أن یسلم -

باب: جب کوئی کافر اسلام قبول کرنے کا ارادہ کرے (تو اسلام قبول کرنے سے) پہلے غسل کرنا

189 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ ثُمَامَةَ بْنَ أُثَالِ

الْحَفِيفِيَّ انْطَلَقَ إِلَى نَجْلِ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ الْأَرْضِ وَجْهَ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنْ خَيْلِكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَمِرَ . مُخْتَصِرٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ثمامہ بن اُثال حنفی مسجد کے قریب چشمے کی طرف گیا اس نے وہاں غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں (پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اس سے پہلے آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ترین شخصیت تھے لیکن اب آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ترین شخصیت ہو گئے ہیں آپ کے ساتھیوں نے جب مجھے پکڑا تھا تو میں اس وقت عمرہ کرنے کے لیے جا رہا تھا اب آپ کی کیا رائے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خوشخبری دیتے ہوئے یہ ہدایت کی کہ وہ عمرہ کرنے کے لیے چلا جائے (یہ روایت مختصر ہے)۔

## 128 - باب الغسل من مواراة المشرك -

باب: مشرک کو دفن کرنے کے بعد غسل کرنا

190 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بِنَ كَعْبٍ

عَنْ عِلْسِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ . فَقَالَ "أَذْهَبَ قَوَارِهِ" . قَالَ "إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا" . قَالَ "أَذْهَبَ قَوَارِهِ" . فَلَمَّا وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي "اغْتَسِلْ" .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: جناب ابوطالب کا

189- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الاغتسال اذا اسلم و ربط الاسير ايضاً في المسجد (الحديث 462) مختصراً، وفي المغازي، باب وقد بني حليفة، (الحديث 4372) مطولاً . و أخرجه مسلم في الجهاد و السير، باب ربط الاسير و حبسه، و جواز المن عليه (الحديث 59) . مطولاً . و أخرجه ابو داود في الجهاد، باب في الاسير يوق (الحديث 2679) مطولاً . و الحديث عند: البخاري في الصلاة، باب دخلو المشرك المسجد (الحديث 469)، و في المحتومات، باب تحفة الاشراف (13007) .

190- أخرجه ابو داود، باب الرجل يموت له قوايه مشركه (الحديث 3214) بنحوه . الفرق ممن تخشى معرفته (الحديث 2422)، و باب الربط و الجنس في الحرم (الحديث 2423) . و النسائي في المساجد، ربط الاسير بسارية المسجد (الحديث 711) . و أخرجه النسائي في الجنائز،

اشتغال ہو گیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جا کر انہیں دُفن کرو، انہوں نے عرض کی: ان کا اشتغال شرک ہونے کی حالت میں ہوا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جا کر انہیں دُفن کرو۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) جب میں نے انہیں دُفن کر دیا اور میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی: تم غسل کر لو۔

## 129 - باب وَجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانَ .

باب: جب دونوں شرمگاہیں مل جائیں، تو غسل کا لازم ہونا

191 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ لَمَّا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ تَمَّ اجْتِهَادًا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب وہ شخص عورت کے ساتھ صحبت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

شرح

اس روایت کا بنیادی مسئلہ یہی ہے کہ جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے، تو کیا محض شرم گاہ و عورت کی شرم گاہ میں داخل کر دینے کی وجہ سے غسل لازم ہو جائے گا؟ یا اس کے لیے انزال ہونا شرط ہے؟

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں پانچ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس مسئلے کے بارے میں یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک غسل کے وجود کے لیے انزال شرط ہے اور محض ایلاج سے صرف وضو لازم آتا ہے۔

علامہ عینی لکھتے ہیں، غسل کے وجود کے لیے انزال شرط ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے حضرت عثمان غنی، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت زبیر بن عوام، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت رافع بن خدیج، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابویوب انصاری، حضرت ابن عباس، حضرت زید بن ثابت، حضرت نعمان بن بشیر اور بہت سے انصار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی بات کے قائل ہیں۔ تابعین میں سے عطاء بن ابی رباح، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، ہشام بن عروہ اور اعمش اسی بات کے قائل ہیں۔

.....

192 - أَخْبَرَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَوْزَجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ ابْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

191- أخرجه البخاري في الغسل، باب إذا التقى الختانان (الحديث 291). و أخرجه مسلم في الحوض، باب نسخ الماء من الماء و وجوب الغسل بالقاء الختانين (الحديث 87). و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الاكسال (الحديث 216) بسنحوه. و أخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب ما جاء في وجوب الغسل إذا التقى الختانان (الحديث 610). تحفة الاشراف (14659).

192- انفرديه السائر. تحفة الاشراف (14405)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ لَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ."

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا عَطَاً وَالصَّوَابُ أَشَعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَقَدْ رَوَى الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ وَغَيْرِهِ كَمَا رَوَاهُ عَمَالِدٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ صحبت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند میں غلطی ہوئی ہے، درست یہ ہے کہ یہ روایت اشعث نامی راوی کے حوالے سے حسن نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

شعبہ کے حوالے سے اس روایت کو نصر بن شمیل اور دیگر راویوں نے اسی طرح نقل کیا ہے، جس طرح خالد نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

### 130 - باب الْغُسْلِ مِنَ الْمَنِيِّ .

باب: منی (کے خروج) کی وجہ سے غسل لازم ہونا

193 - أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِقَبِيصَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الرَّكْبِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ وَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ ."

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا کہ جب تم مذی کو دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کرو لیکن جب تمہاری منی خارج ہو تو غسل کیا کرو۔

194 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ زَائِدَةَ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَنْبَأَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الرَّكْبِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيَلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنِ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ فَضَخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ ."

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرو اور جب

193- اعرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب فی المذی (الحديث 206) مطولا و اعرجہ النسائی فی الطہارۃ، الغسل من المنی (الحديث 194)

تم منی دیکھو تو غسل کیا کرو۔

## 131 - باب غُسلِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ .

باب: جب عورت خواب میں وہی چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو اس پر غسل لازم ہوتا

195 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ "إِذَا أَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو اسی طرح کا خواب دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اس عورت کو احتلام ہو جاتا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری منی خارج ہو جائے تم غسل کیا کرو۔

196 - أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ كَلَّمَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةَ جَالِسَةً فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ" . قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أَفِ لِكَ أَوْ تَرَى الْمَرْأَةُ ذَلِكَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "تَرَبَّتْ يَمِينُكَ فِيمَنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ" .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گفتگو شروع کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ایسی عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو نیند میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتے ہیں تو کیا اس عورت کو غسل کرنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: جی ہاں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ام سلیم سے کہا: تم پر افسوس ہے! کیا کوئی عورت اس طرح کا خواب دیکھ سکتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر (بچے کی) ماں کے ساتھ مشابہت کس وجہ سے ہوتی ہے؟

197 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا هِيَ

195 - أخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها (الحديث 30) مطولاً . و أخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، صفة ماء الرجل وصفة ماء المرأة (الحديث 191) مطولاً و أخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 601) مطولاً . و الحديث عند النسائي في الطهارة، باب انفصل بين ماء الرجل و ماء المرأة (الحديث 200) . تحفة الاشراف (1181)

196 - أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في المرأة ترى الرجل (الحديث 237) تعليقاً . تحفة الاشراف (16627) .

اِحْتَلَمْتُ قَالَ "نَعَمْ اِذَا رَأَيْتِ الْمَاءَ . فَضَحِكْتُ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَفِيْمَ يُشْبِهُهَا الْوَلَدُ ."

☆☆ سیدہ زینب بنت ام سلمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا، جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل کرنا لازم ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب اس کی منی خارج ہو جائے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں اور بولیں: کیا عورت کو بھی احتلام ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر بچہ اس کے ساتھ مشابہت کس وجہ سے اختیار کرے گا؟

198 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ الْخُرَّاسَانِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فِي مَنَامِهَا فَقَالَ "اِذَا رَأَيْتِ الْمَاءَ فَلْتَفْتَسِلْ ."

☆☆ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جسے خواب میں احتلام ہو جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب وہ منی دیکھ لے گی تو غسل کرے گی۔

### 132 - باب الَّذِي يَحْتَلِمُ وَلَا يَرَى الْمَاءَ .

باب: ایسا شخص جسے احتلام ہوتا ہے، لیکن اسے منی نظر نہیں آتی

199 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ."

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: منی کے خروج پر غسل لازم ہوتا ہے۔

### 133 - باب الْفَصْلِ بَيْنَ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْأَةِ .

باب: مرد اور عورت کے مادہ تولید کے درمیان فرق

200 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أبيضٌ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَفِيْقٌ أَصْفَرُ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ كَانَ الشَّبَهُ ."

197- اخرجہ البخاری فی العلم، باب الحیاء فی العلم (الحديث 130) و فی الفصل، باب اذا احتلمت المرأة (الحديث 282) مختصراً، و فی احادیث الانبیاء (الحديث 3328) و فی الادب، باب التسم و الضحك (الحديث 6091) و باب ما لا يستحیا من الحق، للفقہ فی الدین (الحديث 6121) مختصراً . و اخرجہ مسلم فی الحيض، باب وجوب الغسل علی المرأة یخروج المني منها (الحديث 32) . و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی المرأة تری فی المنام مثل ما یرى الرجل (الحديث 122) بنحوه . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب فی المرأة تری فی منامها ما یرى الرجل (الحديث 600) . تحفة الاشراف (18264) .

198- اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب فی المرأة تری فی منامها ما یرى الرجل (الحديث 602) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف

(15827)

199- اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب الماء من الماء (الحديث 607) . تحفة الاشراف، (3469)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مرد کا مادہ تولید گاڑھا اور سفید ہوتا ہے جبکہ عورت کا مادہ تولید نرم اور زرد ہوتا ہے ان دونوں میں سے جو آگے نکل جائے (بچے کی اسی کے ساتھ) مشابہت ہوتی ہے۔

### 134 - باب ذِکْرِ الْإِغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ .

باب: حیض کے بعد غسل کرنا

201 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قُرَيْشٍ أَنَّهَا آتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تَسْتَحَاضُ فَرَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ."

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنو اسد سے ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے جب حیض آجائے تو تم اس وقت نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔

202 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي."

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب حیض آجائے تو تم نماز ترک کر دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو تم غسل کر لو۔

203 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

200- اخرجہ مسلم فی الحیض، باب وجوب الغسل علی المرأة بخروج المني منها (الحديث 30) مطولاً . و اخرجہ النسائي فی اعشورہ النساء من الکبری، صفة ماء الرجل و صفة ماء المرأة (الحديث 191) مطولاً و اخرجہ ابن ماجه فی الطہارۃ و سننہا، باب فی المرأة تروی فی منہا ما یری الرجل (الحديث 195) . انظر: تحفة الاشراف للمزي (1181) .

201- اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب فی المرأة تستحاض، و من قال: تدع الصلاة فی عدة الايام التي كانت تحوض (الحديث 280 و 281) . و اخرجہ النسائي فی الطہارۃ، ذکر الاقراء (الحديث 211) بنحوه، و فی الحیض و الاستحاضة، ذکر الاستحاضة و القبال الدم و ادبارہ (الحديث 348)، و ذکر الاقراء (الحديث 356)، و فی الطلاق، الاقراء (الحديث 3555) . و الصحیح عند ابی داؤد فی الطہارۃ، باب فی المرأة تستحاض . و من قال تدع الصلاة فی الايام التي كانت تحوض (الحديث 286) . و النسائي فی الطہارۃ، باب الفرق بین دم الحیض و الاستحاضة (الحديث 215)، و فی الحیض و الاستحاضة، باب الفرق بین دم الحیض و الاستحاضة (الحديث 367) . تحفة الاشراف (18019) .

202- اخرجہ النسائي فی الطہارۃ، ذکر الاغتسال من الحیض (الحديث 203 و 204)، و فی الحیض و الاستحاضة، ذکر الاستحاضة و اقبال الدم و ادبارہ (الحديث 349) . و اخرجہ ابن ماجه فی الطہارۃ و سننہا، باب ما جاء فی المستحاضة اذا احتلط علیها الدم فلم تغتسل علی ايام حیضتها (الحديث 226) مطولاً . تحفة الاشراف (16516) .



الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَحْيَضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَكْتَبَتْ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي."

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات برس تک استحاضہ کی شکایت رہی انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔

204- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَأَبُو مُعَيْدٍ - وَهُوَ حَفْصُ بْنُ غِيْلَانَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَحْيَضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَأَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِ عَوْفٍ وَهِيَ أُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَإِذَا أَذْبَرْتِ الْحَيْضَةَ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاتْرُكِي لَهَا الصَّلَاةَ." قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنْ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُهَا ذَلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں اور سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے جب حیض ختم ہو جائے تو تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو اور جب حیض آجائے تو تم نماز ترک کر دیا کرو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں اور پھر نماز ادا کیا کرتی تھیں بعض اوقات وہ اپنی بہن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں پانی کے ٹب میں غسل کرتی تھیں یہاں تک کہ ان کے خون کی سرخی پانی پر غالب آجایا کرتی تھی پھر وہ وہاں سے نکل کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی افتاء میں نماز ادا کر لیتی تھیں یہ چیز نماز کی ادائیگی میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔

205- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

203- أخرجه البخاري في الحيض، باب عرق الاستحاضة (الحديث 327) بنحوه . و أخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 64) . و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 285) . و أخرجه النسائي في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (204) مطولاً . و (205) . و ذكر الاقراء (210)، و في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاقراء (الحديث 355) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المستحاضة اذا اختلط عليها الدم فلم تقف على ايام حيضها (الحديث 626) مطولاً . تحفة الاشراف (16516)، (17922) .

204- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203) .

205- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203) .

وَعُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ - خَتْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَتَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ - اسْتَحِضَتْ سَبْعَ سِنِينَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِي ."

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی خواہر سہتی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں انہیں سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔

206 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضُ . فَقَالَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِي . " فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

207 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِّ - قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلَانَ دَمًا - فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمْكُثِي قَدْرًا مَا كَانَتْ تَحْبِسُكَ حَيْضَتِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي . " أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى وَلَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرًا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے خون کے بارے میں دریافت کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عورت کے ثب کو دیکھا ہے جو خون سے بھرا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس سے یہ فرمایا تھا: تمہارے حیض کے جو مخصوص دن ہوتے ہیں ان دونوں کے مطابق تم (نماز کی ادائیگی سے) رکی رہو اور پھر غسل کر لو (اور نماز پڑھنا شروع کر دو)۔

208 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِي أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

206- اخرجہ مسلم فی الحیض ، باب المستحاضة و غسلها و صلاحها (الحديث 63) . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ ، باب من قال اذا قبلت

الحیضۃ تدع الصلاة (الحديث 290) . و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ ، باب ما جاء فی المستحاضة انها تغتسل عند كل صلاة (الحديث

129) . و اخرجہ النسائی فی الحیض والاستحاضة ، ذکر الاستحاضة ، و اقبال الدم و ادبارہ (الحديث 350) . تحفة الاشراف (16583) .

207- اخرجہ مسلم فی الحیض ، باب المستحاضة و غسلها و صلاحها (الحديث 65 و 66) . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ ، باب فی المرأة

تستحاض ، و من قال : تدع الصلاة فی عدة الايام التي كانت تحيض (الحديث 279) . و اخرجہ النسائی فی الحیض والاستحاضة ، المرأة

تكون لها ایام معلومة تحيضها كل شهر (الحديث 351) تحفة الاشراف (16370) :

فَقَالَ "لِنَنْظُرَ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْآيَامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لَتَسْتَفِرْ ثُمَّ لَتُصَلِّيْ ."

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک عورت کا خون بکثرت خارج ہوتا تھا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو یہ بیماری لاحق ہونے سے پہلے مہینے کے جتنے دن حیض آیا کرتا تھا اس کے حساب سے اتنے دن وہ عورت ہر مہینے میں نماز ترک کیے رکھے گی جب وہ دن گزر جائیں گے تو وہ غسل کر کے اپنی شرمگاہ پر کیڑا باندھ کر نماز ادا کرنا شروع کر دے گی۔

### 135 - باب ذِکْرِ الْأَقْرَاءِ .

باب: قروء کا تذکرہ

209 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشِ الْتَبِيِّ كَانَتْ تَحْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتَحِيضَتْ لَا تَطْهَرُ فذَكَرَ سَائِلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّجْمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قُرْبِهَا الْتَبِيِّ كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ ثُمَّ تَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں انہیں استحاضہ کی شکایت ہو گئی وہ پاک نہیں ہوتی تھیں ان کی صورت حال نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رحم کی کسی خرابی کی وجہ سے ہے وہ عورت اس سے پہلے جتنا عرصہ حیض میں گزارتی تھی اتنی مدت تک انتظار کرے گی اور اس دوران نماز ترک کر دے گی پھر اس کے بعد وہ ہر نماز کے وقت غسل کیا کرے گی۔

210 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشِ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ . " فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی انہوں نے 208- اخبرہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب فی المرأة تستحاض، و من قال: تدع الصلاة في عدة الايام التي كانت تحيض (الحديث 274 و 275 و 276 و 277 و 278) . واخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، المرأة تكون لها ايام معلومة تحيضها كل شهر (الحديث 352 و 353) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر بها الدم (الحديث 623) بنحوه . تحفة الاشراف (الحديث 18158) .

209- الفردبه النسائي، و سياتي في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاقراء (الحديث 354) . تحفة الاشراف (17954) .

210- الفردبه النسائي، و سياتي في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاقراء (الحديث 203) .

نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی اور رگ کا خون ہے نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ نماز پڑھنا ترک کر دیا کرے گی اس مقدار کے حساب سے جتنے دنوں میں پہلے سے حیض آیا کرتا تھا اور جتنا عرصہ متواتر رہا کرتا تھا (پھر حیض گزر جانے کے بعد) وہ عورت غسل کر کے نماز ادا کیا کرے گی۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تو وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھی۔

211- أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْدَرِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتَ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِنْظِرِي إِذَا آتَاكَ قُرُوكِ فَلَا تَصَلِي فَإِذَا مَرَّ قُرُوكِ فَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرَى إِلَى الْقُرَى" هَذَا الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ حَيْضٌ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْدَرِيُّ .  
☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں سیدہ فاطمہ بنت ابو حیش رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی کہ ان کا خون بکثرت خارج ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم اس بات کا جائزہ لو کہ جب تمہارے حیض کے دن آجائیں تو تم نماز ادا نہ کرو پھر جب حیض کے دن گزر جائیں اور تم (حکمی طور پر) پاک ہو جاؤ تو ایک حیض سے دوسرے حیض تک کے درمیانی عرصے تک نماز ادا کرتی رہو۔

(مصنف فرماتے ہیں:) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ لفظ قروء سے مراد حیض ہوتا ہے۔ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی

منقول ہے۔

212- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ وَوَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاعْبِلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِّي ."

211- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في المرأة تستحاض، و من قال: تدع الصلاة في عدة الأيام التي كتبت تحيض (الحديث 280) . و أخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، ذكر الأقراء (الحديث 356)، و في الطلاق، الأقراء (الحديث 355) و الحديث عند: أبي داود في الطهارة، باب في المرأة تستحاض و من قال: تدع الصلاة في عدة الأيام التي كتبت تحيض (الحديث 281)، و باب من قال إذا قبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 286) . و النسائي في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 201)، و في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاستحاضة و اقبال الدم و ادبارة (الحديث 348)، و باب الفرق بين دم الخوض و الاستحاضة (الحديث 360) . تحفة الاشراف (18019) .  
212- أخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الدم (الحديث 228) . و أخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاحها (الحديث 62) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المستحاضة (الحديث 125) . و أخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، ذكر الأقراء (الحديث 357) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و مستها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت أيام قرانها قبل ان يستمر الدم (الحديث 621) . تحفة الاشراف (17070 و 17196 و 17259) .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوحشیش رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے، میں پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، یہ کسی اور رگ کا خون ہے، جب حیض آجائے، تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو، جب حیض ختم ہو جائے، تو تم خون دھو کر نماز پڑھ لو۔

### 136 - باب ذکر اغتسالِ المُستَحَاضَةِ .

باب: استحاضہ کا شکار عورت کا غسل کرنا

213 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عَرُوقٌ عَائِدٌ فَأَمَرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ العَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهَا مَاءً غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ المَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ العِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهَا مَاءً غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لصلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک خاتون کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو اسے یہ کہا گیا کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے، جس میں مسلسل بہاؤ رہتا ہے، پھر اس عورت کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لیا کرے اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کیا کرے، پھر وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لیا کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کیا کرے، البتہ صبح کی نماز کے لیے وہ عورت الگ سے ایک مرتبہ غسل کرتی تھی۔

### 137 - باب الإغتسالِ مِنَ النِّفَاسِ .

باب: نفاس کے بعد غسل کرنا

214 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَمَيْسٍ حِينَ نَفَسَتْ بِذِي الحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ "مُرَّهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهَلَّ" .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ جب انہیں ذوالحلیفہ میں نفاس کی حالت درپیش ہوئی تو نبی

213- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب من قال تجمع بين الصلوتين و تغتسل لهما غسلا (الحديث 294) . و أخرجه النسائي، في الحيض و الاستحاضة، جمع المستحاضة بين الصلوتين و غسلها إذا جمعت (الحديث 358) . تحفة الاشراف (17495) .

214- أخرجه مسلم في الحج، باب احرام النساء، و استحباب اغتسالها للاحرام، و كذا الحائض (الحديث 110) . و أخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، ما تفعل النساء عند الاحرام (الحديث 390) مناسك و في الحج، اهلل النساء (الحديث 2760 و 2761) . و أخرجه ابن ماجه في المناسك، باب النساء و الحائض تهل بالحج (الحديث 2913) . تحفة الاشراف (2600) .

اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: تم اس سے کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔

### 138 - باب الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاظَةِ .

باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق

215- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ - عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ - فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدٌ يُعْرَفُ - فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ ."

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب حیض کا خون آئے گا تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا اس وقت تم نماز ادا کرنے سے رُک جانا اور جب دوسرے رنگ کا خون آئے گا تو تم وضو کر لیا کرنا (یعنی وضو کر کے نماز پڑھ لینا) کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا ہوگا۔

216- قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدٌ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي ."

قال أبو عبد الرحمن قد روى هذا الحديث غير واحد لم يذكر أحد منهم ما ذكره ابن أبي عدي والله تعالى أعلم .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: حیض کا خون سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے جب یہ خون آئے تو تم نماز ادا کرنے سے رُک جانا اور جب دوسری رنگت کا مواد خارج ہو تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرنا۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو دیگر کئی راویوں نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا جو ابن ابوصدی نامی راوی نے بیان کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

217- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

215- تقديم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 201) .

216- اخرج ابو داود في الطهارة، باب من قال اذا ابلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 286) . و اخرج النسائي في الحيض و الاستحاضة،

باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 361) . تحفة الاشراف (16626) .

217- اخرج مسلم في الحيض، باب المستحاضة و لمسها و صلاحها (الحديث 62) . و اخرج النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب

الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 362) . و اخرج ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام

اقرائها قبل ان يستمر بها الدم (الحديث 621) . تحفة الاشراف (16858) .

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَحِضْتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَكَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عَنْكَ آثَرَ الدَّمِّ وَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَكَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ". قِيلَ لَهُ فَالْفُغْلُ قَالَ "ذَلِكَ لَا يَشْكُ فِيهِ أَحَدٌ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ "وَتَوَضَّئِي". غَيْرَ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ هِشَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ "وَتَوَضَّئِي".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہو گئی ہے، میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے، یہ حیض نہیں ہے، جب حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو اور جب حیض ختم ہو جائے، تو تم خون کے نشان کو دھو کر وضو کر کے (نماز پڑھ لیا کرو) کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہوگا، یہ حیض نہیں ہوگا۔

اس روایت کے ایک راوی کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا، کہ ایسی صورت میں، غسل کرنے کا حکم ہے، انہوں نے فرمایا: اس میں کسی راوی کو کوئی شک نہیں ہے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے علم کے مطابق صرف حماد بن زید نامی راوی نے اس روایت میں وضو کرنے کا تذکرہ کیا ہے، دیگر راویوں نے اسے ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے، لیکن انہوں نے اس میں وضو کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

218- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَكَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ فَغَسَّهَا فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَّ وَصَلِّي".

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، کہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے، جب حیض آجائے، تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو، جب اس کی مقدار کے مطابق وہ رخصت ہو جائے، تو تم خون کو دھو کر نماز ادا کر لو۔

219- أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

218- اخرجہ البخاری فی الحیض، باب الاستحاضة (الحديث 306). و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب من روي ان الحیضۃ اذا اذہرت لا تدع الصلوة (الحديث 283). و اخرجہ النسائی فی الحیض و الاستحاضة، باب الفرق بین دم الحیض و الاستحاضة (الحديث 364). تحفة الاشراف (17149).

219- انفرادہ النسائی، و سياتی فی الحیض و الاستحاضة، باب الفرق بین دم الحیض و الاستحاضة (الحديث 365). تحفة الاشراف (16956).

عَائِشَةُ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَفَاتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ" قَالَ خَالِدٌ فِيمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ "وَكَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَكْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِي".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو حبیش کی صاحبزادی نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے۔  
خالد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ حیض نہیں ہے جب حیض آجائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو جب حیض ختم ہو جائے تو تم خون دھو کر نماز پڑھ لو۔

### 139 - باب النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرنے کی ممانعت

220 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص جب جنابت کی حالت میں ہو تو وہ ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

### 140 - باب النهي عن البول في الماء الراكد والاعتسال منه

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اسی میں غسل کرنے کی ممانعت

221 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اسی میں غسل بھی کرے۔

220- أخرجه مسلطاً من الطهارة، باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد (الحديث 97) مطولاً. و أخرجه النسائي من المياه، النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم (الحديث 330)، وفي الغسل و التيمم، باب ذكر نهى الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم (الحديث 394). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنهها، باب الجنب ينغمس في الماء الدائم ايجزله (الحديث 605). تحفة الاشراف (14936).

221- انفراديه النسائي، و سيأتي في الغسل و التيمم، باب ذكر نهى الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم (الحديث 397). تحفة الاشراف (13392).



## 141 - باب ذِکْرِ الْإِغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا تذکرہ

222- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهُ . قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً .

☆ ☆ عصفیہ بن حارث بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کس حصے میں غسل کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کر لیتے تھے اور بعض اوقات آخری حصے میں غسل کیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: تو میں نے کہا کہ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

## 142 - باب الْإِغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَآخِرَهُ

باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصے میں غسل کرنا

223- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ . قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً .

☆ ☆ عصفیہ بن حارث بیان کرتے ہیں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے دریافت کیا میں نے کہا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں غسل کیا کرتے تھے یا آخری حصے میں کیا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دونوں صورتیں ہوتی تھیں، بعض اوقات آپ ابتدائی حصے میں غسل کر لیتے تھے اور بعض اوقات آخری حصے میں غسل کر لیتے تھے تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

## 143 - باب ذِکْرِ الْإِسْتِئْذَانِ عِنْدَ الْإِغْتِسَالِ

باب: غسل کے وقت پردہ کرنا

224- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ

222- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في الجنب يوحى الغسل (الحديث 226) مطولاً . وأخرجه النسائي في الطهارة، الاغتسال اول الليل و

آخِرِهِ (الحديث 223) و في الغسل و التيمم ، باب الاغتسال اول الليل (الحديث 1354) . تحفة الاشراف (17429) .

223- تقديم في الطهارة ، باب ذكر الاغتسال اول الليل (الحديث 222) .

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ "وَلَيْتِي فَفَاكَ" فَأَوْلِيهِ فَفَأَيَّ فَاَسْتُرُهُ بِهِ.

☆☆ حضرت ابوسمیع بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا ایک مرتبہ جب آپ غسل کرنے لگے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی پیٹھ میری طرف کر لو تو میں نے اپنی پیٹھ آپ کی طرف کر کے آپ کے لیے پردہ کر دیا۔

225- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِشَوْبٍ فَسَلَّمَتْ فَقَالَ "مَنْ هَذَا" قُلْتُ أُمُّ هَانِيءٍ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَةَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ.

☆☆ سیدہ ام ہانیؓ بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا، سیدہ فاطمہؓ نے ایک کپڑے کے ذریعے پردہ تان رکھا تھا، سیدہ ام ہانیؓ نے سلام کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ام ہانی ہوں، نبی اکرم ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے آٹھ رکعات نماز ادا کی، آپ نے اس وقت ایک ہی کپڑے کو لپیٹا ہوا تھا۔

## 144 - باب ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ

باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے غسل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے

226- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ أَتَى مُجَاهِدًا بِقَدْحٍ حَزْرَتُهُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هَذَا.

☆☆ موسیٰ جہنی بیان کرتے ہیں مجاہد کی خدمت میں پانی کا ایک برتن لایا گیا، میرا یہ اندازہ تھا کہ اس میں آٹھ رطل پانی آجاتا ہے۔ مجاہد نے بتایا: سیدہ عائشہؓ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اتنے پانی کے ساتھ غسل کر لیتے تھے۔

224- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب (الحديث 376) مطولاً. و الحديث عند: ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم (الحديث 526). تحفة الاشراف (12051).

225- أخرجه البخاري في الغسل، باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 280)، و في الصلاة، باب الصلاة في ثوب الواحد ملتحفاً به (الحديث 357) مطولاً، و في الجزية و الموادة، باب امان النساء و جوارهن (الحديث 3171) مطولاً، و في الادب، باب ما جاء في (زعوم) (الحديث 6158) مطولاً. و أخرجه مسلم في الحيض، باب تستر المتغسل بثوب و نحوه (الحديث 70) مختصراً. و (الحديث 71 و 72) بنحوه. و أخرجه الترمذي في الاستئذان، باب ما جاء في مرحبا (الحديث 2734) مختصراً. و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المنديل بعد الوضوء و بعد الغسل (الحديث 465) بنحوه مختصراً. و الحديث عند: مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب صلاة الضحى و ان اقلها ركعتان و اكملها ثمان ركعات و اوسطها اربع ركعات او ست و الحث على المحافظة عليها (الحديث 483) و الترمذي في السير، باب ما جاء في امان العبد و المرأة (الحديث 1579). تحفة الاشراف (18018).

226- الفردبه النسائي. تحفة الاشراف (17581).

227 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصِ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَأَخُوهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدَرُ صَاعٍ وَسَتَرَتْ سِتْرًا فَأَغْتَسَلَتْ فَأَفْرَعَتْ عَلَيَّ رَأْسَهَا ثَلَاثًا .

☆ ☆ ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی بھی تھے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے بارے میں بھی دریافت کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پانی کا ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع پانی آجاتا تھا پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردہ تان لیا اور غسل کیا انہوں نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی اٹھایا۔

228 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْقَرْقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "قدح" (میں موجود پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے جو بڑے برتن کو کہتے ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

229 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكْوُكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِي .

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور پانچ مکوک کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

230 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ تَمَارَيْنَا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِي مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِنْ مَاءٍ . قُلْنَا مَا يَكْفِي صَاعٌ وَلَا صَاعَانِ . قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِي مَنْ كَانَ خَيْرًا مِنْكُمْ وَأَكْثَرَ شَعْرًا .

227- اخرجہ البخاری فی الغسل ، باب الغسل بالصاع و نحوه (الحديث 251) بنحوه . و اخرجہ مسلم فی الحيض ، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة ، و غسل الرجل و المرأة في الناء و احد في حالة واحدة و غسل احدهما بفضله الآخر (الحديث 42) مطولاً . تحفة الاشراف (17792) .

228- اخرجہ مسلم فی الحيض ، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة و غسل الرجل و المرأة في ناء واحد في حالة واحدة و غسل احدهما بفضله الآخر (الحديث 41) . و الحديث عندئذ النسائي في الطهارة ، باب فضل الجنب (72) ، و في المياه ، الرخصة في فضل الجنب (الحديث 343) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب الرجل و المرأة يفتسلان من ناء واحد (الحديث 376) . انظر : تحفة الاشراف للمزي (16586) .

229- اخرجہ البخاري في الوضوء ، باب الوضوء بالمد (الحديث 201) بمعناه . و اخرجہ مسلم في الحيض ، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة ، و غسل الرجل و المرأة في ناء واحد في حالة واحدة و غسل احدهما بفضله الآخر (الحديث 50) و (الحديث 51) بمعناه . و اخرجہ ابوداؤد في الطهارة ، باب ما يجزي من الماء في الوضوء (الحديث 95) معلقاً . و اخرجہ الترمذي في الصلاة ، باب قدر ما يجزي من الماء في الوضوء (الحديث 609) معلقاً . و اخرجہ النسائي في الطهارة ، باب القدر الذي يكفي به الرجل من الماء للوضوء (الحديث 73) ، و في المياه ، باب القدر الذي يكفي به الانسان من الماء للوضوء و الغسل (الحديث 344) تحفة الاشراف (963) .

230- اخرجہ البخاري في الغسل ، باب الغسل بالصاع و نحوه (الحديث 252) بنحوه . تحفة الاشراف (2644) .

☆ امام محمد الباقری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں بارے درمیان غسل کے بارے میں بحث ہو گئی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ بولے: غسل جنابت کے لیے ایک صاع پانی کافی ہوتا ہے ہم نے کہا: تو ایک صاع کافی ہوتا ہے اور نہ ہی دو صاع کافی ہوتا ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ بولے: یہ اس ہستی کے لیے کافی تھا جو تم سے بھتر تھی اور جن کے بال تم سے زیادہ تھے۔

### 145 - باب ذِکْرِ الدِّلَالَةِ عَلٰی اَنَّهُ لَا وَقْتٌ فِیْ ذٰلِکَ

باب: اس بات کی دلیل کہ اس حوالے سے کوئی متعین مقدار نہیں ہے

231 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَآبِنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ قَدْرُ الْفَرْقِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے جو ایک ”فرق“ بنتا ہوتا تھا۔

### 146 - باب ذِکْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب: شوہر اور بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا

232 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَآبِنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے ہم دونوں ایک ساتھ چلو بھرتے تھے۔

شرح

کیا مرد اور عورت ایک ہی برتن سے ایک ساتھ وضو کر سکتے ہیں اس بارے میں مختلف طرح کی روایات منقول ہیں۔ اس بارے میں پانچ اقوال ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت کا وضو کرنا مکروہ ہے اور اس کے برعکس (یعنی عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے)۔

231-تفردہ النسائی . تحفة الاشراف (16533 و 16666) .

232-تفردہ النسائی ، و سیاتی فی الغسل و التیمم ، باب اغتسال الرجل و المرأة من نساءه من اناء واحد (الحلیث 409) . تحفة الاشراف

دوسرا قول یہ ہے کہ عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے البتہ اس کے برعکس جائز ہے یعنی عورت مرد کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتی ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت دونوں ایک ساتھ پانی حاصل کرتے ہیں تو ایسی صورت میں وضو کرنا جائز ہوگا، لیکن اگر عورت پہلے سے وضو کر چکی ہو تو اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ مرد اور عورت میں سے کسی ایک کے لیے بھی دوسرے فریق کے وضو سے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ ان دونوں نے ایک ساتھ وضو کیا ہو یا ان دونوں میں سے کسی ایک نے پہلے وضو کر لیا ہو عام فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

پانچواں قول یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے جبکہ مرد جنابت کی حالت میں نہ ہو یا عورت حیض کی حالت میں نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما جمہور صحابہ اور تابعین سے اس بات کا جواز منقول ہے کہ مرد عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتا ہے، صرف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے مختلف ہے کہ ان کے نزدیک جنابت والے شخص یا حیض والی عورت کے وضو سے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے۔ (موطا امام مالک کی شرح) ”الاستدکار“ میں یہ احکام ذکر کیے گئے ہیں۔

جن احادیث میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کر سکتا، اس کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں۔

اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ جن احادیث میں اس طرز عمل کی اباحت کا تذکرہ ہے ان کے مقابلے میں ممانعت والی روایات ضعیف ہیں۔

دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس سے مراد اس پانی کو استعمال کرنے کی ممانعت ہے جو عورت کے جسم سے مس ہونے کے بعد گرتا ہے یعنی آب مستعمل ہے۔

تیسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہاں ممانعت کا حکم استحباب اور زیادہ فضیلت کے حوالے سے ہے۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

233- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

233- أخرجه البخاري في الغسل، باب هل يدخل الجنب يده في الإناء قبل أن يغسلها إذا لم يكن على يده قدر غير الجنابة (الحديث 263) بنحوه. وأخرجه النسائي في الغسل والتيمم، باب اغتسال الرجل والمرأة من لسانه من الماء واحد (الحديث 410). تحفة الأشراف (17452)

234- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا زَعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ اغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں پانی کے برتن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے جھگڑا کرتی تھی میں اور نبی اکرم ﷺ اس برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

235- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

236- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرْتَنِي خَالَتِي مَيْمُونَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی خالہ سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

237- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ يَقُولُ حَدَّثَنِي نَاعِمٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سَأَلَتْ ابْنَ عَبَّاسٍ الْمَرْأَةَ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ كَيْسَةً رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نَفِيضٍ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنْفِيَهُمَا ثُمَّ نَفِيضَ عَلَيْهَا الْمَاءَ . قَالَ الْأَعْرَجُ لَا تَذْكُرُ فَرْجًا وَلَا تَبَالَهُ .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ غسل کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ آداب کا خیال رکھے مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے ہم لوگ اپنے ہاتھوں پر پانی بہا کر انہیں اچھی طرح صاف کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنے جسم پر پانی بہاتے تھے۔

اعرج کہتے ہیں: یعنی وہ عورت فرج کا تذکرہ نہ کرے اور احمق اور بیوقوف عورتوں جیسی حرکتیں نہ کرے۔

234- اخرجہ البخاری فی الفسل، باب مباشرة الحائض (الحديث 299) بنحوه مطولا . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب الوضوء بفضل و ضوالمرأة (الحديث 77) بنحوه . و اخرجہ النسائی فی الطہارۃ، باب ذکر اغتسال الرجل و المرأة من نساءه من اناء واحد (الحديث 235) بنحوه، و فی الفسل و التيمم، باب اغتسال الرجل و المرأة من نساءه من اناء واحد (الحديث 411) . تحفة الاشراف (15983) .

235- تقدم من الطہارۃ، باب ذکر اغتسال الرجل و المرأة من نساءه من اناء واحد (الحديث 234) .

236- اخرجہ مسلم فی النحيض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنائہ و غسل و المرأة فی اناء واحد فی حاله واحدة و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 47) . و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی وضوء الرجل و المرأة من اناء واحد (الحديث 62) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننها، باب الرجل و المرأة يتسلان من اناء واحد (الحديث 377) . تحفة الاشراف (17067) .

237- الفقه دہ النسائی . تحفة الاشراف (18215) .

## 147 - باب ذِکْرِ النَّهْيِ عَنِ الْإِغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنْبِ

باب: جنبی کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

238 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مَغْتَسِلِهِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلِيَعْتَرِفَا جَمِيعًا .

☆☆ حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں میں ایک ایسے صاحب سے ملا جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے جس طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ صاحب چار سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہے تھے انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص روزانہ کنگھی کرے یا غسل کی جگہ پر پیشاب کرے یا کوئی مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرے یا عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرے البتہ وہ دونوں ایک ساتھ پانی حاصل کر سکتے ہیں۔

## 148 - باب الرَّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

239 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَصِيمٍ ح وَأَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ حَتَّى يَقُولَ "دَعِيَ لِي" . وَأَقُولُ أَنَا دَعِيَ لِي . قَالَ سُؤَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعِيَ لِي دَعِيَ لِي .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے، بعض اوقات آپ مجھ سے پہلے پانی حاصل کر لیتے تھے، بعض اوقات میں آپ سے پہلے پانی حاصل کر لیتی تھی، یہاں تک کہ آپ یہ فرمایا کرتے تھے: میرے لیے بھی پانی چھوڑ دو اور میں یہ کہا کرتی تھی کہ آپ میرے لیے پانی چھوڑ دیں۔ سوید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ آپ مجھ سے پہلے پانی حاصل کر لیتے تھے اور بعض اوقات میں آپ سے پہلے پانی حاصل کر لیتی تھی، میں یہ کہا کرتی تھی کہ میرے لیے بھی چھوڑ دیں، میرے لیے بھی چھوڑ دیں۔

238- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب النهي عن ذلك (الحديث 81) مختصراً . والحديث عند: أبي داود في الطهارة، باب في البول في المستحم (الحديث 28) . والنسائي في الزينة، الأخذ من الشعر (الحديث 5069) تحفة الأشراف (1554 و 1555) .

239- أخرجه مسلم في الحيض، باب القبل المستحب من الماء في غسل الجنابة و غسل الرجل و المرأة في أثناء و احد في حلة و احد و غسل احدهما بفضل الآخر (الهديث 46) . و أخرجه النسائي في الفسل و التيمم، باب الرخصة في ذلك (الحديث 412) . تحفة الأشراف

## 149 - باب ذِکْرِ الْإِغْتِسَالِ فِي الْقِصْعَةِ الَّتِي يُعَجَنُ فِيهَا

باب: اس برتن (میں پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹا گوندھا جاتا ہے

240 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمِيمُونَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي قِصْعَةٍ فِيهَا آثَرُ الْعَجِينِ .

☆ ☆ مجاہد سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہما ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے جو ایسا برتن تھا جس میں آٹے کے نشان موجود ہوتا تھا۔

## 150 - باب ذِکْرِ تَرْكِ الْمَرَأَةِ نَقْضَ ضَفَرِ رَأْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: عورت جب غسل جنابت کرتی ہے اس وقت اس کا سر کی مینڈھیوں کو نہ کھولنا

241 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفَرَ رَأْسِي أَفَأَنْقِضُهَا عِنْدَ غَسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ "إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَبِي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَتِيَّاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَفِيضِينَ عَلَى جَسَدِكَ ."

☆ ☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اپنے سر کی مینڈھیاں زور سے باندھی ہوئی ہوتی ہیں تو کیا میں غسل جنابت کے وقت انہیں کھولا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا دیا کرو اور پھر اپنے پانی جسم پر پانی ڈال لیا کرو۔

## 151 - باب ذِکْرِ الْأَمْرِ بِذَلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الْإِغْتِسَالِ لِلْأَحْرَامِ

باب: حیض والی عورت جب احرام باندھنے کے لیے غسل کرتی ہے اس کو اس بات کا حکم دینا

242 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَشْهَبُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ وَهَشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ لِقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطْفِئِ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَيَّ

240- أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل والمرأة يغتسلان من الماء واحد (الحديث 378) . تحفة الاشراف (18012) .  
241- أخرجه مسلم في الحيض ، باب حكم ضفالر المغتسله (الحديث 58) بنحوه . و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في المرأة هل تنقض شعرها عند الغسل (الحديث 251) بنحوه . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب هل تنقض المرأة شعرها عند الغسل (الحديث 105) بنحوه . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ماجاء في غسل النساء من الجنابة (الحديث 603) بنحوه . تحفة الاشراف (18172) .



رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "انْقِضِي رَأْسِكَ وَأَمْتِشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ." فَقَعَلْتُ  
 فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ "هَذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكَ."  
 قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ لَمْ يَرَوْهُ أَحَدًا إِلَّا أَشْهَبُ  
 ☆ ☆ عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال روانہ ہوئے تو  
 میں نے عمرے کا احرام باندھا جب میں مکہ آئی تو اس وقت مجھے حیض آچکا تھا اس لیے میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا، صفا  
 اور مروہ کی سعی نہیں کی، میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے سر کے بال کھول  
 دو اور ان میں کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرے کو ترک کر دو، میں نے ایسا ہی کیا جب ہم نے حج مکمل کر لیا تو نبی  
 اکرم ﷺ نے مجھے عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تعیم بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے  
 پہلے والے عمرے کی جگہ ہے۔

## 152 - باب ذِکْرِ غَسْلِ الْجَنْبِ يَدِيهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ

باب: جنبی شخص کا غسل کے وقت ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھونا

243 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي  
 أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
 اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَضِعَ لَهُ الْإِنَاءُ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ حَتَّى إِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ أَدْخَلَ يَدَهُ  
 الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنَى وَغَسَلَ فَرْجَهُ بِالْيُسْرَى حَتَّى إِذَا فَرَّغَ صَبَّ بِالْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى  
 فَعَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضَّمَصَّ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ مِلءًا كَفَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جَسَدِهِ .

☆ ☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل  
 جنابت کا ارادہ کرتے تھے تو آپ کے لیے پانی کا برتن رکھا جاتا تھا سب سے پہلے آپ دونوں ہاتھوں پر پانی اٹھیلے تھے آپ  
 برتن میں انہیں داخل کرنے سے پہلے ایسا کرتے تھے آپ دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کرتے  
 تھے پھر آپ دائیں ہاتھ کے ذریعے پانی اٹھیل کر اپنی شرمگاہ کو بائیں ہاتھ کے ذریعے دھوتے تھے جب آپ اس سے فارغ ہو  
 جاتے تو آپ دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر پھر ان دونوں کو دھو لیتے تھے پھر آپ کلی کرتے تھے پھر ناک میں

242- أخرجه البخاري في الحج، باب كيف تهل الحائض والنفساء (الحديث 1556) مطولاً، وفي المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4395) مطولاً. وأخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام، وانه يجوز افراد الحج والتمتع والقرآن وجواز ادخال الحج على العمرة ومتى يحل القارن من نسكه (الحديث 111) مطولاً. وأخرجه ابوداؤد في المناسك (الحج)، باب في الراد الحج (الحديث 1781) مطولاً. وأخرجه النسائي في مناسك الحج، في المهلة بالعمرة تحيض وتخاف فوت الحج (الحديث 2763) مطولاً. والحديث عند البخاري في الحج، باب طواف القارن (الحديث 1638). تحفة الاشراف (16591 و 17175).

243- الفرده النسائي، وياتي في الطهارة، باب ذكر عدد غسل اليدين قبل ادخالهما الاناء (344) بنحوه، وازالة الجنب الاذى عن جسده بعد غسل يديه (245) بنحوه. و باب اجادة الجنب غسل يديه بعد ازالة الاذى عن جسده (الحديث 246) بنحوه تحفة الاشراف (17737).

پانی ڈالتے تھے ایسا آپ تین مرتبہ کرتے تھے پھر آپ دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالتے تھے پھر اپنے جسم پر پانی ڈالتے تھے۔

### 153 - باب ذِکْرِ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ ادْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ

باب: دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے کتنی مرتبہ دھویا جائے؟

244 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْضِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثُمَّ يَفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ .

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے پھر آپ اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے پھر دونوں ہاتھوں کو دھوتے تھے پھر کلی کرتے تھے پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے پھر باقی جسم پر پانی ڈال لیتے تھے۔

### 154 - باب إِزَالَةِ الْجُنْبِ الْأَذَى عَنِ جَسَدِهِ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ

باب: ہاتھوں کو دھونے کے بعد جنبی شخص کا اپنے جسم سے نجاست کو صاف کرنا

245 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ أَنبَانَا النَّضْرُ قَالَ أَنبَانَا شُعْبَةُ قَالَ أَنبَانَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِالْاِنَاءِ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ مَا عَلَى فِجْدَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَمَضَّمُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ .

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی کا برتن رکھا جاتا تھا پھر آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر انہیں دھویا کرتے تھے پھر آپ دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس کے ذریعے اپنے زانو پر لگی ہوئی (منی) کو دھوتے تھے پھر آپ دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر آپ کلی کرتے تھے

244-تقديم في الطهارة، ذكر غسل الجنب يديه قبل ان يدخلها الاناء (الحديث 243) .

245-تقديم في الطهارة، ذكر غسل الجنب يديه قبل ان يدخلها الاناء (الحديث 243) .

پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے تھے اور پھر پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

## 155 - باب إِعَادَةِ الْجُنْبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنْ جَسَدِهِ

باب: اپنے جسم پر موجود نجاست کو صاف کرنے کے بعد جنبی شخص کا دوبارہ ہاتھ دھونا

246 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ وَصَلَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَيَغْسِلُ قَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ - قَالَ عُمَرُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ قَالَ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَاتٍ - ثُمَّ يَتَمَضَّمُ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ -

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے پھر دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے اور جو چیز آپ کے جسم پر لگی ہوتی تھی اسے دھوتے تھے پھر آپ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر تین مرتبہ انہیں دھوتے تھے پھر آپ تین مرتبہ کلی کرتے تھے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے تھے تین مرتبہ منہ دھوتے تھے پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی بہاتے تھے پھر پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

## 156 - باب ذِكْرِ وَضُوءِ الْجُنْبِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب: جنبی شخص کا غسل جنابت کرنے سے پہلے وضو کرنا

247 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابِعَهُ الْمَاءَ فَيَخْلِلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهِ كُلِّهِ -

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر اپنے ہاتھ پانی میں داخل کر کے اس پانی کے ذریعے بالوں کی جڑوں کے درمیان خلال کیا کرتے تھے پھر تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کے ذریعے سر پر پانی بہاتے تھے پھر باقی پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

246-تقدیم فی الطہارۃ، ذکر غسل الجنب یدہ قبل ان یدخلها الاناء (الحديث 243) .

247-اخرجه البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 248) . تحفة الاشراف (17164) .

## 157 - باب تَخْلِيلِ الْجُنْبِ رَأْسَهُ

باب: جنبی شخص کا اپنے سر میں خلل کرنا

248- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ أَنبَانَا يَحْيَى قَالَ أَنبَانَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ غُسَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ وَيُخَلِّلُ رَأْسَهُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى شَعْرِهِ ثُمَّ يَفْرِغُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے طریقے کے بارے میں یہ بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر وضو کرتے تھے پھر اپنے سر مبارک کا خلل کرتے تھے یہاں تک کہ پانی آپ کے بالوں تک پہنچ جاتا تھا پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

249- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشْرِبُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَحْنِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنے سر میں خلل کرتے تھے پھر اس پر تین لپ پانی بہا دیتے تھے۔

## 158 - باب ذِكْرِ مَا يَكْفِي الْجُنْبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

باب: جنبی شخص کے لیے سر پر کس حد تک پانی بہانا کافی ہے؟

250- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِنِّي لَا غُسْلُ كَذَا وَكَذَا .

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمَا أَنَا فَأَفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكْفٍ ."

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے لوگوں کے درمیان غسل کے بارے میں بحث ہو گئی کسی نے کہا: میں اس اس طرح غسل کرتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی بہا لیتا ہوں۔

248- انفرادیہ النسائی . تحفة الاشراف (17331) .

249- انفرادیہ النسائی . تحفة الاشراف (16937) .

250- أخرجه البخاري في الفسل ، باب من افاض على راسه ثلاثاً (الحديث 254) مختصراً . وأخرجه مسلم في الحنض ، باب استحباب افاضة الماء على الرأس وغيره ثلاثاً (الحديث 54) و (الحديث 55) . مختصراً . وأخرجه ابوداؤد في الطهارة ، باب في الفسل من الجنابة (الحديث 239) . وأخرجه النسائي في الفسل و التيمم ، باب ما يكفي الجنب من افاضة الماء على راسه (الحديث 423) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنتها ، باب في الفسل من الجنابة (الحديث 575) مختصراً . تحفة الاشراف (3186) .

## 159 - باب ذِکْرِ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ

251 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ - وَهُوَ ابْنُ صَفِيَّةَ - عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَخْبَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ "خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكِ فَتَطَهَّرِي بِهَا". قَالَتْ وَكَيْفَ اتَّطَهَّرُ بِهَا فَاسْتَرَّ كَذَا ثُمَّ قَالَ "مُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي بِهَا". قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَجَذَبْتُ الْمَرْأَةَ وَقُلْتُ تَتَّبِعِينَ بِهَا أَثَرَ اللَّحْمِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے بعد غسل کا طریقہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے بتایا: وہ کس طرح غسل کرے گی پھر آپ نے اسے فرمایا کہ تم مشک لگی ہوئی روٹی لو اور اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کس طرح پاکیزگی حاصل کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس طرح اپنے منہ پر چادر رکھتے ہوئے فرمایا: سبحان اللہ! تم اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور اسے بتایا: تم اس کے ذریعے خون کے نشان کو صاف کرو۔

## 160 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ

باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا

252 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنبَأَنَا الْحَسَنُ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غسل کر لینے کے بعد (از سر نو) وضو نہیں کرتے تھے۔

## 161 - باب غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ فِي غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِي يَغْتَسِلُ فِيهِ

باب: جس جگہ پر غسل کیا ہو وہاں سے ہٹ کر پاؤں دھونا

253 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَيْسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

251- اخرجہ البخاری فی الحیض ، باب ذلك المرأة نفسها اذا تطهرت من الحيض و كيف تغسل و تاخر فرصة منسكة فتبع ابو الدم (الحديث 314) ، و باب غسل المحيض (الحديث 315) بنحوه . و في الاعتصام بالكتاب و السنة ، باب الاحكام التي تعرف بالدلائل (الحديث 60) . و اخرجہ النسائي في الغسل و التيمم ، باب العمل في الغسل من الحيض (الحديث 425) . تحفة الاشراف (17859) .

252- اخرجہ الترمذي في الطهارة ، باب ما جاء في الوضوء بعد الغسل (الحديث 107) . و اخرجہ النسائي في الغسل و التيمم ، باب ترك الوضوء بعد الغسل (الحديث 428) . و اخرجہ ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب في الوضوء بعد الغسل (الحديث 579) . تحفة الاشراف (16019 و 16025) .

حَدَّثَنِي عَمَلِيٌّ مِيمُونَةُ قَالَتْ أَذْكَبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَعَسَلَ كَفِّهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ بِيَمِينِهِ فِي الْإِنَاءِ فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَيَّ فَرَجِهِ ثُمَّ غَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ لَدَلْكَهَا دَلْكًَا شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَيَّ رَأْسَهُ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ مِلءَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنِ مَقَامِهِ فَعَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ اتَّيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میری خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا آپ نے پہلے دونوں ہتھیلیوں کو دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ دھویا پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کر کے اس کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو پانی میں ڈالا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے دھویا پھر آپ نے اپنا بائیں ہاتھ زمین پر اچھی طرح سے مل کر صاف کیا پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا پھر آپ نے اپنے سر مبارک پر پانی کے تین لپ یعنی دونوں ہتھیلیوں کو بھر کر پانی بہایا پھر آپ نے اپنے پورے جسم کو دھویا پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے پاؤں دھوئے۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت میں رومال پیش کیا تو آپ نے اسے قبول نہیں کیا۔

## 162 - باب تَرَكَ الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: غسل کر لینے کے بعد رومال استعمال نہ کرنا

254 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ فَأَتَى بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَمْسَهُ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هَكَذَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے غسل کیا، آپ کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے استعمال نہیں کیا اور ہاتھ سے ہی جسم پر موجود پانی کو پونچھ لیا۔

253 - أخرجه البخاري في الفسل ، باب الوضوء قبل الفسل (الحديث 249) و باب الفسل مرة واحدة (الحديث 257) بنحوه مختصراً . و باب المضمضو الاستشاق في الجنابة (الحديث 259) بنحوه ، و باب تفريق الفسل (الحديث 265) بنحوه مختصراً . و باب من أفرغ يمينه على شماله في الفسل (الحديث 266) بنحوه ، و باب من توضع في الجنابة ثم غسل سائر جسده و لم يعد غسل مواضع الوضوء مرة أخرى (الحديث 274) بنحوه ، و باب نفض اليدين من الفسل عن الجنابة (الحديث 276) بنحوه ، و باب التستر في الفسل عند الناس (الحديث 281) بنحوه مختصراً . و أخرجه مسلم في الحيض ، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 37) . و أخرجه ابو داؤد في الطهارة ، باب في الفسل من الجنابة (الحديث 245) بنحوه مطولاً . و أخرجه الترمذي في الطهارة ، باب ما جاء في الفسل من الجنابة (الحديث 10300) بنحوه مختصراً . و أخرجه النسائي في الفسل و التيمم ، باب ازالة الجنب الاذي عنه قبل افاضة الماء عليه (الحديث 416) بنحوه مختصراً ، و باب مسح اليد بالارض بعد غسل الفرج (الحديث 417) . و الحديث عند: البخاري في الفسل ، باب مسح اليد بالتراب ليكون اتقى (الحديث 260) . تحفة الاشراف (18064) .

254 - انفرادہ النسائي . تحفة الاشراف (6351) . و الحديث عن مسلم في الحيض ، باب تستر المقتسل بحوب و نحوه (الحديث 73) و النسائي في الفسل و التيمم ، باب الاستحار عند الاغتسال (الحديث 406) ، و باب الفسل مرة واحدة (الحديث 426) .

## 163 - باب وُضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے کا ارادہ کرے اس وقت وضو کر لے

255- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ عَمْرُو كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ - زَادَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ - وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا یا سونے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ وضو کر لیتے تھے۔

عمرو نامی راوی نے روایت کے الفاظ میں اختلاف نقل کیا ہے اور انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نماز کے وضو کا سا وضو کرتے تھے۔

## 164 - باب اِقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے لگے تو اس کا صرف ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا

256- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو وضو کر لیتے تھے اور جب کچھ کھانا ہوتا تھا تو اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے تھے۔

255- أخرجه مسلم في المحيض، باب جواز نوم الجنب، و استحباب الوضوء له و غسل الفرج إذا أراد أن يأكل أو يشرب أو ينام أو يجامع (الحديث 22)، و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من قال: يتوضأ الجنب (الحديث 224 ص). و أخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، ما عليه إذا أراد أن ينام و ذكر اختلاف الناقلين لخبر عائشة في ذلك (الحديث 161). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في الجنب يأكل و يشرب (الحديث 591) تحفة الاشراف (15926). و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المنديل بعد الوضوء و بعد الغسل (الحديث 467).

256- أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الجنب يأكل (الحديث 233). و أخرجه النسائي في الطهارة، باب اقتصار الجنب على غسل يديه إذا أراد أن يأكل أو يشرب (الحديث 257). و في عشرة النساء من الكبرى، ما عليه إذا أراد أن ينام و ذكر اختلاف الناقلين لخبر عائشة في ذلك (الحديث 159 و 160). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب من قال يجزئه غسل يديه (الحديث 593) مختصراً و الحديث: عند مسلم في المحيض، باب جواز نوم الجنب، و استحباب الوضوء له و غسل الفرج إذا أراد أن يأكل أو يشرب أو ينام أو يجامع (الحديث 21). و ابي داؤد في الطهارة، باب الجنب يأكل (الحديث 222). و النسائي في الطهارة، باب وضوء الجنب إذا أراد أن ينام (الحديث 258)، و في عشرة النساء من الكبرى ما عليه إذا أراد أن ينام و ذكر اختلاف الناقلين لخبر عائشة في ذلك (الحديث 157 و 158). و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب من قال: لا ينام الجنب حتى يتوضأ و وضوء و الصلاة (الحديث 584). انظر: تحفة الاشراف للمزي (17769).

جنبی شخص جب کچھ کھانے یا پینے کا ارادہ کر لے تو اس کا اپنے دونوں ہاتھوں کو دھونے پر اکتفاء کرنا۔

## 165 - باب اِقْتِصَارِ الْجُنْبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے یا پینے کا ارادہ کرے تو اس کا دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفا کرنا

257 - أَحْمَدُ بْنُ مُوَيْدَةَ بْنِ نَصْرِ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ - قَالَتْ - غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو آپ وضو کر لیتے تھے اور جب کچھ کھانا یا پینا ہوتا تھا تو دونوں ہاتھ دھو کر پھر کچھ کھاتے یا پیتے تھے۔

## 166 - باب وُضُوءِ الْجُنْبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

باب: جنبی شخص جب سونے لگے تو وضو کرے

258 - أَحْمَدُ بْنُ مُوَيْدَةَ بْنِ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو آپ سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

### شرح

علامہ یعنی لکھتے ہیں، شیخ ابو عمر بن عبدالبر اندلسی اپنی کتاب ”التمہید“ میں تحریر کرتے ہیں، علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے کہ حالت جنابت میں سوتے وقت وضو کرنے کا حکم کیا ہے؟ اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ حکم استحباب کے لیے ہے ایسا کرنا واجب نہیں ہے تاہم اہل علم کا ایک گروہ اسی بات کا بھی قائل ہے کہ جنبی شخص کو جس وضو کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد صرف شرم گاہ، جسم کے کسی دوسرے حصے پر لگی ہوئی نجاست یا دونوں ہاتھ دھونا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت منقول ہے کہ وہ حالت جنابت میں سوتے وقت مکمل وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

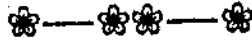
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنبی اس وقت تک نہ سوئے جب تک نماز کا سا وضو نہ کر لے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک جنبی شخص کے لیے وضو کیے بغیر سونے میں کوئی

257-تقدیم فی الطہارۃ، باب اقتصار الجنب علی غسل یدیه اذا اراد ان یا کل (الحدیث 256) . و لیس فیہ (او یشرّب) .

258-تقدیم فی الطہارۃ، باب اقتصار الجنب علی غسل یدیه اذا اراد ان یا کل (الحدیث 256) .



حرج نہیں ہے۔ (مخلص)



259 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ "إِذَا تَوَضَّأَ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ وضو کر لے (تو پھر سو سکتا ہے)۔

### 167 - بَابُ وَضُوءِ الْجُنُبِ وَغَسَلِ ذَكَرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

باب: جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کا وضو کرنا اور اپنی شرمگاہ کو دھولینا

260 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَضَيَّعَ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَوَضَّأَ وَغَسَلَ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمَ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ بعض اوقات انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وضو کرو اپنی شرمگاہ کو دھولو اور پھر سو جاؤ۔

### 168 - بَابُ فِي الْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَتَوَضَّأَ

باب: جب کوئی جنبی شخص وضو نہ کرے (تو اس کا حکم)

261 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ ح وَأَبَانَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ عَنْ 259 - أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الْحَيْضِ، بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ، وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لَهُ وَغَسْلِ الْفَرْجِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَوْ يَجَامَعَ (الْحَدِيثُ 23). وَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الطَّهَارَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ (الْحَدِيثُ 120). تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (8178) وَ (10552).

260 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْفَسْلِ، بَابُ الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ يَنَامَ (الْحَدِيثُ 290). وَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الْحَيْضِ، بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ، وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لَهُ وَغَسْلِ الْفَرْجِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَوْ يَجَامَعَ (الْحَدِيثُ 25). وَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ، بَابُ فِي الطَّنْبِ يَنَامَ (الْحَدِيثُ 221). وَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي عَشْرَةِ النِّسَاءِ مِنَ الْكِبَرِيِّ، ذِكْرَ ائْتِخَافِ النَّاقِلِينَ لِخَيْرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي ذَلِكَ (الْحَدِيثُ 170). تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (7224).

261 - أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ، بَابُ فِي الْجُنُبِ يُوَخَّرُ الْفَسْلُ (الْحَدِيثُ 227)، وَ فِي اللَّيَاسِ، بَابُ فِي الصُّورِ (الْحَدِيثُ 4152). وَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي الصَّيْدِ وَ الذَّبَائِحِ، ائْتِخَافِ الْمَلَائِكَةِ مِنْ دُخُولِ بَيْتِ فِيهِ كَلْبٌ (الْحَدِيثُ 4292). وَ الْحَدِيثُ عِنْدَ: ابْنِ مَاجَةَ فِي اللَّيَاسِ، بَابُ الصُّورِ فِي الْبَيْتِ (الْحَدِيثُ 3250). تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (10291).

أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ ."

☆ ☆ حضرت علیؑ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہوتی ہے یا کتا ہوتا ہے یا جنبی شخص ہوتا ہے۔

### 169 - باب فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ

باب: جب جنبی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے (تو اس کا حکم)

262 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ ."

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدریؓ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص (ایک مرتبہ صحبت کر لینے کے بعد) دوبارہ کرنا چاہے تو پہلے وضو کرے۔

### 170 - باب إِيَابِ النِّسَاءِ قَبْلَ أَحْدَاثِ الْغُسْلِ

باب: غسل کرنے سے پہلے بیوی سے دوبارہ صحبت کرنا

263 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ - قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ يَغْسِلُ وَاحِدٍ .

☆☆ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں، بعض اوقات نبی اکرم ﷺ ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کر لیتے تھے پھر بعد میں ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

264 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلِ وَاحِدٍ .

262- اخرجہ مسلم فی الحیض ، باب جواز نوم الجنب ، و استحباب الوضوء له و غسل الفرج اذا اراد ان ياكل او يشرب او ينام او يجمع (الحديث 27) مطولاً . و اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ ، باب الوضوء لمن اراد ان يعود (الحديث 220) بنحوه مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ ، باب ما جاء فی الجنب اذا اراد ان يعود توطأ (الحديث 141) بنحوه مطولاً . و اخرجہ النسائی فی عشرة النساء من الکبری ، ما علی من اتى المرأة ثم اراد ان يعود (الحديث 152 و 153) . و اخرجہ ابن ماجه فی الطہارۃ و سننہا ، باب فی الجنب اذا اراد العود توطأ (الحديث 587) مطولاً . تحفة الاشراف (4250) .

263- اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ ، باب فی الجنب يعود (الحديث 218) . تحفة الاشراف (568) .  
264- اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ ، باب ما جاء فی الرجل يطوف علی نساءه بغسل واحد (الحديث 140) . و اخرجہ النسائی فی عشرة النساء من الکبری ، طواف الرجل علی نساءه و الاقتصار علی غسل واحد و ذکر الاختلاف علی معمر فی خبر انس فی ذلك (الحديث 150) . و اخرجہ ابن ماجه فی الطہارۃ و سننہا ، باب ما جاء فیمن يغتسل من جميع نساءه غسلًا واحداً (الحديث 588) . تحفة الاشراف (1336) .

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

## 171 - باب حَجْبِ الْجُنْبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب: جنبی شخص کے لیے قرآن کی تلاوت کی ممانعت

265 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيًّا أَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةُ .

☆ ☆ عبد اللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ دو آدمی بھی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء سے تشریف لا کر (وضوء کیے بغیر) قرآن کی تلاوت بھی کر لیتے تھے ہمارے ساتھ گوشت بھی کھا لیتے تھے جنابت کے علاوہ کوئی بھی چیز آپ کے تلاوت کرنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔

شرح

حیض والی عورت اور جنبی شخص کے لئے قرآن کی تلاوت کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

”حیض والی عورت، جنبی شخص اور نفاس والی عورت قرآن نہیں پڑھ سکتے ہیں۔“

اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”حیض والی عورت اور جنابت والا شخص قرآن کا کوئی حصہ نہیں پڑھ سکتے۔“

یہ روایت امام مالک کے خلاف حجت ہے کیونکہ انہوں نے حیض والی عورت (کے لیے تلاوت کی اجازت دی ہے) اور یہ روایت اپنے اطلاق کی وجہ سے ایک آیت سے کم حصے کو بھی شامل ہوگی، اس اعتبار سے یہ امام طحاوی کے خلاف حجت ہوگی جنہوں نے اسے جائز قرار دیا ہے، یہ لوگ (یعنی حیض، جنابت اور نفاس والی عورت) مصحف (قرآن مجید) کو صرف اس کے غلاف کے ساتھ تھام سکتے ہیں۔

.....

266 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو يُوسُفَ الصَّيْدِيُّ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا

265 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في الجنب يقرأ القرآن (الحديث 229) مطولاً . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال ما لم يكن جنباً (الحديث 146) بمعناه مختصراً . و أخرجه النسائي في الطهارة، باب حجب الجنب من قراءة القرآن (الحديث 266) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنهه، باب ما جاء في قراءة القرآن على غير طهارة (الحديث 594) . تحفة الاشراف (10186) .

266 - تقدم في الطهارة ، باب حجب الجنب من قراءة القرآن (الحديث 265) .

الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِيمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَيَّ بِكُلِّ حَالٍ لَيْسَ الْجَنَابَةُ .

☆☆ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرمؐ ہر حالت میں جبکہ وہ جنابت کی حالت نہ ہو قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

## 172 - باب مَمَاسَةِ الْجُنُبِ وَمَجَالَسَتِهِ

باب: جنبی شخص کو چھونا یا اس کے ساتھ بیٹھنا

267 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَسَحَهُ وَدَعَا لَهُ - قَالَ - فَرَأَيْتَهُ يَوْمًا بُكْرَةً فِحَدَّثْتُ عَنْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ "إِنِّي رَأَيْتُكَ فِحَدَّثْتُ عَنِّي . " فَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَحَشِيتُ أَنْ تَمَسَّنِي . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ . "

☆☆ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرمؐ جب اپنے کسی صحابی سے ملتے تھے تو آپ اس پر ہاتھ پھیرتے تھے اور اس کے لیے دعا کیا کرتے تھے ایک مرتبہ میری صبح کے وقت آپ سے ملاقات ہوئی تو میں نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا بعد میں دن چڑھنے کے بعد جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا، لیکن تم نے مجھے دیکھ کر راستہ تبدیل کر لیا، میں نے عرض کی: میں اس وقت جنابت کی حالت میں تھا، مجھے یہ اندیشہ تھا کہ آپ مجھے چھو نہ لیں، نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

268 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ . فَأَهْوَى إِلَيَّ فَقُلْتُ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ "إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ . "

☆☆ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرمؐ کی ان سے ملاقات ہوئی، حضرت حذیفہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے، نبی اکرمؐ میری طرف بڑھے تو میں نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں ہوں، نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

269 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ .

267-انفردہ النسائی . تحفة الاشراف (3392) .

268-اخرجه مسلم في الحيض ، باب الدليل على ان المسلم لا ينجس (الحديث 116) بنحوه مطولا . و اخرجه بورداؤد في الطهارة ، باب في الجنب يصفح (الحديث 230) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و مستها ، باب مصافحة الجنب (الحديث 535) بنحوه مطولا . تحفة الاشراف (3339) .

عَنْهُ فَأَغْتَسَلَ فَقَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ "أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ."  
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَقَيْتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكْرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ . فَقَالَ "سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ  
الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ملے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک طرف ہٹ گیا بعد میں غسل کر کے (میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی غیر موجودگی کا پتہ چل گیا تھا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: ابو ہریرہ! تم کہاں چلے گئے تھے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی اس وقت میں جنابت کی حالت میں تھا تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں غسل کرنے سے پہلے آپ کے ساتھ بیٹھوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! مؤمن ناپاک نہیں ہوتا۔

### 173 - باب استِخْدَامِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا

270 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ "يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي التُّوْبَ ."  
فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَصَلِّي . قَالَ "إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكَ ."  
فَنَاوَلْتُهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! مجھے ایک کپڑا پکڑا دو انہوں نے عرض کی: میں نماز نہیں پڑھتی (یعنی میں حیض کی حالت میں ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو وہ کپڑا پکڑا دیا۔

271 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَأَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

269- أخرجه البخاري في الفسل، باب عرق الجنب، و ان المسلم لا ينجنس (الحديث 283)، و باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره (الحديث 285) بنحوه مختصراً . و أخرجه مسلم في الحيض، باب الدليل على ان المسلم لا ينجنس (الحديث 371 رقم عام). و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب يصفح (الحديث 231) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في مصافحة الجنب (الحديث 124) نحوه . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب مصافحة الجنب (الحديث 534) . تحفة الاشراف (14648) .

270- أخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها و ترجيله و طهارة سرورها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 13) . و أخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب استخدام الحائض (الحديث 381) تحفة الاشراف (3443) .

271- أخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها و ترجيله و طهارة سرورها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 11 أو 12) . و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الحائض تناول من المسجد (الحديث 261) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الحائض تناول الشيء من المسجد (الحديث 134) . و أخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب استخدام الحائض (382) . تحفة الاشراف (17446) .

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَارِيضِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ". قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَتْ حَائِضُكَ فِي يَدِكَ". أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں سے فرمایا: مجھے ایک کپڑا پکڑا دو انہوں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## 174 - بَابُ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حیض والی عورت کا مسجد میں چٹائی پکڑانا

272 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنبُوحٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ أَحَدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ أَحَدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ.

★★ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک کی گود میں اپنا سر رکھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ اسی طرح ہم میں سے کوئی ایک خاتون چٹائی پکڑ کر اسے مسجد میں بچھا دیتی۔ حالانکہ وہ اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

## 175 - بَابُ فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: جو شخص ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے کہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہے

اور وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہو

273 - أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَنبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ أَحَدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ.

272- تفسرہ النسائی، و سبانی فی الحيض و الاستحاضة، و بسط الحائض الخمره في المسجد (الحديث 383). تحفة الاشراف (18086).

273- أخرجه البخاري في الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته هي حائض (الحديث 297) بنحوه، و في التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الملقح بالقرآن مع سفرة الكرام البررة، و زينوا القرآن بأصواتكم (الحديث 7549) بنحوه. و أخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض و رأس زوجها و ترجميله و طهاره سورها و الامتلاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 15) بنحوه. و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في مواكبة الحائض و مجامعها (الحديث 260). و أخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب الرجل يقرأ القرآن و رأسه في حجر امرأته و هي حائض (الحديث 379). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب الحائض تناول الشيء من المسجد (الحديث 634) بنحوه. تحفة الاشراف (17858).

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک کی گود میں ہوتا تھا وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی، لیکن نبی اکرم ﷺ قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

## 176 - باب غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا

274 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُومِي إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے اس وقت جب آپ اعتکاف کی حالت میں ہوتے تھے تو میں اسے دھویا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

275 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَذَكَرَ الْخَرُّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ إِلَى رَأْسِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں سے اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے حالانکہ آپ اس وقت اعتکاف کی حالت میں ہوتے تھے میں اسے دھویا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

276 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کے بالوں میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

277 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ ح وَابْنًا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِثْلَ ذَلِكَ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

274- اخرجہ البخاری فی العیض، باب مباشرة العائض (الحديث 301)، و فی الاعتكف، باب غسل المعتكف (الحديث 2031). واخرجه مسلم فی العیض، باب جواز غسل العائض رأس زوجها و ترجمه و طهارة سورها و الاتكاء فی حجرها و قراءة القرآن فیہ (الحديث 10) بنحوه. و اخرجہ النسائی فی العیض و الاستحاضة، غسل العائض رأس زوجها (الحديث 385). تحفة الاشراف (15990).

275- اخرجہ مسلم فی العیض، باب جواز غسل العائض رأس زوجها و ترجمه و طهارة سورها و الاتكاء فی حجرها و قراءة القرآن فیہ (الحديث 8). تحفة الاشراف (16394).

276- اخرجہ البخاری فی العیض، باب غسل العائض رأس زوجها و ترجمه (الحديث 295)، و فی اللباس، باب ترجیل العائض زوجها (الحديث 5925). و اخرجہ الترمذی فی الشمائل، باب ما جاء فی ترجیل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 31). و اخرجہ النسائی فی العیض و الاستحاضة، غسل العائض رأس زوجها (الحديث 387) تحفة الاشراف (17154).

277- اخرجہ البخاری فی اللباس، باب ترجیل العائض زوجها (الحديث 5925) تحفة الاشراف (16604).

## 177 - باب مَوَاکَلَةِ الْحَائِضِ وَالشَّرْبِ مِنْ سُورِهَا

باب: حیض والی عورت کے جوٹھے کو کھانا یا پینا

278 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحِ بْنِ هَانٍ - عَنْ أَبِيهِ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلْتُهَا هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَأَكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَأْخُذُ الْعَرَقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرَقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَيَأْخُذُهُ فَاشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ .

☆ ☆ شرح بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت اپنے شوہر کے ساتھ کچھ کھا سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ مجھے بلا تھے اور میں آپ کے ساتھ کھایا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات ہڈی والا گوشت مجھے پکڑاتے اور مجھے قسم دے کر اصرار کرتے کہ میں اسے کھا لوں میں اسے اپنے دانتوں کے ذریعے نوچ کر کھا کر پرے رکھ دیتی تو نبی اکرم ﷺ اس کو اٹھالیتے اور اپنے دانتوں کے ساتھ اس گوشت کو نوچ کر کھاتے۔ آپ اپنا منہ مبارک اس جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوا ہوتا تھا اسی طرح آپ مشروب منگواتے تو مجھے اس بارے میں قسم دیتے (یعنی اصرار کرتے) آپ خود پینے سے پہلے وہ مجھے دیتے تو میں اسے لے کر پی لیتی پھر میں اسے رکھ دیتی تو نبی اکرم ﷺ اس برتن کو لیتے اور اس میں سے پیتے پیالے میں آپ اپنا منہ مبارک اس جگہ پر رکھتے تھے جس جگہ میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

279 - أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحِ بْنِ هَانٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاةَ عَلِيٍّ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي اشْرَبَ مِنْهُ فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُورِي وَأَنَا حَائِضٌ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے تھے جس جگہ منہ رکھ کر میں نے پانی پیا ہوتا تھا اور آپ میرے بچائے ہوئے پانی کو پی لیا کرتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

## 178 - باب الْإِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کی بچائی ہوئی کھانے یا پینے کی چیز سے نفع حاصل کرنا

280 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحِ بْنِ هَانٍ قَالَ

278-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحدیث 70) .

279-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحدیث 70) .



سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ قِمِي فَيَضَعُهُ عَلَيَّ فِيهِ .

★★ مقدم بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میری طرف بڑھاتے تھے تو میں اس میں سے پی لیتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں وہ آپ کو دے دیتی تھی تو آپ اہتمام کے ساتھ اسی جگہ پر اپنا منہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

281- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ سُورِجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ وَأَنَا لُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ لَأَهْ عَلَيَّ مَوْضِعَ قِمِي فَيَشْرَبُ وَالْعَرَقُ وَالْعَرَقُ وَأَنَا حَائِضٌ وَأَنَا لُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ لَأَهْ عَلَيَّ مَوْضِعَ قِمِي .

★★ مقدم بن شریح اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں کچھ پیتی تھی جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں اس برتن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا دیتی تھی اور آپ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور پھر وہاں سے پانی پی لیتے تھے اسی طرح میں کوئی ہڈی والا گوشت کھاتی تھی جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا دیتی تھی آپ بھی اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

## 179 - باب مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ لیٹنا

282- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ح وَأَبَانَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْمَةِ إِذْ حِضَّتْ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنْفَسِتِ . " قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَيْمَةِ .

★★ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی

280- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

281- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

282- اخرجہ البخاری فی الحيض، باب من سمي النفس. حیضاً (الحديث 298)، و باب النوم مع الحائض و هي في ليلها (الحديث 322) مطولاً، و باب من اتخذ ثياب الحيض سوى ثياب الطهر (الحديث 323)، و في الصوم، باب القبلة للصائم (الحديث 1929) مطولاً، و اخرجہ مسلم في الحيض، باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد (الحديث 5) مطولاً، و اخرجہ النسائي في الحيض و الاضطجاع، مضاجعة الحائض، في ثياب حوضتها (الحديث 369). تحفة الاشراف (18270) .

اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ہی لحاف میں لیٹنا ہوئی تھی اس دوران مجھے حیض آ گیا، میں وہاں سے نکلی پھر میں نے حیض کے کپڑے پہن لیے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے مجھے پاس بلایا اور میں آپ کے ساتھ اسی لحاف میں لیٹ گئی۔

283 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى بِمَا لَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَامًا يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْتُ فِي الشَّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِتٌ أَوْ حَائِضٌ فَإِنِ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعُدَّهُ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ فَإِنِ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يَعُدَّهُ وَصَلَّى فِيهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی لحاف میں رات بسر کر دیتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اگر اس حیض کا کچھ حصہ آپ کے جسم پر لگ جاتا تو آپ اس جگہ کو دھو دیتے تھے اسے زیادہ نہیں دھوتے تھے پھر آپ اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے پھر آپ واپس اسی لحاف میں آ کر لیٹ جاتے تھے پھر اگر آپ کے جسم پر حیض کا خون لگ جاتا تو پھر آپ ایسا ہی کرتے تھے لیکن اسے زیادہ نہیں دھوتے تھے پھر اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

## 180 - باب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

284 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِخْدَانَنَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کو یہ ہدایت کرتے تھے یعنی اس وقت جب وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اپنے تہبند کو اچھی طرح باندھ لے اور پھر نبی اکرم ﷺ اس خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

285 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

283- أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرجل يصيب منها ما دون الجماع (الحديث 269)، وفي النكاح، باب في اتیان الحائض و مباشرتها (الحديث 2166). و أخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب نوم الرجل مع حليلته في الشعار الواحد و هي حائض (370)، و في القبلة، الصلاة في الشعار (الحديث 772). تحفة الاشراف (16067).

284- انفرده النسائي و سباني في الحيض و الاستحاضة، مباشرة الحائض (الحديث 371). تحفة الاشراف (17420).

285- أخرجه البخاري في الحيض، باب مباشرة الحائض، باب الحائض (الحديث 300) بنحوه، و في الاعتكاف، باب غسل المعتكف (الحديث 2031) بنحوه. و أخرجه مسلم في الحيض، باب مباشرة الحائض فوق الازار (الحديث 1). و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الرجل يصيب منها ما دون الجماع (الحديث 268). و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في مباشرة الحائض (الحديث 132) بنحوه. و أخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، مباشرة الحائض (الحديث 372)، و في عشرة النساء من الكبرى، مضاجعة الحائض و مباشرتها (الحديث 233)، و الرخصة في ان تحدث المرأة بما يكون بينها و بين زوجها (الحديث 242). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما للرجل من امراته اذا كانت حائضًا (الحديث 636) تحفة الاشراف (15982).

كَانَتْ إِحْدَانًا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَزَرَ ثُمَّ يَبْشُرُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے کسی ایک کو جب حیض آتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اسے یہ بات کرتے تھے کہ وہ تہبند باندھ لے پھر آپ اس کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

286- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ وَاللَيْثِ عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيَّةَ - وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ نَدْبَةً - مَوْلَاةً مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشُرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَلْغُ أَنْصَابَ الْفَعْحَذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ . فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهِ .

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ مباشرت کر لیا کرتے تھے جبکہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی اس وقت اس خاتون نے تہبند باندھا ہوا ہوتا تھا جو نصف ران یا گھٹنوں تک آتا تھا (یہاں پر یہ شک راوی کو ہے)۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس خاتون نے کپڑا اچھی طرح باندھا ہوا ہوتا تھا۔

## 181- باب تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر: ”لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں“

287- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةَ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَمْ يُبَشِّرُوهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى) الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُبَشِّرُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہودیوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان میں سے کسی عورت کو حیض آ جاتا تھا تو وہ

اس کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے گھر میں اس کے ساتھ نہیں رہا کرتے تھے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس

286- اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب فی الرجل یصیب منها ما دون الجماع (الحديث 267) . و اخرجہ النسائي فی الحيض والاستحاضة، و ذکر ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنعه اذا حاضت احدی نساءه (الحديث 374) . تحفة الاشراف (18085) .

287- اخرجہ مسلم فی الحيض، باب جواز غسل الحائض واس زوجها و ترجمه و طهارة سورها و الاتكاء فی حجرها و قراءة القرآن فی (الحديث 16) مطولاً . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب فی مواکلة الحائض و مجامعتها (الحديث 258) مطولاً، و فی النکاح، باب فی اتیان الحائض و مباشرتها (الحديث 2165) مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی تفسیر القرآن، باب و من سورة البقرة (الحديث 2977 و 2978) مطولاً . و اخرجہ النسائي فی الحيض و الاستحاضة، باب ما ينال من الحائض (الحديث 367) مطولاً . فی عشرة النساء من الكبرى، ما ينال من الحائض (الحديث 212)، و فی التفسیر سورة البقرة، قوله: (يسالونك عن المحيض قل هو اذى فاعتزلوا النساء فی المحيض) (الحديث 57) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجه فی الطہارۃ، باب ماجاء فی مواکلة الحائض و سورها (الحديث 644) بنحوه تحفة الاشراف (308) .

بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

”لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو: یہ گندگی ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایسی خواتین کے ساتھ کھاپی لیا کریں اور گھر میں ان کے ساتھ رہا کریں صحبت کے علاوہ وہ ان کے ساتھ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

## 182 - باب مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ آتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضَتِهَا

بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا .

باب: جب کسی شخص کو اس بات پر پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کر

دیا ہے اور پھر اس کے بعد وہ اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کرے تو اس پر کیا لازم ہوگا؟

288 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُقْسِمِ بْنِ

أَبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

## 183 - باب مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا حَاضَتْ

باب: حالت احرام والی عورت کو جب حیض آجائے تو وہ کیا کرے؟

289 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرَفٍ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ

288- اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب فی اتیان الحائض (الحديث 264)، و فی النکاح، باب فی کفارة من اتی حائضا (الحديث 2168) - و اخرجہ النسائي فی الحيض و الاستحاضة، ذکر ما يجب علی من اتی حلیتہ فی حال حیضہا مع علمہ بنہی اللہ تعالیٰ: (الحديث 368)، و فی النساء من الکبری، ما يجب علی من وطئ امراتہ فی حال حیضہا و ذکر اختلاف الناقلين لخبر عبد اللہ بن عباس فی ذلك (الحديث 213 و 214)، و ذکر الاختلاف علی الحکم بن عتیبة فیہ (الحديث 218) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب فی کفارة من اتی حائضا (الحديث 640) تحفة الاشراف (6490) .

289- اخرجہ البخاري فی الحيض، باب الامر بالنساء اذا نفسن (الحديث 294)، و فی الاضاحي، باب الاضحية للمسافر و النساء (الحديث 5548) و باب من ذبح ضحية غيرة (الحديث 5559) . و اخرجہ مسلم فی الحج، باب بيان وجوه الاحرام، و انه يجوز الفراد الحج و التمتع و القرآن و جواز ادخال الحج علی العمرة، و منی يحل القارن من نسكہ (الحديث 119) . و اخرجہ النسائي فی الحيض و الاستحاضة، باب بدء الحيض و هل يسمى الحيض نفاسا (الحديث 347)، و فی مناسك الحج، ترك التسمية عند الاهلال (الحديث 2740) . و اخرجہ ابن ماجہ فی المناسك، باب الحائض تقضي المناسك الا الطواف (الحديث 2963) . و الحديث عند: النسائي فی مناسك الحج، ما يفعل من اهل بالحج و اهدى (الحديث 2990) . تحفة الاشراف (17482) .

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبِئْتِي فَقَالَ "مَا لِكَ الْفِسْتِ" . فَقُلْتُ نَعَمْ . قَالَ "هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطْرُقِي بِالْبَيْتِ" . وَضَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقْرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا جب نبی اکرم ﷺ "سرف" کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، نبی اکرم ﷺ جب میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کا مقدر کر دی ہے تم وہ تمام افعال سرانجام دو! جو حاجی سرانجام دیتے ہیں البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (اس موقع پر) نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے قربان کی تھی۔

## 184 - باب مَا تَفْعَلُ النَّفْسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

باب: نفاس والی عورت احرام کے وقت کیا کرے گی؟

290 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ آتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسِ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا آتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمَيْسٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ "اغْتَسِلِي وَاسْتَفْرِي ثُمَّ أَهْلِي" .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میرے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہما) نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے ان سے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں بتایا: نبی اکرم ﷺ پچیس ذی القعدہ کو روانہ ہوئے آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی روانہ ہوئے جب نبی اکرم ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو جنم دیا، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اب میں کیا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غسل کر کے شرمگاہ پر کپڑے کو باندھ لو اور پھر احرام باندھ لو۔

## 185 - باب دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: جب حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

291 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْعِزَّةِ ثَابِتٌ

290 - انفرادہ النسائی، و یاتی فی الفسل و التیمم، باب اغتسال النفساء عند الاحرام (الحديث 427) . تحفة الاشراف (2617) .

291 - اعرجه ابو داؤد فی الطہارۃ، باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه فی حیضها (الحديث 363) . و اعرجه النسائی فی الحيض والا

ستحاضة، باب دم الحيض يصيب الثوب (393) . و اعرجه ابن ماجه فی الطہارۃ و مستها، باب ما جاء فی دم الحيض يصيب الثوب (الحديث

628) . تحفة الاشراف (18344) .

الْحَدَّادُ عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مَحْصِنٍ أَلَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الْقَوْبَ قَالَ "حُكِّمِهِ بِضَلَعٍ وَأَغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ".

☆ ☆ سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کپڑے پر حیض کا خون لگ جانے کے بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے لکڑی کے ذریعے کھرچ کر اسے پانی اور ہیری کے پتوں کے ذریعے دھولو۔

شرح

نجاست کے احکام

نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ

نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ: نجاست کو پاک کرنے کے دس طریقے ہیں:

ایک طریقہ نجاست کو دھونا ہے، نجاست کو پانی اور ہر بہتی ہوئی پاک چیز کے ذریعے پاک کیا جاسکتا ہے، جس چیز کے ذریعے نجاست دور ہو سکتی ہو جیسے سرکہ، گلاب اور اس کی مانند دیگر اشیاء ہیں، یعنی اگر کسی کپڑے کو ان میں بھگو کر تھوڑا جائے تو وہ نچڑ جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: لیکن جب کپڑے کو کسی چیز میں بھگو یا جائے اور نچوڑا جائے اور وہ نہ نچڑے اس سے نجاست دور کرنا جائز نہیں ہے جیسے تیل۔

مسئلہ: چھان، دودھ اور شیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (تیمین)

مسئلہ: بہتی ہوئی چیزوں کے ذریعے نجاست کو دھویا جاسکتا ہے، ان میں آب مستعمل بھی شامل ہے، یہ امام محمد رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل ہیں اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر نجاست نظر آتی ہو تو عین نجاست کو دور کرنا ضروری ہے اور اس کے اصل کو بھی دور کرنا ضروری ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کوئی ایسی نجاست ہونی چاہیے جس کا اثر دور ہو سکتا ہو، اس بارے میں تعداد کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ (مجتہد)

مسئلہ: اگر ایک ہی مرتبہ دھونے کے نتیجے میں نجاست اور اس کا اثر ختم ہو جاتے ہیں تو یہی کافی ہوگا اور اگر تین مرتبہ دھونے سے بھی ختم نہیں ہوتے ہیں تو اس وقت تک دھویا جائے جب تک وہ بالکل ختم نہیں ہو جاتے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اگر وہ نجاست کی کوئی ایسی قسم ہو جس کا نشان مشقت کے بغیر دور نہیں ہو سکتا، یعنی اس نشان کو ختم کرنے کے لیے پانی کے علاوہ کوئی دوسری چیز یعنی صابن وغیرہ کی بھی ضرورت پیش آئے تو پھر اس نشان کو دور کرنے کا تکلف نہیں کرنا چاہیے۔

(تیمین)

مسئلہ: اسی طرح نشان دور کرنے کے لیے گرم پانی سے بھی دھونے کا تکلف نہ کیا جائے۔ (سراج الوہاج)  
 مسئلہ: اسی بنیاد پر فقہاء نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اگر کسی شخص کے ہاتھ یا لباس پر مہندی یا کوئی ایسی چیز لگ جاتی ہے جو رنگ دار ہے، لیکن ناپاک ہے، تو جب دھوتے ہوئے اس کا پانی صاف ہو جائے تو وہ ہاتھ یا کپڑا پاک ہو جائے گا، اگرچہ اس پر رنگ کا نشان موجود ہو۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اگر نجاست ایسی ہو جو نظر نہ آتی ہو، تو اسے تین مرتبہ دھویا جائے گا۔ (محیط) اور اگر وہ کسی ایسی چیز پر لگی ہوئی ہو جو نچوڑی جاسکتی ہو، تو اسے ہر مرتبہ نچوڑنا شرط ہوگا، تیسری مرتبہ خوب اچھی طرح نچوڑا جائے گا، اتنا کہ اگر بعد میں اسے نچوڑا جائے تو اس میں سے پانی نہ گرنے، اس میں ہر شخص کے نچوڑنے کی قوت کا اعتبار کیا جائے گا۔

مسئلہ: بعض روایات کے مطابق ایک مرتبہ نچوڑنا بھی کافی ہے اور یہی قول زیادہ آسان ہے۔ (کانی)

مسئلہ: نوازل میں یہ بات مذکور ہے کہ فتویٰ اسی بات پر ہے۔ (تاتارخانیہ) تاہم پہلے قول میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے۔

(محیط)

مسئلہ: جو چیز نچوڑی نہ جاسکتی ہو، اسے تین مرتبہ دھویا جائے گا اور ہر مرتبہ خشک کیا جائے گا تو پھر وہ پاک ہوگی کیونکہ خشک کرنے کے نتیجے میں بھی نجاست نکل جاتی ہے اور خشک کرنے کی حد یہ ہے کہ وہ اتنی دیر تک پڑا رہے کہ اس سے پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، مطلق سوکھنا شرط نہیں ہے۔ (تبین)

مسئلہ: اگر کوئی عورت گوشت یا گیہوں، شراب میں پکا لیتی ہے، تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ تین مرتبہ پانی میں اسے پکائے گی اور ہر مرتبہ خشک کرے گی تو پاک ہوں گے، جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اب وہ کسی بھی صورت میں پاک نہیں ہوں گے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (مضمرات)

### پیشاب والی زمین کو پاک کرنا

مسئلہ: اگر زمین پیشاب کی وجہ سے نجس ہو جاتی ہے اور اسے دھونے کی ضرورت ہو، تو اگر زمین نرم ہے، تو تین مرتبہ بہانے سے پاک ہو جائے گی اور اگر سخت ہے، تو فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان پر پانی ڈالا جائے گا اور ہاتھ کے ذریعے اسے رگڑا جائے گا، پھر اُون یا پاک کپڑے کے ذریعے اسے پونچھ لیا جائے گا، تین مرتبہ یہ عمل کرنے سے زمین پاک ہوگی۔

مسئلہ: زمین یا درخت پر نجاست لگ جائے اور بارش برس جائے، جس کے نتیجے میں نجاست کا کوئی نشان باقی نہ رہے، تو پاک ہوگا، لکڑی کا بھی یہی حکم ہے، اگر زمین پیشاب کی وجہ سے نجس ہو جائے اور اسے دھونے کی ضرورت ہو، تو اگر زمین نرم ہو، تو تین مرتبہ پانی بہانے سے پاک ہو جائے گی اور اگر سخت ہو، تو پانی ڈالنے کے بعد اسے رگڑا جائے گا اور پھر اُون یا کسی اور پاک کپڑے کے ذریعے پونچھ لیا جائے گا، تین مرتبہ یہ عمل کرنے سے وہ پاک ہو جائے گی، اگر اس پر اتنا پانی ڈال دیا جائے کہ نجاست کا بواور رنگ باقی نہ رہے اور پھر وہ خود ہی خشک ہو جائے تو وہ بھی زمین پاک ہو جائے گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر برتن یا شراب کا مسئلہ پرانا ہو، تو تین مرتبہ پانی ڈالنے سے پاک ہو جائے گا۔ (قاضی خان) تاہم یہ حکم اس وقت

ہوگا جب شراب کی بواس میں باقی نہ رہے۔ (تاتاریخانیہ)

### چمڑے کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ: جب چمڑے کی دباغت کر لی جائے پھر اس پر نجاست لگ جائے تو اگر وہ اتنا سخت ہو کہ اس کی سختی کی وجہ سے نجاست اس کے اندر جذب نہ ہو سکتی ہو تو ائمہ کے قول کے مطابق محض دھونے کی وجہ سے وہ پاک ہو جائے گا اور اگر نجاست اس کے اندر جذب ہو سکتی ہو اور نچوڑا جاسکتا ہو تو تین مرتبہ دھویا جائے گا اور ہر مرتبہ نچوڑا جائے گا تو وہ پاک ہو جائے گا، اگر اسے نچوڑا نہیں جاسکتا تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق تین مرتبہ دھونے کے بعد ہر مرتبہ خشک کیا جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: لوہے اور اس طرح کی دوسری صیقل شدہ چیزیں اگر ان پر نجاست لگ جائے اور اس کے اندر جذب نہ ہو تو جس طرح وہ دھونے سے پاک ہوتی ہیں اسی طرح پاک کپڑے سے صاف کرنے سے بھی پاک ہو جائیں گی۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: اس حوالے سے تریا خشک جسم دار یا بے جسم نجاست میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (تمین)

مسئلہ: اگر منی کپڑے پر لگ جاتی ہے تو اگر وہ تر ہے تو اسے دھونا واجب ہوگا اور اگر کپڑے پر لگنے کے بعد خشک ہو گئی تو استحسان کے پیش نظر اسے صرف مل کے جھاڑ دینا کافی ہوگا۔ (عتابہ)

مسئلہ: اس حوالے سے مرد یا عورت کی منی میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور مل کر جھاڑ دینے کے بعد اگر منی کا نشان باقی رہ جاتا ہے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا بالکل اسی طرح جیسے دھونے کے بعد بھی اس کا نشان رہ جائے (تو کوئی حرج نہیں ہے)۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر منی جسم پر لگ جاتی ہے تو وہ دھوئے بغیر پاک نہیں ہوگا خواہ منی تر ہو یا خشک ہو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہی روایت منقول ہے۔ (کانی، قاضی خان، خلاصہ)

### نجاست کا خشک ہو جانا

مسئلہ: نجاست کے پاک ہونے کی ایک صورت نجاست کا خشک ہو جانا یا اس کا نشان ختم ہو جانا ہے جب زمین خشک ہو جائے اور اس سے نجاست کا نشان ختم ہو جائے تو وہ نماز ادا کرنے کے لیے پاک ہو جاتی ہے، لیکن تیمم کرنے کے لیے پاک نہیں ہوتی ہے۔ (کانی)

مسئلہ: اس حوالے سے دھوپ کے ذریعے خشک ہونے، آگ کے ذریعے خشک ہونے، ہوا کے ذریعے خشک ہونے یا سائے میں خشک ہونے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: زمین کے حکم میں وہ تمام چیزیں شامل ہوں گی جو زمین میں قائم ہوتی ہیں ان میں دیواریں، درخت، گھاس وغیرہ سب شامل ہیں جبکہ وہ زمین پر کھڑے ہوئے ہوں، لیکن اگر گھاس، لکڑی یا بانس وغیرہ کٹ جاتے ہیں اور پھر ان پر نجاست لگ جاتی ہے تو وہ اب دھوئے بغیر پاک نہیں ہوں گے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر زمین پر اینٹیں فرش کے طور پر پٹی ہوئی ہوں تو ان کا حکم زمین کا ہوگا یعنی وہ خشک ہونے سے پاک ہو جائیں



گی، لیکن اگر انہیں ویسے ہی زمین پر رکھا گیا ہو اور مقصد انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ہو تو پھر انہیں دھونا ضروری ہو گا۔ (محیط)

مسئلہ: نجاست کے پاک ہونے کی ایک صورت گو بر کو جلانا ہے جب وہ جل کر راکھ ہو جائے تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ نجس نہیں رہے گا اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: اسی طرح بکری کے سر میں خون بھرا ہوا تھا اسے جلادیا گیا اور خون اس سے زائل ہو گیا تو وہ پاک قرار دیا جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح نجس مٹی کے ذریعے کوئی برتن یا ہنڈیا بنائی گئی پھر اسے پکالیا گیا تو وہ پاک ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: یہی حکم ان اینٹوں کا بھی ہو گا جو نجس پانی کے ساتھ بنائی جاتی ہیں اور پھر انہیں پکالیا جاتا ہے۔ (نادی غراب)

مسئلہ: کوئی عورت تندور گراتی ہے اور پھر اسے اپنے کپڑے کے ذریعے پونچھ لیتی ہے جس میں نجاست لگی ہوئی تھی تو اگر

تندور میں روٹی لگنے سے پہلے وہ تری آگ کی گرمی کی وجہ سے خشک ہو چکی تھی تو روٹی نجس نہیں ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی تندور میں گو بر یا لید کے ذریعے آگ جلائی گئی ہو تو اس میں روٹی پکانا مکروہ ہے اور اگر اس پر پانی چھڑک لیا

جائے تو یہ کراہت ختم ہو جائے گی۔ (قدیر)

مسئلہ: نجاست کا ایک حکم تبدیل ہونے کی ایک صورت اس کی حالت کا بدل جانا ہے اگر شراب کسی مٹکے میں رکھی ہوئی تھی

اور وہ سرکہ بن گئی تو بالاتفاق وہ مٹکا پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: شراب کے ذریعے اگر آٹا گوندھا گیا تو وہ دھونے سے پاک نہیں ہوگا، لیکن اگر اس میں سرکہ ڈال دیں اور شراب کا

اثر ختم ہو جائے (اور وہ سرکہ بن جائے) تو وہ پاک ہو جائے گا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر شراب میں نجس سرکہ ڈال دیا جائے اور وہ شراب سرکہ ہو جائے تو وہ نجس ہی رہے گی کیونکہ اس میں ملا ہوا سرکہ

نجس تھا وہ تبدیل نہیں ہوا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ان میں ایک صورت یہ ہے کہ چمڑے کو دباغت کے ذریعے جانور کے گوشت کو ذبح کے ذریعے اور کنویں کو پانی

نکالنے کے ذریعے پاک کیا جاتا ہے اس کی تفصیلات پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔

مسئلہ: چوہا گھی میں گر کر مر جاتا ہے اگر وہ گھی جما ہوا تھا تو اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دیا جائے گا اور باقی

گھی پاک ہوگا، اسے کھایا جاسکتا ہے، لیکن اگر گھی پکھلا ہوا ہو تو اسے کھانا جائز نہیں ہوگا، لیکن کھانے کے علاوہ دوسری

صورتوں میں استعمال کر سکتے ہیں جیسے چراغ وغیرہ جلانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے یا چمڑے کی دباغت کے لیے استعمال

کیا جاسکتا ہے۔ (غلامہ)

.....

292 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ تَكُونُ فِي حِجْرِهَا أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمٍ

الْحَيْضُ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ "حُتَيْبٌ ثُمَّ افْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ وَصَلِي فِيهِ ."

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے پر حیض کا خون لگ جانے کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھریج کر اسے پانی کے ذریعے دھو لو پھر اس پر پانی چھڑکو اور وہ کپڑا پہن کر نماز ادا کر لو۔

## 186 - باب الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: کپڑے پر منی لگ جانے کا حکم

293 - أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي كَانَ يُجَامِعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَفِهِ أَدَى .

☆☆ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے جو آپ نے صحبت کرنے کے وقت پہنے ہوتے تھے تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ آپ کو اس میں کوئی نجاست لگی ہوئی نظر نہیں آتی تھی۔

## 187 - باب غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے پر لگی ہوئی منی کو دھونا

294 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونِ الْجَزْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بَقَعَ الْمَاءُ لَفِي ثَوْبِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی) کو دھو دیتی تھی پھر

292- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب غسل الدم (الحديث 227) بنحوه، و فی الحيض، باب غسل دم الحيض (الحديث 307) بنحوه . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب نجاسة الدم و كيفية غسله (الحديث 110) . و اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه فی حیضها (الحديث 361 و 362) و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی غسل دم الحيض من الثوب (الحديث 138) . و اخرجہ النسائی فی الحيض و الاستحاضة، باب دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 392) . و اخرجہ ابن ماجه فی الطہارۃ و سننہا، باب ما جاء فی دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 629) بنحوه . تحفة الاشراف (15743) .

293- اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب الصلاة فی الثوب الذي يصيب اهله فيه (الحديث 366) . و اخرجہ ابن ماجه فی الطہارۃ و سننہا، باب الصلاة فی الثوب الذي يجامع فيه (الحديث 540) . تحفة الاشراف (15868) .

294- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب غسل المنى و فرکه، و غسل ما يصيب من المرأة (الحديث 229 و 230) و باب اذا غسل الجنابة او غيرها فلم يذهب الرو (الحديث 231 و 232) . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب حکم المنى (الحديث 108) بنحوه . و اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب المنى يصيب الثوب (الحديث 373) . و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب غسل المنى من الثوب (الحديث 117) مختصراً . و اخرجہ ابن ماجه فی الطہارۃ و سننہا، باب المنى يصيب الثوب (الحديث 536) بنحوه بطولاً تحفة الاشراف (16135) .

آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے حالانکہ پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں موجود ہوتا تھا۔

## 188 - باب فَرُوكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے پر سے منی کو کھرچ دینا

295 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُوكُ الْجَنَابَةَ - وَقَالَتْ مَرَّةً أُخْرَى الْمَنِيِّ - مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں (نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے) جنابت (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

296 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَرِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو صرف کھرچا کرتی تھی (اسے دھوتی نہیں تھی)۔

297 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

298 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَاهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْكُهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اگر وہ (منی) میں اگر وہ (منی) کے کپڑے پر لگی ہوئی دیکھتی تھی تو اسے کھرچ دیتی تھی۔

299 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُوكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے

295- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (16057) .

296- اخرجہ مسلم فی الطہارة، باب حکم المنی (الحديث 106 و 107) بنحوہ . و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارة، باب المنی یصیب الثوب (الحديث 371) بنحوہ مطولاً . و اخرجہ النسائي فی الطہارة، باب فرك المنی من الثوب (الحديث 297 و 298) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارة و سننہا، باب فی فرك المنی من الثوب (الحديث 537) بمعناه . تحفة الاشراف (17676) .

297- تقدم فی الطہارة، باب فرك المنی من الثوب (الحديث 296) .

298- تقدم فی الطہارة، باب فرك المنی من الثوب (الحديث 296) .

299- اخرجہ مسلم فی الطہارة، باب حکم المنی (الحديث 105 و 107) . تحفة الاشراف (15941) .

کپڑے سے جنابت (یعنی منی) کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

300 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُبِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَجِدُهُ فِي تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْتَهُ عَنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے کپڑے پر منی لگی ہوئی نظر آتی تھی تو میں اسے کھرچ دیتی تھی۔

## 189 - باب بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ

باب: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم

301 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا آتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى تَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَكَمْ يَغْسِلُهُ .

☆☆ سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنے کم سن بچے کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ بچہ ابھی کچھ کھانا نہیں تھا نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھالیا تو اس بچے نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اسے اپنے کپڑے پر چھڑکا آپ ﷺ نے اسے دھویا نہیں۔

شرح

علامہ ابن عبدالبر اندلسی اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں تمام اہل اسلام کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جو بچہ کھانا کھاتا ہو اور دودھ چھوڑ چکا ہو اس کا پیشاب اس کے باپ کی طرح ناپاک ہوتا ہے البتہ جو بچہ اور جو بچی دودھ پیتے ہوں کچھ کھاتے نہ ہوں ان کے پیشاب کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک، امام ابوحنیفہ ان دونوں حضرات کے اصحاب یہ کہتے ہیں: بچی اور بچے کے پیشاب کا حکم ایک (بالغ) آدمی کے پیشاب کی طرح ہے خواہ وہ دونوں دودھ پیتے ہوں یا دودھ نہ پیتے ہوں۔

امام اوزاعی یہ کہتے ہیں: بچہ جب تک دودھ پیتا ہو اس وقت تک اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی اگر وہ

300- أخرجه مسلم في الطهارة، باب المنى يصيب التوب (الحديث 107). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنه، باب فرك المنى من التوب (الحديث 539). تحفة الاشراف (15976).

301- أخرجه البخاري في الوضوء، باب بول الصبيان (الحديث 223). و أخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع و كيفية غسله (الحديث 103). و في السلام، باب الغداوي بالعود الهندي، و هو الكست (الحديث 86) بنحوه و (الحديث 87). و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب بول الصبي يصيب التوب (الحديث 374). و أخرجه الترمذي في الطهارة باب ما جاء في تضع بول الغلام قبل ان يطعم (الحديث 71) بنحوه. و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنه. باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم (الحديث 524) بنحوه. تحف الأشراف (18342).

کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک نہیں ہوگا) شرط یہ ہے کہ وہ بچہ کھانا نہ کھاتا ہو۔

امام مالک کے شاگرد شیخ عبداللہ بن وہب بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو (یعنی صرف دودھ پیتا ہو) اس کا پیشاب ناپاک نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک وہ کھانا نہ شروع کر دے اور ہمارے سامنے ایسی کوئی صورت پیش نہیں آسکی جس کے نتیجے میں یہ واضح ہو سکے کہ اس حوالے سے بچے اور بچی کے پیشاب کے درمیان کوئی اختلاف ہے تاہم اگر اسے دھویا جائے تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو گی۔

امام طبری یہ فرماتے ہیں: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا، شیخ حسن بصری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے حوالے سے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے یہ رواج چلا آ رہا ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

.....

302 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ قَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاتَّبَعَهُ آيَاهُ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی بچہ لایا جاتا وہ آپ پر پیشاب کر دیتا تو نبی اکرم ﷺ پانی منگوا کر اس پر بہا دیا کرتے تھے۔

## 190 - باب بَوْلِ الْجَارِيَةِ

باب: بچی کے پیشاب کا حکم

303 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُغَسَّلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُوشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ"۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا۔

## 191 - باب بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

باب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

304 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَنَسًا أَوْ رَجُلًا مِّنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رَيْفٍ . وَاسْتَوَحَّمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنَ الْبَابِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِبَنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفُوا الدَّوْدَ فَلَبَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكُوا فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ عکل قبیلے کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اسلام کے حوالے سے کچھ گفتگو کی پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم لوگ جانور پالنے والے لوگ ہیں ہم کھیتی باڑی کرنے والے لوگ نہیں ہیں ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ کچھ اونٹنیاں اور ایک چرواہا ساتھ لے کر مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں چلے جائیں اور وہاں وہ ان اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پیئیں (ایسا کرنے پر) وہ لوگ تندرست ہو گئے وہ لوگ حرہ کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے تندرست ہونے کے بعد اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کیا اور نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹوں کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کے پیچھے لوگوں کو بھیجا ان کو پکڑ کر لایا گیا ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور پھر انہیں پتھرنیلی زمین پر اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

305 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابٌ مِّنْ عَرَبِيَّةٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَبَوْا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحِ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنَ الْبَابِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا فَبَقَتُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَأْفُوا

304- أخرجه البخاري في المغازي، باب قصة عكل و عربية (الحديث 4192)، وفي الطب، باب من حرج من ارض لا تلايمه (الحديث 5727). و أخرجه مسلم في القسامه، اب حكم المحاربين و المرتدين (الحديث 313) بنحوه. و الحديث عند: البخاري في الجهاد، باب الفون بالمدد (الحديث 3064)، و في المغازي، باب غزوة الرجيع و رعل و ذوران و بئر معونة (الحديث 4090). تحفة الاشراف (1176).  
305- الفردية النسائي، و سيأتي في تحريم الدم، ذكر اختلاف طلحة بن مصرف و معاوية بن صالح على يحيى بن سعيد في هذا الحديث. (الحديث 4046). تحفة الاشراف (1664).

الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَاتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ . قَالَ  
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لَأَنْسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ .  
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَنَسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ طَلْحَةَ وَالصَّوَابَ  
عِنْدِي وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ بِمَا يَخْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ عرینہ قبیلے کے کچھ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی اس کے نتیجے میں ان کے رنگ زرد ہو  
گئے اور پیٹ بڑھ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی اونٹنیوں کی طرف بھیج دیا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان اونٹنیوں کا دودھ اور  
پیشاب پئیں جب وہ لوگ تندرست ہو گئے تو ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹنیوں کو ساتھ لے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
کے پیچھے ایک مہم روانہ کی انہیں پکڑ کر لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی  
آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں۔

راوی بیان کرتے ہیں اس وقت کے امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جنہوں نے  
یہ حدیث اس کے سامنے بیان کی تھی ایسا ان کے کفر کی وجہ سے ہوا تھا یا ان کے گناہ (یعنی قتل کرنے کی وجہ سے ہوا تھا؟) تو  
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے کفر کی وجہ سے ہوا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق طلحہ نامی راوی نے اس روایت کو یحییٰ کے حوالے سے حضرت  
انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ تاہم میرے نزدیک درست یہ ہے۔ یہ روایت یحییٰ کے حوالے سے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسل  
روایت کے طور پر منقول ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## 192 - باب فَرِثٍ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے گوہر کا کپڑے پر لگ جانا

306 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ - وَهُوَ ابْنُ  
صَالِحٍ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ فِي بَيْتِ الْمَالِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ جُلُوسٌ وَقَدْ نَحَرُوا جُزُورًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَيْكُمْ يَأْخُذُ هَذَا

306 - اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب اذا لقی علی ظهر المصلی قنر او جوفہ لم تفسد علیہ صلاتہ (الحدیث 240) بنحوہ، و فی الصلاۃ،  
باب المرأة تطرح عن المصلی شیئا من لازی (الحدیث 520) بنحوہ، و فی الجہاد، باب الدعاء علی المشرکین بالہزیمۃ و الزلزلۃ (الحدیث  
2934) بنحوہ، و فی الجزیۃ و الموداعۃ، باب طرح جوف المشرکین فی البئر، و لا یؤخذ لهم ثمن (الحدیث 3185) بنحوہ، و فی مناقب  
الانصار، باب ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ من المشرکین بمکۃ (الحدیث 3854) بنحوہ و اخرجہ مسلم فی الجہاد و السیر،  
باب ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین و المنافقین (الحدیث 107) مطولاً و (الحدیث 108 و 109) بنحوہ و الحدیث عند:  
البخاری فی المغازی، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کفار قریش (الحدیث 3960) و مسلم فی الجہاد و السیر، باب ما لقی صلی  
اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین و المنافقین (الحدیث 110) . تحفة الاشراف (9484) .

الْفَرْتُ بِدَمِهِ ثُمَّ يُمِهُلُهُ حَتَّى يَضَعَ وَجْهَهُ سَاجِدًا فَيَضَعُهُ - يَعْنِي - عَلَى ظَهْرِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنْبَعَتْ أَشْقَاهَا فَأَخَذَ  
الْفَرْتُ فَذَعَبَ بِهِ ثُمَّ أَمْهَلَهُ فَلَمَّا حَرَّ سَاجِدًا وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأُخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَجَانَتْ تَسْمَى فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ "اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ"  
فَلَاكُ مَرَاتٍ "اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَا أَبَى جَهْلٍ بَنَ هِشَامٍ وَشَيْبَةَ بَنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بَنَ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بَنَ أَبِي مُعَيْطٍ" - حَتَّى  
عَدَّ سَبْعَةَ مَن قُرَيْشٍ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَعَى يَوْمَ بَدْرٍ فَنِي قَلِيْبٍ وَوَاحِدٍ .

☆☆ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں ہمیں یہ حدیث سنائی کہ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہے تھے قریش کے کچھ افراد بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے ان لوگوں نے ایک اونٹ ذبح  
کیا تھا ان میں سے کسی ایک نے کہا: تم میں سے کون شخص اس اونٹ کی اوجھ کو اس کے خون سمیت اٹھا کر اس وقت ان (یعنی نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) پر رکھ دے گا کہ جب وہ سجدے میں جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک بد بخت شخص اٹھا اس نے  
اس اوجھ کو اٹھایا اور وہ لے کر آ گیا پھر اس نے انتظار کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو اس نے اس اوجھ کو آپ کی  
پشت پر رکھ دیا جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس پارے میں پتہ چلا تو وہ دوڑتی ہوئی آئیں حالانکہ وہ اس وقت کم سن بچی تھیں انہوں  
نے اس اوجھ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر سے ہٹایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے تین مرتبہ یہ دعا کی:  
اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے اے اللہ! ابو جہل بن ہشام شیبہ بن ربیعہ عتبہ بن ربیعہ عتبہ بن ابو معیط پر گرفت کر! نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات افراد کا نام لے کر تذکرہ کیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی ہے! میں نے غزوہ بدر کے  
دن ان سب افراد کو ایک پرانے گڑھے میں مردہ حالت میں پڑے ہوئے دیکھا ہے۔

### 193 - باب الْبَرَّاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: کپڑے پر تھوک لگ جانے کا حکم

307 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ فَرَدَّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کا کونہ لیا اور اس میں تھوک دیا پھر آپ نے اس  
کو ل دیا۔

308 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مِهْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ

307- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (591) .

308- اخرجہ مسلم فی المساجد و اوضاع الصلاة ، باب النهی عن البصاق فی المسجد ، فی الصلاة و غیرها (الحدیث 53) بمعناه مطولاً . و  
اخرجہ ابن ماجہ فی امامة الصلاة و السنة فیها (الحدیث 1022) بمعناه مطولاً . تحفة الاشراف (14669) .



أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ وَالْأَوْلَى". فَبَزُقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا فِي تَوْبِهِ وَذَلِكَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے میں اس طرح تھوک دیتے تھے اور پھر آپ اسے مل دیا کرتے تھے۔

## 194 - باب بَدْءِ التَّيْمِمِ

باب: تيمم کا آغاز (کیسے ہوا)

309 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ ذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عَقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّمَاسِيهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَقَالُوا الْإِتْرَى مَا صَنَعْتَ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ - فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِعٌ رَأْسُهُ عَلَى فِخْدِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ - قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَمَا مَنَعَنِي مِنَ التَّحْرُكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِخْدِي فَأَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيْمِمِ - فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا أبا بَكْرٍ - قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعَقْدَ تَحْتَهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے جب ہم بیداء (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار کی تلاش میں وہیں قیام کیا، آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑاؤ کر لیا، اس جگہ پر پانی نہیں تھا اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا، لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ سیدہ عائشہ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے لوگوں کو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرنے پر

309- أخرجه البخاري في التيمم، باب 1. (الحديث 334)، وفي فضائل الصحابة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (لو كنت متخذًا خليلاً) (الحديث 3672)، وفي التفسير، باب (فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدًا بيمينكم) (الحديث 4607)، وفي الحدود، باب من ادب أهله أو غيره دون السلطان (الحديث 6844) مختصراً. وأخرجه مسلم في الحيع، باب التيمم (الحديث 108). وأخرجه النسائي في التفسير: سورة النساء، قوله تعالى: (فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم)، (الحديث 127). والحديث عند: البخاري في النكاح، باب قول الرجل لصاحبه: هل اعترستم الليلة (الحديث 5250). تحفة الاشراف (17519).

مجبور کر دیا ہے جبکہ یہاں آس پاس بھی پانی موجود نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنا سر مبارک میرے زانوں پر رکھ کر سوئے ہوئے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو یہاں رکنے پر مجبور کر دیا ہے جبکہ یہاں آس پاس پانی بھی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے میرے پہلو میں مارا میں نے صرف اس لیے حرکت نہیں کی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانوں پر آرام فرماتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے رہے یہاں تک کہ صبح کے وقت وہاں پانی موجود نہیں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کر دی اس وقت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی: اے آل ابو بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہمیں اس کے نیچے سے بار بھی مل گیا۔

### 195 - باب التیمم فی الحضر

باب: حضر کی حالت میں تیمم کرنا

310 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بَنِي الْجَمَلِ وَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

☆☆ عمیر بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں اور عبد اللہ بن یسار ہم حضرت ابو جہیم بن حارث انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو جہیم بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنر جمل کی طرف سے تشریف لارہے تھے ایک شخص آپ کے سامنے آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا آپ دیوار کی طرف بڑھے اور (اس پر ہاتھ مار کر) اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر مسح کیا پھر آپ نے اسے سلام کا جواب دیا۔

311 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرِّعِ بْنِ عَبْدِ

310- اخرجہ البخاری فی التیمم، باب التیمم فی الحضر اذا لم يجد الماء وخاف فوت الصلاة (الحديث 337) و اخرجہ مسلم فی الحیض، باب التیمم (الحديث 114) تعليقا. و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب التیمم فی الحضر (الحديث 329). تحفة الاشراف (11885).

311- اخرجہ البخاری فی التیمم، باب التیمم هل يفتح فيهما (الحديث 338) مختصراً. و اخرجہ مسلم فی الحیض، باب التیمم (الحديث 112 و 113). و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب التیمم (الحديث 322 و 323 و 324 و 325 و 326). و اخرجہ النسائی فی الطہارۃ، نوح آخر من التیمم (الحديث 317)، و نوع آخر (الحديث 318). و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب ما جاء فی التیمم ضربة واحدة (الحديث 569). و الحديث عند: البخاری فی التیمم، باب التیمم للوجه و الکفین (الحديث 339 و 340 و 341 و 342 و 343). و ابو داؤد فی الطہارۃ، باب التیمم (الحديث 327 و 328) و الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی التیمم (الحديث 144). تحفة الاشراف (10362).

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ . قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ . فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَذَكُرُ إِذْ أَنَا وَالَّتِ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعْتُكَ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَأَتَيْتَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ ."  
فَضْرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيهِ . وَسَلَّمَ  
شَكَ لَا يَدْرِي فِيهِ الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الْكُفَّيْنِ . فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّكَ مَا تَوَلَّيْتَ .

☆☆☆ عبدالرحمن بن ابی ازلی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی پھر مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نماز ادا نہ کرو تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب آپ اور میں ایک مہم میں شریک ہوئے تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہوگئی تھی اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا تو آپ نے تو نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی تھی پھر جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان پر پھونک ماری پھر ان دونوں کو چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لیا۔

یہاں سلمہ نامی راوی کو شک ہے اسے یہ بات پتہ نہیں ہے کہ روایت کے الفاظ میں کہیوں تک مسح کرنے کا ذکر ہے یا ہتھیلیوں تک کرنے کا ذکر ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم جدھر کا رخ کرنا چاہتے ہو ہم تمہیں اسی طرف پھیرتے ہیں۔

312 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَجْنَبْتُ وَأَنَا فِي الْإِبِلِ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَتَمَعْتُكَ فِي التُّرَابِ تَمَعْتُكَ الدَّابَّةِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ "إِنَّمَا كَانَ يَجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ التِّيمُّمُ ."

☆☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی میں اس وقت اونٹوں میں (یعنی آبادی سے باہر) موجود تھا مجھے وہاں پانی نہیں ملا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا جس طرح کوئی جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس کی بجائے صرف تیمم کر لینا کافی تھا۔

## 197 - باب التيمم في السفر

باب: سفر کے دوران تیمم کرنا

313 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ

ابن شہاب قال حدثني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بالولات الجيوش ومعه عائشة زوجته فانقطع عقدها من جزع ظفار فحيس الناس السقاء عقدها ذلك حتى اضاء الفجر وليس مع الناس ماء فتعيط عليها ابو بكر فقال حيست الناس وليس معهم ماء فانزل الله عز وجل رخصة التيمم بالصعيد قال فقام المسلمون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فصربوا بايديهم الارض ثم رفعوا ايديهم ولم ينفصوا من التراب شيئا فمسحوا بها وجوههم وايديهم الى المناكب ومن يطون ايديهم الى الاباط .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد الجیوش کے مقام پر پڑاؤ کیا، آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں، تنظف کے یمنی پتھروں سے بنا ہوا ان کا ہار گر کر ٹوٹ گیا، لوگ اس کی تلاش میں وہاں ٹھہر گئے، یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی، لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا اس بات پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے غصے کا اظہار کیا اور بولے: تم نے لوگوں کو رکتے پر مجبور کیا ہے، حالانکہ ان کے پاس پانی بھی نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کی اجازت کا حکم نازل کیا، تو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے پھر انہوں نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور مٹی کو جھاڑا نہیں اس کے ساتھ انہوں نے اپنے چہروں اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لیا، انہوں نے نہ ہری حصے کا کدھے تک اور نیچے والے حصے کا بظوں تک مسح کیا۔

## 198 - باب الاختلاف في كيفية التيمم

باب: تیمم کے طریقے میں اختلاف

314- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَدْ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتُّرَابِ فَمَسَحْنَا بِوُجُوهِنَا وَآيِدِينَا إِلَى الْمَنَاكِبِ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مٹی کے ساتھ تیمم کیا ہے، ہم نے اپنے چہروں اور کندھوں تک دونوں بازوؤں پر مسح کیا تھا۔

## 199 - باب نوع الآخر من التيمم والنفع في اليدين

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ اور دونوں ہاتھوں پر پھونک مارنا

313- أخرجه ابو داود في الطهارة، باب التيمم (الحديث 320) . تحفة الاشراف (10357) .

314- أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنهها، باب ما جاء في السب (الحديث 566) . مختصراً . تحفة الاشراف (10358) .

315- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَبِّمَا نَمَكْتُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَاءَ . فَقَالَ عُمَرُ أَمَا أَنَا فَإِذَا لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ لَمْ أَكُنْ لِأَصْلِي حَتَّى أَجِدَ الْمَاءَ . فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ أَتَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَيْثُ كُنْتَ بِمَكَّانٍ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ نَرَعَى الْإِبِلَ فَتَعَلَّمُ أَنَا أَجْبَنًا قَالَ نَعَمْ أَمَا أَنَا فَتَمَرَّعْتُ فِي الثَّرَابِ فَآتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ "إِنْ كَانَ الضَّمِيدُ لَكَافِيكَ . " وَضَرَبَ بِكَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَبَعْضَ ذِرَاعَيْهِ .  
فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا عَمَّارُ . فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ لَمْ أَذْكُرْهُ . قَالَ لَا وَلَكِنْ نُؤَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ .

☆☆ عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت عبدالرحمن بن ابزمی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! بعض اوقات ہمیں ایک ماہ اور دو ماہ تک پانی نہیں ملتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اگر مجھے پانی نہیں ملتا تو میں نماز اس وقت تک ادا نہیں کروں گا جب تک مجھے پانی مل نہیں جاتا تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب آپ فلاں جگہ پر موجود تھے اور ہم اونٹ چرا رہے تھے آپ کو پتہ تو ہے کہ اس وقت ہمیں جنابت لاحق ہو گئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: جی ہاں! تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بولے: میں تو اس وقت مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور فرمایا: تمہارے لیے مٹی ہی کافی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں پھر ان پر پھونک ماری پھر آپ نے اپنے چہرے اور بازوؤں کے بعض حصے کا مسح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے عمار! اللہ سے ڈرو! انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اگر آپ چاہیں تو میں اس بات کا تذکرہ نہیں کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: نہیں! ہم تمہیں اس طرف پھیرتے ہیں جس طرف تم رخ کرتے ہو۔

## 200 - باب نَوْعِ الْخَرَمِ مِنَ التَّيْمِمِ

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ

316- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ بَرِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ التَّيْمِمِ فَلَمْ يَذَرِ مَا يَقُولُ فَقَالَ عَمَّارُ أَتَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْتَ فَتَمَعَّكَتُ فِي الثَّرَابِ فَآتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِنَّمَا يَكْفِيكَ هَكَذَا . " وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَخَ فِي يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفِّهِ مَرَّةً وَاحِدَةً .

315- تقدم في الطهارة، باب التيمم من الحضرة (الحديث 311)

316- تقدم في الطهارة، باب التيمم من الحضرة (الحديث 311)

عبدالرحمن بن ازیل کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور کہا کہ میں درہانت کیا تو انہیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ وہ کیا جواب دیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا بولے: کیا آپ کو یہ نہیں ہے کہ جب ہم میں شریک تھے اگلے جنابت لاحق ہوگئی تو میں منیٰ میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس طرح کرنا کافی تھا۔

پھر شعبہ بنی راوی نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر مارے پھر ان میں پھونک ماری پھر ان دونوں کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

## 201 - باب نَوْعِ الْاِحْرَامِ مِنَ التَّيْمَمِ

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ

317 - اَسْمُو كَمَا اسْمَاعِيلُ مِنْ عَسُوْدٍ اَبِيكَا حَالِدًا اَبِيكَا شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبِي اَسْمٰوٍ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُ الْحَكَمَ مِنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ اَجَبَ رَجُلٌ فَاتَى عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - فَقَالَ اِنِّي اَجَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً . فَاَنْ لَا تُصَلِّيَ . فَاَنَّ لَهُ عَمَلًا اَمَا تَذَكَّرُ اَنَا كَمَا فِي سَرِيَّةٍ فَاَجَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَكَمَا اَنَّ فَاَتَى تَمَعَكَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ " اِنَّمَا كَانَ بِكَ عَمَلٌ . وَضَرَبَ شُعْبَةَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً وَتَفَخَّ فِيهِمَا ثُمَّ ذَلِكَ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ . فَقَالَ عُمَرُو شَيْئًا لَا اُخْرَى مَا هُوَ . فَقَالَ اِنَّ شَيْئًا لَا حَالَةَ . وَذَكَرَ شَيْئًا فِي هَذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِي مَالِكٍ وَرَأَى سَلَمَةَ قَالَ بَلْ تَوَلَّيْتُ مِنْ ذَنْبٍ مَا تَوَلَّيْتُ .

عبدالرحمن کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوئی وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور بولا مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ ہم جنگی محرم میں شریک تھے تو ہمیں جنابت لاحق ہوگئی آپ نے تو نماز کی اور منیٰ میں لوٹ پوٹ ہو گیا اور نماز ادا کر لی پھر میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

پھر شعبہ بنی راوی نے اپنی گھٹنوں پر ایک مرتبہ مارا پھر اس میں پھونک ماری پھر اس کے ذریعے دوسرے ہاتھ کو مل کر پھر ان دونوں کو اپنے چہرے پر پھیرا۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمرؓ نے کوئی بات کہی جو مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ یہ بات تھی۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس واقعے کو بیان نہ کرو۔

اس کے بعد راوی نے اس کی سند میں ابو مالک سے لے کر حوالے سے کوئی بات ذکر کی ہے۔

سلمہ نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: ہم تمہیں اسی طرف پھیرتے ہیں جس طرف کا تم رخ کرتے ہو۔

## 202 - باب نَوْعِ الْاٰخَرِ

باب: ایک اور طریقہ

318 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ عَنْ ذَرِّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ - فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ - فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَكْتُ فِي الثَّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "إِنَّمَا يَكْفِيكَ" - وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ - شَكَ سَلَمَةَ وَقَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ - قَالَ عُمَرُ نُوَلِّكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالذِّرَاعَيْنِ - فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ أَحَدٌ غَيْرُكَ - فَشَكَ سَلَمَةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا -

☆☆☆ عبد الرحمن بن ابی زبئی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے اور مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نماز ادا نہ کرو (جب تک پانی نہیں مل جاتا) حضرت عمار رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب میں اور آپ ایک مہم میں شریک تھے تو ہمیں جنابت لاحق ہو گئی تھی اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا تو جہاں تک آپ کا تعلق ہے تو آپ نے تو نماز ہی نہیں پڑھی تھی البتہ میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی تھی۔ پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تمہارے لیے اتنا کافی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارنے پھر ان میں پھونک ماری پھر ان کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

یہاں پر سلمہ نامی راوی کو شک ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ کہنیوں تک مذکور ہونے کا تذکرہ ہے یا کلائیوں تک کا تذکرہ ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم تمہیں اس کی طرف پھیرتے ہیں جس طرف کا تم رخ کرتے ہو۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: دونوں ہتھیلیوں چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

منصور نامی راوی نے ان سے کہا: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیونکہ آپ کے علاوہ اور کسی نے بھی بازوؤں کا ذکر نہیں کیا۔

اس وجہ سے سلمہ نامی راوی کو شک ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ اس میں انہوں نے دونوں بازوؤں کا ذکر کیا

ہے یا نہیں کیا؟

## 203 - باب تِیْمِ الْجُنْبِ

باب: جنبی شخص کا تیمم کرنا

319 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَوْلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَعْتُ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا . " وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ وَبِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى كَفَّيْهِ وَوَجَّهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَوْلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَارٍ .

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بولے: کیا آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا وہ قول نہیں سنا جو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام سے بھیجا مجھے جنابت لاحق ہوگئی مجھے پانی نہیں ملا میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم اس طرح کر لیتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک مرتبہ مارے پھر ان کے ذریعے دونوں ہتھیلیوں کا مسح کیا پھر ان میں پھونک ماری پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر دونوں بازوؤں پر پھیرا اور چہرے پر پھیرا۔

تو حضرت عبداللہ بولے: کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر اکتفاء نہیں کیا تھا۔

## 204 - باب التَّيْمِ بِالصَّعِيدِ

باب: پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرنا

320 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ "يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ . " فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ . قَالَ "عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ . "

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو الگ تھلگ بیٹھا ہوا تھا اور

319-الخرجه البخاري في التيمم، باب اذا خاف الجنب على نفسه المرض او الموت او خاف العطش تيمم (الحديث 345) بنحوه مختصراً و (الحديث 346 و 347) بنحوه مطولاً و الخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 110 و 111) مطولاً . و الخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 321) مطولاً . تحفة الاشراف (10360) .

320-الخرجه البخاري في التيمم، باب . . . 9 الحديث (348) . تحفة الاشراف (10876)



اس نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور پانی موجود نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مٹی استعمال کرو وہ تمہارے لیے کافی ہوگی۔

## 205 - باب الصَّلَوَاتِ بِتَيْمَمٍ وَاحِدٍ

باب: ایک ہی تیمم کے ذریعے مختلف نمازیں ادا کرنا

321- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بَجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ مِثْقَالٍ"

☆☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کا ذریعہ ہے اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔

## 206 - باب فِيمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَلَا الصَّعِيدَ

باب: جس شخص کو پانی بھی نہیں ملتا اور مٹی بھی نہیں ملتی (وہ کیا کرے؟)

322- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَنَاسًا يَطْلُبُونَ قِلَادَةَ كَانَتْ لِعَائِشَةَ نَسِيئَهَا فِي مَنْزِلٍ نَزَلَتْهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وَضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلُّوا بِغَيْرِ وَضُوءٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيْمَمِ قَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ تَكْرِهِنَهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر افراد کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ تلاش کرنے کے لیے بھیجا، جو کسی پڑاؤ میں وہ بھول گئی تھیں (یعنی ان سے گر گیا تھا) اس دوران نماز کا وقت ہو گیا، لوگ وضو کی حالت میں نہیں تھے اور انہیں وضو کرنے کے لیے پانی بھی نہیں ملا تو انہوں نے وضو کے بغیر نماز ادا کر لی، بعد میں انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کی، اس وقت حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) یہ کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے! اللہ کی قسم! جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ایسی صورت حال درپیش ہوئی جو آپ کو ناپسند ہو، تو اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے لیے اور مسلمانوں کے لیے خیر کا ذریعہ بنا دیا۔

321- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الجنب يتيمم (الحديث 332) مطولا . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في التيمم للجنب اذا

لم يجد الماء (الحديث 124) مطولا . تحفة الاشراف (11971) .

322- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 317) . تحفة الاشراف (17205) .

323 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أُمِّيَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ أَنَّ مُخَارِقًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ

طَارِقٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "أَصَبْتَ ."

فَأَجْنَبَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَيَمَّمَّ وَصَلَّى فَأَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلْآخَرِ يَعْنِي "أَصَبْتَ ."

★★ طارق نامی راوی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوگئی اس نے نماز ادا نہیں کی وہ نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے ایک مرتبہ ایک اور

شخص کو جنابت لاحق ہوئی تو اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے بھی وہی

جواب دیا جو دوسرے کو دیا تھا یعنی آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔



## 2- کتاب المیاء

کتاب: (مختلف قسم کے) پانیوں کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ”(مختلف قسم کے) پانیوں کے بارے میں روایات“ میں 13 تراجم ابواب اور 23 روایات نقل کی ہیں جبکہ کمرات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 9 ہوگی۔

### 1- باب

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا)  
وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ (وَيُنزِلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ)  
وَقَالَ تَعَالَى (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) -

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اور ہم نے پاک کرنے والا پانی آسمان سے نازل کیا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

”اور اس نے تم پر آسمان سے پانی نازل کیا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے تمہیں پاک کر دے۔“

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

”اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو۔“

324- أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مِسَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَلَمْ تَكْرَهُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ" .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ نے غسل جنابت کیا تو

324- اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب الماء لا یجنب (الحديث 68) بنحوہ . و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی الرخصة فی ذلك

(الحديث 65) بنحوہ . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سنہا، باب الرخصة بفضل و ضوء المرأة (الحديث 370 و 371) بنحوہ تحفة

پانی کے پھلے ہوئے پانی سے وضو کر لیا اس وقتوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو یہ فرمایا کہ اگر تم نے پانی کو کھڑا کر دیا تو اس سے وضو کرنا جائز ہے۔

۱۰۰

## پانی کے بارے میں احکام

ان پانیوں کا پینا جن کے ذریعے وضو کرنا جائز ہے

مسئلہ: تمہارے ہاتھ کے پانیوں کے ذریعے وضو کرنا جائز ہے۔

(۱) جاری پانی، جاری پانی سے مراد وہ پانی ہے جس میں تھکا بھرا جاتا ہے۔ (مکرر غلام)

مسئلہ: بعض حضرات روایت کے قائل ہیں کہ جسے لوگ جاری سمجھتے ہیں وہ جاری پانی شمار ہوگا اور یہی قول صحیح ہے۔

(تیسری)

مسئلہ: جاری پانی کا ذائقہ رنگ یا بو نہ ہو جب تک تبدیل نہیں ہوتے ہیں اس وقت تک وہ نجس

شمار نہیں ہوگا۔ حضرت

مسئلہ: اگر جاری پانی میں کوئی نجس چیز ڈال دی جاتی ہے جیسے مردار، شراب تو جب تک اس جاری پانی کا رنگ، ذائقہ یا بو

تبدیل نہیں ہوتا اس وقت تک وہ نجس شمار نہیں ہوگا۔ (مذہب اہل سنت)

مسئلہ: اگر بہت سے لوگ کسی نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کر رہے ہیں تو ایسا وضو کرنا جائز ہوگا۔ (مذہب اہل سنت)

مسئلہ: اگر عرصہ گزرے اور کوئی چھوٹا حوض ہو جس میں ایک طرف سے پانی آ رہا ہو اور دوسری طرف سے نکل رہا ہو تو ایسی

صورت میں بھی بہت سے افراد کا ایک ساتھ وضو کرنا جائز ہوگا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ: اگر کسی چھوٹے حوض میں ایک طرف سے پانی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے دوسری طرف سے پانی بہنا شروع ہو

جاتا ہے تو جیسے ہی دوسری طرف سے پانی بہنا شروع ہوگا تو اسی وقت وہ حوض طہارت کے لیے کافی ہوگا یہ فقیر ابو جعفر کا قول

ہے اور صدر الشریعہ نے اسی کو محیط میں تحریر کیا ہے، نواز مل میں یہ بات تحریر ہے کہ ہم اسی حکم کو اختیار کرتے ہیں یہ بات فتاویٰ

بازار حلیہ میں بھی تحریر ہے۔

مسئلہ: حمام میں موجود حوض کا پانی فقہاء کے نزدیک پاک ہوتا ہے، لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ اس میں کوئی

نجاست نہ ملے ہوئی ہو۔

مسئلہ: دوسری قسم کا پانی وہ ہے جو بہت نجس ہے، لیکن تعداد میں زیادہ ہوتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ جب اس کی تعداد زیادہ ہو

جائے تو یہ جاری پانی کے حکم میں آجاتا ہے، یعنی اگر اس کے کسی ایک کنارے پر نجاست ڈال دی جائے تو وہ سارا پانی نجس نہیں

ہوتا ہے اس وقت تک جب تک اس کا رنگ اس کی بو یا ذائقہ تبدیل نہیں ہو جاتا ہے، جب یہ تبدیل ہو جائے گا تو وہ نجس ہو

جائے گا اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور تمام مشائخ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جس مقام پر ایسے پانی میں نجاست ڈالی گئی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ نجاست نظر آرہی ہے تو نجاست جس جگہ نظر آرہی ہے وہ سارا حصہ ناپاک ہوگا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسی نجاست کی جگہ سے تقریباً اتنے فاصلے سے وضو کیا جائے گا جتنا چھوٹا حوض ہوتا ہے۔

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی حوض ۱۰ گز لمبا اور ۱۰ گز چوڑا ہو تو اس صورت میں ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف نہیں پہنچ سکتا ہے عام مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس بارے میں گہرائی کا حکم یہ ہے کہ چلو میں پانی لینے کی وجہ سے فرش واضح نہ ہو جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہاں گز میں کپڑے کے گز کا اعتبار ہوگا۔ (ظہیر یہ) اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی ایسے حوض سے وضو کرتا ہے جہاں کائی جمی ہوئی ہے تو اگر ہلانے کے ساتھ وہ ہل جائے تو ایسے

حوض سے وضو کرنا جائز ہوگا۔ (غلام)

### کنوئیں کے احکام

مسئلہ: تیسری قسم کا پانی جس سے وضو کرنا جائز ہے وہ کنوئیں کا پانی ہے (بعض اوقات نجاست گرنے کی وجہ سے کنوئیں میں سے پانی نکال دیا جاتا ہے) تو دو طرح کی صورت میں کنوئیں کا پانی نکالا جاتا ہے۔

مسئلہ: پہلی صورت وہ ہے جس میں کسی نجاست کے گرنے کی وجہ سے تمام پانی کو نکالنا لازم ہو جاتا ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب نجاست کنوئیں میں گر جاتی ہے اس طرح پانی نکالنے کا مقصد یہ ہوتا ہے تاکہ کنواں پاک ہو جائے اس بات پر اسلاف کا اتفاق ہے۔ (الہدایہ)

مسئلہ: اونٹ یا بکری کی بیگنیاں اگر کنوئیں میں گر جاتی ہیں تو اگر وہ زیادہ نہ ہوں تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہاں بہت زیادہ سے مراد وہ ہے جسے دیکھنے والا بہت زیادہ سمجھے اور کم وہ ہے جسے دیکھنے والا کم شمار کرے اسی قول پر اعتماد ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: ایک قول یہ ہے کہ زیادہ سے مراد یہ ہے کہ ہر مرتبہ ڈول سے پانی نکالتے وقت اس میں وہ بیگنیاں آرہی ہوں۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ کم ہیں اور یہ قول صحیح ہے۔ (بسوط حسنی نہایہ)

مسئلہ: اس بارے میں بنیادی اصول یہ ہے کہ ثابت بیگنی، ٹوٹی ہوئی، تر بیگنی یا خشک بیگنی میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (غلام)

مسئلہ: اس مسئلے کے بارے میں لید، گوبر اور بیگنی کا حکم ایک جیسا ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس حوالے سے جنگل یا شہر میں موجود کنوؤں کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی بکری، کتا، انسان کنوئیں میں مر جاتا ہے یا کوئی جانور پھول جاتا ہے یا پھٹ جاتا ہے تو وہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا

ہو اس کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر اس جانور کے بال کنویں میں بکھر جاتے ہیں تو یہ بھی اس کے جسم کے پھٹ جانے کی مانند ہوگا۔

(سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر بکری کی قسم کا کوئی جانور کنویں میں گر جاتا ہے اور اسے زندہ نکال لیا جاتا ہے تو صحیح قول یہ ہے کہ وہ جانور اگر نجس العین نہیں ہے اور اس کے جسم پر بھی کوئی نجاست نہیں لگی ہوئی اور اس کا منہ بھی پانی میں داخل نہیں ہوا تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا، لیکن اگر اس کا منہ پانی میں داخل ہو جائے تو اس کے جوٹھے کے مطابق پانی کا حکم جاری کیا جائے گا، اگر اس کا جوٹھا پاک ہوگا تو پانی پاک شمار ہوگا، اگر نجس ہوگا تو نجس شمار ہوگا اور اگر پانی نجس ہوگا تو سارے پانی کو نکالا جائے گا لیکن اگر اس کا جوٹھا مشکوک ہوتا ہے تو پانی کو بھی مشکوک قرار دیا جائے گا لیکن تمام پانی نکال لیا جائے گا اور اگر اس کا جوٹھا مکروہ ہے تو پانی بھی مکروہ ہو جائے گا اور اس صورت میں اسے نکالنا مستحب قرار دیا جائے گا، لیکن اگر وہ جانور نجس العین ہے جیسے خنزیر ہے تو پانی نجس ہو جائے گا، اگرچہ اس کا پانی میں منہ داخل نہ ہوا ہو اور صحیح قول یہ ہے کہ کتا نجس العین نہیں ہوتا، جب تک اس کا منہ پانی میں داخل نہیں ہوگا، پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا، جیسے وحشی درندے یا وحشی پرندے وغیرہ ان سب کا یہی حکم ہوگا کہ اگر وہ زندہ نکل آتے ہیں اور ان کا منہ پانی تک نہیں پہنچا تو صحیح قول یہ ہے کہ پانی نجس نہیں ہوگا۔ (مبیط سرخسی)

مسئلہ: مردہ کا فر خواہ اسے غسل دے دیا جائے یا اسے غسل نہ دیا جائے، نجس شمار ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر کوئی مسلمان مردہ کنویں میں گر جاتا ہے تو اگر اس کو غسل نہیں دیا گیا تھا تو پانی خراب ہو جائے گا اور اگر غسل کے بعد گرتا ہے تو پانی خراب نہیں ہوگا، یہی قول مختار ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد رو دیتا ہے اور پھر اس کے بعد فوت ہوتا ہے تو اس کا حکم بڑے آدمی کا سا ہوگا، یعنی اگر وہ غسل کے بعد کنویں میں گرا ہے تو پانی خراب نہیں ہوگا اور اگر رو یا نہیں تھا تو اگرچہ کئی مرتبہ غسل دینے کے بعد پانی میں گرتا ہے تو بھی کنواں (یعنی اس کا پانی) خراب ہو جائے گا، اسی طرح اگر کوئی شہید تھوڑے پانی میں گرتا ہے تو پانی خراب نہیں ہوگا لیکن اگر اس کا خون بہہ جاتا ہے تو پانی خراب ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی مرغی، بلی، کبوتر یا اس طرح کا کوئی جانور کنویں میں گر جاتا ہے، لیکن اس کا جسم پھولتا بھی نہیں ہے اور پھٹتا بھی نہیں ہے، تو اس صورت میں چالیس یا پچاس ڈول نکال لیے جائیں گے۔ (مبیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی چوہا یا چڑیا کنویں میں گر کر مر جاتی ہے یا ان کا مردہ جسم باہر نکلتا ہے لیکن وہ پھولے نہیں ہیں تو ان کا جسم نکالنے کے بعد کنویں میں سے بیس سے لے کر تیس ڈول تک نکال لیے جائیں گے۔ (مبیط)

مسئلہ: کنویں کے پاک ہونے کے ساتھ اس کا ڈول رستی، چرخ اور کنویں کے گرد کی فصیل بھی پاک شمار ہوگی۔ (مبیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی نجس لکڑی یا نجس کپڑا کنویں میں گر جاتا ہے اور اسے نکالنا ممکن نہ ہو یا وہ غائب ہو جاتے ہیں تو اس کنویں کے پاک ہونے کے ساتھ ہی وہ کپڑا اور وہ لکڑی بھی پاک شمار ہوں گے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جس کنویں میں سے بیس ڈول نکالنا لازم تھا، اس میں سے پہلا ڈول نکال کر ایک اور کنویں میں ڈال دیا گیا تو اس

دوسرے کنویں میں سے بھی بیس ڈول نکالے جائیں گے اس بارے میں اصول یہ ہے کہ دوسرا کنواں بھی اتنے ہی ڈولوں سے پاک ہوگا جتنے ڈولوں سے پہلے کنواں پاک ہوگا۔

### فصل: پانی کی ان اقسام کا بیان جن کے ذریعے وضو نہیں ہو سکتا

مسئلہ: خرپوزہ، گزلی، کھیرا، گلاب کے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح کسی شربت یا اسی طرح کی کوئی اور پتی چیز یعنی سرکہ وغیرہ سے بھی وضو جائز نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: نمک کے پانی کے ساتھ بھی وضو نہیں کیا جاسکتا۔ (غلام)

مسئلہ: صابن کے پانی یا اثنان کے پانی کے ساتھ وضو نہیں کیا جاسکتا، لیکن یہ اس وقت ہوگا کہ جب پانی کی طبعی حیثیت اتنی زیادہ تبدیل نہ ہو جائے کہ وہ پانی گاڑھا ہو جائے، اگر وہ بدستور پتلا رہتا ہے اور اس کی لطافت باقی رہتی ہے تو جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: انگور کے درختوں سے نکلنے والے پانی سے بھی وضو جائز نہیں ہے۔ (کانی، محیط، قاضی خان)

مسئلہ: اگر کسی موسم میں پتے وغیرہ گرنے کی وجہ سے پانی کا ذائقہ رنگ یا بو تبدیل ہو جاتا ہے تو فقہاء احناف کے نزدیک ایسے پانی سے وضو جائز ہے۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: زعفران، زردچ اور کسم کے پانی سے وضو جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ پانی پتلا ہونا چاہیے اور پانی غالب ہونا چاہیے، لیکن اگر سرخی غالب آجاتی ہے اور پانی گاڑھا ہو جاتا ہے تو اس سے وضو جائز نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر صرف پانی ہے اور مٹی یا چونے کے ملنے کی وجہ سے یا بہت دن تک کھڑا رہنے کی وجہ سے متغیر ہو جاتا ہے تو اس سے وضو جائز ہوگا۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سیلابی پانی سے وضو کرتا ہے تو یہ جائز ہوگا، اگرچہ اس میں مٹی وغیرہ ملی ہوئی ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ پانی غالب ہونا چاہیے اور پتلا ہونا چاہیے خواہ وہ بیٹھا ہو یا اس کا ذائقہ کھارا ہو چکا ہو۔

مسئلہ: اسی طرح ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے جس میں چنے یا باقلا بھگوئے گئے ہوں، پانی کی رنگت اور ذائقہ تبدیل ہوا ہو، لیکن اس کا پتلا پن ختم نہ ہوا ہو۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ غلبے میں رنگ کا اعتبار کیا جائے گا، اگر کوئی چیز پانی میں ملنے کے بعد رنگت میں مخالف نہیں ہے، لیکن ذائقہ تبدیل ہو گیا تو ذائقہ کا اعتبار کیا جائے گا اور اگر رنگت اور ذائقہ دونوں میں مخالفت نہیں ہے تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ مقدار کس کی زیادہ ہے، اگر مقدار کے اعتبار سے بھی دونوں برابر ہوتے ہیں تو اس کا حکم ظاہر الرویۃ میں موجود نہیں ہے، تاہم بعد کے فقہاء نے یہ بات کہی ہے کہ احتیاط کے پیش نظر پانی کو دوسری چیز کے مقابلے میں مغلوب قرار دیں گے۔ (بدائع الصنائع)

نبیذ کے ذریعے وضو کرنا

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ کھجور کی نبیذ کے ذریعے وضو کیا جاسکتا ہے اور جب ایسا پانی موجود ہو تو

آدمی تیم نہیں کرے گا۔ (الجامع الصغیر شرح طحاوی)

مسئلہ: اکثر متون میں یہ بات تحریر ہے ایسی صورت میں جب صرف کھجور کی نبیذ موجود ہو اور کوئی پانی موجود نہ ہو تو اس صورت میں انسان کھجور کی نبیذ کے ذریعے وضو بھی کر لے گا اور احتیاط کے پیش نظر تیم بھی کر لے گا۔ یہ حکم بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے البتہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں ایسی صورت میں انسان تیم کرے گا وہ کھجور کی نبیذ کے ذریعے کسی بھی صورت میں وضو نہیں کر سکتا ہے جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ احتیاط کے پیش نظر وضو بھی کرے گا اور تیم بھی کر لے گا اگر وہ شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی ترک کر دیتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا البتہ یہ ضروری نہیں ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کو پہلے کیا جائے دونوں میں سے خواہ جسے بھی پہلے کر لیا جائے تو درست ہوگا۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: امام قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ نے الجامع الصغیر کی شرح میں یہ بات تحریر کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا فتویٰ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہے۔ (یعنی شرح کنز)

مسئلہ: کھجور کی نبیذ کا حکم اس وقت ہے جب وہ میٹھی ہو اور ترشی کی طرف مائل ہو لیکن جب اس میں جوش آ جاتا ہے اور وہ سخت ہو جاتی ہے یا اس پر جماگ آ جاتا ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اب وہ نشہ آور بن چکی ہے۔

مسئلہ: اگر چند چھوہارے پانی میں بھگو دیئے جاتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ پانی میٹھا ہو جاتا ہے لیکن دیکھنے میں پانی ہی محسوس ہوتا ہے اور وہ پتلا بھی ہوتا ہے تو ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے اس بارے میں فقہائے احناف کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (شرح منیۃ المصلیٰ از ابن امیر الحاج)

### آب مستعمل کے احکام

مسئلہ: فقہائے احناف کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ آب مستعمل کے ذریعے طہارت حاصل نہیں ہو سکتی اس لیے اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہوگا البتہ کیا آب مستعمل خود پاک ہوتا ہے اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا پانی پاک ہوتا ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی روایت منقول ہے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (معیذ)

مسئلہ: جس بھی پانی سے حدث دور کیا جائے (یعنی بے وضو حالت میں وضو کر لیا گیا ہو یا جنابت کی حالت میں غسل کر لیا گیا ہو) یا جسے عبادت کے لیے استعمال کیا گیا ہو تو حکم یہ ہے کہ جیسے ہی وہ انسان کے عضو سے الگ ہوگا وہ آب مستعمل شمار ہو گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس بارے میں چھوٹے حدث (یعنی بے وضو حالت) اور بڑے حدث (یعنی جنابت کی حالت) کا حکم برابر ہے۔ (یعنی شرح کنز)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے دونوں بازو دھو رہا تھا اور اس کے بازو دھونے سے جو پانی گر رہا تھا وہ پانی کسی اور شخص نے ہاتھ نیچے لے جا کر حاصل کیا اور اس سے اپنے عضو کو دھولیا تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)



مسئلہ: اگر کوئی بے وضو شخص یا جنابت کی حالت والا شخص یا حیض والی عورت جو غسل کرنے لگی ہے، اگر وہ پانی لینے کے لیے اپنا ہاتھ پانی میں داخل کرتے ہیں، تو ضرورت کے پیش نظر اس پانی کو مستعمل قرار نہیں دیا جائے گا۔ (تمہین)

مسئلہ: اگر پانی نکالنے والا ڈبہ بالٹی میں گر جاتا ہے اور اسے نکالنے کے لیے آدمی کہنی تک ہاتھ اس میں ڈال لیتا ہے، تو بھی پانی مستعمل نہیں ہوگا، لیکن وہ شخص صرف ہاتھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کے لیے برتن میں داخل کرتا ہے، تو پانی مستعمل شمار ہو جائے گا، کیونکہ یہاں اس طرح ہاتھ ڈالنے کی ضرورت نہیں تھی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: مشہور روایت کے مطابق امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ پانی کے مستعمل ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ انسان نے کوئی پورا عضو اس میں داخل کیا ہو۔ (مبیط)

مسئلہ: ایک یاد دہانگیوں کو پانی میں داخل کرنے سے پانی مستعمل شمار نہیں ہوتا، البتہ پوری ہتھیلی کو داخل کرنے سے مستعمل شمار ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر جنابت کی حالت والا کوئی شخص ڈول کو ڈھونڈنے کے لیے کنویں میں غوطہ لگا دیتا ہے، تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کی جنابت باقی رہتی ہے اور پانی بھی اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے، جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس صورت میں پانی پاک رہے گا اور جنابت والے شخص کی جنابت بھی ختم ہو جائے گی، جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ نقل کی گئی ہے کہ اس صورت میں دونوں نجس ہو جائیں گے۔

مسئلہ: ایک قول یہ ہے کہ اس صورت میں آدمی پاک ہو جاتا ہے، کیونکہ پانی اس کے جسم سے جدا ہونے سے پہلے مستعمل نہیں ہوتا اور یہ روایت قرین قیاس محسوس ہوتی ہے۔ (الہدایہ تمہین)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص نماز کے لیے (وضو کرنے کے لیے) اس طرح کے پانی میں غوطہ لگا دیتا ہے، تو اس بات پر اتفاق ہے کہ سارا پانی خراب ہو جائے گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر حیض والی کوئی عورت کنویں میں گر جاتی ہے، تو اگر وہ خون کی آمد منقطع ہو جانے کے بعد کنویں میں گری ہے اور اس کے اعضاء پر کوئی نجاست بھی نہیں لگی تو اس کا حکم جنبی شخص کی مانند ہوگا، لیکن اگر اس کا خون بند نہیں ہوا، اس سے پہلے وہ گر گئی ہے، تو اس کی مثال پاک شخص کی طرح ہوگی، کیونکہ اس طرح سے گرنے کے نتیجے میں وہ حیض کی ناپاکی کے حکم سے باہر نہیں آئے گی (اب اگر اس کنویں میں اس کا کچھ خون مل جاتا ہے، تو اس کا حکم خون کے اعتبار سے ہوگا، آپ مستعمل کے اعتبار سے نہیں ہوگا)۔ (خلاصہ قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے وضو کے اعضاء کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے کو دھو لیتا ہے جیسے پہلو دھو لیتا ہے یا زانو کو دھو لیتا ہے، تو صحیح قول یہ ہے کہ اس صورت میں پانی مستعمل شمار نہیں ہوگا، پانی صرف اس وقت مستعمل شمار ہوگا جب وہ وضو کے مخصوص اعضاء کو دھو تا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی پاک شخص مٹی، آٹا یا میل صاف کرنے کے لیے اعضاء وضو کو دھو تا ہے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے

نہاتا ہے تو شخص اس وجہ سے پانی مستعمل نہیں ہوگا۔ (خاصی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بے وضو شخص ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے یا کسی دوسرے کو سکھانے کے لیے وضو کرتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پانی مستعمل شمار ہوگا جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مستعمل شمار نہیں ہوگا۔

(خلاصہ)

یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی نابالغ لڑکا اس طرح سے پانی استعمال کر لیتا ہے تو کیا وہ مستعمل شمار ہوگا؟ اس بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر وہ لڑکا سمجھدار ہے تو اس کے وضو کرنے کی وجہ سے پانی مستعمل ہو جائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔ (مشرف) مسئلہ: اگر کوئی شخص کھانا کھانے سے پہلے یا کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوتا ہے تو پانی مستعمل ہو جائے گا۔ (مہذب نسائی) مسئلہ: اگر کسی مقتول کا سرتن سے جدا ہو جاتا ہے تو اگر اس کے سر کو دھویا جائے تو وہ پانی بھی مستعمل شمار ہوگا۔ (مہذب نسائی) مسئلہ: اگر جنبی شخص غسل کر رہا ہو اور اس کے جسم سے کچھ پانی برتن میں ٹپک جائے تو پانی خراب نہیں ہوگا لیکن اگر چپکنے والا پانی برتن میں موجود پانی پر غالب آ جاتا ہے تو اس برتن کا پانی خراب ہو جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح حمام کے حوض کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک مستعمل پانی اس میں موجود پانی پر غالب نہیں آتا اس وقت تک وہ پانی پاک کرنے والا شمار ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: مستعمل پانی اگر کنویں میں گر جاتا ہے تو اس وقت تک کنویں کا پانی خراب شمار نہیں ہوگا جب تک مستعمل پانی اس پر غالب نہیں آ جاتا یہی قول درست ہے۔ (مہذب نسائی)

## 2- باب ذِکْرِ بِنْرِ بُضَاعَةَ

باب: بضاعہ کنوئیں کا تذکرہ

325- أَخْبَرَنَا هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرْظِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَالِغٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقُوا مِنْ بِنْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِنْرٌ يَطْرَحُ فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْحَيْضُ وَالنَّعْنَ لَقَالَ "الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ".

☆☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا آپ بضاعہ کنوئیں کے پانی سے وضو کر لیتے ہیں؟ جبکہ وہ ایک ایسا کنواں ہے جس میں کتوں کا گوشت، حیض والی عورتوں کے کپڑے اور دیگر گندگی کی چیزیں پھینکی جاتی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

326- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ

325- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب ما جاء في بنر بضاعه (الحديث 66) و (الحديث 67) بسنوه . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما

جاء ان الماء لا ينجسه شئ (الحديث 66) . تحفة الاشراف (4144) .

326- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4125)

وَكَانَ مِنَ الْعَابِدِينَ - عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نُوفٍ عَنْ سَلِيطِ بْنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بَشْرِ بَضَاعَةَ فَقُلْتُ اتَّوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُطْرَحُ فِيهَا مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنِّ فَقَالَ "الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ اس وقت بضاہہ کنوئیں سے وضو کر رہے تھے میں نے عرض کی: کیا آپ اس سے وضو کر رہے ہیں؟ حالانکہ اس میں ناپسندیدہ گندگی پھینکی جاتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

### 3- باب التَّوَقُّيْتِ فِي الْمَاءِ

باب: پانی میں مقدار متعین کرنا

327- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثِ الْمُرَوِّزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يُنَوِّبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّبَاعِ فَقَالَ "إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ".

☆☆ عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے جانور اور درندے آکر پیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلعے ہو جائے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

328- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُزْرِمُوهُ". فَلَمَّا فَرَّغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، کچھ لوگ اٹھ کر اس کی طرف بڑھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے روکو نہیں جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ڈول منگوا کر اس پر بہا دیا۔

329- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُوهُ وَاهْرَبُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلُّوا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بَعْثْتُمْ مُبَسِّرِينَ وَلَمْ تَبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ".

327- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب ما ينجس الماء (الحديث 64) و (الحديث 65) مختصراً وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب منه آخر (الحديث 67). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب مقدار الماء الذي لا ينجس (الحديث 517) و (الحديث 518) مختصراً تحفة الاشراف

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی اٹھا اور اس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا، لوگ اس کی طرف بڑھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اسے رہنے دو، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہانے کی ہدایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے، تمہیں مشکل میں ڈالنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

#### 4 - باب النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنْبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: جنبی شخص کے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

330 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنْبٌ"

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص جنابت کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

#### 5 - باب الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

باب: سمندر کے پانی سے وضو کرنا

331 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَكُوبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطَشْنَا افْتَوَضْنَا مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَبْتَتُهُ"

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں، اگر ہم اس کے ذریعے وضو کر لیتے ہیں تو خود پیا سے رہ جائیں گے، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (سمندر) کا پانی پاک کرنے والا ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہوتا ہے۔

#### 6 - باب الْوُضُوءِ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبُرْدِ

باب: برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنا

332 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْفَلَاحِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ."

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی کے ذریعے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔"

333 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنَ خَطَايَايَ بِالْفَلَاحِ وَالْمَاءِ وَالْبَرْدِ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور اولوں کے ذریعے دھو دے۔"

## 7- باب سُورِ الْكَلْبِ

باب: کتے کے جوٹھے کا حکم

334 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا وَلَعِ الْكَلْبُ فِي إِيَّائِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِفْهُ ثُمَّ لِيُغْسَلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس شخص میں موجود چیز کو بہا دے اور اسے سات مرتبہ دھوئے۔

## 8- باب تَعْفِيرِ الْإِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ

باب: جس برتن میں کتا منہ ڈال دے اُسے مٹی کے ذریعے صاف کرنے کا حکم

335 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّقًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقُعْلِ الْكِلَابِ وَرَخْصِ فِي

332-تقدم في الطهارة، الوضوء بماء الفلاح (الحديث 61) .

333-تقدم في الطهارة، باب الوضوء بالفلاح (الحديث 60) مطولاً .

334-تقدم في الطهارة، الامر بار افة ما في الاناء اذا ولع فيه الكلب (الحديث 66) .

335-تقدم في الطهارة، باب تعفير الاناء الذي ولع فيه الكلب بالتراب (الحديث 67) .

كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَأَغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَقِرُوهُ الثَّمَانَةَ بِالتُّرَابِ".  
☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (پہلے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کے لیے اور بکریوں (کی حفاظت) کے لیے کتے (کو پالنے) کی اجازت دی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اُسے سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کرو۔"

336- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّقًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ قَالَ "مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ". قَالَ وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَأَغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَقِرُوا الثَّمَانَةَ بِالتُّرَابِ". خَالَفَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(پہلے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لوگوں کا کتوں سے کیا واسطہ۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کرنے یا بکریوں کی حفاظت کے لیے کتا (پالنے) کی اجازت دی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اُسے سات مرتبہ دھو لو اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ذریعے (مل کے)

صاف کر لو۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا):

"ان میں سے ایک مرتبہ مٹی کے ذریعے (مل کے) صاف کرو۔"

337- أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ

أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ

سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهَنَّ بِالتُّرَابِ".

☆☆ ابورافع بیان کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اُسے سات مرتبہ دھولے جن میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے

ذریعے (مل کے) صاف کرے۔"

338- أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ

336- تقدم في الطهارة، باب تعفير الإناء الذي ولغ فيه الكلب بالتراب (الحديث 67) .

337- انفرده البسالي، تحفة الاشراف (14664) .

سیرین عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال "إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِيَّائِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ".

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کتا کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اُسے سات مرتبہ دھولے جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے (مل کے) صاف کرے۔"

## 9- باب سُورِ الْهَرَّةِ

باب: بلی کے جوٹھے کا حکم

339- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِافَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوتًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَضْعَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَأَيْتِ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّهَا لَيَسْتُ بِنَجْسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِينِ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَاتِ".

★★ سیدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے پھر انہوں نے ایک کلمہ ذکر کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ان کے لیے پانی رکھا اسی دوران ایک بلی آگئی اس بلی نے اس برتن میں سے پانی پی لیا، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن کا رخ اُس کی طرف کر دیا تو اس بلی نے پانی پی لیا۔

سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں غور سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر خیراں ہو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"یہ ناپاک نہیں ہے بلکہ یہ تمہارے پاس گھر میں آنے والے جانوروں میں سے ایک ہے۔"

شرح

جوٹھے کے احکام

مسئلہ: ہر چیز کے پسینے میں اس کے جوٹھے کے حکم کا اعتبار کیا جائے گا۔ (الہدایہ)

مسئلہ: گدھے اور خچر کا پسینہ یا لعاب اگر تھوڑے پانی میں شامل ہو جاتا ہے تو وہ اس کو خراب کر دے گا اگرچہ وہ لعاب یا

پسینہ تھوڑا ہو۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کپڑے پر ان کا لعاب یا پسینہ زیادہ بھی لگ جاتا ہے تو ظاہر الروایۃ کے مطابق اس کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔ (خرائہ المعتبرین)

مسئلہ: آدمی کا جوٹھا پاک ہوتا ہے، جنسی شخص، حیض والی عورت، نفاس والی عورت بھی اس کے حکم میں شامل ہوں گے، البتہ شرابی کا فریا ایسا شخص جس کے منہ سے خون نکلتا ہے، ان کا حکم مختلف ہوگا، اگر وہ کسی برتن میں سے پانی پی لیتے ہیں تو ان کا جوٹھا نجس شمار ہوگا۔

اجنبی مرد کے لیے عورت کا جوٹھا اور عورت کے لیے اجنبی مرد کا جوٹھا مکروہ ہے، لیکن وہ ناپاک ہونے کے حوالے سے نہیں بلکہ لذت کے حصول کے حوالے سے ہے۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ گھوڑے کا پس خوردہ پاک ہوتا ہے۔ (زاہری)

مسئلہ: جن پرندوں اور چرندوں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کا جوٹھا پاک ہوتا ہے، البتہ وہ مرغی، اونٹ یا تیل جو نجاست کھاتے ہوں، ان کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (مجموعہ شرحی)

مسئلہ: وہ جانور جن کا خون نہیں بہتا ہے خواہ وہ پانی میں رہتے ہوں یا خشکی پر رہتے ہوں، ان کا جوٹھا پاک ہوتا ہے۔

(جمین)

مسئلہ: گھروں میں رہنے والے کیڑے مکوڑے جیسے سانپ، چوہا، بلی وغیرہ کا جوٹھا مکروہ، تزیہی ہے، یہی قول صحیح ہے۔

(غلامہ)

مسئلہ: بلی کا جوٹھا کھانا مکروہ ہے۔ (جمین)

مسئلہ: اگر کوئی بلی، چوہا کھانے کے فوراً بعد پانی پی لیتی ہے، تو وہ پانی نجس ہو جائے گا، لیکن اگر کچھ دیر کے بعد پیتی ہے، تو

پانی نجس نہیں ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: شکاری پرندوں اور درندوں کا جوٹھا مکروہ ہے، ایک روایت کے مطابق امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں

کہ اگر اس طرح کے پرندوں کو قید کیا جاتا ہے اور اس کا مالک یہ جانتا ہے کہ اس شکاری پرندے کی چونچ پر کوئی نجاست نہیں لگی

ہوئی تو اس کا جوٹھا پینا مکروہ نہیں ہوگا اور مشائخ نے اسی قول کو مستحسن قرار دیا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: وہ جانور جو وحشی نہیں ہیں، لیکن ان کا گوشت بھی نہیں کھایا جاتا، ان کا جوٹھا پاک اور مکروہ ہے اور یہ حکم استحسان کے

پیش نظر ہے۔ (بسوط)

مسئلہ: کتے، خنزیر، درندے اور چوہاؤں کا جوٹھا نجس ہوتا ہے۔ (کنز)

مسئلہ: ہر ایسا پرندہ یا جانور جس کا خون جاری نہیں ہوتا، اگر وہ پانی میں مر جاتا ہے، تو پانی نجس نہیں ہوگا، جیسے بکھی، بھڑ،

بچھو وغیرہ۔

مسئلہ: اسی طرح اگر پانی کا جانور پانی میں مر جاتا ہے، تو بھی پانی خراب نہیں ہوگا جیسے مچھلی، مینڈک وغیرہ۔



مسئلہ: مردار کا بال، ہڈی، پٹھا، کھر، سم، پشم، اون، پردانت، چونچ پاک ہوتے ہیں آدمی کے بال اور اس کی ہڈی کا بھی یہی حکم ہے۔ (اختیار شرح مختار)

مسئلہ: خنزیر کے تمام اعضاء نجس ہیں۔ (اختیار شرح مختار)

مسئلہ: جس چیز کے ذریعے پانی حاصل کر کے وضو کرنا جائز ہے خواہ چیز کے ذریعے حقیقی اعتبار سے کی جائے یا حکمی اعتبار سے کی جائے البتہ آدمی اور خنزیر کے چیز کے حکم مختلف ہوگا۔ (زاہدی)

مسئلہ: دباغت کے بعد جب چیز کو پانی لگ جائے تو وہ نجس نہیں ہوتا، حقیقی اور حکمی دونوں طرح کی دباغت کا یہی حکم ہے۔ (مضرات)

مسئلہ: آب مستعمل کا پینا مکروہ ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: بچتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: بٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا بھی مکروہ ہے اور یہی قول مختار ہے۔ (تاج خانہ)

.....

## 10 - باب سُورِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے جوٹھے کا حکم

340 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُقَدَّمِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَعْرِقُ الْعَرَقَ فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض اوقات میں کوئی ہڈی چوسا کرتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ اسی طرح بعض اوقات میں برتن میں سے پانی پی لیتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے رکھا تھا حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

## 11 - باب الرُّخْصَةِ فِي فَضْلِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے بچائے ہوئے کو استعمال کرنے کی رخصت

341 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ

340- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض، (الحديث 70) .

341- تقدم في الطهارة، باب وضوء الرجال و النساء جميعا (الحديث 71) .

النَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّوْنَ فِي رَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) ایک ساتھ وضو کر لیا کرتے تھے۔

## 12 - باب النہی عن فضل وضوء المرأة

باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی (کو استعمال کرنے) کی ممانعت

342 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ - عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ .

☆ ☆ حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لے۔

## 13 - باب الرخصة في فضل الجنب

باب: جنبی شخص کے بچائے ہوئے پانی (کو استعمال کرنے) کی اجازت

343 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ .

☆ ☆ عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن میں سے (پانی لے کر) غسل کر لیا کرتی تھیں۔

## 14 - باب القدر الذي يكفي به الإنسان من الماء للوضوء والغسل

باب: پانی کی اُس مقدار کا بیان جو انسان کے وضو یا غسل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے

344 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكْرُوكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِي .

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایک مکوک (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور

342- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب النهي عن ذلك (الحديث 82) . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في كراهية فضل طهور

المرأة (الحديث 63 و 64) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننهما، باب النهي عن ذلك (الحديث 373) . تحفة الاشراف (3421) .

343- تقدم في الطهارة، باب فضل الجنب (الحديث 72) .

344- تقدم في الطهارة، باب القدر الذي يكفي به الرجل من الماء للوضوء (الحديث 73) .

پانچ مکوک پانی کے ذریعے غسل کر لیا کرتے تھے۔

345- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ - يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ - عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِمِدَّةٍ وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ .  
 ☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک مد (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور تقریباً ایک صاع (پانی) کے ذریعے غسل کر لیا کرتے تھے۔

346- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمِدَّةِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ .  
 ☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک مد (پانی) کے ذریعے وضو کر لیا کرتے تھے اور ایک صاع (پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔



345- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب ما يجزيه من الماء في الوضوء (الحديث 92). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في مقدار الماء للوضوء و الغسل من الجنابة (الحديث 268). تحفة الأشراف (17854).  
 346- الفردبه النسائي . تحفة الأشراف (17837) .

### 3- کتاب الحيض والاستحاضة

حيض اور استحاضہ (سے متعلق روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”حيض اور استحاضہ (سے متعلق روایات)“ میں 26 تراجم ابواب اور 46 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 6 ہوگی۔

#### 1- باب بدء الحيض وهل يسمى الحيض نفاسًا

باب: حيض کا آغاز اس کو نفاس کہا جاسکتا ہے؟

347- أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفٍ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ ”مَا لِكَ أَنْفَسْتِ“ قُلْتُ نَعَمْ . قَالَ ”هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُولِي بِالْبَيْتِ“

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا جب ہم ”سرف“ کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں اُس وقت رو رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے نصیب میں لکھ دی ہے تم وہ سب کچھ ادا کرو! جو حاجی ادا کرتے ہیں البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔“

شرح

خون کی ان اقسام کا تذکرہ جو خواتین کے ساتھ مخصوص ہیں یہ تین قسمیں ہیں: حیض، نفاس، استحاضہ

## حیض کے احکام

## حیض کی تعریف

مسئلہ: حیض وہ خون ہے جو رحم سے خارج ہوتا ہے لیکن ولادت کی وجہ سے (یعنی ولادت کے فوراً بعد) نہیں نکلتا۔

(شرح القدر)

مسئلہ: کچھلی شرمگاہ سے نکلنے والا خون حیض شمار نہیں ہوگا۔ (غلامہ)

مسئلہ: خون کا حیض ہونا چند امور پر موقوف ہے ان میں سے ایک وقت ہے اور یہ ۹ برس کی عمر سے لے کر سن ایاس تک کی عمر ہے۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: مختار قول کے مطابق سن ایاس سے مراد پچپن برس ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: جب کوئی عورت اتنی عمر کے بعد خون دیکھتی ہے تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا ظاہری مذہب یہ ہے۔

مسئلہ: مختار قول یہ ہے کہ وہ اس کے بعد ایسا خون دیکھتی ہے جو گاڑھا ہو تو وہ حیض شمار ہوگا۔ (شرح مجمع لابن الملک)

مسئلہ: اس بارے میں دوسرا حکم یہ ہے کہ خون خارج ہونا چاہیے اور اسے نکل کر فرج کے باہر والے حصے تک آنا چاہیے خواہ خون کا یہ خروج شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے وغیرہ کے گرنے کے ہمراہ ہو جب تک ایسے کپڑے کا کچھ حصہ خون اور شرمگاہ کے باہر والے حصے کے درمیان حائل ہے اس وقت تک حیض شمار نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: کوئی عورت پاک تھی پھر اس نے شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے پر خون کا نشان دیکھا تو جس وقت اس نے اس کپڑے کو اتارا تھا اسی وقت سے حیض کا حکم جاری ہو جائے گا اسی طرح حیض والی عورت نے شرمگاہ پر کپڑا رکھا اور پھر اسے (ایک متعین وقت تک) خون کا نشان نظر نہیں آیا تو جس وقت اس نے وہ کپڑا رکھا تھا اس وقت سے خون کی آمد منقطع ہونے کا حکم جاری کیا جائے گا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ: حیض میں سیلان شرط نہیں ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: ان میں سے ایک حکم یہ ہے کہ خون کا چھ مخصوص رنگوں میں سے کوئی ایک رنگ ہونا چاہیے: سیاہ، سرخ، زرد، نیلا، بزر، خاکی۔ (نہایہ)

مسئلہ: شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے پر موجود اس رنگ کا اعتبار ہوگا کہ جب کپڑے کو ہٹاتے وقت وہ کپڑا تر ہو اس وقت کا اعتبار نہیں ہوگا جب وہ خشک ہو جاتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جب کپڑے کو ہٹایا گیا تھا اس وقت وہ سفید تھا جب خشک ہو گیا تو اس کا رنگ زرد ہو گیا تو وہ سفید ہی شمار ہوگا لیکن اگر کپڑے کو اٹھانے کے وقت سرخ یا زرد رنگ نظر آیا بعد میں خشک ہونے کے بعد وہ سفید ہو گیا تو جس حالت میں دیکھا تھا اس حالت کا اعتبار کیا جائے گا تغیر کے بعد جو حالت سامنے آئی ہے اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (تجسس)

مسئلہ: اس بارے میں ایک امر حیض کی مدت ہے ظاہر الروایۃ کے مطابق حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہے۔ (تبیین)

### حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت

مسئلہ: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ۱۰ دن اور ۱۰ راتیں ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض آنے سے پہلے طہر کی مکمل مدت گزر چکی ہو اور رحم میں حمل نہیں ہونا چاہیے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر عورت کو ایک مرتبہ خون آیا اس کے بعد طہر آ گیا پھر دوسری مرتبہ خون آ گیا تو دونوں مرتبہ خون آنے کے بعد درمیان حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ہو (یعنی ۱۰ دن کے اندر دونوں مرتبہ ایسا ہو جائے) تو وہ پورا عرصہ حیض شمار ہوگا اور اگر دوسری مرتبہ آنے والا خون حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد آیا تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ: لیکن اگر دونوں مرتبہ کا خون ۱۰ دن کے اندر ہی آ جاتا ہے تو طہر اور خون کی آمد دونوں حیض شمار ہوں گے، خواہ عورت کو پہلی مرتبہ حیض آ رہا ہو یا اسے مخصوص عادت کے مطابق پہلے بھی حیض آتا رہا ہو، لیکن اگر دس دن سے تجاوز کر جاتے ہیں تو اگر حیض پہلی مرتبہ آیا ہے تو ابتدائی دس دن حیض شمار ہوں گے، لیکن اگر عورت کو پہلے بھی حیض آتا تھا تو اس کی عام عادت کے مطابق دن حیض شمار ہوں گے اور باقی دن طہر شمار ہوں گے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: حیض کا آغاز طہر کے ذریعے ہونا جائز ہے جبکہ اس سے پہلے خون موجود ہو اسی طرح طہر کے ذریعے حیض کا ختم ہونا بھی جائز ہے جبکہ اس کے بعد خون ہو۔ (تبیین)

مسئلہ: جب طہر ۱۵ دن یا اس سے زیادہ ہو تو وہ فصل کرنے والا شمار ہوگا (تو ۱۵ دن سے پہلے یا ۱۵ دن کے بعد) آنے والے خون میں سے ہر ایک کو الگ سے حیض قرار دیا جاسکے گا جہاں تک ممکن ہو۔ (محیط)

مسئلہ: طہر کی کم از کم مدت ۱۵ دن ہے اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر کسی کی عادت مقرر کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے، یعنی کوئی عورت ہے جو ایسی حالت میں بالغ ہوئی ہے کہ اسے مسلسل خون آ رہا ہے تو ہر مہینے کے دس دن حیض سمجھے جائیں گے باقی دن طہر سمجھے جائیں گے۔ (ہدایہ)

### دوسری فصل: نفاس سے متعلق احکام

#### نفاس کی تعریف

مسئلہ: اس سے مراد وہ خون ہے جو ولادت کے بعد آتا ہے، منتون میں یہی بات تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور عورت کا خون نہیں نکلتا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اس پر غسل واجب نہیں ہوگا، امام محمد رحمہ اللہ سے بھی یہی روایت نقل کی گئی ہے اور یہی قول صحیح ہے، تاہم بچے کے ہمراہ مہاسہ کے خروج کی وجہ سے عورت پر

وضو کرنا لازم ہوگا۔ (تیسرے)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی عورت پر غسل واجب ہوگا، اکثر مشائخ نے ان ہی کے قول کو اختیار کیا ہے اور صدر الشریعہ نے اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

### نفاس کی کم از کم مدت

مسئلہ: نفاس کی کم از کم مدت وہی ہے کہ جب تک خون آتا رہتا ہے، خواہ وہ ایک لمحے کے لیے ہی کیوں نہ ہو اور فتویٰ بھی اسی قول پر ہے جبکہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ (پہلے چھراہیہ)

مسئلہ: اگر چالیس دن کے بعد بھی خون آتا رہتا ہے تو جس عورت کو پہلی مرتبہ نفاس آیا ہے تو اس کے پہلے چالیس دن نفاس شمار ہوں گے اور باقی دن استحاضہ شمار ہوں گے، لیکن اگر اس عورت کو پہلے بھی نفاس آچکا ہو تو اس کی عام عادت کے مطابق دنوں کو نفاس قرار دیا جائے گا اور بقیہ دن استحاضہ شمار ہوں گے۔ (محیط)

مسئلہ: ان چالیس دنوں کے دوران اگر دو مرتبہ خون کی آمد کے درمیان طہر آجاتا ہے تو خواہ وہ پندرہ دن کا ہی کیوں نہ ہو تو بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسے نفاس ہی سمجھا جائے گا، فتویٰ اسی پر ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نفاس کی عادت تبدیل ہو جاتی ہے۔

(خلاصہ)

## تیسری فصل: استحاضہ کے احکام

### استحاضہ کی تعریف

مسئلہ: حیض یا نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت گزر جانے کے بعد یا طہر کی کم از کم مدت پورے ہونے سے پہلے جو خون ظاہر ہوتا ہے وہ استحاضہ قرار دیا جاتا ہے، یہ حکم اس خاتون کے لیے ہے جسے پہلی مرتبہ خون آیا ہے تو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد یعنی دس دن کے بعد جتنے بھی دن تک خون آتا رہے گا وہ استحاضہ شمار ہوگا، لیکن اگر عورت کو پہلے بھی حیض آتا تھا تو اب اس کی معمول کی عادت کے مطابق حیض شمار ہوگا اور اضافی دن استحاضہ شمار ہوں گے، اسی طرح حیض کی کم از کم مدت سے کم عرصے کے لیے جو خون آتا ہے وہ بھی استحاضہ شمار ہوتا ہے، اسی طرح زیادہ عمر رسیدہ عورت یا زیادہ چھوٹی لڑکی کا خون نکل آئے تو وہ استحاضہ شمار ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: حاملہ عورت آغاز میں جو خون دیکھتی ہے یا بچے کی ولادت سے پہلے جو خون نکلتا ہے وہ استحاضہ شمار ہوگا۔ (ہدایہ)

### چوتھی فصل: حیض، نفاس، استحاضہ کے احکام

### حیض اور نفاس کے مشترکہ احکام

مسئلہ: حیض اور نفاس کے مشترکہ احکام آٹھ ہیں:

پڑھنا یہ ہے کہ حیض اور نفاس والی عورت سے نماز ساقط ہو جاتی ہے اور اس نماز کی قضاء بھی اس پر لازم نہیں ہوتی۔  
(کافیہ)

مسئلہ: عورت کو جب چلی مرتبہ خون نظر آئے گا تو وہ اس وقت نماز چھوڑ دے گی۔ (تارخانیہ نوازل تمبین)  
مسئلہ: جس نماز کے وقت میں حیض یا نفاس آ جاتا ہے اس وقت کا فرض عورت کے ذمے سے ساقط ہو جائے گا خواہ نماز پڑھنے کا وقت باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اگر عورت نماز کے آخری وقت میں نماز شروع کرتی ہے اور پھر اسے حیض آتا ہے تو اب بعد میں اس پر اس نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی، لیکن اگر اس نے نفل نماز شروع کی تھی تو قضاء لازم ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: حیض والی عورت کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ نماز کے وقت وہ وضو کر کے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ پر آ کر بیٹھ جائے اور جتنی دیر نماز ادا کرتی تھی اتنی دیر سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ پڑھتی رہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہے)۔ (سراجیہ)

مسئلہ: حیض والی عورت اگر آیت سجدہ کی تلاوت سن لیتی ہے تو اس پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ (تارخانیہ)  
مسئلہ: ان کے لیے ایک مخصوص حکم یہ بھی ہے کہ ان پر روزہ رکھنا حرام ہوتا ہے تاہم اس کی قضاء لازم ہوتی ہے۔ (کافیہ)  
مسئلہ: اگر حیض یا نفاس والی کسی عورت نے نفلی روزہ رکھا اور درمیان میں حیض آ گیا تو احتیاط کے پیش نظر اس پر قضاء لازم ہوگی۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: ان کے بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت اور جنبی شخص کا مسجد میں داخل ہونا حرام ہے خواہ وہ وہاں بیٹھنے کے لیے مسجد میں داخل ہوں یا مسجد میں سے گزرنے کے لیے اس میں داخل ہو جائیں۔ (مدیہ المصلی)  
مسئلہ: جو جگہ نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے عید کی نماز ادا کرنے کے لیے مقرر کی جاتی ہے صحیح قول کے مطابق ان پر مسجد کا حکم لاگو نہیں ہوتا۔

(بحر الرائق)

مسئلہ: حیض والی عورت یا جنبی شخص قبرستان جا سکتے ہیں۔ (سراجیہ)  
مسئلہ: ان کے بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ حیض اور نفاس والی عورت کے لیے خانہ کعبہ کا طواف کرنا حرام ہے خواہ مسجد کے باہر طواف کریں۔ (کافیہ)

مسئلہ: اسی طرح جنبی شخص کے لیے بھی طواف حرام ہے۔ (تمبین)

قرآن کی تلاوت ممنوع ہونا

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ ان کے لیے قرآن پڑھنا حرام ہے حیض والی عورت، نفاس والی عورت اور جنبی شخص قرآن کا کوئی حصہ بھی نہیں پڑھیں گے، خواہ ایک کھل آیت ہو یا اس سے کم ہو، لیکن اگر وہ کسی آیت کا کوئی ٹکڑا قرأت



کی نیت سے نہیں بلکہ ذکر کے لیے پڑھ لیتے ہیں جیسے الحمد للہ کہہ دیتے ہیں یا بسم اللہ پڑھ لیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: آیت کے ایسے الفاظ جو بات کرتے ہوئے عام طور پر محاورے میں زبان پر آجاتے ہیں ان کو ادا کرنا حرام نہیں ہو گا۔ (غلامہ)

مسئلہ: حیض اور نفاس والی عورت اور جنبی شخص کے لیے تو رات زبور اور انجیل کو پڑھنا مکروہ ہے۔ (تمبین)

مسئلہ: اگر معلمہ کو حیض آجاتا ہے تو اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ ایک ایک لفظ کر کے لڑکوں کو تعلیم دے اور دو کلمات ادا کرنے کے درمیان توقف کرے کیونکہ قرآن کو بچوں کے ساتھ پڑھنا اس کے لیے مکروہ نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: ظاہر الروایۃ کے مطابق حیض اور نفاس والی عورت کے لیے دعائے قنوت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ (تمبین)

مسئلہ: جنبی شخص اور حیض والی عورت کے لیے دعا پڑھنا اذان کا جواب دینا اور اس طرح کے دیگر کلمات پڑھنا جائز ہیں۔

(مراجیہ)

### قرآن کو چھونا ممنوع ہونا

مسئلہ: ان کے لیے ایک مخصوص حکم یہ بھی ہے کہ ان کے لیے قرآن کو چھونا حرام ہے، حیض، نفاس والی عورت، جنبی شخص اور بے وضو شخص کے لیے قرآن کو چھونا جائز نہیں ہے لیکن اگر قرآن کسی ایسے غلاف میں ہو جو اس سے جدا ہو سکتا ہو جیسے تھیلی میں ہو یا ایسی جلد میں ہو جو قرآن کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو تو اسے چھونا جائز ہوگا، لیکن جو قرآن کے ساتھ منفصل ہو اسے چھونا جائز نہیں ہوگا، یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

اسی پر فتویٰ ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اسی طرح انسان نے جو کپڑے خود پہنے ہوئے ہوں ان کے ذریعے بھی ایسی حالت میں قرآن کو نہیں چھوسکتا۔

مسئلہ: اسی طرح تفسیر، فقہ اور حدیث کی کتابوں کو بھی چھونا جائز نہیں ہے، البتہ آستین سے چھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(تمبین)

مسئلہ: اگر کوئی درہم یا لوح یا کسی اور چیز پر قرآن کی پوری آیت لکھی ہوئی ہو تو اسے بھی ایسی حالت میں چھونا جائز نہیں ہو گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر قرآن کا فارسی ترجمہ یا (کسی بھی اور زبان میں ترجمہ) لکھا ہوا ہو تو اسے چھونا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے، صحیح قول کے مطابق امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ (غلامہ)

مسئلہ: جنابت والے شخص، حیض یا نفاس والی عورت کے لیے قرآن کی طرف دیکھنا مکروہ نہیں ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: جنبی شخص، حیض یا نفاس والی عورت کے لیے کوئی ایسی چیز تحریر کرنا جس کی بعض سطروں میں قرآن کی آیات آجاتی

ہیں، نہیں تحریر کرنا مکروہ ہے، اگرچہ وہ اس کو پڑھتی نہیں ہے، جنبی شخص قرآن کو لکھے گا نہیں، اگرچہ تحریر زمین پر رکھی ہوئی ہو اور نہ

اس پر ہاتھ رکھے گا، اگرچہ وہ ایک آیت سے کم ہو۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسے تحریر نہ کرے بخارا کے مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (ذخیرہ)

### صحبت حرام ہونا

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا حرام ہے۔ (نہایہ کفایہ)  
 مسئلہ: ایسی عورت کے شوہر کے لیے ایسی عورت کا بوسہ لینا، اس کو اپنے پاس لٹانا، اس کے پورے جسم سے لذت حاصل کرنا جائز ہے، البتہ گھٹنے سے لے کر ناف تک لذت حاصل نہیں کی جائے گی، یہ حکم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایسی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اور یہ بات جانتا ہے کہ یہ عمل حرام ہے، تو اس پر توبہ و استغفار کے علاوہ کوئی چیز لازم نہیں ہوگی، تاہم اس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ دے۔ (محیط حسنی)

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت کا خون جیسے ہی بند ہوگا، اس پر غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔ (کفایہ)

مسئلہ: اگر حیض والی عورت کی اکثر مدت یعنی حیض کی جو زیادہ سے زیادہ مدت ہے، جس کے دس دن گزر جاتے ہیں، تو ابھی اس نے غسل نہیں بھی کیا تو اس کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہوگا، خواہ اس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا ہو یا اسے عام عادت کے مطابق حیض آتا ہو، تاہم مستحب یہ ہے کہ جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی، اس کے ساتھ صحبت نہ کی جائے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی عورت کے حیض کا خون دس دن سے پہلے بند ہو جاتا ہے، تو جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی، یا اس پر آخری نماز کا پورا وقت نہیں گزر جاتا جو تکبیر تحریمہ کہنے اور غسل کرنے کو کافی ہو، تو اس وقت اس کے ساتھ صحبت جائز نہیں ہوگی، کیونکہ نماز اسی وقت لازم ہوتی ہے جب نماز کا آخری وقت کم از کم اتنا موجود ہو (جتنی دیر میں غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہی جاسکے)۔ (زاہدی)  
 مسئلہ: اس بارے میں پورا وقت گزرنا شرط نہیں ہے، یعنی کسی نماز کے ابتدائی وقت میں خون بند ہو اور اسی بند ہونے کی حالت میں وہ تمام وقت گزر جائے، یہ شرط نہیں ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر اس عورت کی عام عادت سے پہلے ہی خون کی آمد بند ہو جاتی ہے، تو اس کے ساتھ صحبت کرنا مکروہ ہے، خواہ وہ غسل بھی کر چکی ہو اور یہ اس وقت تک مکروہ رہے گا، جب تک اس کی عام عادت کے دن پورے نہیں ہو جاتے ہیں، تاہم اس دوران احتیاط کے طور پر اس عورت کا روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (تہیین)

مسئلہ: اگر کسی عورت کو خون کی آمد دس دن سے پہلے بند ہو جاتی ہے اور وہ پانی نہ ملنے کی وجہ سے حیثیم کر لیتی ہے، تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کے ساتھ صحبت کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب تک وہ نماز ادا نہیں کر لیتی، پھر بعد میں اگر اسے پانی ملتا ہے، تو اب اس کے لیے (غسل کرنے سے پہلے) قرآن کی تلاوت حرام ہوگی، البتہ اس کے

ساتھ صحبت کرنا حرام نہیں ہوگا یہ حکم ہمارے نزدیک ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: جس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آئے اور وہ دس دن سے پہلے پاک ہو جائے یا جس عورت کو عام عادت سے کم عرصے تک حیض آئے اور وہ پاک ہو جائے تو وہ وضو اور غسل میں اتنی تاخیر کرے گی کہ نماز کا مکروہ وقت شروع نہ ہو جائے۔ (زاہدی)

مسئلہ: پانچ احکام ایسے ہیں جو حیض کے ساتھ مخصوص ہیں: عدت (پوری ہونا) استبراء (یعنی رحم کا نطفے سے خالی ہونے کا حکم جاری کرنا) بالغ ہونے کا حکم طلاق سنت اور طلاق بدعت میں فرق۔ (کفایہ)

مواتر روزوں کے اتصال کا منقطع نہ ہونا۔ (تیمین مضرات)

### معذور شخص کے احکام

#### عذر کے ثبوت کے لیے شرط

مسئلہ: پہلی مرتبہ عذر ثابت ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ کسی ایک نماز کے پورے وقت تک وہ عذر برقرار رہے اسی طرح عذر کے ختم ہونے کے لیے بھی یہ بات ضروری ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت تک وہ عذر منقطع رہے اس اصول کی بنیاد پر حکم یہ ہوگا کہ اگر ایک نماز کے وقت کے دوران خون آ گیا تو یہ نماز کے پورے وقت میں ثابت نہیں ہو سکے گا اب اگر وہ عورت معذور کے طور پر وضو کر کے نماز پڑھ لیتی ہے پھر اس نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور دوسری نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے یا اسی نماز کے وقت کے دوران خون کی آمد منقطع ہو جاتی ہے تو اب وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گی، کیونکہ پورے وقت کے دوران عذر موجود نہیں رہا ہے اگر اگلی نماز کے پورے وقت کے دوران عذر منقطع نہیں ہوتا یہاں تک کہ اگلی نماز کا پورا وقت ختم ہو جاتا ہے تو اب وہ اس نماز کا اعادہ نہیں کرے گی، کیونکہ اب یہاں ایک نماز کے پورے وقت میں عذر موجود ہے اور عذر کو باقی رہنے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ کسی نماز کے پورے وقت کے دوران کوئی ایسا لمحہ نہیں ہونا چاہیے جس میں وہ عذر موجود نہ ہو۔

(تیمین)

مسئلہ: استحاضہ کا شکار عورت جس شخص کو پیشاب کے قطرے آنے کی شکایت ہو جس شخص کے دست جاری ہوں جس شخص کی بار بار ہوا خارج ہو جاتی ہو جس شخص کی نکسیر جاری ہو جس شخص کو کوئی ایسا زخم لگا ہوا ہو جو مسلسل بہتا ہو اور بند نہ ہوتا ہو اس طرح کے تمام افراد ہر نماز کے لیے الگ وضو کریں گے اس وضو کے ذریعے اس وقت کے دوران جتنے بھی چاہیں فرض اور نوافل ادا کر لیں گے (بشرطیکہ کسی اور حدث کی وجہ سے وہ بے وضو نہ ہو جائیں)۔ (عبر الائق)

مسئلہ: اگر (استحاضہ کا شکار عورت) کے وضو کے دوران خون نکل رہا تھا پھر نماز پڑھنے کے وقت بند ہو گیا پھر اگلی نماز کے تمام وقت تک بند رہا تو وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گی۔ (شرح منیہ اصلی)

وقت کا ختم ہونا بھی ناقص ہے

مسئلہ: معذور شخص کا وضو فرض نماز کا وقت ختم ہو جانے کے ذریعے ٹوٹتا ہے (یعنی اس حدث کے حوالے سے جو اسے بیماری

کی شکل میں لاحق ہوا ہے)۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی معذور شخص عید کی نماز کے لیے وضو کرتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس وضو کے ذریعے ظہر کی نماز ادا کر سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عید کی نماز چاشت کی نماز کی مانند ہے لیکن اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ظہر کی نماز کے لیے وضو کر لیتا ہے تو پھر وہ ظہر کے وقت کے دوران عصر کی نماز کے لیے وضو نہیں کرے گا کیونکہ اس وضو کے ذریعے عصر کی نماز ادا کرنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر معذور شخص اس بات پر قادر ہو کہ زخم کو باندھ کر یا اس پر روئی وغیرہ رکھ کر خون کو بند کر سکتا ہے یا کوئی ایسی صورت ہو کہ بیٹھنے کے دوران خون جاری نہیں ہوتا اور کھڑے ہونے کی صورت میں جاری ہو جاتا ہے تو اب اس معذور پر اس خون کو بند کرنا واجب ہوگا کیونکہ جب وہ خون کو بند کر دے گا تو اب وہ معذور شمار نہیں ہوگا البتہ حیض والی عورت اگر شرمگاہ پر کپڑا رکھ لیتی ہے اور اس کی وجہ سے خون بند ہو جاتا ہے تو وہ بدستور حیض کی حالت میں ہی شمار ہوتی ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اسی طرح نفاس یا استحاضہ والی عورت اگر کپڑا وغیرہ رکھ لیتی ہے تو وہ نفاس اور استحاضہ کے حکم سے خارج نہیں ہوگی۔ (تجنیس)

مسئلہ: اگر آنکھ میں درد کی وجہ سے یا آنکھ دکھنے آنے کی وجہ سے اس سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو تو ایسا شخص ہر نماز کے وقت وضو کرے گا کیونکہ اس کے پیپ ہونے کا احتمال موجود ہے۔ (تجنیس)

مسئلہ: جس شخص کی نکسیر جاری ہو جاتی ہو یا زخم سے خون بہہ رہا ہو وہ نماز کے آخری وقت تک انتظار کرے گا، اگر آخری وقت کے قریب بھی خون بند نہیں ہوتا تو وقت ختم ہونے سے پہلے اس نماز کو ادا کر لے گا۔ (ذخیرہ)

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

## 2- باب ذِکْرِ الْاِسْتِحَاضَةِ وَاقْبَالِ الدَّمِ وَادْبَارِهِ

باب: استحاضہ کا تذکرہ خون کا آنا اور ختم ہو جانا

348- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قُرَيْشٍ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْتَسَلِي وَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي -"

☆ ☆ عروہ بیان کرتے ہیں قریش کے خاندان بنو اسد سے تعلق رکھنے والی سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہے۔ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

"یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے جب حیض آ جائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم

غسل کر کے اور اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔

349- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَقْبَلَتِ الْبَحِيضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْتَسِلِي" .

☆☆ عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے (اس خاتون سے) فرمایا:

"جب حیض آجائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم غسل کر لو۔"

350- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضُ فَقَالَ "إِنَّ ذَلِكَ عِرْقٌ فَأَغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي" . فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ کسی (دوسری) رگ (کا خون) ہے تم غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔"

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھیں۔)

### 3- باب الْمَرَأَةُ يَكُونُ لَهَا أَيَّامٌ مَعْلُومَةٌ تَحِيضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

باب: ایسی عورت (کا حکم) جسے ہر ماہ متعین دنوں میں ہی حیض آتا ہو

351- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ - فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مِلَانَ دَمًا - فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمْكِنِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكَ حَيْضَتُكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي" . وَأَخْبَرَنَا بِهِ قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ (بنت جحش) رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے خون کا مسئلہ دریافت کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عورت کے ٹب کو دیکھا ہے جو خون سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے یہ فرمایا تھا:

"پہلے تم اپنے حیض کے دنوں میں جتنا عرصہ رکی رہتی تھی اتنا عرصہ رکی رہا کرو پھر غسل کر لیا کرو۔"

349-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 202) .

350-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 206) .

351-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 207) .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس کی سند میں جعفر بن ربیع نامی راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔

352 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ قَالَ "لَا وَلَكِنْ دَعِي قَدْرَ بَلَدِكَ الْآيَامَ وَاللَّيَالِيَ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَفْرِي وَصَلِي".

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا، اُس نے عرض کی: مجھے استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے، میں پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کیے رکھوں؟  
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”نہیں! تمہیں پہلے جتنے دنوں حیض آیا کرتا تھا، اتنے عرصے تک تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو، پھر اُس کے بعد غسل کر کے کپڑے کو مضبوطی سے باندھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔“

353 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لِنَنْظُرُ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْآيَامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرِكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لَتَسْتَفْرِ بِالْقُوبِ ثُمَّ لَتُصَلِّي".

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک خاتون کا خون بہت زیادہ خارج ہوتا تھا، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے اس خاتون کا مسئلہ دریافت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”وہ عورت اس بات کا جائزہ لے کہ اس بیماری میں مبتلا ہونے سے پہلے اُسے ہر مہینے کتنے دن حیض آیا کرتا تھا، پھر ہر مہینے میں اسی حساب سے وہ نماز پڑھنا ترک کر دیا کرے، جب وہ عرصہ گزر جایا کرے تو وہ غسل کر کے کپڑے کو اچھی طرح باندھ کر نمازیں پڑھنا شروع کر دیا کرے۔“

#### 4 - باب ذِكْرِ الْأَقْرَاءِ

باب: قروء کا تذکرہ

354 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ - وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ - عَنْ أَبِي بَكْرِ - وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ - عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشِ الْأَيْبِيِّ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا

352- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 208).

353- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 208).

354- تقدم في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 209).

اِسْتَحْيَضَتْ لَا تَطْهَرُ فَذَكَرَ سَأَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنْ الرَّحِمِ لِنَظَرٍ قَدَرَ قَرِيهَا إِلَيْكَ كَأَنَّكَ تَحْبِضُ لَهَا فَلْتَتْرِكِ الصَّلَاةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتَتَغَسَّلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ."

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں انہیں استحاضہ کی شکایت ہوئی خون کی آمد کرتی نہیں تھی ان کا مسئلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رحم کی ایک رگ (سے نکلنے والا مواد) ہے وہ عورت اپنے ان ایام کا حساب لگائے کہ اس سے پہلے جتنے دن اُسے حیض آیا کرتا تھا پھر وہ اسی حساب سے نماز پڑھنا ترک کیے رکھے پھر وہ اس کے بعد کا حساب لگائے (یعنی کتنا عرصہ طہر پر مشتمل ہوتا تھا) وہ عورت ہر نماز کے وقت غسل کر لیا کرے۔"

355- أَخْبَرَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ" فَامْرَأَهَا أَنْ تَتْرَكَ الصَّلَاةَ قَدَرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَتَغَسَّلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَتَغَسَّلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جحش کی صاحبزادی کو سات برس تک استحاضہ کی شکایت رہی اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ ایک اور رگ (کا مواد) ہے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے طہر اور حیض کے ایام کے حساب سے نماز پڑھنا ترک کر دیا کرے اور پھر (ہر نماز کے وقت) غسل کر کے نماز ادا کر لیا کرے۔"

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھیں۔

356- أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْدَلِيِّ بْنِ الْمُغْبِرَةِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتَ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَانظُرِي إِذَا آتَاكِ قَرُوكِ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا مَرَّ قَرُوكِ فَلْتَطْهَرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرَى إِلَى الْقُرَى."

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خون آنے کی شکایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

"یہ دوسری رگ (کا مواد) ہے تم اس بات کا جائزہ لو جب تمہارا حیض آجائے تو تم نماز ادا نہ کرو اور جب تمہارا

حیض گزر جائے تو تم پاک ہو جاؤ اور ایک حیض سے دوسرے حیض تک کے درمیانی عرصے (یعنی طہر کی مدت کے برابر) نمازیں ادا کرتی رہو۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہی حدیث عروہ کے صاحبزادے ہشام نے عروہ کے حوالے سے نقل کی ہے لیکن انہوں نے اس حدیث میں وہ چیز ذکر نہیں کی جو منذر (بن مغیرہ) نامی راوی نے ذکر کی ہے۔

357 - أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ وَوَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادِعُ الصَّلَاةِ قَالَ "لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَادْعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِي."

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد (عروہ بن زبیر) کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بولیں: میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کیے رکھوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں ایہ ایک دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آ جایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم خون دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دو۔"

## 5- باب جَمْعُ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَغُسْلِهَا إِذَا جَمَعَتْ

باب: استحاضہ والی عورت کا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جب وہ نمازیں ایک ساتھ

ادا کرے گی تو ایک ہی مرتبہ غسل کرے گی

358 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَائِدٌ وَأَمْرٌ أَنْ تُوَخَّرَ الظُّهْرَ وَتُعْجَلَ العَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُوَخَّرَ المَغْرِبَ وَتُعْجَلَ العِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا .

☆☆ عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک عورت کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی اس عورت کو یہ کہا گیا کہ یہ ایک ایسی رگ کا خون ہے جو رگے گا نہیں اور اس عورت کو یہ ہدایت ملی گئی کہ وہ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لیا کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کر لیا کرے پھر وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عشاء کی نماز جلدی ادا کر لیا کرے اور ان دونوں کے

357- تقدم في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 212) .

358- تقدم في الطهارة، ذكر اغتسال المستحاضة (الحديث 213) .



لیے ایک مرتبہ غسل کیا کرے اور پھر وہ صبح کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کیا کرے۔

359 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ . فَقَالَ "تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ العَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ المَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ العِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ ."

☆ ☆ قاسم (بن محمد أم المؤمنین) سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ وہ عورت مستحاضہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران بیٹھی رہے گی پھر وہ غسل کر لے گی وہ ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرے گی اور عصر کی نماز کو جلدی ادا کرے گی اور غسل کرے گی اور پھر نماز ادا کرے گی وہ مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرے گی اور عشاء کی نماز جلدی ادا کرے گی اور غسل کرے یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کیا کرے گی پھر وہ فجر کی نماز کے لیے غسل کیا کرے۔"

## 6 - باب الفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الحَيْضِ وَالِائِستِحَاضَةِ

باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق (کا تذکرہ)

360 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كَانَ دَمُ الحَيْضِ - فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدٌ يُعْرَفُ - فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الأَخْرُ فَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ ."

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ .

☆ ☆ عروہ بن زبیر سیدہ فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہیں استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا:

"جب حیض کا خون آ رہا ہو تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا تو اس دوران تم نماز ادا نہ کرو اور جب دوسری رنگت کا خون آ جائے تو اس وقت تم وضو کر لو کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا (مواد) ہوگا۔"

محمد بن ثنی نامی راوی بیان کرتے ہیں (میرے استاد) ابن ابی عدی نے مجھے یہ روایت اپنی تحریر میں سے بیان کی ہے (یعنی اپنی کتاب کو دیکھ کر یا اپنی تحریر کو دیکھ کر بیان کی ہے)۔

361 - وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدٌ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّيْ."

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

فاطمہ بنت ابوحیثم رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا:

”حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے جب وہ ہو تو تم نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ اور جب دوسری رنگت (کامواد) نکل آئے تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔“

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو کئی محدثین نے نقل کیا ہے اور ان میں سے کسی ایک نے بھی وہ چیز نقل نہیں کی جو ابن ابی عدی راوی نے نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

362 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ عَنْ حَمَادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَحِضْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادِعُ الصَّلَاةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَكَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَكَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ." قِيلَ لَهُ فَالْفُغْسَلُ قَالَ "وَذَلِكَ لَا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ."

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ "وَتَوَضَّئِي." غَيْرُ حَمَادٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں:

فاطمہ بنت ابوحیثم کو استحاضہ کی شکایت ہوئی اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہوئی ہے میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نمازیں پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یہ کسی دوسری رگ (کامواد) ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آ جایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم اپنے آپ سے خون دھو کے وضو کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو چونکہ یہ ایک دوسری رگ کا خون ہے یہ حیض

361-تقدم في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة (الحديث 216) .

362-تقدم في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة (الحديث 217) .

نہیں ہے۔

ان سے کہا گیا: پھر غسل ہوگا، انہوں نے فرمایا: اس میں تو کسی کو شک ہی نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو کئی راویوں نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور کسی نے بھی اس میں یہ ذکر نہیں کیا: ”تم وضو کرو“۔

یہ صرف حماد ثانی راوی نے نقل کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

363 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ .  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَاَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِي .“

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہے، میں پاک نہیں ہوتی ہوں۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یہ دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے، جب حیض آجائے گا، تو تم نماز ادا کرنے سے رُک جایا کرو اور جب وہ ختم ہو جایا کرے تو تم اپنے خون کو دھو کر نماز پڑھ لیا کرو“۔

364 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْهَرُ أَقَادَعُ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِي .“

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں، تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یہ دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے، جب حیض آجایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب اس کی (متعین) مقدار گزر جایا کرے تو تم اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو“۔

365 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَفَاتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ" قَالَ خَالِدٌ وَفِيمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ "وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْسَلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي" .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوجیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں! یہ دوسری رگ کا مواد ہے۔"

حارث نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے اپنے استاد کے سامنے جو الفاظ پڑھ کر سنائے تھے اس میں یہ الفاظ بھی شامل تھے:

"یہ حیض نہیں ہے جب حیض آجایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جایا کرے تو تم اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔"

## 7- باب الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

باب: زرد اور مٹیالے مواد (کا حکم)

366 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا .

☆☆ محمد (بن سیرین) بیان کرتے ہیں سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ ہم لوگ (یعنی ہم خواتین) زرد یا مٹیالے مواد کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں (یعنی ہم اسے حیض شمار نہیں کیا کرتی تھیں)۔

## 8- باب مَا يُنَالُ مِنَ الْجَائِضِ وَتَأْوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَدَّى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) الْآيَةَ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ کیا کیا جاسکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر:

"لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو: وہ نجاست ہے تو تم حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو۔"

365-تقدم في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة (الحديث 219) .

366-أخرجه البخاري في الحيض، باب الصفرة والكدر، في غير أيام الحيض (الحديث 326) . وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب في

المرأة ترى الكدر والصفرة بعد الطهر (الحديث 308) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننہا، باب ما جاء في الحائض ترى بعد الطهر

الصفرة والكدر (الحديث 647) . تحفة الاشراف (18096) .

367 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَا يُشَارِبُوهُنَّ وَلَا يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ آذَى) الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجَمَاعَ . فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يَدْعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفْنَا . فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ فَأَخْبَرَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا أَنْجَمِعُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَعَّرًا شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَبَعَثَ فِي الثَّارِهِمَا فَرَدَّهُمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرِفَ أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہودیوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان میں سے کسی عورت کو حیض آجاتا تھا تو وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے اور گھر میں اس کے ساتھ نہیں رہا کرتے تھے لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

”لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو: یہ نجاست ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایسی خواتین کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی سکتے ہیں گھروں میں ان کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور صحبت کرنے کے علاوہ ان کے ساتھ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ کی اس ہدایت پر) یہودیوں نے یہ کہا:

اللہ کے رسول ہر معاملے میں ہماری مخالفت ہی کرتے ہیں۔

تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا اور ان دونوں نے عرض کی: کیا ہم ایسی خواتین کے ساتھ ان کے حیض کے دوران صحبت نہ کر لیا کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا، یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ ان پر ناراضگی کا اظہار کریں گے یہ دونوں حضرات اٹھ کر چلے گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ کا تحفہ پیش کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو بلوایا وہ دونوں آئے تو نبی اکرم ﷺ نے وہ دودھ ان کو پلایا اس سے یہ پتا چل گیا کہ نبی اکرم ﷺ ان پر (زیادہ) ناراض نہیں ہوئے ہیں۔

9 - باب ذِكْرِ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ آتَى حَيْضَتَهُ فِي حَالِ حَيْضِهَا

مَعَ عَلِمِهِ بِنَهْيِ اللَّهِ تَعَالَى

باب: جب کسی شخص کو اس بات کا پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اور پھر بھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران صحبت کر لے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

368 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران صحبت کر لیتا ہے اُسے ایک دینار (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ لفظ ہے) نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔

## 10 - بَابُ مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ حَيْضَتِهَا

باب: جب حیض والی عورت نے حیض کے مخصوص کپڑے پہنے ہوں تو اس کے ساتھ لیٹنے (کا حکم)

369 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَابْنَانَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنَانَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَابْنَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنْفَسْتِ" . قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخِمِيلَةِ . وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ .

☆☆ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی اسی دوران مجھے حیض آ گیا تو میں وہاں سے اٹھ کر چلی گئی پھر میں نے اپنے حیض کے مخصوص کپڑے پہن لیے (جب میں واپس آئی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پاس بلایا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔ روایت کے یہ الفاظ عبید اللہ بن سعید نامی راوی کے ہیں۔

## 11 - بَابُ تَوَمُّمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيلَتِهِ فِي الشَّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی چادر میں لیٹ جانا جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو

368-تقدم في الطهارة، باب ما يجب على من أتى حليلته في حال حيضها بعد علمه بنهي الله عز وجل عن وطئها (الحديث 288) .

369-تقدم في الطهارة، باب مضاجعة الحائض (الحديث 282) .

370- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلِيسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْتُ لِي الشُّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِتٌ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعُدَّهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعُدَّهُ وَصَلَّى فِيهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی لحاف میں رات بسر کر لیا کرتے تھے حالانکہ میں اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی، اگر مجھ سے کوئی چیز آپ ﷺ کو لگ جاتی، تو آپ ﷺ اس جگہ کو دھو لیتے تھے (جہاں خون لگا ہوتا تھا) اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے پھر آپ ﷺ اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے (پھر واپس آ کر میرے پاس لیٹ جایا کرتے تھے) پھر اگر مجھ سے کوئی چیز آپ ﷺ کو لگ جاتی، تو آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے، اس جگہ کو دھولیا کرتے تھے (جہاں خون لگا ہوتا تھا) اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے (یعنی پورے کپڑے کو نہیں دھوتے تھے) اور پھر اس کپڑے میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

## 12- باب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

371- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَحَدَنَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک کو (یعنی اپنی کسی زوجہ محترمہ کو) جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتیں یہ ہدایت کرتے کہ وہ اپنا تہبند باندھ لے پھر آپ ﷺ اس کے ساتھ مباشرت کر لے (یعنی جسم کے ساتھ جسم کو مس کر لیتے تھے)۔

372- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَزَرَ ثُمَّ يَبَاشِرُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے کسی ایک کو (یعنی نبی اکرم ﷺ کی کسی ایک زوجہ محترمہ کو) جب حیض آ جاتا تو نبی اکرم ﷺ اُسے یہ ہدایت کرتے کہ وہ تہبند باندھ لے، تو آپ اُس کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے (یعنی جسم کے ساتھ جسم کو مس کر لیتے تھے)۔

370- تقدم في الطهارة، باب مضاجعة الحائض (الحديث 283) .

371- تقدم في الطهارة، باب مباشرة الحائض (الحديث 284) .

372- تقدم في الطهارة، باب مباشرة الحائض (الحديث 285) .

## 13 - باب ذِکْرِ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَصْنَعُهُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَى نِسَائِهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کو حیض آتا تھا

تو آپ ﷺ ان کے ساتھ کیا کرتے تھے؟

373 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عِيَّاشٍ - وَهُوَ أَبُو بَكْرِ - عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي فَسَأَلْتَاهَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا قَالَتْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَنْزِرَ بِإِزَارٍ وَاسِعٍ ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَتَذِيئَهَا .

☆☆ جمع بن عمیر بیان کرتے ہیں میں اپنی والدہ اور خالہ کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میری امی اور میری خالہ نے ان سے دریافت کیا: جب آپ (یعنی ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کو بلایا جاتا تھا تو نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا تو نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم بڑا تہبند باندھ لیں پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اس خاتون کے سینے اور چھاتیوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے تھے۔

374 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَاللَيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيْةَ - وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ نَدْبَةً - مَوْلَاةٍ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَاسِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ تَحْتَجِزُ بِهِ .

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ مباشرت کر لیا کرتے تھے جبکہ وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھیں، لیکن اس وقت جب اس خاتون نے تہبند باندھا ہوتا تھا جو اس خاتون نے نصف زانوں تک (راوی کو یہ شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) گھنٹوں تک ہوتا تھا۔

لیٹ نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”اس خاتون نے اُسے اچھی طرح باندھا ہوتا تھا۔“

## 14 - باب مَوَاسِكِلَةِ الْحَائِضِ وَالشَّرْبِ مِنْ سُورِهَا

باب: حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور اس کے جوٹھے کو پی لینا

373-انفردہ النسائي - تحفة الاشراف (16055) .

374-تقدم في الطهارة، باب مباشرة الحائض (الحديث 286) .



375- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ حَرِيثٍ قَالَ أَبَانَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ شُرَيْحِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِتٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَأَكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرَقَ فَيَقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهْ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمَيَّ مِنَ الْعَرَقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيَقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَأَخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهْ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمَيَّ مِنَ الْقَدَحِ .

☆☆ شرح بن ہانی بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھا سکتی ہے جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ مجھے پاس بلاتے تھے میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر کھا لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

نبی اکرم ﷺ ہڈی والا گوشت لیتے اور اصرار کر کے مجھے وہ کھانے کے لیے کہتے، میں اس میں سے دانت کے ذریعے کچھ گوشت نوج لیتی اور پھر واپس کر دیتی، تو نبی اکرم ﷺ اُسے لے کر اُس میں سے دانت کے ذریعے بوٹی توڑتے تھے اور آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے بوٹی توڑتے ہوئے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کوئی مشروب منگواتے اور مجھ سے اصرار کرتے کہ آپ ﷺ سے پہلے میں اُسے پی لوں، تو میں اُسے لے کر اس میں سے کچھ پی لیتی پھر میں اُسے پرے کر دیتی، تو نبی اکرم ﷺ اُسے لیتے اور اس میں سے پی لیتے، آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے جہاں پیالے میں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

376- أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاةً عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِي وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اُس جگہ رکھتے تھے جہاں سے میں نے پانی پیا ہوتا تھا، آپ ﷺ میرے بچے ہوئے پانی کو پی لیا کرتے تھے جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

## 15 - باب الإِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے بچائے ہوئے (کھانے یا پانی) کو استعمال کرنا

377- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

375- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) مختصراً .

376- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

377- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَوَّى مَوْضِعَ فَيْمَى فَيَضَعُهُ عَلَيَّ فِيهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ برتن میری طرف بڑھاتے تھے میں اس میں سے پی لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں وہ آپ ﷺ کو دے دیتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اہتمام کے ساتھ اسی جگہ پر اپنا منہ مبارک رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

378 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَيَّ مَوْضِعَ فَيْمَى فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَأَتَعَرِّقُ مِنَ الْعَرَقِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَيَّ مَوْضِعَ فَيْمَى .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں پیالے میں سے پی لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں وہ پیالہ نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی تو آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور آپ ﷺ اس میں سے پی لیتے تھے اسی طرح میں بعض اوقات میں دانت کے ذریعے ہڈی سے گوشت نوج کرکھاتی تھی جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں اُسے نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

## 16 - بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: کسی شخص کا ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا جبکہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہو اور وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہو

379 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ مَنصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کی گود میں ہوتا تھا اور وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی نبی اکرم ﷺ اس وقت تلاوت کر لیا کرتے تھے۔

## 17 - بَابُ سُقُوطِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت سے نماز کا ساقط ہو جانا

378-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70)

379-تقدم في الطهارة، باب في الذي يقرأ القرآن ورأسه في حجر امراته وهي حائض (الحديث 273)

380- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي أُيُوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةً عَائِشَةَ اتَّقِضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُّورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤَمِّرُ بِقِضَاءٍ. (موقوف)

☆☆ معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت نمازوں کی قضاء کرے گی؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم حروریہ (انتہاء پسند) ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگوں کو بھی حیض آیا کرتا تھا، لیکن ہم لوگ ان کی قضاء نہیں کرتی تھیں اور نہ ہی ہمیں ان کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

### شرح

جس وقت جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں اہل عراق اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہل شام کے درمیان جنگ ہوئی اور جنگ ختم ہونے سے پہلے فریقین میں صلح کے لیے ثالث مقرر کیے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں سے کچھ افراد نے بغاوت کر دی، عربی میں بغاوت کے لیے لفظ خروج استعمال ہوتا ہے۔ ان باغیوں کو خارجی یا خوارج کہا گیا۔ انہیں کا ایک گروہ ”حروریہ“ کہلاتا تھا۔ یہ لوگ بعض مذہبی معاملات میں غیر ضروری شدت پسندی کے قائل تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس خاتون سے یہی فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ یعنی تمہارے اس سوال سے حروریوں یعنی خارجیوں کی شدت پسندی محسوس ہوتی ہے۔

## 18- باب اسْتِحْدَامِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا

381- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ "يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ." فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَصَلِّي. فَقَالَ "إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكَ." فَنَاوَلَتْهُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے عائشہ! مجھے کپڑا پکڑادو۔" انہوں نے عرض کی: میں نماز ادا نہیں کر سکتی (یعنی میں حیض کی حالت میں ہوں) تو

380- اخرجہ البخاری فی الحيض، باب لا تقضي الحائض الصلاة (الحديث 321). و اخرجہ مسلم فی الحيض، باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة (الحديث 67 و 68 و 69). و اخرجہ ابوداؤد فی الطهارة، باب فی الحائض لا تقضي الصلاة (الحديث 262 و 263). و اخرجہ الترمذی فی الطهارة، باب ما جاء فی الحائض انها لا تقضي الصلاة (الحديث 130). و اخرجہ النسائی فی الصيام، وضع الصيام عن الحائض (الحديث 2317) و اخرجہ ابن ماجه فی الطهارة و سنتها، باب الحائض لا تقضي الصلاة (الحديث 631). تحفة الاشراف

(17964)

381- تقدم فی الطهارة، باب استخدام الحائض (الحديث 270)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”وہ (حیض) تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔“

توسیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کپڑا نبی اکرم ﷺ کو پکڑا دیا۔

382 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ“ . فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”لَيْسَتْ

حَيْضَتُكَ فِي يَدِكَ“ . قَالَ إِسْحَاقُ أَبْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں سے مجھ سے فرمایا کہ مجھے فلاں کپڑا پکڑا دو۔

میں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

## 19 - باب بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حیض والی عورت کا نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دینا

383 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنبُودٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِخُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ

فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم میں سے کسی کی گود میں اپنا سر رکھا ہوتا تھا اور اس

دوران آپ ﷺ تلاوت کر لیا کرتے تھے جبکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اسی طرح ہم میں سے کوئی ایک

اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دیتی تھی جبکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

## 20 - باب تَرْجِيلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا جبکہ وہ شخص مسجد میں معتکف ہو

384 - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ

أَنَّهَا كَانَتْ تُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَنَاوِلُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي

382- تقدم في الطهارة، باب استخدام الحائض (الحديث 271) .

383- تقدم في الطهارة، باب بسط الحائض الخمره في المسجد (الحديث 272) .

384- أخرجه البخاري في الاعتكاف، باب المعتكف يدخل رأسه البيت للفعل (الحديث 2046) . تحفة الاشراف (16641) .

حُجْرَتِهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھیں حالانکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ اس وقت معکف ہوتے تھے نبی اکرم ﷺ اپنا سر ان کی طرف کر دیتے تھے جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں ہوتی تھیں۔

## 21- بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا

385- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدِينِي إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنا سر میری طرف بڑھادیتے تھے آپ ﷺ اس وقت معکف ہوتے تھے تو میں اسے دھودیا کرتی تھیں حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

386- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ - وَهُوَ ابْنُ عِيَّاضٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مسجد سے اپنا سر آگے بڑھادیتے تھے اور آپ ﷺ اس وقت معکف ہوتے تھے میں اسے دھودیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

387- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

## 22- بَابُ شَهْرِ الْحَيْضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةِ الْمُسْلِمِينَ

باب: حیض والی عورتوں کا عید کی نماز اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہونا

388- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ قَالَ أَبَانُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ

385- تقدم في الطهارة، باب غسل الحائض رأس زوجها (الحديث 274) .

386- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (16334) .

387- تقدم في الطهارة، باب غسل الحائض رأس زوجها (الحديث 276) .

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ يَا أَبَا . فَلَقْتُ أَسْمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا . وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ يَا أَبَا قَالَ "لِتَخْرُجِ الْعَوَائِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحَيْضُ فَيَشْهَدَنَّ الْخَبَرَ وَذَهْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلَ الْحَيْضُ الْمُصَلِّيَ ."

☆ ☆ حصہ بہت سیرین بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کا تذکرہ کیا کرتی تھیں تو وہ یہ ضرور کہا کرتیں تھیں: میرے والد ان پر قربان ہوں! ایک مرتبہ میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فلاں بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے والد ان پر قربان ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: بالغ، پردہ دار، حیض والی خواتین بھی بھلائی اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شامل ہوں البتہ حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی (یعنی وہ نماز میں شامل نہیں ہوں گی)۔

### 23 - باب الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

باب: جس عورت کو طوافِ افاضہ کے بعد حیض آ جائے (اس کا حکم کیا ہے؟)

389 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَبِيبٍ قَدْ حَاضَتْ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَلَّهَا تَحِيضُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ . " قَالَتْ بَلَى . قَالَ "فَاخْرُجِي ."

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: سیدہ صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے کیا اس نے تم لوگوں کے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کر لیا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں (کر لیا تھا)۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پھر تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔"

### 24 - باب مَا تَفْعَلُ النَّفْسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

باب: نفاس والی عورت احرام باندھنے کے بعد کیا کرے؟

390 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

388-اخرجه البخاري في الحيض، باب شهود الحائض العيدين و دعوة المسلمين، و يعتزلن المصلي (الحديث 324) بنحوه مطولا . وفي العيدين، باب خروج النساء و الحيضالي المصلي (الحديث 974) مختصرا، و باب اذا لم يكن لها جلباب في العيد (الحديث 980) مطولا . وفي الحج، باب تقضي الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت و اذا سعى على غير وضوء بين الصفا و المروة (الحديث 1652) بنحوه مطولا . و اخرجه النسائي في صلاة العيدين، خروج العوائق و ذوات الخدور في العيدين (الحديث 1557) تحفة الاشراف (18118) .

389-اخرجه البخاري في الحيض، باب المرأة تحيض بعد الاضحة (الحديث 328) . و اخرجه مسلم في الحج، باب وجوب طواف الوداع و سقوطه عن الحائض (الحديث 385) . تحفة الاشراف (17949) .

390-تقدم في الطهارة، باب الاغتسال من النفاس (الحديث 214) .

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ لَيْسَتْ بِإِدَى الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ "مُرَّهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلَ".

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کرتے ہیں جو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ انہیں ذوالحلیفہ میں نفاس آ گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

"تم اس سے کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔"

## 25 - باب الصَّلَاةِ عَلَى النَّفْسَاءِ

باب: نفاس والی عورت کی نماز جنازہ ادا کرنا

391 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ - يَعْنِي الْمُعَلِّمَ - عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فِي وَسْطِهَا .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سیدہ ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ ادا کی تھی جن کا نفاس کے دوران انتقال ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ان کے وسط کے مقابلے میں کھڑے ہوئے تھے۔

## 26 - باب دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثُّوبَ

باب: حیض کے خون کا کپڑے پر لگ جانا

392 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ - وَكَانَتْ تَكُونُ فِي حَجْرِهَا - أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثُّوبَ فَقَالَ "حَتَّىهِ وَأَقْرُصِيهِ وَالنَّضْحِيهِ وَصَلِّي فِيهِ".

☆☆ فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں یہ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی زیر پرورش تھیں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کا مسئلہ دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

391- أخرجه البخاري في الحيض، باب الصلاة على النفساء، و سننها (الحديث 332) بنحوه، و في الجنائز، باب الصلاة على النفساء إذا ماتت في نفاسها (الحديث 1331) بنحوه، و في الجنائز، باب أين يقوم من المرأة و الرجل (الحديث 1332) بنحوه. و أخرجه مسلم في الجنائز، باب أين يقوم الامام من الميت للصلاة عليه (الحديث 87 و 88). و أخرجه ابو داود في الجنائز، باب أين يقوم الامام من الميت إذا صلى عليه (الحديث 3195). و أخرجه النسائي في الجنائز، الصلاة على الجنائز قائماً (الحديث 1975)، و باب اجتماع جنائز الرجال و النساء (الحديث 1978). و أخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في أين يقوم الامام إذا صلى على الجنائز (الحديث 1493) و الحديث عند الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في أين يقوم الامام من الرجل و المرأة (الحديث 1035). تحفة الاشراف (4625).

392- تقدم في الطهارة، باب دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 292).

نے ارشاد فرمایا:

”تم اسے لکڑی سے کھرچ دو پھر انگلی کے ساتھ مل دو اور اس پر پانی چھڑک کر پھر اسی کپڑے میں نماز ادا کر لو۔“

393 - أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُقَدَّامِ ثَابِتُ الْحَدَّادُ

عَنْ عَبْدِ بِنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ أَنَهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ  
الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ ”حُكِّمِهِ بِضَلَعٍ وَأَغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ“

☆☆ سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے خون کے بارے میں

دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تم اسے لکڑی کے ذریعے رگڑ کر پانی کے ذریعے اور پیری کے پتوں کے ذریعے دھو لو۔“





## 4- کِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيْمِمْ

غسل اور تیمم (سے متعلق روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”غسل اور تیمم (سے متعلق روایات)“ میں 30 تراجم ابواب اور 52 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 11 ہوگی۔

## 1- باب ذِکْرُ نَهْيِ الْجُنْبِ عَنِ الْإِغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: جنبی شخص کے لیے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت

394- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنْبٌ".

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت نہ کرے۔“

395- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُولَنَّ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ أَوْ يَتَوَضَّأُ".

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کیونکہ اس نے اسی میں سے غسل کرنا ہوگا۔“

396- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي

الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلَ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

394- تقدم في الطهارة، باب النهي عن اغتسال في الماء الدائم (الحديث 220).

395- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (14691).

396- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (13870).

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پھر اس میں غسل جنابت کیا جائے۔

397 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلَ مِنْهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پھر اس میں سے غسل کر لیا جائے۔

398 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ . قَالَ سُفْيَانُ قَالُوا لِهَشَامٍ - يَعْنِي ابْنَ حَسَّانٍ - أَنَّ أَيُّوبَ إِنَّمَا يَنْتَهِي بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ أَيُّوبَ لَوْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَرْفَعَ حَدِيثًا لَمْ يَرْفَعْهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص ایسے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو بہتا نہ ہو اور پھر اس میں غسل نہ کرے۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے ہشام سے کہا کہ ایوب نامی راوی تو اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کرتے ہیں تو ہشام نے جواب دیا: ایوب نامی محدث اگر اس بات کی استطاعت رکھتے ہوں کہ وہ کسی حدیث کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہ کریں تو وہ اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے۔

## 2 - باب الرُّخْصَةِ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

باب: حمام میں داخل ہونے کی اجازت

399 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمَنْزَرٍ" .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں تہبند باندھے بغیر داخل نہ ہو۔"

397-تقدم في الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد والاختسال منه (الحديث 221) بسحوه .

398-الفرديه النسائي . تحفة الاشراف (1440) .

399-الفرديه النسائي . تحفة الاشراف (2887) .

## 3- باب الإغتسال بالثلج والبرد

باب: برف اور اولوں (کے پگھلے ہوئے پانی) کے ذریعے غسل کرنا

400- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْرَاءَ بْنِ زَاهِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو "اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ".

☆☆ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے پاک کر دے! اے اللہ! تو مجھے ان سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے سے میل کو صاف کر دیا جاتا ہے! اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کر دے۔"

## 4- باب الإغتسال بالماء البارد

باب: ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا

401- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رُقْبَةَ عَنْ مَجْرَاءَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ".

☆☆ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کر دے! اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کر دے! جس طرح سفید کپڑے کو میل سے پاک کر دیا جاتا ہے۔"

## 5- باب الإغتسال قبل النوم

باب: سونے سے پہلے غسل کرنا

402- أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ أَيُّغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ

400- أخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع (الحديث 204) بنحوه مطولا . و أخرجه النسائي في الغسل و التيمم ، باب الاغتسال بالماء البارد (الحديث 401) تحفة الاشراف (5181) .

401- تقدم في الغسل و التيمم ، باب الاغتسال بالثلج و البرد (الحديث 400) .

402- أخرجه مسلم في الحيض ، باب جواز نوم جنب ، و استحباب الوضوء له و غسل الفرج إذا اراد ان ياكل او يشرب او ينام او يجمع

تحفة الاشراف (16285) .

يَتَامَ أَوْ يَتَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ قِيَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ قِيَامَ

☆☆ عبد اللہ بن قیس بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کس طرح سوتے تھے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے غسل کر لیا کرتے تھے؟ یا غسل کرنے سے پہلے سو جایا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہر طرح سے کر لیا کرتے تھے بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے غسل کرتے اور پھر سو جایا کرتے تھے اور بعض اوقات صرف وضو کر کے سو جایا کرتے تھے۔

## 6- باب الإغتسالِ أَوَّلِ اللَّيْلِ

باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنا

403 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ نَسِيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ . قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأُمُورِ سَعَةً

☆☆ عقیف بن حارث بیان کرتے ہیں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے دریافت کیا میں نے کہا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں غسل کر لیا کرتے تھے یا رات کے آخری حصے میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہر طرح سے کر لیتے تھے بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں غسل کر لیا کرتے تھے اور بعض اوقات رات کے آخری حصے میں غسل کر لیا کرتے تھے۔ تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

## 7- باب الإِسْتِئْذَانِ عِنْدَ الإِغْتِسَالِ

باب: غسل کرتے وقت پردہ تان لینا

404 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبُرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ حَبِيٌّ سِتِيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتِرْ ."

☆☆ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک کھلی جگہ پر غسل کرتے ہوئے دیکھا (بعد میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا:

403- تقدم في الطهارة، باب ذكر الاغتسال اول الليل. (الحديث 222) .

404- اخرجه ابو داؤد في الحمام، باب النهي عن التعري (الحديث 4012) . تحفة الاشراف (11845) .

”بے شک اللہ تعالیٰ بردبار ہے زندہ ہے پردہ ڈالنے والا ہے وہ حیاء کو اور پردے کو پسند کرتا ہے جب کوئی شخص غسل کرنے لگے تو اسے پردہ کر لینا چاہیے۔“

405- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَتِيرٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ ."

☆ ☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ پردہ رکھنے والا ہے تو جب کوئی شخص غسل کرنے لگے تو کسی چیز کے ذریعے اوٹ کر لے۔“

406- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً - قَالَتْ - فَسَتَرْتُهُ فَذَكَرَ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ آتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ قَلَمَ يُرَدِّهَا .

☆ ☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے پانی رکھا سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے لیے پردہ تان لیا پھر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے (نبی اکرم ﷺ کے) غسل کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ فرمایا: پھر میں آپ ﷺ کے پاس کپڑا لے کر آئی تو آپ ﷺ نے اسے استعمال نہیں کیا۔

407- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَيْنَمَا أَيُّوبُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا حَرًّا عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْنِي فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتَكَ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَاتِكَ ."

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام

405- أخرجه ابوداؤد في الحمام، باب النهي عن الصري (الحديث 4013). تحفة الاشراف (11840).

406- أخرجه البخاري في الغسل، باب من فرغ يمينه على شماله في الغسل (الحديث 266) مطولاً. و باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة (الحديث 276) مطولاً. و باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 281) مطولاً. و أخرجه مسلم في الحيض، باب تستر المغتسل بشوب و نحوه (الحديث 73). و الحديث عند: البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 249)، و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 257)، و باب المضمضة و الاستنشاق في الجنابة (الحديث 259)، و باب مسح اليد بالتراب لتكون اتقى (الحديث 260)، و باب تفريق الغسل و الوضوء (الحديث 265)، و باب من توضأ في الجنابة ثم غسل سائر جسده و لم يعد مواضع الوضوء مرة اخرى (الحديث 274). و مسلم في الحيض، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 37). و ابى داؤد في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 245). و الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الغسل من الجنابة (الحديث 103). و النسائي في الطهارة، باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يتنسل فيه (الحديث 253)، و في الغسل و التيمم، باب ازالة الجنب الاذى عنه قبل افاضة الماء عليه (الحديث 416)، و باب مسح اليد بالارض بعد غسل الفرج (الحديث 417)، و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 426). و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المتبديل بعد الوضوء و بعد

الغسل (الحديث 467). تحفة الاشراف (18064).

407- أخرجه البخاري في الغسل، باب من اغتسل عرياناً و حده في الخلوة (الحديث 279) تعلقاً. تحفة الاشراف (14224).

برہنہ ہو کر غسل کر رہے تھے اس دوران ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں تو انہوں نے انہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنا شروع کر دیا ان کے پروردگار نے ان سے فرمایا: اے ایوب! کیا میں نے تمہیں غنی نہیں کیا ہوا ہے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری (عطاء کردہ) برکات سے بے نیاز نہیں ہوں۔

## 8 - باب الدليل على أن لا توقيت في الماء الذي يغتسل فيه

باب: اس بات کی دلیل کہ غسل کرنے کے لیے پانی کی کوئی حد متعین نہیں ہے

408 - أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْإِنَاءِ وَهُوَ الْفَرْقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے وہ فرق ہوتا تھا (یعنی تین صاع کے برابر ہوتا تھا) میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

## 9 - باب اغتسال الرجل والمرأة من نسائه من إناء واحد

باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن میں سے غسل کرنا

409 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ ح وَآخِرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَعْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا . وَقَالَ سُؤَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور میں ایک ہی برتن میں سے غسل کر لیا کرتے تھے ہم ایک ساتھ اس میں سے پانی لیا کرتے تھے۔

یہاں سوید نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

410 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

411 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ

408- الفردية النسائي، تحفة الاشراف (17553) .

409- تقدم في الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل والمرأة من نسائه من إناء واحد (الحديث 232) . تحفة الاشراف (16976 و 17174) .

410- تقدم في الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل والمرأة من نسائه من إناء واحد (الحديث 233) . تحفة الاشراف (17493) .

عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا زُغْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ اغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں برتن (سے پانی لینے میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرتی تھی، میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

## 10 - باب الرخصة في ذلك

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

412 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ ح وَأَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ أَبَادِرُهُ وَيَأْدِرُنِي حَتَّى يَقُولَ "دَعَى لِي" . وَأَقُولُ أَنَا دَعَى لِي .  
قَالَ سُوَيْدٌ يَأْدِرُنِي وَأَبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعَى لِي دَعَى لِي .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے، بعض اوقات میں پہلے پانی لے لیتی تھی اور بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے پانی لے لیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے تم میرے لیے بھی پانی رہنے دینا اور میں یہ کہا کرتی تھی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا۔  
سويد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے پانی لے لیتے تھے اور کبھی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پانی لے لیتی تھی، تو میں یہ کہا کرتی تھی: میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا، میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا۔

## 11 - باب الإغتسال في قسعة فيها أثر العجين

باب: ایسے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹے کا اثر موجود ہو

413 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانَ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَتَرَتْهُ بِثَوْبٍ دُونَهُ فِي قِصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ . قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحَى فَمَا أَدْرَى كَمْ صَلَّى حِينَ قَضَى غُسْلَهُ .

☆☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت غسل کر رہے تھے۔ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کپڑے کے ذریعے پردہ تان رکھا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے برتن میں سے پانی لے کر غسل کر رہے تھے، جس میں آٹے کا نشان موجود تھا۔

411-تقدم في الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل والمرأة من لسانه من اناء واحد (الحديث 234) . تحفة الاشراف (15983) .

412-تقدم في الطهارة، باب الرخصة في ذلك (الحديث 239) . تحفة الاشراف (17969) .

413-تقدم في الطهارة، تحفة الاشراف (18009) .

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ادا کی مجھے یہ نہیں معلوم کہ غسل پورا کر لینے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟

## 12 - باب تَرِكِ الْمَرَأَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ الْإِغْتِسَالِ

باب: غسل کے وقت عورت کا اپنی مینڈھیوں کو نہ کھولنا

414 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا فَإِذَا تَوَزَّ مَوْضِعُ مِثْلِ الصَّاعِ أَوْ دُونَهُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا فَأَفِيضُ عَلَى رَأْسِي بِيَدَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقَضُ لِي شَعْرًا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) وہ ایک بڑا پیالہ تھا جو وہاں رکھا ہوا تھا جس میں ایک صاع کے قریب یا اس سے کچھ کم پانی آتا تھا۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) ہم ایک ساتھ اس میں سے پانی لے کر غسل کیا کرتے تھے میں اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی بہا لیتی تھی اور میں اپنے بال نہیں کھولا کرتی تھی۔

## 13 - باب إِذَا تَطَيَّبَ وَاعْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

باب: جب کوئی شخص خوشبو لگا کر غسل کرے اور اس کی خوشبو کا اثر ابھی باقی ہو

415 - حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ مِسْعَرٍ وَسَفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أَصْبِحَ مُطَلِّبًا بِقَطْرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصْبِحَ مُحْرَمًا أَنْضَجُ طَيِّبًا . فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلَيَّ نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرَمًا .

☆☆ ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں تارکول سے لپٹ جاؤں یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ بات ہے کہ میں حالت احرام میں ہوں اور مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔

(محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں:) پھر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

414- أخرجه مسلم في الحیض، باب حکم ضفائر المفصلة (الحديث 59) بنحوه مطولا . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و مستها، باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة (الحديث 604) بمعناه مطولا . تحفة الاشراف (16324) .

415- أخرجه البخاري في الغسل، باب اذا جامع ثم عاد (الحديث 267) و باب من تطيب ثم اغتسل و بقي اثر الطيب (الحديث 270) . و أخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (الحديث 47 و 48 و 49) . و أخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الطواف على النساء في غسل واحد (الحديث 429) . و في مناسك الحج، موضع الطيب (الحديث 2703 و 2704) . تحفة الاشراف (17598) .



اس قول کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی پھر آپ ﷺ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے تھے اور اگلے دن آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا تھا۔

#### 14- باب إِزَالَةِ الْجُنْبِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

باب: جنبی شخص (غسل جنابت کرتے ہوئے) اپنے جسم پر پانی بہانے سے پہلے (جسم پر لگی ہوئی) نجاست کو دور کرے

416- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَى رِجْلَيْهِ فَعَسَلَهُمَا . قَالَتْ هَذِهِ غَسْلَةٌ لِلْجَنَابَةِ .  
 ☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (غسل جنابت کے آغاز میں) سب سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے البتہ آپ اس میں پاؤں نہیں دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے اور اس پر جو کچھ لگا ہوتا تھا اسے دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے جسم پر پانی بہا لیتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے پاؤں ایک طرف کر کے ان دونوں کو دھولیتے تھے۔  
 سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ غسل جنابت کا طریقہ ہے۔

#### 15- باب مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ

باب: غسل جنابت کرتے ہوئے شرمگاہ کو دھونے کے بعد ہاتھ کو زمین پر ملانا (یعنی مٹی کے ذریعے صاف کرنا)

417- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُهَا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَنْتَحَى فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر اس کے

416- تقدم في الطهارة، باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه (الحديث 253) مطرولا .

417- تقدم في الطهارة، باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه (الحديث 253) .

بعد دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی اٹھیل کر بائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنا وہ ہاتھ زمین پر مارتے تھے اور اُسے اس کے ساتھ ملتے تھے پھر اُسے دھولیتے تھے پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے سر پر اور اپنے پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے پھر آپ ﷺ ایک طرف ہٹ کے اپنے دونوں پاؤں دھولیا کرتے تھے۔

## 16 - باب الْإِيتِدَاءِ بِالْوُضُوءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت کے آغاز میں وضو کرنا

418 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرَوَى بَشْرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ غسل کرتے تھے آپ ﷺ اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو یہ گمان ہو جاتا کہ آپ ﷺ کی جلد گیلی ہو گئی ہے پھر آپ ﷺ اپنے اوپر تین مرتبہ پانی بہا دیتے تھے اور پورے جسم کو دھولیا کرتے تھے۔

## 17 - باب التَّيْمُنِ فِي الطُّهُورِ

باب: وضو کرتے ہوئے دائیں حصے کو پہلے دھونا

419 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْأَسْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَعَلُّبِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَقَالَ يُوَاسِطِي فِي شَأْنِهِ كُنْهِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جہاں تک ممکن ہو دائیں طرف سے کام کا آغاز کرنا پسند تھا وضو کرنے میں بھی جو تا پہننے میں بھی کنگھی کرنے میں بھی۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”ہر معاملے میں (دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا)۔“

## 18 - باب تَرْكِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: جنابت کی حالت میں وضو کرتے ہوئے سر پر مسح نہ کرنا

418- اخرجہ البخاری فی الغسل ، باب تخليل الشعر (الحديث 272) . نسخة الاشراف (16969) .

419- تقدم في الطهارة ، باب باي الرجلين يبدأ بالغسل (الحديث 112) .

420 - أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - هُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - قَالَ أَبَانَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاتَّسَقَتْ الْأَحَادِيثُ عَلَى هَذَا يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتَّى يُنْفِئَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يُنْفِئَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ وَيُمَضِّمُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ وَأَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهَكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذُكِرَ .

☆☆ ایک سند کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ایک سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا۔

اس کے بعد دونوں طرح کی روایات میں یہی مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ غسل کے آغاز میں پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ پانی بہاتے تھے پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کرتے تھے پھر اس کے ذریعے اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالتے تھے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے شرمگاہ کو صاف کرتے تھے اس پر جو چیز لگی ہوتی تھی اسے دھولیتے تھے جب اسے اچھی طرح صاف کر لیتے تھے تو پھر آپ ﷺ اپنا بائیں ہاتھ مٹی پر رکھتے تھے پھر آپ ﷺ بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے اچھی طرح صاف کر لیتے تھے پھر آپ ﷺ دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے پھر کلی کرتے تھے پھر اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے سر تک پہنچ جاتے تھے لیکن آپ ﷺ اس کا مسح نہیں کرتے تھے آپ ﷺ اس پر پانی انڈیل لیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے غسل کا طریقہ یہی تھا جو مذکور ہے۔

## 19 - باب اسْتِبْرَاءِ الْبَشْرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت میں جلد کو گیلیا کرنا

421 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُخَلِّلُ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتَّى إِذَا خُلِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ اسْتَبْرَأَ الْبَشْرَةَ عَرَفَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ اپنی انگلیوں کے ذریعے اپنے سر میں خلل کرتے تھے یہاں

420- انفرادہ النسائي، والحديث عند: النسائي في عشرة النساء من الكبرى، ذكر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عمر في ذلك (الحديث

(179). تحفة الاشراف (8247 و 17787) .

421- اخرجہ مسلم في الحيض، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 35). تحفة الاشراف (17108)

تک کہ آپ ﷺ کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کی جلد گیلی ہو گئی ہے پھر آپ ﷺ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی کے چلو ڈالتے تھے پھر اپنے پورے جسم کو دھویا کرتے تھے۔

422- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَجْوِ الْجَلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ فَقَالَ بِهِمَهُ عَلَى رَأْسِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو حلاب جتنی کوئی چیز منگواتے اور اسے اپنی ہتھیلی میں لیتے۔

آپ اپنے سر کے دائیں حصے سے (سر کو دھونے کا) آغاز کرتے پھر بائیں حصے کو دھوتے پھر آپ ﷺ اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پانی لیتے اور اسے اپنے سر کے اوپر ڈال لیتے۔

## 20- باب مَا يَكْفِي الْجُنْبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

باب: جنبی شخص کے لیے (غسل جنابت کے دوران) اپنے اوپر کسی حد تک پانی بہانا کافی ہے؟

423- أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ح وَأَبَانَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ "أَمَا أَنَا فَأَفْرِغْ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا ."

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے غسل کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

”میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا لیتا ہوں۔“

روایت کے یہ الفاظ سوید نامی راوی کے ہیں۔

424- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَخْوَلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا .

☆☆ امام محمد الباقر رضی اللہ عنہما حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل کرتے تھے تو آپ ﷺ

اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا لیتے تھے۔

422- أخرجه البخاري في الغسل، باب من بدأ بالجلاب أو لطلب عند الغسل (الحديث 258). وأخرجه مسلم في الحوض، باب صفة غسل

الجنابة (الحديث 39). وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب في غسل من الجنابة (الحديث 240). تحفة الاشراف (17447).

423- تقدم في الطهارة، باب ذك ما يكفي الجنب من الاضة الماء على راسه (الحديث 250).

## 21 - باب العمل فی الغسل من الحيض

باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ

425 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ اغْتَسَلُ عِنْدَ الطُّهُورِ قَالَ "خُذِي فِرْصَةً مَمْسَكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا". قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَضَّأُ بِهَا قَالَ "تَوَضَّئِي بِهَا". قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَضَّأُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ وَأَعْرَضَ عَنْهَا فَفَطِنَتْ عَائِشَةَ لِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهَا وَجَبَدْتُهَا إِلَى فَاخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں (حیض سے) پاک ہونے کے بعد کس طرح غسل کیا کروں؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم خوشبو میں بسی ہوئی روئی استعمال کیا کرو اور اس کے ذریعے وضو کر لیا کرو۔"

اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ذریعے وضو کر لیا کرو اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس پر نبی اکرم ﷺ نے سبحان اللہ کہا اور اس خاتون سے منہ پھیر لیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم ﷺ کی مراد کا اندازہ ہو گیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس خاتون کو پکڑا، اُسے اپنی طرف کھینچا اور اُسے بتایا: نبی اکرم ﷺ کیا مراد لے رہے ہیں۔

## 22 - باب الغسل مرة واحدة

باب: ایک ہی مرتبہ غسل کرنا (یعنی جسم پر ایک ہی مرتبہ پانی بہانا)

426 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ

424- أخرجه البخاري في الغسل، باب من اغتسل على رأسه ثلاثاً (الحديث 255). تحفة الاشراف (2642).

425- تقدم في الطهارة، باب ذكر العمل في الغسل من الحيض (الحديث 251).

426- أخرجه البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 249) بسحوه، وفي الغسل، باب الغسل مرة واحدة (الحديث 257) مطولاً. و باب المضمضة و الاستنشاق في الجنابة (الحديث 259) مطولاً، و باب تفريق الغسل و الوضوء، (الحديث 265) مطولاً، و باب من فرغ يمينه على شماله في الغسل (الحديث 266) مطولاً، و باب من توضأ في الجنابة ثم غسل سائر جسده و لم يعد غسل مواضع الوضوء مرة أخرى (الحديث 274) مطولاً. و باب نقض اليدين من الغسل عن الجنابة (الحديث 276) مطولاً، و باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 281) مطولاً. و أخرجه مسلم في الحيض، باب غسل الجنابة (الحديث 37م) مطولاً. و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة

فَغَسَلَ قَرَجَهُ وَذَكَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ الْجَانِطِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ .  
 ☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے ہوئے پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے پھر اپنا ہاتھ زمین پر ملتے تھے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) دیوار پر ملتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر اپنے سر اور پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

## 23 - باب اغتسال النفساء عند الإحرام

باب: احرام باندھنے کے وقت نفاس والی عورت کا غسل کرنا

427- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ آتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوُدَاعِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسِ بَقِينٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ . وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا آتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ "اغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَفْرِي ثُمَّ أَهْلِي ."

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے حجۃ الوداع کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روانہ ہوئے تھے جب ذوالقعدہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم لوگ بھی روانہ ہوئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو جنم دیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم غسل کر کے کپڑے کو مضبوطی سے باندھ لو اور احرام باندھ لو۔"

## 24 - باب ترك الوضوء بعد الغسل

باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا

428- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَأَبَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ .

427- تقدم في الطهارة، باب ما تفعل النفساء عند الاحرام (الحديث 290) .

428- تقدم في الطهارة، باب ترك الوضوء من بعد الغسل (الحديث 252) .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غسل کر لینے کے بعد (از سر نو) وضو نہیں کرتے تھے۔

## 25 - باب الطَّوَّافِ عَلَى النِّسَاءِ فِي غُسْلِ وَاحِدٍ

باب: تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا

429- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بَشِيرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُخْرَمًا يَنْضَعُ طَبِيًّا .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ ﷺ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے، اگلے دن آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا، حالانکہ اس وقت آپ سے خوشبو آ رہی تھی۔

## 26 - باب التيمم بالصعيد

باب: مٹی کے ذریعے تیمم کرنا

430- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبَانَا سَيَّارٌ عَنْ زَيْدِ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَعْطَيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهْرًا فَإِنَّمَا أَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنَ أُمَّتِي الصَّلَاةُ يُصَلِّي وَأَعْطَيْتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِي وَيُعْطَى إِلَى النَّاسِ كَأَفَّةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً ."

★★ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مجھے پانچ خصوصیات عطاء کی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی ہیں، ایک مہینے کی مسافت سے (دشمن پر پڑ جانے والے) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور وضو کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔

میری امت کے جس بھی فرد کو جہاں بھی نماز کا وقت آجائے گا، وہ وہاں نماز ادا کر سکے گا۔

مجھے شفاعت عطاء کی گئی ہے، جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی، اور مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، حالانکہ پہلے ہر نبی کو اس کی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا۔

429- تقدم في الغسل و التيمم، باب اذا تطيب و اغتسل و بقي الر الطيب (الحديث 415) مطولاً .

430- أخرجه البخاري في التيمم، باب 1 - (الحديث 335)، و في الصلاة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم و جعلت لي الارض مسجداً و طهوراً، (الحديث 438) . و أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة (الحديث 3) . و أخرجه النسائي في المساجد، الرخصة في ذلك (الحديث 735) مختصراً . و الحديث عند: البخاري في فرض الخمس، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (احلت لكم الغنائم) (الحديث

شرح

## تیمم کے احکام

وہ امور جو تیمم میں ضروری ہیں

## تیمم کی نیت

مسئلہ: ان میں سے ایک چیز نیت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی ایک ایسی عبادت کا ارادہ کر لے جس کا قصد کیا جاتا ہے اور جو طہارت کے بغیر درست نہیں ہوتی ہے کیونکہ طہارت کی نیت کرنا یا نماز کے مباح ہونے کی نیت کرنا نماز کے ارادے کے قائم مقام ہے تاہم یہاں اس بات کا اظہار ضروری نہیں ہے کہ وہ بے وضو حالت ختم کرنے کی نیت کر رہا ہے یا جنابت ختم کرنے کی نیت کر رہا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی جنبی شخص وضو کے ارادے سے تیمم کر لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہوگا۔ (تبین)

## مختلف امور کے لیے تیمم کرنا

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے یا سجدہ تلاوت کرنے کے لیے تیمم کرتا ہے تو اب اس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس تیمم کے ذریعے فرض نماز ادا کرے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (مجتہد)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دل میں قرآن پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہے یا پھر مصحف کو دیکھ کر قرآن پڑھنے کے لیے یا قبرستان کی زیارت کرنے کے لیے یا میت کے دفن کرنے کے لیے یا اذان دینے کے لیے یا اقامت کہنے کے لیے یا مسجد میں داخل ہونے کے لیے یا مسجد سے باہر نکلنے کے لیے یعنی اس صورت میں کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے وقت با وضو حالت میں ہو یا کوئی شخص قرآن کو چھونے کے لیے تیمم کرتا ہے اور پھر اس تیمم کے ذریعے نماز ادا کر لیتا ہے تو عام علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدہ شکر کرنے کے لیے تیمم کرتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس تیمم کے ذریعے وہ شخص فرض نماز ادا نہیں کر سکتا جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ اس کے ذریعے فرض نماز ادا کر سکتا ہے کیونکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدہ کرنا عبادت ہے جبکہ باقی دونوں حضرات کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سلام کرنے کے لیے یا سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کرتا ہے تو وہ اس تیمم کے ذریعے نماز ادا نہیں کر سکتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو سکھانے کے لیے تیمم کرتا ہے تو اس کا مقصد اس کے ذریعے نماز ادا کرنا نہیں ہے تو ایسے شخص کے لیے اس تیمم کے ساتھ نماز ادا کرنا درست نہیں ہوگا اس بات پر تینوں فقہاء کا اتفاق ہے۔ (غلام)

مسئلہ: قاضی خان میں یہ بات تحریر ہے کہ ظاہر الروایۃ میں بھی یہی مذکور ہے۔

مسئلہ: جب کوئی کافر اسلام قبول کرنے کے بعد تیمم کرتا ہے اور اسلام قبول کر لیتا ہے تو اب اس کے لیے اس تیمم کے



ذریعے نماز ادا کرنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں ہوگا۔ (الخلاصہ)

مسئلہ: جب کسی بیمار شخص کو کوئی دوسرا شخص تیمم کروادے تو تیمم کی نیت کرنا بیمار پر لازم ہوگا، تیمم کروانے والے پر لازم نہیں

ہوگا۔ (تقیہ)

### تیمم کا طریقہ

مسئلہ: (تیمم کے بارے میں نیت کے بعد) دوسرا بنیادی حکم دو مرتبہ ضرب لگانا ہے، ان میں سے ایک کے ذریعے آدمی اپنے چہرے پر مسح کرے گا اور دوسری کے ذریعے کہنیوں تک دونوں بازوؤں پر مسح کرے گا۔ (الہدایہ)

مسئلہ: آدمی اپنی کہنی پر بھی مسح کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اٹھلیہ میں یہ بات مذکور ہے کہ آدمی اپنے چہرے کی ظاہری جلد پر اور بالوں کی اوپری حصے کے اوپر مسح کرے گا، صحیح

قول یہی ہے۔ (معراج الدرر فی فتح القدر)

مسئلہ: کیا آدمی اپنی ہتھیلی پر بھی مسح کرے گا، صحیح یہ ہے کہ اس پر مسح نہیں کرے گا بلکہ ہتھیلی کو زمین پر مارنا ہی کافی ہے۔

(مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک ہی مرتبہ ضرب لگا کر اپنے دونوں بازوؤں اور چہرے پر مسح کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔

(قاضی خان)

مسئلہ: جب کوئی شخص تیمم کا ارادہ کرتے ہوئے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے اور مٹی کو اپنے جسم پر مل لیتا ہے تو اگر اس

کے چہرے اور بازوؤں پر مٹی لگ گئی ہے تو یہ جائز ہوگا اور اگر نہیں لگی تو یہ تیمم درست نہیں ہوگا۔ (الخلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مٹی پر ہاتھ مارتا ہے اور پھر چہرے یا بازوؤں پر پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو ایسا مسح

درست نہیں ہوگا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص وضو کرتے ہوئے بعض اعضاء کو دھونے کے بعد بے وضو ہو جاتا ہے۔ سید

ابوشجاع نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

مسئلہ: قاضی اسماعیل فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہوگا، کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی مانند ہوگی جو اپنی دونوں ہتھیلیوں میں

پانی بھرتا ہے اور پھر بے وضو ہو جاتا ہے اور پھر اس پانی کو استعمال کر لیتا ہے۔ (الخلاصہ) میں یہ بات تحریر ہے: صحیح قول یہ ہے کہ وہ

آدمی اس مٹی کو استعمال نہیں کر سکتا۔ جس الائمہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ (فتح القدر)

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم استیعاب ہے، یعنی تیمم کرتے ہوئے دونوں اعضاء کو مکمل طور پر مسح کرنا واجب ہے، یہ بات

ظاہر الروایت میں ہے۔ (مجدد نسائی)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ابروؤں کے نیچے آنکھوں کے اوپر مسح نہیں کرتا تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (مجدد نسائی)

مسئلہ: تیمم کرنے سے پہلے انگوٹھی یا کنگن وغیرہ کو اتار لینا ضروری ہے۔ (الخلاصہ)

مسئلہ: ناک کے دونوں نقتوں کے درمیان پردے پر بھی مسح کیا جائے گا اور اگر انگلیوں کے درمیان میں غبار داخل نہیں ہوگا

توان کا خلال کرنا واجب ہوگا۔ (تہمین)

### مٹی کا پاک ہونا

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم مٹی کا پاک ہونا ہے آدمی زمین کی جنس سے تعلق رکھنے والی پاک مٹی سے تیمم کرے گا۔

(تہمین)

مسئلہ: ہر وہ چیز جو جلنے کے بعد راکھ بن جاتی ہے جیسے لکڑی، خشک وغیرہ جو چیز نرم ہو کر پھل جاتی ہے جیسے لہانہ کا نسہ تانبہ، شیشہ، سونا یا چاندی وغیرہ یہ سب زمین کی جنس سے شمار نہیں ہوں گے لیکن جو ایسے نہ ہوں وہ زمین کی جنس شمار ہوں گے۔

(البدائع)

مسئلہ: اس لیے مٹی، ریت، چوئے، سرے، گندھک، فیروزہ، عقیق اور اس جیسے دیگر پتھروں پر مسح کرنا جائز ہے۔ (المحررات)

مسئلہ: یا قوت اور مرجان کا بھی یہی حکم ہے۔ (تہمین)

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم تین انگلیوں کے ذریعے مسح کرنا ہے تین سے کم انگلیوں کے ذریعے مسح کرنا جائز نہیں ہے یہ

بالکل اسی طرح ہے جیسے سر پر اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم ہے۔ (تہمین)

### پانی پر قدرت نہ رکھنا

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ تیمم اس وقت جائز ہوتا ہے جب آدمی پانی پر قدرت نہ رکھے جو شخص پانی سے ایک

میل کے فاصلے پر دور ہو اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہے مقدار میں یہی قول مختار ہے خواہ آدمی شہر سے باہر ہو یا شہر میں ہو۔ صحیح

قول یہی ہے اور اس بارے میں یہ دونوں صورتیں بھی برابر ہوں گی کہ آدمی مسافر ہے یا مقیم ہے۔ (تہمین)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق میل سے مراد تین فرسخ ہے جو چار ہزار بالشت کے برابر ہوتے ہیں جن میں سے ایک بالشت کی

لمبائی چوبیس انگلیوں کے برابر ہوتی ہے اور ایک انگلی کی چوڑائی نو کے چودانوں کے برابر ہوتی ہے۔ (تہمین)

مسئلہ: اس بارے میں مسافت کا اعتبار کیا جائے گا وقت فوت ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (البدائع)

### کسی خوف کی وجہ سے تیمم کرنا

مسئلہ: اگر کسی درندے یا دشمن کا خوف ہو تو بھی تیمم کیا جاسکتا ہے خواہ یہ خوف اپنی ذات کے بارے میں ہو یا اپنے مال

کے بارے میں خوف ہو۔ (الحدیث)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی سانپ یا آگ کا خوف ہو تو بھی یہی حکم ہے۔ (تہمین)

مسئلہ: اگر پانی کے پاس چور موجود ہے یا ظالم شخص موجود ہے جو اسے اذیت پہنچا سکتا ہے تو ایسا شخص تیمم کر لے گا۔ (تہمین)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی عورت کو اپنی عزت پر حملہ ہونے کا اندیشہ ہو یعنی پانی کے پاس کوئی قاسق شخص موجود ہو تو بھی وہ

تیمم کر لے گی۔ (المحررات)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کو (وضو کرنے کے نتیجے میں) اپنے یا اپنے ساتھی کے یا اہل قافلہ میں سے کسی اور شخص کے یا اپنے جانور کے یا اپنے ساتھ حفاظت کے طور پر چلنے والے کتے کے یا اپنے شکاری کتے کے موجودہ وقت میں یا آگے چل کر پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو تو وہ بھی تیمم کرے گا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر آدمی کو آٹا وغیرہ گوندھنے کے لیے اس پانی کی ضرورت ہو تو بھی وہ تیمم کرے گا البتہ شور بہ بتانے کے لیے یہ حکم نہیں ہوگا، اسی طرح تیمم کرنا اس شخص کے لیے بھی جائز ہوگا جو جنابت کی حالت میں ہو اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے پانی کے ذریعے غسل کیا تو وہ ٹھنڈک کی وجہ سے مر جائے گا یا زیادہ بیمار ہو جائے گا اور یہ حکم اس وقت ہے جب وہ شخص شہر سے باہر ہو اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر وہ شخص شہر کے اندر موجود ہے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہی حکم ہوگا جبکہ صاحبین کی رائے مختلف ہے اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ جب اس شخص کے پاس یہ گنجائش نہ ہو کہ وہ حمام میں جاسکے (یعنی گرم پانی حاصل کر سکے) اگر گرم پانی حاصل کرنے کی گنجائش ہو تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کے لیے تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح جو شخص پانی کو گرم کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اس کا بھی یہی حکم ہوگا لیکن اگر وہ قدرت رکھتا ہو تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (السراج الوہاج)

مسئلہ: اگر بے وضو شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ اگر اس نے وضو کیا تو وہ ٹھنڈک کی وجہ سے مر جائے گا یا شدید بیمار ہو جائے گا تو ایسا شخص بھی تیمم کرے گا۔ (کانی)

مسئلہ: تاہم صحیح قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا اس بات پر اتفاق ہے۔ (الجمہر اتفاق)

### پانی کے استعمال کا نقصان وہ ہونا

مسئلہ: اگر بیمار شخص کو پانی مل جاتا ہے لیکن اسے یہ اندیشہ ہے کہ پانی کے استعمال سے بیماری میں اضافہ ہو جائے گا یا صحت میں تاخیر ہو جائے گی تو وہ تیمم کر لے گا اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق شمار نہیں ہوگا کہ حرکت کرنے کی وجہ سے بیماری میں اضافہ ہوتا ہے یا پانی کو استعمال کرنے کی وجہ سے بیماری میں اضافہ ہوتا ہے یا اس طرح کی کوئی ایسی صورت حال ہو کہ آدمی بیمار ہو اور کوئی وضو کرنے والا دستیاب نہ ہو اور خود وہ وضو نہ کر سکتا ہو لیکن اگر کوئی خادم مل سکتا ہو یا مزدور رکھنے کی رقم موجود ہو یا کوئی ایسا شخص موجود ہو جس سے مدد مانگے تو وہ مدد کر دے گا تو ایسی صورت میں اسے تیمم نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ پانی کے استعمال پر قادر ہے۔ (بخ القدر)

مسئلہ: اس اندیشے کا اظہار اس صورت میں ہوتا ہے کہ جس کی علامت یا تجربے یا غالب گمان یا کسی مسلمان ماہر طبیب کی ہدایت پر یہ امکان ہو کہ شاید بیماری میں اضافہ ہو جائے گا یا صحت میں تاخیر ہو جائے گی۔ (شرح منیہ المصلیٰ از ابوہمطی)

مسئلہ: اگر چھپک نکل ہوئی ہو یا جسم پر زخم بنے ہوئے ہوں تو اکثر کا اعتبار کیا جائے گا خواہ آدمی بے وضو ہو یا جنابت کی حالت میں ہو جنابت میں جسم کے اکثر حصے کا اعتبار کیا جائے گا اور بے وضو حالت میں وضو کے اعضاء کے اکثر حصے کا اعتبار کیا جائے گا، یعنی اگر جسم کا اکثر حصہ ٹھیک ہے اور تھوڑے حصے پر زخم ہے تو صحیح حصے کو دھو لے گا اور اگر ممکن ہو تو زخمی حصے پر مسح کرے

گا، اگر مسح نہیں ہو سکتا تو ان لکڑیوں پر مسح کرے گا جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر بندھی ہوئی ہوتی ہیں یا پٹی پر مسح کرے گا، تاہم تیمم اور غسل کو جمع نہیں کرے گا لیکن اگر آدمی کا آدھا بدن تندرست ہو اور آدھا بدن زخمی ہو تو اس بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے تاہم اس بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ آدمی تیمم کرے گا پانی استعمال نہیں کرے گا۔ (خلاصہ محیط)

مسئلہ: مسافر کنویں تک پہنچ جاتا ہے لیکن اس کے پاس پانی نکالنے کے لیے ڈول نہیں ہے تو وہ تیمم کر لے گا اور اگر ڈول موجود ہے اور رستی نہیں ہے تو بھی تیمم کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دار الحرب میں قید ہو جاتا ہے اور کفار سے وضو نہیں کرنے دیتے اور نماز ادا نہیں کرنے دیتے تو وہ تیمم کر کے اشارے کے ساتھ نماز پڑھ لے گا جب اس کو قید سے رہائی مل جائے گی تو دوبارہ ان نمازوں کو ادا کرے گا اسی طرح اگر کوئی شخص ایسی صورت حال سے دوچار ہو جاتا ہے کہ دوسرا شخص اس سے کہتا ہے کہ اگر تم نے وضو کیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا یا قتل کر دوں گا تو ایسا شخص بھی تیمم کر کے نماز ادا کرے گا اور بعد میں ان نمازوں کا اعادہ کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اس حکم کی وجہ یہ ہے کہ یہاں عجز آدمی کے فعل کی وجہ سے واقع ہوا ہے آدمی کا فعل اللہ تعالیٰ کے حق کو ساقط نہیں کرتا ہے۔

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جب آدمی پانی کو اس طرح سے استعمال کر سکتا ہو کہ اسے جانی یا مالی اعتبار سے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو تو پانی کا استعمال کرنا واجب ہوگا یہاں تک کہ اگر عام قیمت سے زیادہ ادائیگی کر کے پانی حاصل ہوتا ہے تو یہ بھی نقصان ہے ایسی صورت میں وضو لازم نہیں ہوگا لیکن اگر عام قیمت سے معمولی سی زیادہ قیمت ہے تو وضو لازم ہوگا۔

(بحر الرائق)

## دوسری فصل: ان چیزوں کا بیان جو تیمم کو توڑ دیتی ہیں

مسئلہ: جو چیز وضو کو توڑتی ہے وہ تیمم کو بھی توڑ دیتی ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: جب پانی کے استعمال پر قدرت حاصل ہو جائے تو بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی مسافر بے وضو ہے اور اس کے کپڑے بھی ناپاک ہیں اور اس کے پاس صرف اتنا پانی موجود ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک میں استعمال کر سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ نجاست کو دھولے اور حدیث کی جگہ تیمم کر لے اس صورت میں اگر وہ پہلے تیمم کر کے بعد میں نجاست کو دھوتا ہے تو تیمم دوبارہ کرے گا کیونکہ اس نے جب تیمم کیا تھا اس وقت وہ پانی پر قادر تھا جس سے وضو ہو سکتا ہے۔ (محیط حسنی)

اس صورت میں اگر وہ پانی کے ذریعے وضو کر لیتا ہے اور ناپاک کپڑوں سمیت نماز ادا کر لیتا ہے تو نماز ہو جائے گی تاہم وہ شخص گناہگار ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جس بیماری کے وجہ سے تیمم کرنا جائز ہوا تھا جب وہ بیماری ختم ہو جائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: ایک شخص نے سفر کے دوران پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا پھر اسے کوئی ایسی بیماری لاحق ہو گئی جس کے نتیجے

میں تیمم کرنا جائز ہو جاتا ہے اب اگر وہ شخص مقیم ہو جاتا ہے تو اس تیمم کے ذریعے نماز جائز نہیں ہوگی، کیونکہ یہاں تیمم کی رخصت کے اسباب الگ الگ ہیں اور رخصت کا ایک سبب دوسری رخصت میں شامل نہیں ہو سکتا۔  
مسئلہ: اگر کوئی شخص پانی کے پاس سے گزرتے ہوئے سویا ہوا تھا تو صحیح قول یہ ہے کہ تمام فقہاء کے نزدیک اس کا تیمم نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص پانی کے پاس سے گزرتا ہے لیکن وہاں دشمن یا کسی درندے کے خوف کی وجہ سے اتر نہیں سکتا تو تیمم نہیں ٹوٹے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جس بھی چیز کے موجود ہونے کی وجہ سے تیمم منع ہوتا ہے (اس کی عدم موجودگی میں جب آدمی تیمم کرے اور بعد میں) جب وہ چیز موجود ہو جائے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور جو چیز ایسی نہ ہو اس سے تیمم نہیں ٹوٹتا ہے۔ (بدائع الصنائع)

### تیسری فصل: تیمم سے متعلق متفرق مسائل

تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں

مسئلہ: تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں ہاتھ مٹی پر رکھ کر آگے کی طرف لے جانا، انہیں پیچھے کی طرف لے جانا، انہیں جھاڑنا، انگلیوں کو کھولنا، اس کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا، ترتیب کا خیال رکھنا اور ذمیان میں توقف نہ کرنا۔ (بحر الرائق، نہر الفائق)

تیمم کرنے کا عملی طریقہ

مسئلہ: تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر پہلے انہیں آگے کی طرف لایا جائے، پھر پیچھے کی طرف لے جایا جائے، پھر انہیں اٹھا کر جھاڑ لیا جائے۔ (تبین)

مسئلہ: ہاتھوں کو اتنا جھاڑا جائے گا کہ اس کے ذریعے مٹی جھڑ جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: پھر اس کے ذریعے اپنے منہ کا مسح کیا جائے گا، اس طرح کہ منہ کا کوئی بھی حصہ باقی نہ رہے، پھر اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے جائیں گے اور دونوں بازوؤں پر کہیوں تک مسح کر لیا جائے گا۔ (جمین)

مسئلہ: ہمارے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ آدمی پہلے بائیں ہاتھ کی چار انگلیوں کے کناروں کے ذریعے دائیں ہاتھ کی کہنی تک مسح کرے گا، پھر بائیں ہاتھ کی تھیلی سے دائیں ہاتھ کے نیچے کی طرف پہنچے تک مسح کرے گا اور بائیں انگوٹھے کے اندر کی طرف دائیں انگوٹھے کے اوپر کی طرف میں پھیرے گا، پھر اسی طرح سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے گا، اس میں زیادہ احتیاط ہے۔ (محیط مرضی)

مسئلہ: ہمارے نزدیک نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کر لینا جائز ہے۔ (غلام)

مسئلہ: آدمی ایک تیمم کے ذریعے جتنے چاہے فرض اور نوافل ادا کر سکتا ہے (جب تک حدت لاحق نہیں ہوتا)۔ (اختیار شرح بخاری)

مسئلہ: جس شخص کو یہ گمان ہو کہ نماز کے آخری وقت تک اسے پانی مل جائے گا اور پانی کی جگہ تک سے اس شخص کا فاصلہ ایک میل تک ہو تو آخری وقت تک نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: اگر پانی ملنے کی امید نہ ہو تو تاخیر نہیں کی جائے گی اور مستحب وقت میں تیمم کر کے نماز ادا کر لی جائے گی۔

(بدائع الصنائع شرح لمحادی)

مسئلہ: اس طرح کی صورت حال پیش آ جاتی ہے کہ سفر کے دوران ایک شخص جنبی ہے ایک عورت جو حیض سے پاک ہو چکی ہے اور میت بھی ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے کافی ہو سکتا ہے اگر وہ پانی ان تینوں میں سے کسی ایک کی ملکیت ہے تو وہ پانی اسی پر استعمال کرنا مناسب ہوگا اگر وہ پانی ان سب کی ملکیت ہے تو کسی پر بھی صرف نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ سب تیمم کر لیں گے اور اگر پانی مباح ہے تو جنبی شخص کے لیے اسے استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر باپ اور بیٹا موجود ہوں اور پانی ایک شخص کے استعمال میں آ سکتا ہو تو باپ کے لیے استعمال کرنا زیادہ مناسب

ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بیمار شخص وضو بھی نہیں کر سکتا اور تیمم بھی نہیں کر سکتا اور اس کے ساتھ کوئی ایسا شخص بھی موجود نہیں ہے جو اسے وضو کروا سکے یا تیمم کروا سکے تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ شخص نماز ادا نہیں کرے گا۔

مسئلہ: کوئی شخص قیدی ہے اسے وضو کے لیے پانی بھی نہیں ملتا اور تیمم کے لیے صاف مٹی بھی نہیں ملتی تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ نماز نہیں پڑھے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اصول یہ ہے کہ جس جگہ ادا شدہ نماز فوت ہو رہی ہو اور اس کا کوئی قائم مقام بھی موجود نہ ہو تو ایسی صورت اس کو پانے کے لیے تیمم کرنا جائز ہوگا لیکن جب کوئی ایسی نماز فوت ہو رہی ہو جس کی کوئی قائم مقام بھی موجود ہو تو وہاں تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا جیسے جمعہ کی نماز فوت ہو جاتی ہے تو اس کی قائم مقام ظہر کی نماز موجود ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر دو آدمی ایک ہی جگہ سے تیمم کر لیتے ہیں تو یہ جائز ہے۔ (مجتہد نسائی)

مسئلہ: اگر ایک شخص ایک ہی جگہ سے کئی مرتبہ تیمم کر لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: جنبی شخص جنازے کی نماز میں شریک ہونے کے لیے یا عید کی نماز ادا کرنے کے لیے تیمم کر سکتا ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: (وضو پر وضو کرنا عبادت ہے) لیکن تیمم پر تیمم کرنا عبادت نہیں ہے۔ (تقیہ)

مسئلہ: مسافر شخص کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنی کینز کے ساتھ صحبت کرے اگرچہ اسے اس بات کا علم ہو کہ آگے غسل

کے لیے پانی نہیں ملے گا۔ (غلامہ)

.....

## 21 - بَابُ التَّيْمِمِ لِمَنْ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: جو شخص نماز کے بعد پانی پا لیتا ہے اس کے تیمم کا حکم کیا ہے؟

431- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَمَّمَا وَصَلَيَا ثُمَّ وَجَدَا مَاءً فِي الْوَقْتِ فَتَوَضَّأَا أَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلَاتِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يُعِدْ الْآخَرُ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ "أَصَبْتَ السَّنَةَ وَأَجْزَأَتَكَ صَلَاتُكَ." وَقَالَ لِلْآخَرِ "أَمَا أَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں دو آدمیوں نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی پھر اسی نماز کے وقت کے دوران ان دونوں کو پانی مل گیا تو ان دونوں میں سے ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کر لی چونکہ وقت ابھی باقی تھا جبکہ دوسرے شخص نے اس نماز کو نہیں دہرایا بعد میں ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا جس نے نماز دوبارہ نہیں پڑھی تھی تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے اور تمہاری پہلی نماز درست ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے شخص سے فرمایا: جہاں تک تمہارا معاملہ ہے تو تمہیں دونوں نمازیں ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

432- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ كَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِيرَةُ وَعَيْرَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ . یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

433- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنبَانَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ مُخَارِقًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا أَجَنَّبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "أَصَبْتَ." فَأَجَنَّبَ رَجُلٌ آخَرَ فَتَيَمَّمَّ وَصَلَّى فَاتَاهُ فَقَالَ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِلْآخَرِ يَعْنِي "أَصَبْتَ."

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہو گئی اس نے نماز ادا نہیں کی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے (اس صورت حال میں اپنے طرز عمل) کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا ہے۔ اسی طرح ایک اور شخص کو جنابت لاحق ہوئی اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (راوی کہتے ہیں میرے استاد نے) یہاں ایسے الفاظ نقل کیے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے شخص سے بھی یہی فرمایا: "تم نے ٹھیک کیا ہے۔"

431- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في التيمم بعد الماء بعدما يصلي في الوقت (الحديث 338 و 339) مرسلاً. و أخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلاة (432) مرسلاً بحلة الاشراف (4176).  
432- تقدم في الغسل و التيمم، باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلاة (الحديث 431).  
433- تقدم في الطهارة، باب لمن لم يجد الماء و الا الصمد (الحديث 323).

## 28 - باب الوضوء من المذی

باب: مذی کے خروج پر وضو کرنا

434- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَاكَرَ عَلِيُّ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ فَقَالَ عَلِيُّ إِنِّي أَمَرْتُ مَدَاءً وَإِنِّي أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا فَذَكَرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا وَنَسِيَتْهُ سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذَلِكَ الْمَذْيُ إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذَلِكَ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ أَوْ كَوَضُوءِ الصَّلَاةِ."

الإختلاف على سليمان

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت مقداد بن اسود اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کے درمیان بحث ہو گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کی مذی بہت خارج ہوتی تھی مجھے اس بات سے شرم آئی تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کروں اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں تو تم دونوں میں سے کوئی ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کرے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میرے استاد نے میرے سامنے یہ بات ذکر کی تھی کہ ان دونوں میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا، لیکن میں ان کے بارے میں بھول گیا ہوں۔

ان صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ مذی ہے جب کوئی شخص اس کو پائے (یعنی کسی شخص کی مذی خارج ہو جائے) تو وہ اس کو دھو لے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔"

یہاں ایک راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

435- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَدَاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "فِيهِ الْوَضُوءُ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی تو میں نے ایک شخص کو ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوگا۔

434- أخرجه مسلم في التيمم، باب المذي (الحديث 19) بسنده . وأخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الوضوء، من المذي (الحديث

435 و 437 و 438) تحفة الأهراف (10195)

435- تقدم في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434).



436- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ "فِيهِ الْوُضُوءُ".  
الاختلافِ علي بکیر

☆☆ امام محمد بن علی رضی اللہ عنہ (یہ امام باقر بھی ہو سکتے ہیں اور امام محمد بن حنفیہ بھی ہو سکتے ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ دریافت کروں، کیونکہ فاطمہ (میری بیوی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھی) تو میں نے مقداد سے یہ کہا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کرے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوگا"۔

یہاں روایت کے الفاظ میں کیر نامی راوی پر اختلاف کیا گیا ہے۔

437- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَخْبَرَنِي مَحْرَمَةٌ بِنُ بَكِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ "تَوَضَّأَ وَأَنْضَحَ فَرَجَكَ".  
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَحْرَمَةٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ میں نے مقداد کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ دریافت کرے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرو"۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے روایت مخرمہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے (حالانکہ اس نے یہ حدیث اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے)۔

438- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكِيرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَرْسَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - الْمِقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجْلِ يَجِدُ الْمَذْيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَغْسِلُ ذِكْرَهُ ثُمَّ لِيَتَوَضَّأَ".

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ دریافت کریں جس کی مذی خارج ہو جاتی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

436-تقدم في الطهارة، باب ما يتقض الوضوء، وما لا يتقض الوضوء من المذي (الحديث 157).

437-تقدم في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434).

438-تقدم في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434).

”ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے گا۔“

(یعنی ندی کے خروج پر وضو لازم ہوگا)

439 - أَخْبَرَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ فِرْعَاءُ عَلَى مَالِكٍ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمْرَهُ أَنْ يُسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْأَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ فَإِنَّ عِنْدِي ابْتَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ . فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ”إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْصَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ .“

☆☆ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کا مسئلہ دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے تو اس کی ندی خارج ہو جاتی ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی کہ میں یہ مسئلہ اس لیے دریافت نہیں کر رہا) کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہے، تو مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کروں۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب کسی شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے (یعنی ندی کے خروج پر صرف وضو کرنا لازم ہوتا ہے)۔“

## 29 - باب الْأَمْرِ بِالْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: نیند کے بعد وضو کرنے کا حکم

440 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيَّنَ بَاتَتْ يَدُهُ .“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک داخل نہ کرے جب تک اس ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی نہ بہائے، کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے۔“

439-تقدم في الطهارة، باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض من المذي (الحديث 156) .

440-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء اذا استيقظ احدكم ومن منامه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها (الحديث 24) . وخرجه

ابن ماجه ، في الطهارة و سننها، باب الرجل يستيقظ من منامه هل يدخل في الاناء قبل ان يغسلها (الحديث 393) . تحفة الاشراف (13189) .

441- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصِرًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے دائیں طرف کر لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوافل ادا کرتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور سو گئے، پھر مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لیے آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت مختصر ہے۔)

442- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصِرْ وَلْيُرْقُدْ" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آجائے تو وہ نماز ختم کر دے اور سو جائے۔

### 30- باب الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكْرِ

باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہونا

443- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي بَكْرٍ - قَالَ عَلَى آثَرِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَمْ أَتَقِنَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ" .

☆☆ سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے، اسے وضو کر لینا چاہیے۔"

444- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

441- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب التخفيف فی الوضوء (الحديث 138) مطولاً، وفي الاذان، باب اذا قام الرجل عن يسار الامام و حوله الامام خلفه الى يمينه تمت صلاته (الحديث 726)، و باب وضوء الصبيان، و متى يجب عليهم الغسل و الطهور و حضورهم الجماعة و العيدين و الجنائز و صفر لهم (الحديث 859) مطولاً . و اخرجہ مسلم في صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 186) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في القصد في الوضوء و كراهية التعدي فيه (الحديث 423) مختصراً . و الحديث عند: الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي و معه رجل (الحديث 232) . تحفة الاشراف (5356) .

442- اخرجہ البخاری في الوضوء، باب الوضوء من النوم (الحديث 213) بنحوه . تحفة الاشراف (953) .

443- تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 163) .

444- تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 163) .

بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَلْطَمَ أَحَدُكُمْ بِإِذِيهِ إِلَى لَرَجِيهِ فَلْيَتَوَضَّأْ".

☆☆ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص اپنے ہاتھ کو اپنی شرمگاہ کی طرف لے کر جائے (یعنی شرمگاہ کو چھولے) تو اسے وضو کر لینا چاہیے۔"

445- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرْتَنِيهِ بِسُرَّةِ بِنْتِ صَفْوَانَ . فَأَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ "مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ".

☆☆ ابن شہاب عروہ بن زبیر اور مروان بن حکم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: مروان نے یہ ذکر کیا کہ

شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو لازم ہو جاتا ہے پھر مروان نے بتایا: سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے مجھے اس بارے میں حدیث سنائی ہے تو عروہ نے (سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کو) پیغام بھیجا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کا ذکر کیا کہ جن کے بعد وضو کرنا لازم ہوتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں شرمگاہ کو چھونے کا بھی ذکر کیا (یعنی شرمگاہ چھونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

446- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوَضَّأَ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے وہ اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک وضو نہیں کر لیتا۔"

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی ہے باقی اللہ

بہتر جانتا ہے۔



## 5- کِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”نماز (کے بارے میں روایات)“ میں 24 تراجم ابواب اور 45 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 30 ہوگی۔

1- باب فَرَضِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِي اسْنَادِ حَدِيثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ -

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَاخْتِلَافِ الْفَاظِهِمْ فِيهِ -

نماز کی فرضیت (کا واقعہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی سند میں نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ اور اس روایت کے

الفاظ میں اختلاف کا تذکرہ

شرح

نماز سے متعلق احکام

نماز کی فرضیت

مسئلہ: نماز ایک محکم فرض ہے جسے ترک کرنے کی گنجائش نہیں ہے اور اس کا انکار کرنے والے کو کافر قرار دیا جائے گا۔

(غلامہ)

مسئلہ: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے، لیکن اس کی فرضیت کا منکر نہیں ہے، اسے قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ قید کر دیا

جائے گا یہاں تک کہ توبہ کر لے۔ (شرح مجمع البحرین لابن الملک)

مسئلہ: ہمارے نزدیک اس کے وجوب کا تعلق آخری وقت سے ہے اور اس کی مقدار اتنی ہے جتنی دیر میں تکبیر تحریرہ کہی جا

سکتی ہے یہاں تک کہ جب کوئی کافر مسلمان ہو جائے یا بچہ بالغ ہو جائے یا پاگل شخص ٹھیک ہو جائے یا حیض والی عورت پاک ہو

جائے اور نماز کا وقت ختم ہونے میں تکبیر تحریرہ کہنے کا وقت باقی ہو تو ہمارے نزدیک ان پر نماز ادا کرنا واجب ہوگا۔ (مضمرات)

مسئلہ: اسی طرح اگر یہ عوارض نماز کے آخری وقت میں لاحق ہو جاتے ہیں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس وقت کی فرض نماز ساقط ہو جائے گی۔ (بخاری التناوی)

مسئلہ: بچے کو جنم دینے میں مدد دینے والی دائی کو اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ نماز پڑھنے میں مشغول ہوئی تو بچہ فوت ہو جائے گا تو اس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دے اسی طرح چوری کے خوف سے یا اس طرح کے دیگر اسباب کی وجہ سے بھی نماز کو مؤخر کیا جاسکتا ہے۔ (غلامہ)

447- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ أَقْبَلَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجْلَيْنِ فَأَتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلَأَنَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشَقُّ مِنَ النَّخْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ فَعَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءٍ رَمَزَمَ ثُمَّ مَلَأَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَعْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ . قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ . قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَاتَيْتُ عَلَى أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِيِّ . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ . قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فِيمُنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ عَلَى يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِ وَنَبِيِّ . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّلَاثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ . قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فِيمُنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ عَلَى يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِ وَنَبِيِّ . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فِيمُنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِ وَنَبِيِّ . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فِيمُنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ عَلَى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِ وَنَبِيِّ . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فِيمُنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِ وَنَبِيِّ . فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَغَى قِيلَ مَا يُبْكِيكَ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرَ وَأَفْضَلَ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فِيمُنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِيِّ . ثُمَّ رَفَعَ لِي الْبَيْتَ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ فَإِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ إِحْرَامًا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رَفَعْتُ لِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبَقَهَا مِثْلَ قِلَالٍ هَجْرٍ وَإِذَا وَرَقُهَا

447- أخرجه البخاري في بدء الخلق، باب ذكر الملائكة (الحديث 3207)، وفي مناقب الانصار، باب المعراج (الحديث 3887). و أخرجه مسلم في الايمان، باب الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات، و فرض الصلوات (الحديث 264). و الحديث عند البخاري في احاديث الانبياء، باب قول الله عزوجل: (وهل اتاك حديث موسى اذ راى نارا الى قوله . بالواد المقدس طوى) (الحديث 3393) و باب قول الله تعالى: (ذكر رحمة ربك عبده زكيا، اذ نادى ربه لنداء خفيًا، قال رب انى و هن العظم منى و اشتغل الراس نسيًا . الى قوله . لم تجعل له من قبل سمياً) (الحديث 3430). و سلم في الايمان، باب السراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات، و فرض الصلوات (الحديث 265). و الترمذي في تفسير القرآن، باب (و من سورة الم نشرح) (الحديث 3346). تحفة الاشراف (11202).

مِثْلُ اِذَا نِ الْفِیْلَةِ وَاِذَا فِیْ اَصْلِهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَالَتْ جِبْرِیْلَ فَقَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فِی الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتُ وَالنَّیْلُ ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَیْ خَمْسُونَ صَلَاةً فَاتَّيْتُ عَلَیْ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فَرَضْتُ عَلَیْ خَمْسُونَ صَلَاةً . قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ اِنِّیْ عَالِمُ نَبِیِّ اِسْرَائِیْلَ اَشَدُّ الْمُعَالَجَةِ وَاِنَّ اَمَّتْكَ لَنْ یُطِیْقُوْا ذَلِکَ فَارْجِعْ اِلَی رَبِّکَ فَاَسْأَلْهُ اَنْ یُخَفِّفَ عَنْکَ فَرَجَعْتُ اِلَی رَبِّیْ فَسَالْتُهُ اَنْ یُخَفِّفَ عَنِّیْ فَجَعَلَهَا اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَی مُوسَى عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا اَرْبَعِیْنَ . فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُولٰٓئِیْ فَرَجَعْتُ اِلَی رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَهَا ثَلَاثِیْنَ فَاتَّيْتُ عَلَیْ مُوسَى عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُولٰٓئِیْ فَرَجَعْتُ اِلَی رَبِّیْ فَجَعَلَهَا عِشْرِیْنَ ثُمَّ عَشْرَةٌ ثُمَّ خَمْسَةٌ فَاتَّيْتُ عَلَیْ مُوسَى عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُولٰٓئِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَسْتَحِیْ مِنْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ اَرْجِعَ اِلَیْهِ فَنُودِیْ اَنْ قَدْ اَمْضَيْتُ فَرِیضَتِیْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ وَاَجْزِیْ بِالْحَسَنَةِ عَشْرًا اَمْثَالِهَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے قریب سونے اور جانے کی درمیانی کیفیت میں تھا (تین آدمی میرے پاس آئے) ان تین میں سے ایک شخص آگے بڑھا، پھر میرے پاس سونے سے بنا ہوا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا، انہوں نے میری گردن سے لے کر پیٹ کے نرم حصے تک کوچاک کر دیا اور میرے دل کو آپ زم زم کے ذریعے دھویا اور پھر اس میں حکمت اور ایمان کو بھر دیا گیا، پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خنجر سے کچھ چھوٹا اور گدھے سے کچھ بڑا تھا۔ پھر میں جبریل کے ہمراہ روانہ ہو گیا، ہم لوگ آسمان دنیا تک پہنچے وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ تو جبریل نے جواب دیا: جبریل ہوں، دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو کہا گیا: انہیں پیغام بھیج کر (بلایا گیا ہے) انہیں خوش آمدید! کتنے اچھے مہمان آئے ہیں۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:)

(وہاں) میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے فرمایا: آپ کو جو (میرے) بیٹے بھی ہیں اور نبی بھی ہیں خوش آمدید!

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے، تو وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ تو جبریل نے جواب دیا: جبریل ہوں، دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تو اسی کی مانند کلمات کہے گئے (جو پہلے آسمان پر کہے گئے تھے)۔

(وہاں) میں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے پاس آیا، میں نے ان دونوں حضرات کو سلام کیا، ان دونوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے، تو وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جبریل نے جواب دیا:

جبریل ہوں دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ ہیں (اسی کی مانند مکالمہ ہوا جو پہلے آسمان پر ہوا تھا)۔

(وہاں) میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو نبی بھی ہیں اور بھائی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر میں چوتھے آسمان پر آیا، پھر اسی کی مانند مکالمہ ہوا۔ (وہاں) میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے، وہاں بھی اس کی مانند مکالمہ ہوا، وہاں میں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

پھر ہم چھٹے آسمان پر آئے، وہاں بھی اسی کی مانند مکالمہ ہوا، وہاں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے بھی فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جب میں ان سے آگے جانے لگے تو وہ رو پڑے، ان سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! یہ کم سن صاحب جنہیں، تو نے میرے بعد مبعوث کیا تھا، میری امت کے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کی بہ نسبت ان کی امت کے افراد زیادہ تعداد میں اور زیادہ بہتر طور پر جنت میں داخل ہوں گے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر ہم ساتویں آسمان پر آئے، وہاں اسی کی مانند مکالمہ ہوا، یہاں تک کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بیٹے بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر میرے سامنے بیت المعمور کو بلند کیا گیا، میں نے اس کے بارے میں جبریل سے دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: یہ بیت المعمور ہے، جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں، جب وہ اس میں سے نکل جاتے ہیں، تو دوبارہ کبھی اس میں نہیں آئیں گے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اور اس کے پھل حجر (نامی شہر) کے منکوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند تھے، اس کی جڑ میں سے چار نہریں نکل رہی تھیں، دو باطنی تھیں اور دو ظاہری تھیں، میں نے جبریل سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: باطنی نہریں، تو جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں فرات اور نیل ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر مجھ پر (روزانہ) پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔

(واپسی کے سفر کے دوران) جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ کو کیا ملا ہے؟ میں نے جواب دیا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں، تو وہ بولے: آپ ﷺ کے مقابلے میں مجھے لوگوں سے زیادہ



واقفیت ہے اور بنی اسرائیل کے حوالے سے میں سخت ترین تجربے کا سامنا کر چکا ہوں۔

(اس بنیاد پر میں یہ کہتا ہوں:) آپ ﷺ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی آپ ﷺ دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جائیں اور اُس سے یہ درخواست کریں کہ وہ ان میں کمی کر دے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ اس میں کمی کر دے تو اس نے اسے چالیس مقرر کر دیا میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت کیا: اب کیا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے یہ چالیس کر دی ہیں تو انہوں نے اپنی پہلی بات دوبارہ مجھ سے کہی میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے تیس مقرر کر دیں میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے اس بارے میں مجھے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گیا تو اُس نے بیس کر دیں پھر دس ہو گئیں پھر پانچ ہو گئیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے وہی بات کہی جو پہلی مرتبہ کہی تھی تو میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے کہ میں دوبارہ اُس کے پاس جاؤں تو آواز دی گئی (یعنی پروردگار نے فرمایا):

”میں نے فرض شدہ (نمازوں کا حکم) جاری کر دیا ہے اور اپنے بندوں کے لیے اس میں تخفیف بھی کر دی ہے اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دوں گا (یعنی پانچ نمازیں ادا کرنے والے کو پچاس نمازیں ادا کرنے کا ثواب ملے گا)۔“

448 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبْنُ حَزْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمَرَ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً . قَالَ لِي مُوسَى فَرَجِعْ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ . فَرَجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجِعْ رَبُّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ . فَرَجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ . فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَجِعْ رَبُّكَ فَقُلْتُ قَدْ امْتَحَيْتُ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ."

☆☆ ابن شہاب زہری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما اور ابن حزم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

448- أخرجه البخاري في الصلاة، باب كيف فرضت الصلوات في الاسراء (الحديث 349) مطولاً، وفي الانبياء، باب ذكر انريس عليه السلام (الحديث 3342) مطولاً، و أخرجه مسلم في الايمان، باب الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات، و فرض الصلوات (الحديث 263) مطولاً، و أخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس و المحافظة عليها (الحديث 1399). و الحديث عند: البخاري في الحج، باب ما جاء في زمزم (الحديث 1636). تحفة الاشراف (1556).

”اللہ تعالیٰ نے پہلے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں میں ان کا حکم لے کر واپس آ رہا تھا، میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کی امت پر کیا چیز فرض کی ہے؟ تو میں نے جواب دیا:

اللہ تعالیٰ نے ان پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ آپ ﷺ واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جائیے (اور نمازیں کم کرنے کے لیے کہئے) کیونکہ آپ ﷺ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے ان میں سے نصف معاف کر دیں میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ دوبارہ اپنے پروردگار کے پاس جائیے کیونکہ آپ ﷺ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا: یہ پانچ ہیں، لیکن (ثواب کے اعتبار سے پچاس ہیں) میرا فرمان تبدیل نہیں ہوتا ہے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو وہ بولے: آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس دوبارہ جائیے تو میں نے کہا: مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے۔

449- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”أَتَيْتُ بَدَايَةَ فَوْقَ الْحِمَارِ وَذُونَ الْبُغْلِ خَطْوَهَا عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِيَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَسْرُتُ فَقَالَ أَنْزِلْ فَصَلِّ . فَفَعَلْتُ فَقَالَ أَنْزِرْنِي آيْنَ صَلَّيْتُ صَلَّيْتُ بِطَيْبَةٍ وَالْيَا أَيُّهَا الْمُهَاجِرُ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ فَصَلِّ . فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَنْزِرْنِي آيْنَ صَلَّيْتُ صَلَّيْتُ كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ فَصَلِّ . فَتَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَنْزِرْنِي آيْنَ صَلَّيْتُ صَلَّيْتُ بَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ . ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِي الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَلَّمَنِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَمْتَهُمْ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَإِذَا فِيهَا إِنَّا الْعَالِيَةِ عِيسَى وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ فَإِذَا فِيهَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَإِذَا فِيهَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَإِذَا فِيهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي فَوْقَ سَبْعِ سَمَوَاتٍ فَاتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَعَشِيْتَنِي ضَبَابَةً فَحَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيلَ لِي إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ . فَرَجَعْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَلَمَّ يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ كَمْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً . قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ بِهَا أَنْتَ

وَلَا أُمَّتَكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ . فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ آتَيْتُ مُوسَى فَأَمَرَنِي بِالرُّجُوعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ رُدُّتُ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ . قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّهُ لَرَضٌ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ صَلَاتَيْنِ لَمَّا قَامُوا بِهِمَا . فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً فَخَمْسٌ بِخَمْسِينَ فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ . فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى صِرَى فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ صِرَى - أَي حَتْمٌ - فَلَمْ أَرْجِعْ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے کچھ بڑا تھا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا، لیکن اس کا ایک قدم اتنی دور پڑتا تھا جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے میں اس پر سوار ہو گیا، میرے ساتھ حضرت جبریل بھی تھے، میں روانہ ہوا (راستے میں ایک جگہ) حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور نماز ادا کیجئے، میں نے ایسا ہی کیا، پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیبہ (مدینہ منورہ) میں نماز ادا کی ہے اور اس کی طرف ہجرت کی جائے گی (ہم وہاں سے روانہ ہوئے)۔

پھر جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور یہاں نماز ادا کیجئے۔ میں نے وہاں نماز ادا کی، تو جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طور سینا میں نماز ادا کی ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا (پھر میں نے وہاں نماز ادا کی، پھر ہم وہاں سے روانہ ہو گئے) پھر جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اترے اور نماز ادا کیجئے۔ میں وہاں اتر اور نماز ادا کی، جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللحم میں نماز ادا کی ہے، جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:) پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا تو وہاں انبیاء کرام میرے لیے اکٹھے ہو چکے تھے، جبریل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا، میں نے ان حضرات کو نماز پڑھائی۔

پھر مجھے آسمان دنیا کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت آدم علیہ السلام موجود تھے، پھر مجھے دوسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں دو خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام موجود تھے، پھر مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے، پھر مجھے چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے، پھر مجھے پانچویں آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے، پھر مجھے چھٹے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود تھے، پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے، پھر مجھے سات آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا، میں سدرۃ المنتہیٰ تک آ گیا، اس وقت مجھ پر ایک مخصوص کیفیت طاری ہوئی تو میں سجدے میں چلا گیا، اس وقت مجھ سے

کہا گیا:

(یعنی پروردگار نے فرمایا):

”جس دن میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اُس دن میں نے تم پر اور تمہاری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کر دی تھیں، تم اور تمہاری اُمت انہیں قائم کرو۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں):

میں واپس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا، پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، تو انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: پچاس نمازیں، انہوں نے کہا: آپ ﷺ انہیں قائم کرنے کی استطاعت نہیں رکھیں گے، نہ آپ ﷺ اور نہ ہی آپ ﷺ کی اُمت۔ آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) میں واپس اپنے پروردگار کے پاس آیا، تو اس نے دس کم کر دیں، پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، تو انہوں نے مجھے پھر واپس جانے کے لیے کہا، میں واپس گیا تو پروردگار نے مزید دس کم کر دیں، پھر یہ (مزید تخفیف ہو کے) پانچ ہو گئیں۔

تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اس سے مزید تخفیف کی درخواست کریں، کیونکہ پروردگار نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض کی تھیں اور وہ لوگ ان دو نمازوں کو بھی ادا نہیں کر سکے تھے۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں):

میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے اس سے تخفیف کی درخواست کی تو اُس نے ارشاد فرمایا:

”جس دن میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اُسی دن میں نے تم پر اور تمہاری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کر دی تھیں، یہ پانچ نمازیں ہیں، لیکن پچاس کے برابر ہیں، تم اور تمہاری اُمت انہیں ادا کرو۔“

تو مجھے بتا چل گیا، کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حتمی حکم ہے۔

میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، تو وہ بولے: آپ ﷺ واپس جائیں، لیکن چونکہ مجھے یہ پتہ چل چکا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حتمی حکم آچکا ہے اس لیے میں واپس نہیں گیا۔

450 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ عَن طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى بِهِ إِلَى بَسْطَرَةِ الْمُنتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَاللَّيْلُ يَنْتَهَى مَا عَرِجَ بِهِ مِنْ تَحْوِيهَا وَاللَّيْلُ يَنْتَهَى مَا أُهْبَطَ بِهِ مِنْ قَوْلِهَا حَتَّى يَنْتَهَى مِنْهَا قَالَ (إِذْ يَنْشَى السِّدْرَةَ مَا يَنْشَى) قَالَ فَرَأَى مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْطَى لَكُلِّ الْعُلُوَاثِ الْعَمَسُ

450- أخرجه مسلم في الإيمان، باب في ذكر سدره المنتهى (الحديث 279)، وأخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة النجم)

(الحديث 3276). تحفة الأشراف (9548).

وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِهِ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا الْمُقْحَمَاتُ. (موتوں)

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرہ المنتہیٰ پر لے جایا گیا یہ چھٹے آسمان پر ہے اور جو چیز بھی اوپر کی طرف جاتی ہے وہ یہاں تک جاتی ہے اور جو چیز اس کے اوپر سے نیچے کی طرف آتی ہے وہ بھی صرف اس تک آتی ہے اور اس مقام سے اُسے قبض کر لیا جاتا ہے۔  
(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”جب سدرہ کو ڈھانپ لیا اُس چیز نے جس نے اُسے ڈھانپا تھا۔“

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں:

”یہ سونے سے بنا ہوا ایک تخت ہے وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں دی گئیں: پانچ نمازیں، سورۃ البقرہ کی آخری آیات اور (یہ خوشخبری کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا جو بھی فرد اس حالت میں مر جائے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ سمجھتا ہو تو اُس کے تمام کبیرہ گناہوں کی بھی بخشش کر دی جائے گی۔“

## 2- باب آئینِ فَرَضِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کہاں فرض کی گئی؟

451- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْبَنَانِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَأَنَّ مَلَكَئِنِ آتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنَبَا بِهِ إِلَى زَمْزَمَ فَشَقَّ بَطْنَهُ وَأَخْرَجَا حَشْوَهُ فِي طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَنَسَلَاهُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ كَبَسَا جَوْفَهُ حِكْمَةً وَعِلْمًا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نماز مکہ مکرمہ میں فرض قرار دی گئی تھی دو فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آب زم زم کے پاس گئے تھے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو چیر دیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے (قلب اطہر کو) نکال کر سونے سے بنے ہوئے طشت میں رکھا تھا اور پھر اُسے آب زم زم کے ذریعے دھویا تھا پھر ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو حکمت اور علم سے بھر دیا تھا۔

## 3- باب كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ

باب: نماز کیسے فرض کی گئی؟

452- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلَ مَا

451- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (454) .

452- أخرجه البخاري في التفسير الصلاة، باب يقصر اذا خرج من موضعه (الحديث 1090) . و أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 3) تحفة الاشراف (16439) .

فَرَضَتِ الصَّلَاةُ رَكَعَتَيْنِ فَأَقْرَبَتْ صَلَاةَ السَّفَرِ وَأَتَمَّتْ صَلَاةَ الْحَضَرِ. (موقوف)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابتداء میں نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی پھر سفر کی حالت میں اسی صورت کو برقرار رکھا گیا اور حضر کی حالت میں اسے مکمل کر دیا گیا۔

453- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَغْلَبِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو وَيَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَمَّتْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَأَقْرَبَتْ صَلَاةَ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى. (موقوف)

☆☆ امام اوزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے ابن شہاب زہری سے نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو ابن شہاب نے جواب دیا: عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر جب نماز فرض کی تو سب سے پہلے دو رکعت فرض کی تھیں پھر حضر کی حالت میں اسی کو مکمل کر دیا گیا اور وہ چار ہو گئیں جبکہ سفر کی حالت میں یہ اپنی پہلی والی فرض صورت پر برقرار رہی۔

454- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَتِ الصَّلَاةُ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ فَأَقْرَبَتْ صَلَاةَ السَّفَرِ وَزَيْدٌ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ. (موقوف)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پہلے نماز دو دو رکعت فرض کی گئی تھیں پھر سفر کی حالت میں اسی صورت پر برقرار رہی اور حضر کی حالت میں اس میں اضافہ کر دیا گیا۔

455- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَتِ الصَّلَاةُ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكَعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكَعَةً. (موقوف)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی زبان اقدس کے ذریعے نماز کو فرض قرار دیا گیا ہے جو حضر کی حالت میں چار رکعات ہیں اور سفر کی حالت میں دو رکعات ہیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت ہے۔

453- انفرديه النسائي . تحفة الاشراف (16526) .

454- اخرجه البخاري في الصلاة ، باب كيف فرضت الصلوات في الامراء (الحديث 350) . وخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها ، باب صلاة المسافرين وقصرها (الحديث 1) ، وخرجه ابو داود في الصلاة ، باب صلاة المسافرين (الحديث 1198) . تحفة الاشراف (16348) .

455- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها ، باب صلاة المسافرين وقصرها (الحديث 5) . وخرجه ابو داود في الصلاة ، باب من قال : يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون (الحديث 1247) . وخرجه النسائي في تفسير الصلاة في السفر ، (الحديث 1440 و1441) ، وفي صلاة الخوف ، (الحديث 1531) . وخرجه ابن ماجه في امامة الصلاة والسك فيها ، باب تفسير الصلاة في السفر (الحديث 1068) ، مختصراً . تحفة الاشراف (6380) .

458 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَأَنَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَبِي إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَانَا وَنَحْنُ ضَلَالٌ فَعَلَّمَنَا فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا أَنْ نَصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ . قَالَ الشَّعْبِيُّ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ . (موقوف)

☆ ☆ امیہ بن عبد اللہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نماز کو قصر کیوں کر لیتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم نماز کو قصر کر لو اگر تم خوف کی حالت میں ہو۔“

(لیکن اب تو کوئی خوف نہیں ہے) تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت گمراہی کا شکار تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (اسلامی تعلیمات کی) تعلیم دی اس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے کہ ہم سفر کے دوران دو رکعات ادا کریں گے۔

اس روایت کے راوی محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابن شہاب زہری نے اس روایت کو عبد اللہ بن ابوبکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

#### 4 - باب كَمْ فَرَضَتْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ .

باب: روزانہ کتنی نمازیں فرض کی گئی ہیں؟

457 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَلَاثَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْهَمُ مَا يَقُولُ حَتَّى قَنَّا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ“ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ ”لَا إِلَّا أَنْ تَطْلُوعَ“ قَالَ ”وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ“ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ

456- أخرجه النسائي في تفسير الصلاة في السفر، (الحديث 1433) بسننه و أخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب تفسير الصلاة في السفر (الحديث 1066) بمعناه . تحفة الاشراف (6651) .

457- أخرجه البخاري في الايمان ، باب الزكاة من الاسلام (الحديث 46)، و في الصوم، باب وجوب صوم رمضان (الحديث 1891)، و في الشهادات، باب كيف يستحلف (الحديث 2678)، و في الحيل ، باب في الزكاة، و ان لا يفرق بين مجتمع و الا يجمع بين متفرق خشية الصدقة (الحديث 6956)، و أخرجه مسلم في الايمان ، باب بيان الصلوات التي هي احد ارکان الاسلام (الحديث 8 و 9)، و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فرض الصلاة (الحديث 391 و 392) و أخرجه النسائي في الصيام، باب وجوب الصيام (الحديث 2089)، في الايمان و شرائعه، الزكاة (الحديث 5043) و الحديث عند: ابی داؤد في الايمان و التنوير، باب في كراهية الحلف بالاباء (الحديث 3252) . تحفة . . . اف (5009) .

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ .“ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ ”لَا إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ .“ فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ .

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ .“

★★ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ نجد سے تعلق رکھتا تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے ہمیں اس کی آواز کی جھنناہٹ سنائی دے رہی تھی لیکن وہ کیا کہہ رہا ہے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا جب وہ قریب ہوا (یعنی جب ہم اس کے قریب ہوئے تو پتہ چلا) وہ اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

روزانہ پانچ نمازیں (فرض ہیں) اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نوافل ادا کرو (تو تمہاری مرضی ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا (بھی فرض ہیں) اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر فرض ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نفل روزے رکھنا چاہو تو تمہاری مرضی ہے۔  
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا تو اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ مجھ پر کوئی اور (مالی ادائیگی) بھی لازم ہے؟  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نفل طور پر دینا چاہو (تو تمہاری مرضی ہے)۔  
پھر وہ شخص چلا گیا جاتے ہوئے وہ یہ کہہ رہا تھا:  
”اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور اس میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔“  
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
”اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہو گیا۔“

458 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَبَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ افْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ عِبَادَةَ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ ”افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ عِبَادَةَ صَلَوَاتٍ خَمْسًا .“ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا قَالَ ”افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ عِبَادَةَ صَلَوَاتٍ خَمْسًا .“ فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ .“

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ



تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور چیز بھی فرض ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر صرف پانچ نمازیں ہی فرض کی ہیں، تو اس شخص نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ ان پر کوئی اضافہ نہیں کرے گا اور ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو یہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔“

## 5- باب البيعة على الصلوات الخمس

باب: پانچ نمازیں ادا کرنے پر بیعت لینا

459- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسَهَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَبِيبُ الْأَمِينُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ”أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ فَرَدَدَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعَنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَّامٌ قَالَ ”عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَسْرًا كَلِمَةً خَفِيَّةً أَنْ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا“

☆☆ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی تو ہم نے اپنے ہاتھ آگے کر دیئے اور آپ ﷺ کی بیعت کی، ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کی بیعت تو کر لی ہے، لیکن یہ کس بات پر ہے؟

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس بات پر ہے، کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے، کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے، پانچ نمازیں ادا کرو گے۔“

پھر آپ ﷺ نے پست آواز میں ارشاد فرمایا: (اور یہ بیعت اس بات پر بھی ہے، کہ تم لوگوں سے کچھ نہیں مانگو گے۔“

## 6- باب المحافظة على الصلوات الخمس

باب: پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنا

459- أخرجه مسلم في الزكاة، باب كراهية المسألة للناس (الحديث 108) مطولاً . و أخرجه أبو داود في الزكاة، باب كراهية المسألة (الحديث 1642) مطولاً . و أخرجه ابن ماجه في الجهاد، باب البيعة (الحديث 2867) مطولاً . تحفة الاشراف (10919) .

460- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَعْنَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْنَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْزِبٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي كِنَانَةَ يَدْعَى الْمُخَدَّجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالسَّامِ يُكْنَى أَبُو مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوَتْرُ وَاجِبٌ . قَالَ الْمُخَدَّجِيُّ فَرَحْتُ إِلَى عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَأَعْتَرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَائِحٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَخْبَرْتُهُ بِاللَّيْلِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَقَالَ عِبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيَعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِيقَتِهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَبَتْهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ ."

★★ ابن محیرز بیان کرتے ہیں بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جنہیں مخدجی کہا جاتا تھا انہوں نے شام میں ایک شخص کو بنا جن کی کنیت ابو محمد تھی وہ صاحب یہ کہہ رہے تھے: وتر واجب ہیں۔ مخدجی کہتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان کے پاس اس وقت پہنچا جب وہ مسجد جا رہے تھے میں نے انہیں اس بات کے بارے میں بتایا جو ابو محمد نے بیان کی ہے۔ تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو محمد نے غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے جو شخص انہیں ادا کر دے گا اور ان کے حق کو کم تر سمجھتے ہوئے انہیں قضاء نہیں کرے گا تو اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کر دے گا اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرے گا تو اس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے اگر وہ چاہے گا تو اس شخص کو عذاب دے گا اگر وہ چاہے گا تو اُسے جنت میں داخل کر دے گا۔

## 7- باب فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ .

باب: پانچ نمازیں (ادا کرنے کی) فضیلت

461- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِيَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ . " قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ . قَالَ "فَكَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا ."

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

"کیا تم نے غور کیا کہ اگر تم میں سے کسی ایک شخص کے دروازے پر کوئی نہر موجود ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ

460- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب فیمن لم یوتر (الحديث 1420)، و اخرجہ ابن ماجہ فی الإمامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فی فرض

الصلوات الخمس و المحافظة علیہا (الحديث 1401) . تحفة الاشراف (5122) .

461- اخرجہ البخاری فی مواقيت الصلاة، باب الصلوات الخمس كفارة (الحديث 528) . و اخرجہ مسلم فی المساجد ومواضع الصلاة، باب

المشي الى الصلاة تمنع به الخطايا و ترفع به الدرجات (الحديث 283) . و اخرجہ الترمذی فی الامثال، باب مثل الصلوات الخمس (الحديث

2868) تحفة الاشراف (14998) .

مرتبه غسل کرتا ہو تو کیا اس کا میل باقی رہ جائے گا؟“

لوگوں نے عرض کی: اس کا میل بالکل بھی باقی نہیں رہے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“

## 8 - باب الْحُكْمِ فِي تَارِكِ الصَّلَاةِ .

باب: نماز ادا نہ کرنے والے شخص کا حکم

462 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ."

☆☆☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان بنیادی فرق نماز ادا کرنا ہے جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے وہ گویا کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔“

463 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ."

☆☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”بندے اور کفر کے درمیان (فرق) صرف نماز کو ترک کرنا ہے (یعنی نماز ترک کرنے والا شخص کافر کی مانند ہے)۔“

## 9 - باب الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلَاةِ .

باب: نماز کے حوالے سے محاسبہ ہونا

464 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ - هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ - قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ

الْحَسَنِ عَنِ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي

هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُيسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ

462 - اخبره الترمذي في الايمان ، باب ما جاء في ترك الصلاة (الحديث 2621) . واخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة ، و السنة فيها ، باب ما

جاء فيمن ترك الصلاة (الحديث 1079) ، تحفة الاشراف (1960) .

463 - اخبره مسلم في الايمان ، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة (الحديث 134) . تحفة الاشراف (2817) .

464 - اخبره الترمذي في الصلاة ، باب ما جاء ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة (الحديث 413) . تحفة الاشراف (12239) .

سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ . قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ . " قَالَ هَمَّامٌ لَا أَدْرِي هَذَا مِنْ كَلَامٍ لِقَادَةَ أَوْ مِنَ الرَّوَايَةِ "إِنَّ التَّقْصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ انظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكْمَلُ بِهِ مَا نَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ . " خَالَفَهُ أَبُو الْعَوَّامِ .

☆☆ حریث بن تمیمہ بیان کرتے ہیں میں مدینہ منورہ آیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی: یا اللہ! تو مجھے کوئی نیک ساتھی نصیب کرنا پھر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کے بیٹھا اور ان سے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے نیک ہم نشین عطا کرے تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے بھی نفع نصیب کرے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"(قیامت کے دن) بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا اگر وہ ٹھیک ہوئی تو بندہ فلاح پا جائے گا اور کامیاب ہو جائے گا اگر وہ فاسد ہوئی تو وہ بندہ پریشان ہوگا اور نقصان اٹھائے گا۔"

ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ نہیں معلوم کہ یہ قنادہ کے الفاظ ہیں یا روایت کے الفاظ ہیں (بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں):

"اگر اس شخص کی فرض نماز میں کوئی کوتاہی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو تو ان نوافل کے ذریعے اس کے فرض کی کمی کو پورا کیا جائے گا پھر اس کے تمام اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔"

ابوالعوام نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

465 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي ابْنَ زِيَادِ بْنِ مَيْمُونٍ - قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنهُ -

أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَإِنْ وَجِدَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ انظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكْمَلُ لَهُ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيضَةٍ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ سَائِرُ الْأَعْمَالِ تَجْرِي عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ . "

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا اگر وہ مکمل پائی گئی تو اسے مکمل نوٹ کیا جائے گا اگر اس میں کمی پائی گئی تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو کیا تمہیں اس کی کوئی نفل نماز ملتی ہے تو پھر اس کے ذریعے اس کی فرض نماز میں سے رہ جانے والی چیزوں کو مکمل کر لیا جائے گا پھر تمام اعمال کا اسی حساب سے (یعنی اسی طریقے سے حساب لیا جائے گا)۔"

466 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَبَانَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَتْ أَكْمَلَهَا وَإِلَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انظُرُوا الْعَبْدَ مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ وَجَدَ لَهُ تَطَوُّعًا قَالَ أَكْمَلُوا بِهِ الْفَرِيضَةَ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(قیامت کے دن) سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا، اگر وہ مکمل ہوئی تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو، اگر اس کے نوافل مل گئے تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کے ذریعے اس کے فرض کو مکمل کر لو۔"

## 10 - باب ثَوَابِ مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ .

باب: نماز پڑھنے والے کا اجر و ثواب

467 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذُرَّهَا" كَأَنَّهُ كَانَ عَلَنِي رَاحِلِيهِ .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کروائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو اور اب اسے چھوڑ دو۔"

(راوی کہتے ہیں:) اس سے یہ لگتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر سوار تھے (اور اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام تھام کر یہ سوال کیا تھا)۔

## 11 - باب عَدَدِ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ .

باب: حضر کے دوران ظہر کی رکعات کی تعداد

466- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (14818) .

467- أخرجه البخاري في الزكاة ، باب وجوب الزكاة (الحديث 1396) ، وفي الادب ، باب فضل صلاة الرحم (الحديث 5982 و 5983) .

وأخرجه مسلم في الايمان ، باب بيان الايمان الذي يدخل به الجنة و ان من تمسك بما امر به دخل الجنة (الحديث 12 و 13 و 14) مطولاً .

تحفة الاشراف (3491) .

468- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَابِرَاهِيمَ بْنِ مَيْسِرَةَ سَمِعَا النَّسَاءَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِيَدِي الْحُلَيْفَةَ الْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کی ہیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کی ہیں۔

## 12- باب صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز (کی رکعات)

469- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِلَى الْبَطْحَاءِ - فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنزَةٌ .

☆☆ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ دوپہر کے وقت باہر تشریف لائے۔

ابن ثنی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ بطحاء کی طرف تشریف لے گئے آپ ﷺ نے وہاں وضو کیا پھر آپ نے ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں اور عصر کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں آپ ﷺ کے سامنے (سترہ کے طور پر) نیزہ گڑا ہوا تھا۔

## 13- باب فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ .

باب: نمازِ عصر کی فضیلت

470- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ كُلُّهُمْ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَنْ يَلْجَأَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا" .

468- اخرجہ البخاری فی تفسیر الصلاة، باب بقصر اذا خرج من موضعه (الحديث 1089)، وفي الحج، باب من بات بئدي الحليفة حتى اصبح (الحديث 1546) مطولاً، و اخرجہ مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها (الحديث 11) . و اخرجہ ابوداؤد في الصلاة، باب معنى بقصر المسافر (الحديث 1202)، وفي المناسك (الحج)، باب في وقت الاحرام (الحديث 1773) مطولاً . و اخرجہ الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التقصير في السفر (الحديث 546) . تحفة الاشراف (166 و 1573) .

469- اخرجہ البخاري في الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس (الحديث 187) مطولاً . وفي الصلاة، باب السعة بئكة وغيرها (الحديث 501) مطولاً، وفي المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3553) مطولاً . و اخرجہ مسلم في الصلاة، باب سعة المصلي (الحديث 252 و 253) . تحفة الاشراف (11799) .

470- اخرجہ مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما . (الحديث 213 و 214) مطولاً . و اخرجہ ابوداؤد في الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلوات (الحديث 427) مطولاً . و اخرجہ النسائي في الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة (الحديث 486) تحفة الاشراف (10378) .

☆☆ ابو بکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہے۔“

## 14 - باب الْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ .

باب: عصر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا

471 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مِصْحَفًا فَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَأَذِنِي (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَلَمَّا بَلَغْتَهَا أَذِنْتُهَا فَأَمَلْتُ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ . ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابویونس بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کے لیے قرآن مجید تحریر کر دوں انہوں نے فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتا دینا: ”تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی بھی (حفاظت کرو)۔“

راوی کہتے ہیں: جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے یہ الفاظ اطاء کروائے: ”تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور بطور خاص درمیانی نماز کی بھی حفاظت کرو اور عصر کی نماز کی بھی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو۔“

پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ الفاظ سنے ہیں۔

472 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ“ .

471- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر (الحديث 207) . وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 410) . وأخرجه الترمذي في تفسير القرآن ، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2982) . وأخرجه البخاري في التفسير: سورة البقرة، قوله جل ثناؤه (حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى) (الحديث 66) تحفة الاشراف (17809) .

472- أخرجه البخاري في الجهاد، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة و الزلزلة (الحديث 2931) بنحوه مطولاً . و في المغازي، باب غزوة الخندق (الحديث 4111) مطولاً، و في التفسير، باب (حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى) (الحديث 4533) مطولاً، و في الدعوات، باب الدعاء على المشركين (الحديث 6396) مطولاً . وأخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب التخليط في نفوت صلاة العصر (الحديث 202) مطولاً، و باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر (الحديث 203) مطولاً . وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 409) مطولاً . وأخرجه الترمذي في تفسير القرآن ، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2984) مطولاً . تحفة الاشراف (10232) .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(غزوہ خندق کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

”ان لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ ادا نہیں کرنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔“

## 15 - باب مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ .

باب: جو شخص عصر کی نماز ادا نہیں کرتا

473 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي

قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ لَقَا بَكْرًا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ“ .

☆☆ ابولیح بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ جب بادل چھائے ہوئے تھے ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے

ارشاد فرمایا: تم اس نماز کو جلدی ادا کر لو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کی عمر کی نماز قضاء ہو جائے اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔“

## 16 - باب عَدَدِ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ .

باب: حضر کے دوران عصر کی رکعات کی تعداد

474 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَاَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ

أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ ظہر اور عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگایا

کرتے تھے تو ہم نے یہ اندازہ لگایا کہ ظہر کی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر قیام کرتے ہیں جتنی دیر میں تمہیں آیات کی تلاوت کی جا

سکتی ہے جو سورہ سجدہ کے برابر ہیں پہلی دو رکعات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا قیام کرتے ہیں اور آخری دو رکعات میں اس سے نصف

قیام کرتے ہیں اسی طرح ہم نے عصر کی ابتدائی دو رکعات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ ظہر کی آخری دو رکعات جتنا

473- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب من ترك العصر (الحديث 553)، و باب البكور بالصلاة، في يوم غيم (الحديث 594). تحفة

الإشراف (2013).

474- أخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 156 و 157) و أخرجه أبو داود في الصلاة، باب تخفيف الأخرين (الحديث 804). تحفة الإشراف (3974).



تھا جبکہ عصر کی آخری دو رکعات کے بارے میں ہمارا اندازہ یہ تھا کہ وہ پہلی دو رکعات سے نصف ہوتا ہے۔

475- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ مَنصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنِ

الْوَلِيدِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَأُ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُومُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسِ عَشْرَةَ آيَةً .

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں قیام کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً تیس آیات کی تلاوت جتنی قرأت ہر رکعت میں کرتے تھے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی ابتدائی دو رکعات میں قیام کرتے تھے تو وہ پندرہ آیات کی تلاوت کے برابر ہوتی تھیں۔

## 17- بَابُ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران عصر کی نماز

476- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِدِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ .

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔

477- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ أُنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ

رَبِيعَةَ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نُوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

”مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ“ قَالَ عِرَاكَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ”مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ“ خَالَفَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ .

☆ ☆ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہو جائے، گویا کہ اس کے سب گھر والے اور سب مال اسباب ضائع ہو گیا۔“

عراک نامی راوی بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

475- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (4259) .

476- اخرجه البخاري في الحج، باب من بات بدى الحليفة حتى اصبح (الحديث 1547) مطولاً، و باب رفع الصوت بالا هلال (الحديث

1548) مطولاً، و باب التعمير و التسيح و التكبير قبل الاهلال عند الركوب على الدابة (الحديث 1551) مطولاً، و باب نحر البدن قائمة

(الحديث 1714 و 1715) خطولاً وفي الجهاد، باب الخروج بعد الظهر (الحديث 2951) . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، و

باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 10) ، و الحديث عند : البخاري في الحج، باب من نحر هديه بيده (الحديث 1712) و من الجهاد،

باب الارتداد في الفرو و الحج (الحديث 2986) . و ابى داؤد في المناسك (الحج) ، باب في الاقرا (الحديث 1796) ، و في الضحايا، باب

ما يستحب من الضحايا (الحديث 2793) . تحفة الاشراف (947) .

477- الفردبه النسائي، و سباني في الصلاة، باب صلاة العصر في السفر (الحديث 478 و 479) . تحفة الاشراف (11717 و 7320) .

یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہو جائے گویا کہ اس کے تمام گھروالے اور تمام مال اسباب ضائع ہو گیا۔“

یزید بن ابوصہیب نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

478- أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ جَمَادٍ زُغْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ”مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مِنْ فَاتِنَتِهَا فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ“ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ”هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ“ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ .

☆☆ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”ایک نماز ایسی ہے کہ جس شخص کی وہ نماز قضاء ہو جائے تو گویا اس کے تمام گھروالے اور اس کا مال و اسباب ضائع ہو گئے۔“

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”یہ عصر کی نماز ہے۔“

محمد بن اسحاق نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

479- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ مِنْ فَاتِنَتِهَا فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ“ .

☆☆ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ایک نماز ایسی ہے کہ جس شخص کی وہ نماز قضاء ہو جائے تو گویا اس کے اہل خانہ اور اس کا مال ضائع ہو گئے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”وہ عصر کی نماز ہے۔“

## 18- باب صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کی نماز (کے بارے میں روایت)

480- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَجْمَعُ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى - يَعْنِي - الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ

478-تقدم في الصلاة، باب صلاة العصر في السفر (الحديث 477).

479-تقدم في الصلاة، باب صلاة العصر في السفر (الحديث 477).

ابن عمر صنع بهم مثل ذلك في ذلك المكان وذكروا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع مثل ذلك في ذلك المكان .

★★ سلمہ بن کہیل یہ بیان بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن جبیر کو مزدلفہ میں دیکھا انہوں نے اقامت کہہ کے مغرب کی تین رکعات ادا کیں پھر اقامت کہہ کر عشاء کی دو رکعات ادا کیں پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ان لوگوں کو اس جگہ پر اسی طرح نماز پڑھائی تھی اور اس بات کا تذکرہ کیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر یہ نمازیں اسی طرح ادا کی تھیں۔

## 19 - باب فضل صلاة العشاء .

باب: عشاء کی نماز ادا کرنے کی فضیلت

481 - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَانُ .

فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرَكُمْ . " وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں گزارش کی: خواتین اور بچے سوچکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

”اس وقت تمہارے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس نماز کو ادا کرے گا۔“

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) اس زمانے میں صرف مدینہ منورہ میں ہی نمازیں ادا کی جاتی تھیں (یعنی اسلام ابھی پھیلا نہیں تھا)۔

480- أخرجه مسلم في الحج، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة، واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 287 و 289 و 290) وأخرجه أبو داود في المناسك، باب الصلاة بجمع (الحديث 1930 و 1931 و 1932) . وأخرجه النسائي في الصلاة، باب صلاة العشاء في السفر (الحديث 482 و 483)، وفي الأذان، الأذان لمن جمع بين الصلوتين بعد ذهاب وقت الأولى منها (الحديث 656) والحديث عند مسلم في الحج، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 288 و 289 و 291) . والترمذي في الحج، باب ما جاء في الجمع بين المغرب والعشاء جميعًا (الحديث 888) . والنسائي في المواقيت، الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة (الحديث 605)، وفي الأذان، الإقامة لمن جمع بين الصلوتين (الحديث 657 و 658)، وفي مناسك الحج، الجمع بين الصلوتين بالمزدلفة (الحديث 3030) . تحفة الاشراف (7052) .

481- أخرجه البخاري في الأذان، باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم الجماعة والعيدن، والجنائز وصوفهم (الحديث 862) . تحفة الاشراف (16642) .

## 20 - باب صلاة العشاء في السفر .

باب: سفر کے دوران عشاء کی نماز ادا کرنے کا طریقہ

482- أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ صَلَّى بِنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعِ الْمَغْرِبِ ثَلَاثًا بِاقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ .

☆☆ حکم نامی راوی بیان کرتے ہیں سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں اقامت کہنے کے بعد ہمیں مغرب کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے سلام پھیر دیا اور عشاء کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا تھا اور انہوں نے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا (یعنی سفر کے دوران عشاء کی نماز میں دو فرض ادا کیے جاتے ہیں)۔

483- أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ .

☆☆ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے مزدلفہ میں نماز ادا کی انہوں نے پہلے اقامت کہی اور مغرب کی نماز کی تین رکعات ادا کیں پھر انہوں نے عشاء کی نماز کی دو رکعات ادا کیں اور پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے اس مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اسی طرح یہ نمازیں ادا کرتے ہوئے) دیکھا ہے۔

## 21 - باب فضل صلاة الجماعة .

باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

484- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَاتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

482- تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480).

483- تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480).

484- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر (الحديث 555)، وفي التوحيد، باب قول الله تعالى: (تعرج الملائكة والروح إليه) (الحديث 7429)، وباب كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة (الحديث 7486). وأخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما (الحديث 210). تحفة الأشراف (13809).

رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے درمیان آگے پیچھے آتے ہیں یہ لوگ فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر جن فرشتوں نے رات تمہارے درمیان بسر کی ہوتی ہے وہ اوپر چلے جاتے ہیں پروردگار ان سے سوال کرتا ہے: حال تمہارا ان سے زیادہ ہم رکھتا ہے:

”تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟“

تو فرشتے جواب دیتے ہیں: ہم نے انہیں اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم لوگ ان کے پاس گئے تھے اس وقت بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

485- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”تَفْضُلُ صَلَاةِ الْجَمْعِ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحَدَهُ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْأًا وَيَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنْ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا)“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جامعات نماز ادا کرنا تمہارا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔“

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر تم چاہو (تو اس بات کی تائید میں قرآن کی یہ آیت پڑھ سکتے ہو)۔

”اور فجر کی قرأت بے شک فجر کی قرأت میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے۔“

486- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ”لَا يَلْجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ“

☆☆ ابو بکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہے۔“

## 22- باب فَرَضِ الْقِبْلَةِ .

باب: قبلہ (کی طرف رخ کرنا) فرض ہے

487- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ

الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا -  
شَكَ سَفْيَانُ - وَصُرِفَ إِلَى الْقِبْلَةِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سولہ ماہ تک (یہاں سفیان نامی راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا (یعنی خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا)۔

488 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ .  
فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ایک شخص جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی وہ کچھ انصاریوں کے پاس سے گزرا اور اس نے انہیں بتایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے تو ان لوگوں نے بھی اپنا رخ کعبہ کی طرف کر لیا۔

## 23 - باب الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ .

باب: ایسی حالت کا بیان جس میں قبلہ کی طرف رخ نہ کرنا بھی جائز ہے

489 - أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُعْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ آتِي وَجْهِ تَتَوَجَّهُ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ .

487- اخرجہ البخاری فی التفسیر، باب (و لكل وجهة هو موليها، فاستبقوا الخيرات اينما تكونوايات بكم الله جميعا، ان الله على كل شيء قدير) (الحديث 4492) . واخرجہ مسلم فی المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة (الحديث 12) . تحفة الاشراف (1849) .

488- اخرجہ النسائي في القبلة، باب استقبال القبلة (الحديث 741) ، وفي التفسير: سورة البقرة ، قوله تعالى: (سيقول السفهاء من الناس ما و لهم عن قبلتهم) (الحديث 20) . تحفة الاشراف (1835) .

489- اخرجہ البخاري في تفسیر الصلاة، باب ينزل للمكتوبة (الحديث 1098) . واخرجہ مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 39) . واخرجہ ابوداؤد في الصلاة، باب التطوع على الراحلة والوتر (الحديث 1224) . واخرجہ النسائي في القبلة، باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة (الحديث 743) . تحفة الاشراف (6978) .

☆ ☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے، خواہ اس کا رخ کسی بھی جانب ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی وتر بھی ادا کر لیتے تھے، البتہ فرض نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ادا نہیں کرتے تھے۔

490 - أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى دَائِبَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِيهِ أَنْزَلْتُ (فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهَ اللَّهِ) .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نماز ادا کر لیا کرتے تھے، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جا رہے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مدینہ منورہ کی طرف تھا) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”تم لوگ جس طرف بھی رخ کرو گے وہیں اللہ کی ذات موجود ہوگی۔“

491 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ . قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے، خواہ اس سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کر لیا کرتے تھے۔

## 24 - باب استبانة الخطأ بعد الاجتهاد

باب: اجتهاد کے بعد خطا واضح ہو جانے کا حکم

492 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بَقْبَاءَ فِي صَلَاةٍ

490- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 33 و 34) . و اخرجہ الترمذي في التفسير، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2958) . و اخرجہ النسائي في التفسير: (سورة البقرة) قوله (فإنما تولوا فثم وجه الله) (الحديث 17) . تحفة الاشراف (7057) .

491- اخرجہ مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 37) . و اخرجہ النسائي في القبلة، باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة (الحديث 742) تحفة الاشراف (7238) .

492- اخرجہ البخاري في الصلاة، باب ما جاء في القبلة (الحديث 403)، وفي التفسير، باب (الذين اتيناهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ائمتهم و ان لم يقاتلهم ليكنتمون الحق) . الى قوله . من الممتزين (الحديث 4491)، وفي اخبار الاحاد، باب ما جاء في اجازة خير الواحد الصدوق في الاذان و الصلاة و الصوم و الفرائض و الاحكام (الحديث 7251) . و اخرجہ مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة (الحديث 13) . و اخرجہ النسائي في القبلة، باب استبانة الخطأ بعد الاجتهاد (الحديث 744)، و في التفسير: قوله تعالى: (قل لرى تقلب و جهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها) (الحديث 24) . تحفة الاشراف (7228) .

الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا . وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُعْبَةِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ قباء میں فجر کی نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: گذشتہ رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم نازل ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیں، تو ان لوگوں نے خانہ کعبہ کی طرف اپنا رخ کر لیا، پہلے ان لوگوں کے چہرے شام کی طرف تھے، وہ لوگ اُلٹے گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے۔





شرح

جلد اول

جزد دوم

شرح صحیح مسلم

تصنیف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن محمد بن حنبل بن اسحاق بن شعیب بن سنان

شرح

استاذ الفاضل

محمد لیاقت علی رضوی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالینہ وبارک آیامہ ولیالیہ

برادرز  
اردو بازار لاہور

زبیہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

## 6 - کتاب المواقیت

(نمازوں کے) اوقات کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ”(نمازوں کے) اوقات کے بارے میں روایات“ میں 55 تراجم ابواب اور 131 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 101 ہوگی۔

لفظ مواقیت لفظ میقات کی جمع ہے۔ اور لفظ میقات لفظ وقت سے ماخوذ ہے جس کا مطلب زمانے کا کوئی مخصوص حصہ ہے۔ جب آپ کسی چیز کے لیے کوئی وقت مقرر کرتے ہیں تو اسے موقت کہا جاتا ہے۔ لفظ میقات کا مطلب یہ ہے: کسی فعل کی انجام دہی کے لیے کوئی وقت یا جگہ مقرر کر دیے جائیں، جیسے احرام باندھنے کے لیے جو جگہ مقرر کی گئی ہے اسے میقات کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنا فرض قرار دیا ہے اور ان تمام نمازوں کے لیے متعین وقت مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (النساء: ۱۰۳)

”بے شک نماز اہل ایمان پر متعین اوقات میں لازم کی گئی ہے۔“

نبی اکرم ﷺ کی احادیث میں نماز کے اوقات کے بارے میں حد بندی کی گئی ہے جو نماز کے ابتدائی اور آخری وقت کے بارے میں ہے۔ لیکن بعض نمازوں کے ابتدائی اور آخری اوقات کے بارے میں منقول روایات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے نمازوں کے ابتدائی اور آخری اوقات میں فقہاء کے نزدیک کچھ فرعی اختلافات ہیں۔

### 1 - باب

(بلا عنوان)

493 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْرَجَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جَبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلِّني أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ عُمَرُ

۱ (مخص لسان العرب از ابن منظور افریقی 107/3 مطبوعہ دار صادر بیروت)

اعْلَمَ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةَ . فَقَالَ سَمِعْتُ بِشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ . " يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خُمْسَ صَلَوَاتٍ .

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ نے ان سے کہا: حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی تو عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بولے: اے عروہ! آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو عروہ نے بتایا: میں نے بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے (حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جبریل نازل ہوئے انہوں نے مجھے نماز پڑھائی میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی" تو انہوں نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کا حساب کر کے (یہ بات بیان کی)

شرح

## نمازوں کے اوقات کا بیان اور ان سے متعلق احکام

### نمازوں کے اوقات

#### فجر کی نماز کا وقت

مسئلہ: فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اس سے مراد وہ سفیدی ہے جو چوڑائی کی سمت میں اُفق میں پھیلتی ہے اور یہ وقت سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے اس میں صبح کاذب یعنی لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی سفیدی کا اعتبار نہیں ہوگا جس کے بعد دوبارہ تاریکی آجاتی ہے صبح کاذب کے ذریعے نماز کا وقت شروع نہیں ہوگا اور اس وقت میں روزہ رکھنے والے پر سحری کھانا حرام نہیں ہوگا۔ (کافی)

مسئلہ: مشائخ کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ صبح صادق کے محض طلوع ہونے کا اعتبار کیا جائے گا یا اس کے پھیلنے کا بھی اعتبار کیا جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: تاہم دوسری صورت میں زیادہ گنجائش پائی جاتی ہے اس لیے اکثر علماء اسی کی طرف مائل ہیں۔ (مختار الفتاویٰ)

493- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب مواقيت الصلاة وفضلها (الحديث 521) بنحوه مطولاً . و في بدء الخلق، باب ذكر الملائكة (الحديث 3221)، و في المغازي، باب: 12 . (الحديث 4007) مختصراً . و أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 166 و 167) . و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما جاء في المواقيت (الحديث 394) مطولاً . و أخرجه ابن ماجه في الصلاة، ابواب مواقيت الصلاة (الحديث 668). تحفة الاشراف (9977) .

مسئلہ: روزہ رکھنے اور عشاء کی نماز پڑھنے میں پہلی صورت کا اعتبار کرنا زیادہ محتاط ہے اور فجر کی نماز پڑھنے میں دوسری صورت کا اعتبار کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالکارم)

### ظہر کی نماز کا وقت

مسئلہ: ظہر کا وقت زوال سے لے کر اس وقت تک رہتا ہے جب تک کسی چیز کے اصل سائے کے علاوہ اس کا سایہ دو مثل نہیں ہو جاتا۔ (کافی) صحیح قول یہی ہے۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: زوال سے مراد ہر شخص کا سایہ مشرق کی طرف زیادہ ہونا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: زوال کے وقت سائے اور اصلی سائے کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی کو سیدھی زمین میں گاڑ دیں جب تک سایہ کم ہوتا رہے گا اس وقت تک سورج بلند ہوتا رہے گا اور جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب سورج ڈھلنے لگ گیا ہے اس وقت سائے کے کنارے پر ایک نشانی بنا دی جائے اس نشانی سے لکڑی تک جتنا بھی سایہ ہے اصلی سایہ شمار ہوگا جب وہ سایہ بڑھنا شروع ہو تو لکڑی کے اس اصل سائے کے علاوہ اس لکڑی کے برابر دو گنا سایہ ہو جائے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ظہر کا وقت باقی نہیں رہے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: فقہاء نے یہ بات تحریر کی ہے کہ احتیاط اس میں ہے کہ ظہر کی نماز ایک مثل ہونے سے پہلے ادا کر لی جائے اور عصر کی نماز دو مثل ہونے کے بعد ادا کی جائے تاکہ دونوں نمازیں یقینی اعتبار سے اپنے وقت میں ادا ہوں۔

### عصر و مغرب کی نماز کا وقت

مسئلہ: عصر کا وقت اصلی سایہ کے علاوہ چیز کے سائے کے دو مثل ہو جانے کے بعد شروع ہو کر سورج غروب ہونے تک باقی رہتا ہے۔ (شرح مجمع)

مسئلہ: مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر شفق غروب ہونے تک رہتا ہے۔

مسئلہ: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (شرح الوقایہ)

مسئلہ: جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ (قدوری)

مسئلہ: صاحبین کا جو قول ہے اس میں لوگوں کے لیے زیادہ آسانی پائی جاتی ہے جبکہ امام صاحب کے قول میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے کیونکہ نماز کے حوالے سے بنیادی اصول یہ ہے کہ اس کا ہر رکن اور ہر شرط اسی چیز سے ثابت ہوتے ہیں جو یقینی ہوتی ہے۔ (نہامیہ)

### عشاء و وتر کی نماز کا وقت

مسئلہ: عشاء اور وتر کا وقت شفق غروب ہونے سے لے کر صبح کا زب تک باقی رہتا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: وتر کی نماز کو عشاء سے پہلے ادا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان دونوں کے درمیان ترتیب واجب ہے اس کی وجہ یہ نہیں

ہے کہ وتر کا وقت شروع نہیں ہو جاتا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بھول کر عشاء کی نماز سے پہلے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے یا اس نے عشاء کی نماز اور وتر کی نماز ادا کر لی اور بعد میں اسے پتہ چلا کہ کسی وجہ سے عشاء کی نماز فاسد ہو گئی تھی، لیکن وتر کی نماز فاسد نہیں ہوئی تھی تو وتر کی نماز صحیح شمار ہوگی ایسی صورت میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ شخص صرف عشاء کی نماز جنازہ پڑھے گا کیونکہ ترتیب کا حکم عذر کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: جس شخص کو عشاء اور وتر کا وقت ملتا ہی نہیں ہے مثال کے طور پر وہ کسی ایسے شہر میں رہتا ہے جہاں شفق غروب ہونے کے ساتھ ہی صبح صادق طلوع ہو جاتی ہے یا شفق غروب ہونے سے پہلے ہی صبح صادق طلوع ہو جاتی تو ایسے شخص پر عشاء اور وتر کی نماز واجب ہی نہیں ہوں گے۔ (تبیین)

### دوسری فصل: فضیلت والے اوقات کا بیان

#### نماز فجر کا مستحب وقت

مسئلہ: فجر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے لیکن اتنی تاخیر نہ کی جائے کہ سورج نکل آنے کا شک ہو بلکہ اتنی روشنی میں فجر کی نماز ادا کی جانی چاہیے کہ اگر بعد میں نماز کا فساد ظاہر ہو جائے تو مستحب قرأت کے ساتھ اس کے وقت میں ہی ادا کیا جاسکے۔ (تبیین)

مسئلہ: یہ حکم عام ہے البتہ قربانی کے دن حج کرنے والوں کے لیے مزدلفہ میں حکم مختلف ہوگا ان لوگوں کے لیے فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا افضل ہوگا۔ (محیط)

#### ظہر و عصر کا مستحب وقت

مسئلہ: گرمیوں کے موسم میں ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا اور سردی کے موسم میں جلدی ادا کرنا مستحب ہے۔ (کافی)

مسئلہ: خواہ آدمی اکیلا نماز ادا کر رہا ہو یا باجماعت نماز ادا کر رہا ہو۔ (شرح مجمع از ابن الملک)

مسئلہ: عصر کی نماز کو اس وقت تک ادا کر لینا چاہیے جب تک سورج متغیر نہیں ہوتا اور یہ حکم عام ہے سورج کی ٹکیہ کے متغیر ہونے کا اعتبار کیا جائے گا دھوپ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اس لیے جب سورج کی ٹکیہ کی حیثیت ایسی ہو جائے اسے دیکھنے سے آنکھ چندھیا جائے تو سورج متغیر شمار ہوگا جب تک ایسا نہیں ہوتا اس وقت تک تغیر کا حکم لاگو نہیں ہوگا۔ (کافی)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے تغیر سے پہلے نماز شروع کر دی اور اس کی نماز اتنی طویل ہو گئی کہ تغیر کا وقت آ گیا تو یہ مکروہ نہیں ہے۔ (بحر الرائق)

#### مغرب و عشاء کا مستحب وقت

مسئلہ: مغرب کی نماز ہر موسم میں جلدی ادا کر لینا مستحب ہے۔ (کافی)

مسئلہ: عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات گزرنے تک مؤخر کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: وتر کی نماز کے بارے میں حکم یہی ہے پھر جس شخص کو آخر شب جاگ جانے کے بارے میں اعتماد ہو وہ اسے رات کے آخری حصے میں ادا کر لے اس کے لیے یہی مستحب ہے اور جس شخص کو یہ اعتبار نہ ہو کہ وہ بیدار ہوگا تو اس کے لیے سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا مستحب ہوگا۔ (تیسرے)

مسئلہ: جب بادل چھائے ہوئے ہوں تو فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا جانا چاہیے کہ جیسے اس وقت ادا کی جاتی ہے جب بادل نہیں چھائے ہوئے ہوتے، لیکن ظہر کی نماز کو ذرا مؤخر کر دینا چاہیے تاکہ زوال سے پہلے ادا نہ ہو جائے اسی طرح عصر کی نماز کو جلدی ادا کر لینا چاہیے تاکہ مباح وقت شروع نہ ہو جائے اور مغرب کی نماز کو ذرا مؤخر کر دینا چاہیے تاکہ غروب سے پہلے ہی ادا نہ کر لی جائے اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لینا چاہیے تاکہ بارش وغیرہ کی وجہ سے جماعت میں رکاوٹ نہ آجائے۔ (محیط

مخفی)

مسئلہ: کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا نہیں کی جاسکتیں نہ سفر میں نہ حضر میں البتہ عرفہ اور مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ (محیط)

...—...—...—...

## 2- بابِ أَوَّلِ وَقْتِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت

494- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ كَمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا - يَعْنِي الْعِشَاءَ - إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا .

قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدَ فَسَأَلْتُهُ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ لَا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرْتُمْ لَقِيْتُهُ بَعْدَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ . قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ .

494- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (الحديث 541) بنحوه، و باب وقت العصر (الحديث 547)، و باب ما يكره من السمر بعد العشاء (الحديث 599) بنحوه، و في الاذان، باب القراءة في الفجر (الحديث 771) بنحوه . و أخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب التكبير بالصبح في اول وقتها و هو التخليل و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 235) . و أخرجه ابو داود في الصلاة، باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم و كيف كان يصلها (الحديث 398) . و أخرجه النسائي في المواقيت، كراهية النوم بعد صلاة المغرب (الحديث 524)، و ما يستحب من تأخير العشاء (الحديث 529) . و أخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الظهر (الحديث 674) مختصراً و الحديث عند مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التكبير بالصبح في اول وقتها و هو التخليل و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 236 و 237) . و ابى داود في الادب، باب النهي عن السمر بعد العشاء (الحديث 4849) . تحفة الاشراف (11605) .

☆ ☆ سیار بن سلامہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا (سیار کے شاگرد کہتے ہیں): میں نے دریافت کیا: کیا آپ خود اس بات کو سن رہے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: بالکل اسی طرح جس طرح اس وقت میں تمہیں سن رہا ہوں۔  
(سیار بن سلامہ نے بتایا:)

میرے والد نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا، تو حضرت ابو برزہ سلمی رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ اسے نصف رات تک مؤخر کر کے ادا کریں۔  
(راوی کہتے ہیں: یعنی عشاء کی نماز کو) اور آپ ﷺ اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(سیار بن سلامہ کے شاگرد) شعبہ کہتے ہیں: پھر میری بعد میں ان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: (حدیث کے یہ الفاظ ہیں):  
نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا، اور جب آپ ﷺ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے، تو کوئی شخص مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں چلا جاتا تو سورج ابھی بھی چمک رہا ہوتا تھا۔  
(راوی کہتے ہیں): مجھے یہ نہیں یاد کہ انہوں نے مغرب کی نماز کے بارے میں کس بات کا تذکرہ کیا تھا۔  
(شعبہ کہتے ہیں): پھر بعد میں میری ان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے کہ جب آدمی نماز ختم کرتا تو اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کی طرف دیکھتا تو اسے پہچان سکتا تھا اور وہ دوسرا شخص اسے پہچان سکتا تھا۔  
راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز میں ساٹھ سے لے کر ایک سو تک آیات تلاوت کیا کرتے تھے۔

### شرح

اس بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے وسط میں پہنچنے کے بعد مغرب کی طرف ڈھل جاتا ہے۔

ظہر کی نماز کے بارے میں یہ بات مستحب ہے کہ سردی کے موسم میں اسے اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر دیا جائے اور گرمی کے موسم میں اسے ذرا تاخیر کے ساتھ اس وقت ادا کیا جائے جب گرمی کی شدت کچھ کم ہو چکی ہو۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔

495 - أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس وقت باہر تشریف لائے جب سورج ڈھل چکا تھا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔

496- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قِيلَ لِأَبِي إِسْحَاقَ فِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ .

☆☆ حضرت خباب رضی اللہ عنہ (بن ارت) بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شدید گرمی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ہماری شکایت پر توجہ نہیں دی۔

ابو اسحاق نامی راوی سے دریافت کیا گیا: اس سے مراد یہ ہے کہ ظہر کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا:

جی ہاں!

### 3- باب تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا

497- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْرَةُ الْعَائِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهَرَ .

فَقَالَ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو وہاں سے آگے اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک ظہر کی نماز ادا نہیں کر لیتے تھے۔

ایک شخص نے دریافت کیا: اگر چہ عین دوپہر ہو چکی ہو؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چہ عین دوپہر ہو چکی ہو (یعنی سورج بالکل درمیان میں پہنچ چکا ہو)۔

### 4- باب تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ .

باب: سردی کے موسم میں ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا

498- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ أَبُو

496- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب تقديم الظهر في اول الوقت في غير شدة الحر (الحديث 189 و 190) .

تحفة الاشراف (3513) .

497- اخرجہ ابو داؤد في الصلاة، باب المسافر يصلي و هو يشك في الوقت (الحديث 1205) . تحفة الاشراف (555) .

498- اخرجہ البخاري في الجمعة، باب اذا اشتد الحر يوم الجمعة (الحديث 206) . تحفة الاشراف (823) .



خَلْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْبُرْدُ عَجَّلَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرتے تھے اور سردی کے موسم میں اسے جلدی ادا کر لیتے تھے۔

## 5- باب الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ .

باب: جب گرمی شدید ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا

499- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ . "

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”جب گرمی شدید ہو تو اس نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کیا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔“

500- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَأَبَانَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ ح وَأَبَانَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى يَرْفَعُهُ قَالَ " أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ الَّذِي تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ . "

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو، کیونکہ تم لوگ جو گرمی دیکھ رہے ہو یہ جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔“

## 6- باب الْآخِرِ وَقْتِ الظُّهْرِ

باب: ظہر (کی نماز) کا آخری وقت کیا ہے؟

501- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْقُضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " هَذَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَكُمْ يَعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ . " فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ رَأَى الظِّلَّ مِثْلَهُ ثُمَّ

499- اخرجہ مسلم فی المساجد ، باب استحباب الابراء بالظہر فی شدۃ الحر لمن یمضی الی جماعۃ و ینالہ الحر فی طریقہ (الحدیث 180) .  
و اخرجہ ابوداؤد فی الصلاۃ ، باب فی وقت صلاۃ الظہر (الحدیث 402) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاۃ ، باب ما جاء فی تأخیر الظہر فی شدۃ الحر (الحدیث 157) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الصلاۃ ، باب الابراء بالظہر فی شدۃ الحر (الحدیث 678) . تحفة الاشراف (13226) .  
500- انفرد بہ النسائی . تحفة الاشراف (8983) .  
501- انفرد بہ النسائی . تحفة الاشراف (15085) .

صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَاةُ فَصَلَّى بِهَذَا الصُّبْحِ حِينَ أَسْفَرَ قَلِيلًا ثُمَّ صَلَّى بِهَذَا الظُّهْرِ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتِ وَاحِدٍ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ "الصَّلَاةُ مَا بَيْنَ صَلَاتِكَ أَمْسٍ وَصَلَاتِكَ الْيَوْمِ."

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"یہ جبریل تھے جو تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے بارے میں بتائیں، تو انہوں نے صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب صبح صادق ہوئی تھی، ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا تھا، عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب انہوں نے دیکھا کہ ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہو چکا ہے، پھر انہوں نے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو چکا تھا، اور روزہ دار شخص کے لیے افطاری جائز ہو چکی تھی۔ پھر انہوں نے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق رخصت ہو چکی تھی، پھر وہ اگلے دن آئے اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب تھوڑی سی روشنی پھیل چکی تھی، پھر ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جاتا ہے، عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جاتا ہے، مغرب کی نماز انہوں نے ایک ہی وقت میں پڑھائی، یعنی اس وقت جب سورج غروب ہوا تھا اور روزہ دار کے لیے افطاری کرنا جائز ہو جاتا ہے، پھر عشاء کی نماز انہوں نے اس وقت پڑھائی جب رات کا ایک حصہ گزر چکا تھا، پھر انہوں نے یہ بات بتائی کہ کل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جن اوقات میں) نماز ادا کی تھی اور آج (جن اوقات میں) نماز ادا کی ہے، ان کے درمیان کا وقت نماز کا وقت ہے۔"

### شرح

ظہر کے آخری وقت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابو یوسف، امام محمد، امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: جب کسی چیز کا سایہ اس کے اصل سائے کے علاوہ ایک مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

جبکہ امام ابو حنیفہ اس بات کے قائل ہیں: جب کسی چیز کا سایہ اس کے اصل سائے کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہوتا ہے۔

.....

502 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَدْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرِ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ.



کے اصل سائے کے علاوہ دو مثل ہوگا اس وقت عصر کا وقت شروع ہوگا۔

متاخرین فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: مناسب یہ ہے کہ کسی چیز کا سایہ ایک مثل ہونے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لی جائے جب کہ عصر کی نماز دو مثل ہو جانے کے بعد ادا کرنی چاہئے تاکہ فقہاء کے درمیان اختلاف سے بچا جاسکے۔

.....

## 8- باب تَعَجِيلِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز جلدی ادا کرنا

504- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَطْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ دھوپ ابھی حجرے میں موجود ہوتی تھی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے سایہ ابھی بلند نہیں ہوا ہوتا تھا۔

شرح

امام نسائی نے ترجمۃ الباب میں عصر کی نماز جلدی ادا کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: عصر کی نماز کو اس وقت تک مؤخر نہ کیا جائے جب اس کا مکروہ وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے۔

.....

505- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَأَسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ إِلَى قُبَاءٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ الْآخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے اس کے بعد کوئی شخص قبا چلا جاتا

تھا۔

اس کے بعد ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”جب وہ شخص وہاں پہنچتا تو وہ لوگ وہاں نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔“

جبکہ دوسرے راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”(جب وہ وہاں پہنچتا) تو سورج بلند ہوتا تھا۔“

504- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر (الحديث 545). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في تعجيل العصر (الحديث 159). تحفة الاشراف (16585).

505- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر (الحديث 548) بنحوه، و (الحديث 551). وأخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التكبير بالعصر (الحديث 193) و (الحديث 194) بنحوه. تحفة الاشراف (202).

506 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَيَّةً وَيَذْهَبُ الدَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً .  
 ☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمکدار ہوتا تھا اور پھر کوئی شخص اگر کسی نواحی علاقے میں چلا جاتا تو (تو اس کے وہاں پہنچنے کے بعد بھی) سورج بلند ہوتا تھا۔

507 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ أَبِي الْأَيْبِضِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيضاءَ مُحَلِّقَةً .  
 ☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عصر کی نماز پڑھادیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمکدار ہوتا تھا۔

508 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمَّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي .

☆ ☆ حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ہم وہاں سے نکلے پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے انہیں عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا، میں نے کہا: اے چچا جان! یہ کون سی نماز ہے؟ جو آپ ادا کر رہے ہیں انہوں نے کہا: یہ عصر کی نماز ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے کا بھی یہی وقت ہے جب ہم (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں) ادا کیا کرتے تھے۔

509 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثُمَّ انْصَرَفْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا أَصَلَّيْتُمْ قُلْنَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ . قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ الْعَصْرَ . فَقَالُوا لَهُ عَجَلْتَ . فَقَالَ إِنَّمَا أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ .

☆ ☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نماز ادا کی، پھر ہم وہاں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے ہم نے انہیں بھی نماز ادا کرتے ہوئے پایا، جب انہوں نے نماز مکمل کی تو انہوں نے ہم

506-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التكبير بالعصر (الحديث 404). وخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة العصر (الحديث 682). تحفة الاشراف (1522).

507-انفرده النسائي. تحفة الاشراف (1710).

508-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر (الحديث 549). وخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التكبير بالعصر (الحديث 196). تحفة الاشراف (225).

509-انفرده النسائي. تحفة الاشراف (1718).

سے فرمایا: تم لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے ظہر کی نماز ادا کر لی ہے تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو عصر کی نماز ادا کر لی ہے لوگوں نے کہا کہ آپ نے (عصر کی نماز) جلدی نہیں ادا کر لی؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے اسی طرح نماز ادا کی ہے جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں (یعنی دیگر صحابہ کرام) کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

## 9 - باب التَّشْدِيدِ فِي تَأْخِيرِ الْعَصْرِ .

باب: عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کی شدید مذمت

510 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشْمَرِجِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ أَنْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ - وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ - فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَيْتُمُ الْعَصْرَ فَلْنَا لَا إِنَّمَا أَنْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ . قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ . قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا أَنْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ جَلَسَ يَرْقُبُ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنِي الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ."

☆ ☆ علماء بیان کرتے ہیں وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر حاضر ہوئے جو بصرہ میں تھا وہ ظہر کی نماز ادا کر کے ان کے گھر گئے تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پڑوس میں تھا وہ بیان کرتے ہیں جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا:

کیا تم لوگوں نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں! ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کے آ رہے ہیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عصر کی نماز ادا کر لو۔ تو ہم لوگ اٹھے اور ہم نے نماز ادا کر لی جب ہم نماز ادا کر کے فارغ ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"یہ منافق کا نماز پڑھنے کا طریقہ ہے کہ وہ بیٹھا ہوا عصر کی نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ (زمین پر سربارتا ہے) اور وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا تھوڑا سا ذکر کرتا ہے۔"

511 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الَّذِي تَفَوُّتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَانَ مَاتًا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ ."

☆ ☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

510- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التكبير بالعصر (الحديث 195) و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 413). و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في تعجيل العصر (الحديث 160). تحفة الاشراف (1122).

511- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب التغليظ في تفويت صلاة العصر (الحديث 201). و أخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب المحالفة على صلاة العصر (الحديث 685). تحفة الاشراف (6829).

”جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہو جائے گویا کہ اس کے اہل خانہ اس کا مال و اسباب (سب) ضائع ہو گئے۔“

511B - أَخْبَرَنَا فُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الَّذِي تَفَوُّتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ ."

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کے اہل خانہ اور اس کا مال ضائع ہو گئے۔“

## 10 - باب الْخَيْرِ وَقْتِ الْعَصْرِ .

باب: عصر کی نماز کا آخری وقت

512 - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ وَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ - يَعْنِي ابْنَ شِهَابٍ - عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ جَبْرِيلَ أتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ مَوَاقِيتَ الصَّلَاةِ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ وَرَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ رَأَتْ

الشَّمْسُ وَأَتَاهُ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَ شَخْصِهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ

جَبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى

الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعِدَاةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِي حِينَ

كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهِ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ

شَخْصِهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ

فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَنَمْنَا ثُمَّ نَمْنَا ثُمَّ قُمْنَا فَاتَاهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ امْتَدَّ

الْفَجْرُ وَأَصْبَحَ وَالنُّجُومُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعِدَاةَ ثُمَّ قَالَ "مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ

وَقْتُ ."

☆ ☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازوں کے اوقات کے بارے میں آگاہ کریں۔ حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

کی اقتداء میں نماز ادا کی جبکہ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ظہر کی نماز اس وقت

ادا کی جب سورج ڈھل گیا تھا پھر وہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہر انسان کا سایہ اس کی ایک مثل

ہوتا ہے پھر انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے پہلے کیا تھا، یعنی حضرت جبریل علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی، حضرت جبریل علیہ السلام نے عصر کی نماز ادا کی، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج غروب ہو چکا تھا، حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے تھے اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے، پھر انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر وہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب شفق غروب ہو چکی تھی، حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے تھے اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر رہے تھے، انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت حاضر ہوئے جب صبح صادق ہو چکی تھی، حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے نماز ادا کی اور لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی، انہوں نے فجر کی نماز ادا کی۔

پھر وہ دوسرے دن اُس وقت آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جاتا ہے، تو انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کی دو مثل ہو جاتا ہے، تو انہوں نے ویسا ہی کیا جیسا گزشتہ دن کیا تھا اور عصر کی نماز ادا کی، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور اسی طرح کیا جس طرح گزشتہ دن کیا تھا اور مغرب کی نماز ادا کی، پھر ہم سو گئے، پھر ہم بیدار ہوئے، پھر ہم سو گئے، پھر ہم بیدار ہو گئے، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس طرح کیا جس طرح گزشتہ دن کیا تھا اور انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی (یعنی عشاء کی نماز رات گئے ادا کی)۔

پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس وقت آئے جب صبح ہو چکی تھی اور ستارے ٹٹمارہے تھے، انہوں نے اسی طرح کیا، جس طرح گزشتہ دن کیا تھا اور صبح کی نماز ادا کی۔ پھر یہ بات بیان کی کہ ان دونوں نمازوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

### شرح

تمام فقہاء کے درمیان اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے، عصر کا آخری وقت سورج غروب ہونے سے کچھ پہلے ہے، ان حضرات کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

”جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالیتا ہے، وہ صبح کی نماز کو پالیتا ہے، اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پالیتا ہے، وہ عصر کی نماز کو پالیتا ہے۔“

تاہم اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جب سورج زرد ہو جائے یعنی اس کی دھوپ مدہم پڑ جائے، یعنی اس پر نگاہ جم سکتی ہو، اس وقت کے بعد عصر کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان ہے جسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”یہ منافع کا نماز پڑھنے کا طریقہ ہے، کہ وہ بیٹھا ہو، عصر کی نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب سورج



شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ (زمین پر سر مارتا ہے) اور وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا تھوڑا سا ذکر کرتا ہے۔“

## 11 - باب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ .

باب: جو شخص عصر کی دو رکعات پالے (اس کا حکم)

513 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی دو رکعات پالے یا سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کی ایک رکعت پالے اس نے اس نماز کو پالیا۔“

514 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَوْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے یا سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے (اس نے اس نماز کو پالیا)۔“

515 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلَيْتَمَ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلَيْتَمَ صَلَاتَهُ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کا پہلا سجدہ کر لے (یعنی ایک رکعت ادا کر لے) تو اسے

چاہیے کہ اب وہ اس نماز کو مکمل کر لے اور جب کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کے پہلے سجدے کو پالے

513- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 165) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 412) . تحفة الاشراف (13576) .

514- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 163) بنحوه . و اخرجہ ابن ماجه فی الصلاة، باب وقت الصلاة في العذر و الضرورة (الحديث 700م) بنحوه تحفة الاشراف (15274) .

515- اخرجہ البخاري في مواقيت الصلاة، باب من ادرك ركعة من العصر قبل الغروب (الحديث 556) . تحفة الاشراف (15375) .

(یعنی ایک رکعت نماز ادا کر لے) تو وہ اپنی اس نماز کو مکمل کرے۔“

516- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ.“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالے اُس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب

ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اُس نے عصر کی نماز کو پالیا۔“

517- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاذٍ أَنَّهُ طَافَ مَعَ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.“

☆☆ نصر بن عبد الرحمن اپنے دادا معاذ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے ہمراہ

طواف کیا تو حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے (طواف کی بعد والی مسنون) رکعات ادا نہیں کیں میں نے دریافت کیا: کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔“

## 12- باب أَوَّلِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ .

باب: مغرب کی نماز کا ابتدائی وقت

518- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ ”أَقِمْ مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ.“ فَأَمَرَ يَلَالًا فَأَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ رَأَى الشَّمْسَ بَيَضَاءً فَأَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْعِدِّ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ أَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَأَنْعَمَ أَنْ يَبْرُدَ ثُمَّ صَلَّى

518- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب من أدرك من الفجر ركعة (الحديث 579). وأخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك تلك الصلاة (الحديث 163). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء فيمن أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس (الحديث 186). وأخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب الصلاة في العذر والضرورة (الحديث 699). تحفة الاشراف (12206).

517- انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (11374).

518- أخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 176 و 177) بنحوه. وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب (منه) (الحديث 152). وأخرجه ابن ماجه في الصلاة، ابواب مواقيت الصلاة (الحديث 667) بنحوه. تحفة الاشراف (1931).

الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَّضَاءُ وَأَخْرَجَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيَّبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ "أَيُّ السَّائِلِ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ".

☆☆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم ہمارے ساتھ دو دن رہو۔"

پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے صبح صادق کے وقت اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی۔

پھر جب سورج ڈھل گیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان دی) اور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کر لی۔

پھر جب نبی اکرم ﷺ نے سورج کو چمکدار دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی انہوں نے اذان اور اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کر لی، پھر جب سورج غروب ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان اور اقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کر لی، پھر جب شفق غروب ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان و اقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی۔ اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے صبح روشن ہو جانے کے بعد انہیں ہدایت کی (تو انہوں نے اذان اور اقامت کہی اور نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی) پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا اور اچھے خاصے ٹھنڈے وقت میں ادا کیا اور عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب دھوپ ابھی چمکدار تھی آپ ﷺ نے اسے تاخیر سے ادا کیا، پھر مغرب کی نماز آپ ﷺ نے شفق غروب ہونے سے پہلے ادا کر لی، پھر انہیں ہدایت کی تو انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس وقت یہ نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تم نے جو دیکھا ہے ان کے درمیان تمہاری نماز کا وقت ہے۔

### شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد ہوتا ہے، یعنی جس وقت سورج کی لکیہ مکمل طور پر ڈوب چکی ہو۔

جمہور فقہاء کے نزدیک اس کا وقت شفق غروب ہونے تک رہتا ہے۔

اختلاف کے نزدیک سب سے زیادہ مغرب کی نماز کے بارے میں اس بات کی تاکید ہے کہ اسے ابتدائی وقت میں ادا کر لیا

جائے۔

تاہم بعض دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہے جب کسی شخص کو تیزی سے سفر کرنا مقصود ہو یا کوئی اور ضرورت درپیش ہو تو

وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے اس کے آخری وقت میں اور عشاء کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر کے بظاہر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر لے گا۔

...—...—...

### 13 - باب تَعْجِيلِ الْمَغْرِبِ .

باب: مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا (سنت ہے)

519 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ إِلَىٰ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْمُونَ وَيُنْصِرُونَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ .

☆ ☆ حسان بن بلال، نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کر لینے کے بعد مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں موجود اپنے گھر پہنچ جایا کرتے تھے (اور ابھی اتنی روشنی باقی ہوتی تھی) کہ اگر وہ تیر پھینکتے تو تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

### 14 - باب تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ .

باب: مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنا

520 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَيْرِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُحَمَّصِ قَالَ "إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ عَرِضَتْ عَلَيَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَعُوهَا وَمَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّىٰ يَطْلُعَ الشَّاهِدُ . " وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ .

☆ ☆ حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز "محمص" کے مقام پر پڑھائی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر بھی پیش کی گئی تھی، لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا (یعنی باقاعدگی سے ادا نہیں کیا) تو جو شخص اسے باقاعدگی سے ادا کرے گا، اسے دو گنا اجر ملے گا اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک "شاہد" نکل نہیں آتا۔"

راوی کہتے ہیں: یہاں شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

## 15 - باب الْاِخْرِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کا آخری وقت

521 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَنَادَةُ يَرْفَعُهُ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ - قَالَ "وَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرَ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصَفِّرَ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ نُورُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ مَا لَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ."

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بعض اوقات مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے اور بعض اوقات مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کی گئی ہے۔

”ظہر کی نماز کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک عصر کی نماز کا وقت شروع نہیں ہو جاتا اور عصر کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا، مغرب کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک شفق کا پھیلاؤ ختم نہیں ہو جاتا اور عشاء کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک نصف رات نہیں گزر جاتی اور فجر کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک سورج نکل نہیں آتا۔“

شرح

مغرب کی نماز کے آخری وقت کے بارے میں ہم اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ جمہور کے نزدیک اس کا آخری وقت وہ ہے جب شفق غروب ہو جاتی ہے۔

شفق سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابو یوسف، امام محمد، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد سیاہی آ جاتی ہے۔

مشہور روایات کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک اور ایک روایت کے مطابق امام شافعی کے نزدیک مغرب کا وقت

انتہائی مختصر ہوتا ہے یعنی اتنی دیر تک ہوتا ہے جتنی دیر میں کوئی شخص ستر ڈھانپ کر وضو کر کے اذان اور اقامت کہہ کر پانچ رکعات ادا کر سکتا ہو۔

اس سے مراد یہ ہے ان حضرات کے نزدیک مغرب کا وقت انتہائی ٹھگ ہوتا ہے اس میں گنجائش اور وسعت نہیں ہوتی۔

ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: جب حضرت جبریل علیہ السلام کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور انہوں نے دودن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازیں پڑھائیں تو ان دونوں دنوں میں انہوں نے مغرب کی نماز ایک ہی وقت

521- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 171). بمعناه و (الحديث 172) و (الحديث 173) أخرجه ابو داود في الصلاة، باب ما جلت الموائت (الحديث 396). تحفة الاشراف (8946).

میں ادا کی تھی۔

تاہم ان حضرات کی اس دلیل کا یہ جواب دیا گیا ہے اس سے مراد نماز کا مختار وقت ہے یعنی جن اوقات میں نماز ادا کرنا فضیلت رکھتا ہے جہاں تک جائز وقت کا تعلق ہے جس کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اس کا اس روایت میں ذکر نہیں ہے۔

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

522- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُمَانَ قَالَ أَمَلَاءُ عَلَيَّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ اتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِإِلَاقَةٍ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ آخَرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حِينَ انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ آخَرَ الظُّهْرَ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ آخَرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ أَحْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ آخَرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ آخَرَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ "الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ".

☆☆ ابو بکر بن ابوموسیٰ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی انہوں نے صبح صادق کے فوراً بعد صبح کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے تحت انہوں نے سورج ڈھلنے کے فوراً بعد ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی یہاں تک کہ آدمی اس وقت یہ سوچتا کہ کیا زوال کا وقت ہو چکا ہے (یا ابھی نہیں ہوا) لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں زیادہ بہتر پتہ تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے تحت انہوں نے عصر کی نماز کی اس وقت اقامت کہی جب سورج ابھی بلند تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے تحت انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی۔ پھر اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو کوئی شخص یہ کہہ سکتا تھا کہ باہر سورج نکل چکا ہے پھر ظہر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا کہ وہ وقت قریب تھا کہ جب گزشتہ دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آدمی یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج

522- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 178) و (الحديث 179) . وأخرجه ابو داود في

الصلاة، باب ما جاء في المواقيت (الحديث 395) . تحفة الاشراف (9137) .

سرخ ہو چکا ہے پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا کہ شفق غروب ہونے والی تھی پھر آپ ﷺ نے عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک مؤخر کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ان دونوں قسم کے اوقات کے درمیان میں (نماز کا وقت ہے)۔“

523 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ

بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ بَشِيرٍ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ أَخْبَرْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ زَمَنُ الْحَجَّاجِ بْنِ يَوْسُفَ . قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ قَدَرُ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ قَدَرُ الشِّرَاكِ وَظِلُّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْعِدِّ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ طُولَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلِيهِ قَدَرًا مَا يَسِيرُ الرَّكْبُ سِيرَ الْعَنْقِ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ - شَكَ زَيْدٌ - ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ .

☆☆ حسین بن بشیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور امام محمد باقر رضی اللہ عنہما حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے درخواست کی کہ آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیں یہ جابر بن یوسف کے زمانے کی بات ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل چکا تھا اور کسی بھی چیز کا سایہ ایک تہے کے برابر تھا (یعنی زوال کے فوراً بعد ادا کر لی) پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جس وقت کسی چیز کا سایہ تہے کے برابر اور آدمی کے پورے سائے کے برابر ہوتا ہے (یعنی ایک مثل ہونے پر ادا کی) پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو گیا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب شفق غروب ہو چکی تھی پھر آپ ﷺ نے فجر کی نماز اس وقت ادا کی جب صبح صادق ہو چکی تھی پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب آدمی کا سایہ آدمی کے قد کے برابر ہوتا ہے (یعنی ایک مثل ہونے پر ادا کی)۔

پھر عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب آدمی کا سایہ اس کے دو مثل ہوتا ہے یعنی اس وقت کہ آدمی اس کے بعد تیز رفتار سواری پر سوار ہو کر سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو گیا تھا پھر آپ ﷺ نے عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک یا شاید نصف رات تک (یہ شک زید نامی راوی کو ہے) تاخیر سے ادا کیا پھر آپ ﷺ نے فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا۔

## 16 - باب كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

باب: مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد سونا مکروہ ہے

524 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَرَزَةَ فَسَأَلَهُ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ حِينَ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخَّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ وَكَانَ يَفْرَأُ بِالسِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ .

☆☆☆ سیار بن سلامہ بیان کرتے ہیں میں حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے والد نے ان سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کس وقت ادا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جسے تم لوگ ”پہلی“ کہتے ہو اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جایا کرتا تھا جبکہ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے (کہ نماز ادا کر لینے کے بعد) جب ہم میں سے کوئی ایک شخص مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں موجود اپنی رہائش گاہ پر پہنچتا تھا تو سورج ابھی روشن ہوتا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) مغرب کی نماز کے بارے میں انہوں نے جو بتایا تھا وہ میں بھول گیا ہوں۔

(پھر عشاء کے بارے میں انہوں نے یہ بتایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو جسے تم لوگ ”عتمہ“ کہتے ہو اسے تاخیر سے ادا کرنا پسند کرتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے سو جانے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر جب فارغ ہوتے تھے تو کوئی شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو پہچان سکتا تھا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں ساٹھ سے لے کر ایک سو تک آیات تلاوت کیا کرتے تھے۔

## 17 - باب أَوَّلِ وَقْتِ الْعِشَاءِ .

باب: عشاء کی نماز کا ابتدائی وقت

524 - اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر (الحديث 547)، و باب ما يكره من السمر بعد العشاء (الحديث 599)، و في الاذان، باب القراءة في المجر (الحديث 771). و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التكبير بالصبح في اول وقتها و هو التسليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 235 و 236 و 237). و اخرجه ابو داود في الصلاة، باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم و كيف كان يصليها (الحديث 398)، و في الادب، باب النهي عن السمر بعد العشاء (الحديث 4889) مختصراً. و اخرجه النسائي في المواقيت، اول وقت الظهر (الحديث 494)، و ما يستحب من تاخير العشاء (الحديث 529). و الحديث عند البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (الحديث 641). و ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الظهر (الحديث 674). تحفة الاشراف (11605).



525 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِيءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ جَاءَهُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ جَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ جَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ . فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِي الصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ . فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْعَدِ حِينَ كَانَ فِيءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ . فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ كَانَ فِيءُ الرَّجُلِ مِثْلِهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ . فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقَتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ . فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ . فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلصُّبْحِ حِينَ أَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ . فَصَلَّى الصُّبْحَ فَقَالَ "مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتُ كُلِّهِ"

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت جبریل علیہ السلام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج ڈھل چکا تھا وہ بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اٹھ جائیے اور ظہر کی نماز اس وقت ادا کیجئے جب سورج ڈھل جائے، پھر کچھ وقت گزر گیا، یہاں تک کہ ہر شخص کا سایہ اس کے ایک مثل ہو گیا تو وہ عصر کی نماز کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اٹھ جائیے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے، پھر کچھ وقت گزر گیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اٹھ جائیے! اور مغرب کی نماز ادا کیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اس وقت ادا کی جب سورج مکمل طور پر غروب ہو چکا تھا، پھر اور کچھ وقت گزر گیا، یہاں تک کہ شفق بھی غروب ہو گئی تو حضرت جبریل علیہ السلام پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: اٹھئے اور عشاء کی نماز ادا کر لیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز ادا کر لی اور پھر وہ فجر کی نماز کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب صبح صادق ہو چکی تھی، انہوں نے عرض کیا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اٹھ جائیے اور نماز ادا کر لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کر لی۔ پھر اگلے دن دوپہر کے وقت وہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کی ایک مثل ہو چکا تھا، انہوں نے عرض کی: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اٹھ جائیے اور نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کر لی، پھر حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کے دو مثل ہو چکا ہوتا ہے، انہوں نے عرض کیا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اٹھ جائیے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کر لی، پھر وہ مغرب کی نماز کے لیے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا، یعنی ایک ہی وقت تھا، انہوں نے اس میں

کوئی کمی و بیشی نہیں کی انہوں نے عرض کی: اٹھیے اور نماز ادا کیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کر لی وہ عشاء کی نماز کے لیے آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ اٹھ جائیے اور نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی پھر وہ فجر کی نماز کے لیے اس وقت آئے جب اچھی خاصی روشنی ہو چکی تھی انہوں نے عرض کی: اٹھیے اور نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کر لی پھر جبریل علیہ السلام نے بتایا: ان دونوں (ایام میں ادا کی جانے والی نمازوں) کے درمیان میں ان سب نمازوں کا وقت ہے۔

### شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ جیسے ہی مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اس کے فوراً بعد عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

کیونکہ مغرب کے آخری وقت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے لہذا اس بنیاد پر عشاء کے ابتدائی وقت کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک چونکہ شفق سے مراد سرخی ہے اور سرخی غروب ہونے کے فوراً بعد مغرب کا وقت ختم اور عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے لہذا امام ابو حنیفہ کے نزدیک وہ سرخی غروب ہونے تک مغرب کا وقت ختم نہیں ہوگا اور عشاء کا وقت شروع نہیں ہوگا۔

سرخی غروب ہونے کے بعد ظاہر ہونے والی یہ سفیدی تقریباً 10 منٹ تک باقی رہتی ہے۔

.....

## 18 - باب تَعَجِيلِ الْعِشَاءِ .

باب: عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرنا

526 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنِ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضاءَ نَقِيَّةً وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا كَانَ إِذَا رَأَاهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَلًا وَإِذَا رَأَاهُمْ قَدِ ابْطَأُوا آخِرًا .

☆ ☆ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں جب حججاج آیا (یعنی وہ گورنر بنا) تو ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت

526- اخرجہ البخاری فی مواقیت الصلاة باب وقت المغرب (الحديث 560) بنحوه . و باب وقت العشاء اذا اجتمع الناس او تاخروا (الحديث 565) . و اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التكبير بالصبح في اول وقتها و هو للتغليس و بيان قدر القراء ة فيها (الحديث 233 و 234) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم و كيف كان يصلها (الحديث 397) . تحفة الاشراف (2644) .

کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت ادا کر لیا کرتے تھے جبکہ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ابھی روشن اور چمکدار ہوتا تھا، مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا، جبکہ عشاء کی نماز میں بعض اوقات ایسا ہوتا کہ جب آپ ﷺ دیکھتے کہ لوگ اکٹھے ہو چکے ہیں تو جلدی ادا کر لیتے اور جب آپ ﷺ یہ ملاحظہ فرماتے کہ ابھی لوگ اکٹھے نہیں ہوئے ہیں تو آپ اسے تاخیر سے ادا کر لیتے۔

## 19 - باب الشَّفَقِ .

باب: شفق (کے بارے میں روایات)

527 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رَقِيبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِمِيقَاتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ عِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةِ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اس نماز یعنی عشاء کی نماز کے وقت کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ یہ نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا تھا۔

528 - أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةِ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں اس نماز یعنی عشاء کی نماز کے وقت کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ یہ نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے جب تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا ہے۔

## 20 - باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ .

باب: عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے

529 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَآبِي عَلِيٌّ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيَّ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَخْبِرْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدَنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي

527- أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت العشاء الآخرة (الحديث 419). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وقت صلاة العشاء الآخرة (الحديث 165 و 166). و أخرجه النسائي في المواقيت، باب الشفق (528). تحفة الاشراف (116/14).

528- تقدم في المواقيت، باب الشفق (527).

529- تقدم في المواقيت، اول وقت الظهر (494).

أَقْصَى الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ تُؤَخَّرَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ .

☆ ☆ سیار بن سلامہ بیان کرتے ہیں میں اور میرے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میرے والد نے ان سے کہا: آپ ہمیں بتائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کس وقت ادا کیا کرتے تھے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جسے تم لوگ ”پہلی“ کہتے ہو اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے کہ نماز ادا کر لینے کے بعد اگر کوئی شخص مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں موجود اپنے گھر واپس جاتا تو سورج پھر بھی چمکدار ہوتا تھا۔

راوی کہتے ہیں: مغرب کی نماز کے بارے میں انہوں نے جو بات بیان کی تھی وہ میں بھول چکا ہوں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ عشاء کی نماز کو جسے تم لوگ عتمہ کہتے ہو اسے تاخیر سے ادا کیا جائے۔

انہوں نے یہ بات بھی بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر جب فارغ ہوتے تھے تو کوئی بھی شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو (روشنی ہو جانے کی وجہ سے) پہچان سکتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں ساٹھ سے لے کر ایک سو آیات تک تلاوت کیا کرتے تھے۔

530 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ إِمَامًا أَوْ خَلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقَطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَأَضَعَا يَدَهُ عَلَى شِقِي رَأْسِهِ قَالَ وَأَشَارَ فَأَسْتَبْتُ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ كَمَا أَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ بَشْيَءٍ مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَاَنْتَهَى أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ إِلَى مُقْتَمِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا بِمُرْبُهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامَاهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصَّدْغِ وَنَاحِيَةِ الْجَبِينِ لَا يَقْصُرُ وَلَا يَبْطِشُ سِوَا الْإِلا كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ "لَوْلَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُصَلُّوْهَا إِلَّا هَكَذَا ."

530- اخرجہ البخاری فی مواقیب الصلاة، باب النوم قبل العشاء لمن غلب (الحديث 571)، وفي الترمذي، باب ما يجوز من اللو (الحديث 7239) مختصراً . و اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 225) مطولاً . و اخرجہ النسائي فی المواقيت، ما يستحب من تاخير العشاء (الحديث 531) مختصراً . تحفة الاشراف (5915) .

☆☆ ابن جریج بیان کرتے ہیں میں نے عطاء (بن ابی رباح) سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کون سا وقت زیادہ پسندیدہ ہے جس میں عشاء کی نماز ادا کروں خواہ امام کے طور پر پڑھوں یا تنہا نماز ادا کروں؟ تو عطاء نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی (یعنی آپ ﷺ نماز پڑھانے تشریف نہیں لائے) یہاں تک کہ لوگ سو گئے وہ پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے (جب بہت زیادہ تاخیر ہو گئی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے (بلند آواز میں) ”نماز نماز“ کہا۔

عطاء بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے وہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنے سر کے دائیں حصے پر رکھا ہوا تھا۔ عطاء نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اشارہ کر کے دکھایا (کہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح ہاتھ رکھا ہوا تھا)۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک سر پر کیسے رکھا ہوا تھا؟ (یعنی آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کیسے اشارہ کر کے دکھاتے ہوئے دیکھا ہے؟) تو انہوں نے مجھے اشارہ کر کے دکھایا جس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اشارہ کر کے دکھایا تھا عطاء نے اپنی انگلیوں کو کچھ کھلا رکھا پھر انہیں سر پر رکھا اور انگلیوں کے کنارے کو سر کے اگلے حصے تک لے آئے پھر انہیں ملا لیا اور پھر انہیں اسی طرح سر پر پھیرتے رہے یہاں تک کہ ان کے انگوٹھوں نے کان کے اس کنارے کو مس کیا جو چہرے کی سمت میں ہے پھر انہوں نے اسے کپٹی پر رکھا پھر پیشانی کے کنارے پر رکھا نہ انہوں نے کسی حصے کو تھامنا کسی کو نچوڑا صرف اسی طرح کیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کو یہ ہدایت کرتا کہ اس نماز کو اسی وقت میں ادا کریں۔“

531- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ عَمْرٌ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَنَادَى الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ - فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ وَهُوَ يَقُولُ ”إِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي“

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی یہاں تک کہ رات کا ایک بڑا حصہ رخصت ہو گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بلند آواز میں کہا: یا رسول اللہ! نماز (کا وقت جا رہا ہے) خواتین اور بچے سو چکے ہیں تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے جبکہ آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی

کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: یہی (اس نماز کا) وقت ہے اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا (تو میں انہیں یہ نماز اسی وقت میں ادا کرنے کی ہدایت کرتا)۔

532- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا کرتے تھے۔

533- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْلَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے اور ہر نماز کے وقت (سواک کرنے) کا حکم دیتا۔"

## 21- باب الْآخِرِ وَقْتِ الْعِشَاءِ .

باب: عشاء کی نماز کا آخری وقت (کیا ہے؟)

534- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَانُ . فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ . " وَكَمْ يَكُنْ يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ "صَلُّوْهَا فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ . " وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَمِيرٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی (یعنی آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے تشریف نہیں لائے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں ندا کی: خواتین اور بچے سوچکے ہیں تو نبی اکرم ﷺ (اپنے حجرہ مبارک سے مسجد نبوی میں) تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " (اس وقت) تمہارے علاوہ اور کوئی بھی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے۔"

532- اخرجہ مسلم فی المساجد و امواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخیرها (الحديث 226). تحفة الاشراف (2170).

533- اخرجہ ابو داؤد فی الطهارة، باب السواك (الحديث 46). و اخرجہ ابن ماجه فی الصلاة، باب وقت العشاء (الحديث 690) مختصر أو

الحديث عند: مسلم فی الطهارة، باب السواك (الحديث 42). تحفة الاشراف (13673).

534- اخرجہ البخاري فی الاذان، باب وضوء الصبيان، و متى يجب عليهم الغسل و الطهور و حضورهم الجماعة و العيدين و الجنائز و

صفوفهم (الحديث 862)، و باب خروج النساء الى المساجد بالليل و الفلن (الحديث 864). تحفة الاشراف (16405 و 16469).

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) یہ اُس زمانے کی بات ہے جب صرف مدینہ منورہ میں ہی نماز ادا کی جاتی تھی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ اس نماز کو شفقِ غروب ہو جانے سے لے کر ایک تہائی رات گزرنے کے درمیانی وقت میں ادا کر لیا کرو۔“  
روایت کے یہ الفاظ ابن حمیر نامی راوی کے ہیں۔

### شرح

اس بات پر فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے عشاء کا آخری وقت صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے تک ہے۔ تاہم عشاء کے مستحب وقت کے بارے میں رائے یہ ہے کہ اسے ایک تہائی یا نصف رات گزرنے سے پہلے ادا کر لیا جائے۔ اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وہ حدیث ہے جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ عشاء کی نماز کو تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کریں۔“

اسی طرح امام نسائی نے یہاں جو روایات نقل کی ہیں: ان سے یہی بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو کچھ تاخیر سے ادا کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

.....

535 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كَلْبُومِ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى وَقَالَ ”إِنَّهُ لَوْ فَتَنَهَا لَوْلَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي .“

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا یہاں تک کہ مسجد میں موجود لوگ سو گئے پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے نماز ادا کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو اس نماز کا وقت یہی ہے۔“

536 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَا جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَّنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ أَوْ

535- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخیرها (الحديث 219). تحفة الاشراف (17984).

536- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخیرها (الحديث 220). واخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب فی وقت

العشاء الاخرة (الحديث 420). تحفة الاشراف (7649).

بَعْدَهُ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ "إِنَّكُمْ تَنْتَظِرُونَ صَلَاةَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرِكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَنْقَلَّ عَلَيَّ أُمَّيِّ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ." ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کرتے رہے جب ایک تہائی رات گزر گئی یا شاید اس کے بھی بعد کا وقت تھا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب تشریف لائے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم لوگ ایک ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے علاوہ اور کوئی بھی دیدار اس کا انتظار نہیں کر رہا اگر یہ بات میری امت کے لیے مشکل کا باعث نہ ہوتی تو میں اسی وقت میں یہ نماز پڑھاتا۔"

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو اقامت کی ہدایت کی اس نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

537- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلَّى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَنَامُوا وَأَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمْ الصَّلَاةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَمَرْتُ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ أَنْ تُؤَخَّرَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھادی (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہیں لائے یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر ارشاد فرمایا:

کچھ لوگ نماز ادا کر کے سو بھی چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو تم نماز کی حالت میں شمار ہوئے ہو اگر کمزور لوگوں کی کمزوری اور بیمار لوگوں کی بیماری کا خیال نہ ہو تو میں اس نماز کے بارے میں یہ حکم دوں کہ اسے نصف رات تک مؤخر کر دیا جائے۔

538- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ح وَابْنَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ

حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا قَالَ نَعَمْ أَخْرَجَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْأَخْرَجَةَ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَنْ صَلَّى أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ "إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمُوهَا." قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ خَاتِمِهِ. فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ شَطْرِ اللَّيْلِ.

537- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب فی وقت العشاء الاخرة (الحديث 422). و اخرجہ ابن ماجہ فی الصلاة، باب وقت صلاة العشاء (الحديث 693). تحفة الاشراف (4314).

538- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة، و فضل المساجد (الحديث 661). اخرجہ ابن ماجہ فی الصلاة، باب وقت صلاة العشاء (الحديث 692). تحفة الاشراف (578 و 635).



☆☆☆ حمید نامی راوی بیان کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کو نصف رات کے قریب تک مؤخر کر دیا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کیا اور فرمایا:

”جب سے تم اس نماز کا انتظار کر رہے ہو تم نماز کی حالت میں شمار ہو گے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

علی بن حجر نامی کی روایت میں ”نصف رات تک“ الفاظ ہیں (یعنی انہوں نے نصف رات کے قریب تک کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں)۔

## 22 - باب الرُّخْصَةِ فِي أَنْ يُقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ .

عشاء کی نماز کو ”عتمہ“ کہنے کی اجازت ہے

539 - أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَأَسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَأَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاتَوَّهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا .“

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں شامل ہونے کی کتنی فضیلت ہے اور پھر وہ صرف قرعہ اندازی کے ذریعے اس میں شریک ہو سکتے ہوں تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے، اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ نماز کے لیے جلدی جانے کی کیا فضیلت ہے تو وہ اس کی طرف ضرور جائیں گے، اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء کی نماز اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے کی کتنی فضیلت ہے) تو وہ اس میں ضرور شریک ہوں، خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے۔“

## 23 - باب الْكَرَاهِيَةِ فِي ذَلِكَ .

عشاء کو ”عتمہ“ کہنے کا مکروہ ہونا

540 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ - هُوَ الْحَفَرِيُّ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

539- أخرجه البخاري في الاذان، باب الاستهام في الاذان (الحديث 615)، وبناب فضل التهجير الى الظهر (الحديث 654)، وباب الصف الاول (الحديث 721)، وفي الشهادات، باب القرعة في المشكلات (الحديث 2689). وأخرجه مسلم في الصلاة، باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الاول فالاول منها وازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريرهم من الامام (الحديث 129). وأخرجه النسائي في الاذان، الاستهام على التاذين (الحديث 670). والحديث عند: الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في فضل الصف الاول (الحديث 225). تحفة الاشراف (12570).

لَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ هَذِهِ فَإِنَّهُمْ يُعْتَمُونَ عَلَى الْإِبِلِ وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "دیہاتی لوگ تمہاری اس نماز کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں، کیونکہ وہ لوگ اونٹوں کے حوالے سے اس میں تاخیر کر دیتے ہیں، اس لیے وہ لوگ اسے "عتمہ" کہتے ہیں، لیکن یہ عشاء ہے۔"

### شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے: شیخ عزالدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں: عام رواج یہی ہے جب کوئی معظم شخص جب کسی چیز کا کوئی نام تجویز کرے تو پھر اس نام کو چھوڑ کر کسی دوسرے نام کو اختیار کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں اس عظیم ہستی کی شان میں تنقیص لازم آتی ہے۔ اور اس عظیم ہستی کے طرز عمل سے روگردانی لازم آتی ہے۔ اور دوسرے کے عمل کو ترجیح دینا لازم آتا ہے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے۔ (کہ اس کے مقرر کردہ نام کو تبدیل کر کے دوسرا نام اختیار کر لیا جائے)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس نماز کا نام "عشاء" ذکر کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ" (النور: ۵۸)

"اور عشاء کی نماز کے بعد"۔

اس سے پہلے امام نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے لیے لفظ "عتمہ" استعمال کیا ہے۔

اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن عبدالبر اندلسی فرماتے ہیں: اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ عشاء کی نماز کو عتمہ کہا جاسکتا ہے۔ تاہم یہ روایت اس روایت کے معارض ہوگی جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"دیہاتی لوگ تمہاری اس نماز کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں، کیونکہ وہ لوگ اونٹوں کے حوالے سے اس میں تاخیر کر دیتے ہیں، اس لیے وہ لوگ اسے "عتمہ" کہتے ہیں، لیکن یہ عشاء ہے۔"

علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: اس دوسری حدیث کے طرق اتنے زیادہ نہیں ہیں جتنے زیادہ طرق اس روایت کے ہیں جس

540- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخیرھا (الحديث 228 و 229). و اخرجہ ابو داؤد فی الادب، باب فی صلاة العتمة (الحديث 4984). و اخرجہ ابن ماجہ فی الصلاة، باب النهی ان یقال صلاة العتمة (الحديث 704). تحفة الاشراف (8582).

میں عشاء کے لیے لفظ عتمہ استعمال ہوا ہے۔

کتاب و سنت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس نماز کے لیے یہ دونوں نام استعمال کرنا جائز ہے۔ اور ہمارے علم کے مطابق فقہاء کے درمیان اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔

امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کے لیے ترجمہ الباب قائم کیا ہے۔ جس میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ بعض اہل علم کے نزدیک عشاء کی نماز کو عتمہ کہا جاسکتا ہے۔

اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ بدرالدین محمود یعنی تحریر کرتے ہیں: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ عشاء کی نماز کو عتمہ کہا جاسکتا ہے۔

اگر آپ یہ کہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی ممانعت ثابت ہے تو ہم یہ جواب دیں گے: نبی اکرم ﷺ نے اس نام کے استعمال کے جواز کو بیان کرنے کے لیے اس لفظ کو استعمال کیا تھا۔ اور جہاں نبی اکرم ﷺ نے اس کی ممانعت کی ہے وہ تحریم کے لیے نہیں ہے۔

پھر ایک پہلو یہ بھی ہے: یہاں لفظ عتمہ استعمال کرنے میں ایک مصلحت پائی جاتی ہے وہ یہ ہے: عرب اپنے محاورے میں مغرب کی نماز کو عشاء کہتے تھے۔ اگر نبی اکرم ﷺ یہاں عشاء کا لفظ استعمال کرتے تو وہ لوگ اس سے مراد مغرب کی نماز لیتے۔ اور اس صورت میں مفہوم واضح نہیں ہو پاتا۔ اور مطلب فوت ہو جاتا۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے لفظ عتمہ استعمال کیا جس کے بارے میں عام افراد کو کوئی شک نہیں ہوتا تھا۔

541 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَنِيرِ "لَا تَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ إِلَّا أَنْهَا الْعِشَاءُ".

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "دیہاتی لوگ تمہاری اس نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں یا درکھنا یہ عشاء ہے۔"

## 24 - باب أَوَّلِ وَقْتِ الصُّبْحِ

باب: فجر کی نماز کا ابتدائی وقت

542 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ

عمر القاری کتاب الاذان باب الاستہام فی الاذان

الاستاذ کارلا بن عبدالبراندی

541 - تقدم في المواقيت، الكراهية في ذلك (540).

542 - انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (2627).

الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اس وقت ادا کی جب صبح واضح ہو چکی تھی (یعنی روشن ہو چکی تھی)۔

شرح

اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے۔ صبح صادق سے مراد وہ سفیدی ہے جو افق میں نمودار ہوتی ہے اور چوڑائی کی سمت پھیل جاتی ہے۔ اس کے مقابلے میں صبح کاذب ہوتی ہے۔ اس سے مراد وہ روشنی ہے جو لمبائی کی سمت میں آسمان کے درمیان میں پھیلتی ہے۔ جو بھیڑپے کی دم کی مانند ہوتی ہے۔ اس کے بعد دوبارہ تاریکی آ جاتی ہے۔ پہلی قسم یعنی صبح صادق کے ساتھ تمام شرعی احکام کا تعلق ہے جن میں روزے کا شروع ہونا، صبح کی نماز کا وقت شروع ہونا، عشاء کی نماز کا وقت ختم ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ ان احکام کا دوسری قسم یعنی صبح کاذب کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

...—...—...—...

543 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِدَّةِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا مِنَ الْعِدِّ أَمَرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعِدِّ اسْفَرْتُمْ أَمَرَ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا ثُمَّ قَالَ "أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتٌ ."

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا، تو اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صادق کے فوراً بعد نماز کے لیے اقامت کہنے کا حکم دے دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، اس سے اگلے دن جب روشنی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اقامت کہی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بتایا:) ان دو (اوقات) کے درمیان (فجر کی نماز کا) وقت ہے۔

## 25 - باب التغليس في الحضر .

باب: حضر کی حالت میں اندھیرے میں (فجر کی نماز) ادا کرنا

544 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفَنَّ مِنَ الْغَلَسِ -

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کر لیتے اور پھر خواتین چادریں لپیٹ کر واپس آ جاتی تھیں، لیکن اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔

شرح

یہاں امام نسائی نے جو روایات نقل کی ہیں ان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز اندھیرے میں ہی ادا کر لیتے تھے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔

تاہم امام ابو حنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ فجر کی نماز کو روشن کر کے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اس کی دلیل وہ روایات ہیں جو آگے چل کر امام نسائی نے نقل کی ہیں۔

امام سرخسی تحریر کرتے ہیں ہمارے نزدیک فجر کی نماز کو روشن کر کے پڑھنا اندھیرے میں پڑھنے کے مقابلے میں زیادہ فضیلت رکھتا ہے جبکہ امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے اندھیرے میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام طحاوی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر کی ہے اگر آدمی یہ چاہتا ہو کہ فجر کی نماز میں طویل قرأت کر لے تو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ اندھیرے میں نماز کا آغاز کر لے اور روشنی میں اسے ختم کرے۔

لیکن اگر طویل قرأت کرنے کا عزم نہ ہو تو پھر اندھیرے میں ادا کرنے کے مقابلے میں روشنی میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں۔

”جب خواتین نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے بعد واپس جاتی تھیں تو انہوں نے چادریں اوڑھی ہوئی ہوتی تھیں۔ اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔“

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے اور اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے کوئی شخص اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کو نہیں پہچان پاتا تھا۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں عبادت کی ادائیگی میں جلدی کرنے کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بات پسندیدہ ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف تیزی سے جاؤ۔“ (آل عمران: 133)

544- اخرجه البخاري في الاذان، باب انتظار الناس قيام الامام العالم (الحديث 867) و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التكبير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 232). و اخرجه ابو داود في الصلاة، باب في وقت الصبح (الحديث 423). و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التغليس بالفجر (الحديث 153). تحفة الاشراف (17931).

ہماری دلیل حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔  
 ”فجر کی نماز کو روشن کر کے ادا کرو کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے۔“

اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔  
 ”فجر کو روشن کرو۔“

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں۔

”صبح کی نماز کو روشن کر کے پڑھو تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی۔“

(امام سرخسی فرماتے ہیں) اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ روشنی میں نماز ادا کرنے کی صورت میں جماعت میں اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ اندھیرے میں نماز ادا کرنے کی صورت میں جماعت میں تعداد کم ہوگی اور جو چیز جماعت میں اضافے کا باعث ہو وہ افضل ہوتی ہے۔

اس کی دوسری دلیل یہ ہے کہ نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک نماز کی جگہ پر ٹھہرے رہنا مستحب ہے۔  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”جو شخص فجر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے گویا کہ اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کئے۔“

جب آدمی روشنی میں اس نماز کو ادا کرے تو پھر اس فضیلت کا خیال رکھنے میں زیادہ احتیاط پائی جائے گی۔  
 اس کے برعکس اگر اندھیرے میں نماز ادا کر لی جائے تو پھر اس پر عمل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

جہاں تک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول حدیث کا تعلق ہے تو صحیح روایات میں یہ بات ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی نماز کو اس کے مخصوص وقت سے پہلے ادا کیا ہو البتہ عرفہ کے دن فجر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے مخصوص وقت سے پہلے ادا کر لی تھی)  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس دن اندھیرے میں ادا کر لیا تھا۔“

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول یہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

جہاں تک اندھیرے میں نماز پڑھنے کے ثابت ہونے کا تعلق ہے تو شاید وہ کسی عذر کی وجہ سے ہو گا یا شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر پر روانہ ہونا ہو گا یا یہ اس زمانے کی بات ہوگی جب خواتین باجماعت نماز میں شریک ہوا کرتی تھیں اور پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور انہیں گھر میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔

545 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ

النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مُتَلَفِعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ فَيُرْجِعْنَ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَخَذَ مِنَ الْفَلَسِ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ خواتین نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کرتی تھیں انہوں نے اپنی چادریں لٹختی ہوئی ہوتی تھیں جب وہ واپس جاتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی انہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

## 26 - باب التعلیسات فی السفر .

باب: سفر کے دوران اندھیرے میں (فجر کی نماز ادا کرنا)

546 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِفَلَسٍ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْهُمْ فَأَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ "اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَبَتْ خَيْبَرُ - مَرَّتَيْنِ - إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ."

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فتح خیبر کے دن صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی آپ ﷺ اس وقت خیبر کے قریب تھے پھر آپ ﷺ نے ان پر حملہ کر دیا اور ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا۔ یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا:) جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی حالت بہت بُری ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا تھا۔

## 27 - باب الإسفار .

باب: فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا

547 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اسْفَرُوا بِالْفَجْرِ ."

☆☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرو۔"

548 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ

545- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التکبیر بالصبح فی اول وقتها و قتها و هو التعلیسات و بیان قدر القراءة فیها (الحديث 230) بنحوه . و اخرجہ ابن ماجہ فی الصلاة، باب وقت صلاة الفجر (الحديث 669) . تحفة الاشراف (16442) .

546- اخرجہ البخاری فی الخوف، باب التکبیر و الفلوس بالصبح، و الصلاة عند الاغارة و الحرب (الحديث 947) مطولاً . تحفة الاشراف (301) .

547- اخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب فی وقت الصبح (الحديث 424) بمعناه مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة باب ما جاء فی الاسفار بالفجر (الحديث 154) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجہ فی الصلاة، باب وقت صلاة الفجر (الحديث 672) . بمعناه مطولاً . تحفة الاشراف

(3582) .

548- انفرده النسائي . تحفة الاشراف (15670) .

أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا أَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ بِالْأَجْرِ".

☆☆ محمود بن لبید اپنی قوم سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"فجر کی نماز کو تم لوگ جو روشنی میں ادا کرتے ہو تو یہ چیز اجر میں اضافے کا باعث ہے۔"

## 28 - باب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

باب: جو شخص فجر کی نماز کی ایک رکعت کو پالے

549 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کے ایک سجدے کو پالے تو اس نے اس نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیا تو اس نے اس نماز کو پالیا۔"

### شرح

اس بات پر فقہاء کے مابین اتفاق پایا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پالے لیتا ہے تو اس نے اس نماز کو پالیا لیکن اگر کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے لیتا ہے تو کیا وہ فجر کی نماز کو بھی پالے لیتا ہے؟

اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں کہ ایسا شخص فجر کی نماز کو بھی پالے لیتا ہے تاہم احناف اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی صرف ایک رکعت ادا کر سکا ہو وہ فجر کی نماز کو پالنے والا شمار نہیں ہوگا۔

550 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَبَانُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا".

549- انفرادہ السنائی . تحفة الاشراف (13937) .

550- اخبرہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 164) . واخرجه ابن ماجه

فی الصلاة، باب وقت الصلاة فی العذر و الضرورة (الحديث 700) . تحفة الاشراف (16705) .



☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس (نماز) کو پالیا۔“

## 29 - باب الْاٰخِرِ وَقْتِ الصُّبْحِ .

باب: فجر کی نماز کا آخری وقت

551 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي صَدَقَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي العَصْرَ بَيْنَ صَلَاتَيْكُم هَاتَيْنِ وَيُصَلِّي المَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي العِشَاءَ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ - ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ ائْتِرْهُ - وَيُصَلِّي الصُّبْحَ إِلَى أَنْ يَنْفَسِحَ البَصْرُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا آپ ﷺ عصر کی نماز تمہاری ان دو نمازوں کے درمیانی وقت میں پڑھتے تھے اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب شفق غروب ہو جاتی تھی۔ پھر اس کے بعد انہوں نے یہ بات بیان کی: آپ صبح کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب دیکھنے کی قوت پھیل جاتی تھی (یعنی روشنی ہو چکی ہوتی تھی)۔

شرح

اس بات پر فقہاء کے مابین اتفاق پایا جاتا ہے کہ فجر کی نماز کا آخری وقت سورج نکلنے سے چند لمحے پہلے تک ہے۔

## 30 - باب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ .

باب: جب کوئی شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس کے وقت میں) پالے

552 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جو شخص نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے وقت میں) پالیتا ہے اس نے اس نماز کو پالیا۔“

551- الفرديه النسائي . تحفة الاشراف (259) .

552- اخرجہ البخاري في مواقيت الصلاة، باب من ادرك من الصلاة ركعة (الحديث 580) . واخرجہ مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 161 و 162) . واخرجہ ابو داؤد في الصلاة، باب من ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 1121) . تحفة الاشراف (15243) .

553- أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا."

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے وقت میں) پالے اس نے اس نماز کو پالیا۔"

554- أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ."

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے مخصوص وقت میں) پالے اس نے اس نماز کو پالیا۔"

555- أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا."

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے مخصوص وقت میں) پالے اس نے اس نماز کو پالیا۔"

556- أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ."

☆☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پالے یا کسی بھی دوسری نماز کی ایک رکعت کو پالے تو اس کی نماز مکمل ہوگی۔"

557- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ

553- اخرجہ مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 162). تحفة الاشراف (15214).

554- اخرجہ مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد تلك الصلاة (الحديث 162م). تحفة الاشراف (15201).

555- الفردية النسائي. تحفة الاشراف (13195).

556- اخرجہ النسائي في المواقيت، من ادرك ركعة من الصلوة (الحديث 557) مرسلًا. و اخرجہ ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 1123) بنحوه. تحفة الاشراف (7001).

557- تقدم في المواقيت، من ادرك ركعة من الصلاة (الحديث 556).

سُلَيْمَانَ بْنِ يَلَالٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ." (حدیث قول برسل صحیح)

☆ ☆ سالم بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کسی بھی نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا البتہ جو رکعات اس کی رہ گئی ہوں وہ انہیں ادا کر

۲۔

### 31- باب السَّاعَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا .

باب: ان اوقات کا تذکرہ جن میں نماز ادا کرنا منع ہے

558- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِيحِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارْقَهَا فَإِذَا اسْتَوَتْ فَارْتَفَعَتْ فَارْقَهَا فَإِذَا رَأَتْ فَارْقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ فَارْقَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارْقَهَا." وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ صناہیحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ بھی ہوتا ہے جب وہ بلند ہو جاتا ہے تو وہ سینگ اس سے الگ ہو جاتا ہے جب سورج عین درمیان میں آتا ہے تو وہ سینگ پھر اس سے مل جاتا ہے جب وہ ڈھل جاتا ہے تو وہ پھر اس سے جدا ہو جاتا ہے جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو وہ سینگ پھر اس سے مل جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو وہ سینگ اس سے الگ ہو جاتا ہے۔"

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ان (تینوں) اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

احادیث میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

(i) صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج کے بلند ہو جانے تک یہاں سورج بلند ہونے سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ وہ سطح زمین سے تقریباً ایک نیزے جتنا اونچا ہو چکا ہے۔

(ii) دوسرا وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ تاہم دیگر احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ اس وقت میں اس دن کی فجر کی نماز ادا کی جاسکتی ہے بشرطیکہ سورج نکلنے سے پہلے آدمی ایک رکعت پاچکا ہو لیکن اگر اس نے سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت نہیں پائی تو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اب اس نماز کو مؤخر کر دے اور جب سورج اچھی

طرح بلند ہو جائے اس وقت اس نماز کو ادا کر لے۔

(iii) زوال کا وقت یعنی وہ وقت جب سورج عین آسمان کے درمیان میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مغرب کی طرف ڈھل جائے اور ظہر کا وقت شروع ہو جائے۔

(iv) اس وقت جب سورج زرد ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

(v) عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج کے غروب ہونے تک کوئی بھی دوسری نماز ادا نہیں کرنی چاہئے تاہم اگر کسی شخص نے اس دن کی عصر کی نماز ادا نہیں کی تھی اور اسے اس بات کا یقین ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے اس کی ایک رکعت ادا کر لے گا تو پھر وہ اس وقت وہ عصر کی نماز ادا کر سکتا ہے۔

اگلے ابواب میں امام نسائی نے اسی حکم سے متعلق مختلف روایات نقل کی ہیں۔

جہاں تک تین اوقات کا تعلق ہے یعنی سورج کے نکلنے اس کے غروب ہونے اور زوال کے وقت کا تعلق ہے تو احناف کے نزدیک ان اوقات میں کوئی بھی نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے اور یہ حکم مطلق ہے خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو یا واجب نماز ہو۔ خواہ یہ اپنے ذمے واجب ہونے والی کوئی نماز ہو یا نماز جنازہ ہو یا سجدہ تلاوت ہو یا سجدہ سہو ہو۔

تاہم معتد اور صحیح قول کے مطابق جمعے کے دن کا حکم مختلف ہوگا۔

اسی طرح غروب کے وقت اس دن کی عصر کی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

جہاں تک باقی دو قسم کے اوقات کا تعلق ہے یعنی فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک تو ان اوقات میں نفل نماز ادا کرنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ فجر کی نماز کی یا عصر کی نماز کی سنتیں ہی کیوں نہ ہوں۔

اگر آدمی نے وہ سنتیں نماز سے پہلے ادا نہیں کی تھیں تو ان اوقات میں بھی ادا نہیں کرے گا۔ اسی طرح ان اوقات میں تحیۃ المسجد یا نذر کی نماز یا طواف کی دو رکعات ادا نہیں کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح سجدہ سہو بھی ادا نہیں کیا جاسکتا ہے۔

ان اوقات کا بیان جن میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوتا یا مکروہ ہوتا ہے

مسئلہ: تین گھڑیاں ایسی ہیں جن میں فرض نماز ادا کرنا، نماز جنازہ ادا کرنا اور سجدہ تلاوت کرنا جائز نہیں ہے:

(i) اس وقت جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔

(ii) جب سورج نصف النہار تک پہنچ چکا ہو یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے

(iii) جب سورج سرخ ہو چکا ہو یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔ البتہ اس وقت میں اس دن کی عصر کی نماز (اگر ادا نہ کی ہو) تو

ادا کی جاسکتی ہے کیونکہ اسے سورج غروب ہونے کے وقت ادا کرنا بھی جائز ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: شیخ ابوبکر محمد بن فضل نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب تک انسان سورج کی نگلیہ پر نظر جمائے رکھتا ہے اس وقت تک

سورج طلوع ہوتا ہوا شمار ہوگا۔ (غلامہ)

مسئلہ: نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کے بارے میں حکم اس وقت ہوگا جب وہ کسی مباح وقت میں لازم ہوئے تھے اور پھر انہیں اس مکروہ وقت تک مؤخر کر دیا گیا تو پھر قطعی طور پر اس وقت میں ادا کرنا جائز نہیں ہوگا، لیکن یہ دونوں اگر اسی وقت میں لازم ہوئے اور اسی وقت میں ادا کر لیے گئے تو یہ جائز ہوگا، کیونکہ یہ جس طرح ناقص طور پر واجب ہوئے تھے اسی طرح ناقص طور پر ادا ہو گئے ہیں۔ (سراج الوہاب، کافی، تمبین)

مسئلہ: تاہم سجدہ تلاوت کے بارے میں یہ بات افضل ہے کہ اسے مؤخر کر دیا جائے لیکن نماز جنازہ میں تاخیر مکروہ ہے۔ (تمبین)

مسئلہ: ان اوقات میں فرض یا واجب قضا نمازوں کو ادا کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ (کافی)

مسئلہ: ان اوقات میں نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں تاہم یہ مکروہ ہے۔ (کافی، شرح طحاوی)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص سورج طلوع ہونے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت نفل ادا کرنا شروع کرتا ہے اور پھر قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے تو اب اس پر وضو کرنا لازم ہوگا (یعنی اس کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی اور وضو بھی ٹوٹ جائے گا)۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اس دن کی عصر کی نماز کے علاوہ کوئی اور فرض نماز سورج غروب ہونے کے قریب ادا کرتا ہے اور پھر نماز کے دوران قہقہہ لگا لیتا ہے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ایسے شخص پر اس نماز کو ختم کرنا اور غیر مکروہ وقت میں اسے دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا یہ بات ظاہر الرویۃ میں ہے تاہم وہ اگر اسی وقت میں اسے مکمل کر لیتا ہے تو اس کے ذمے لازم چیز ادا ہو جائے گی۔ (فتح القدر)

مسئلہ: تاہم ایسے شخص نے غلط حرکت کی ہے، لیکن اس پر کوئی ادائیگی (یعنی تادان یا کفارہ) لازم نہیں ہوگا۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مکروہ وقت میں نماز کی قضا کرتا ہے تو یہ جائز ہے، لیکن اس سے مہملت کیا۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص یہ نذر مان لیتا ہے کہ وہ مکروہ وقت میں نماز ادا کر لے گا اور پھر اس مکروہ وقت میں نماز ادا کر لیتا ہے تو نماز درست ہوگی، لیکن وہ شخص گناہگار ہوگا اور اس شخص پر یہ لازم ہوگا کہ وہ غیر مکروہ وقت میں اسے ادا کرے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: لیکن اگر کسی شخص نے مطلق نذر مانی تھی یا غیر مکروہ وقت میں نماز ادا کرنے کی نذر مانی تھی تو پھر مکروہ اوقات میں نماز ادا کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔ (شرح منیۃ المصلیٰ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: نو اوقات ایسے ہیں جن میں نوافل ادا کرنا اور ان کا ساتھ رکھنے والی نمازیں ادا کرنا مکروہ ہے لیکن فرض ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (نہایہ کفایہ)

مسئلہ: لہذا ان اوقات میں قضا نماز ادا کرنا، نماز جنازہ پڑھنا، سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت صبح صادق ہو جانے کے بعد سے لے کر فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک کا وقت ہے۔

(نہایہ کفایہ)

مسئلہ: فجر کی دو سنتوں کے علاوہ اور کوئی بھی نفل نماز اس وقت میں ادا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: جو شخص رات کے آخری حصے میں نوافل ادا کر رہا تھا اور اس نے ابھی ایک رکعت ہی ادا کی تھی کہ صبح صادق ہو گئی تو اب اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ اس نماز کو مکمل کر لے کیونکہ اب اس نماز کا صبح صادق کے بعد نفل کے طور پر ادا ہونا قصد کے اعتبار سے نہیں ہے تاہم یہ دونوں رکعات فجر کی سنتوں کے قائم مقام نہیں بن سکیں گی۔ (سراج الوہاب تبیین)

مسئلہ: لیکن اگر اس نے چار نفل پڑھنے شروع کیے تھے تو صبح صادق ہو جانے کے بعد ادا کیے جانے والی دو رکعات فجر کی سنتوں کے قائم مقام بن جائیں گی یہی قول مختار ہے۔ (خزانة الفتاوی)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے کا وقت ہے۔ (نہایہ کفایہ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کی فجر کی سنتیں فاسد ہو جاتی ہیں پھر وہ فجر کی نماز کے بعد ان کی قضا ادا کرتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا۔

(محیط سرخی)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت عصر کے بعد سے لے کر سورج متغیر ہونے سے پہلے کا وقت ہے۔ (نہایہ کفایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کوئی نفل نماز مستحب وقت میں شروع کرتا ہے پھر اسے فاسد کر دیتا ہے اور پھر اس نفل نماز کو عصر کی نماز

پڑھ لینے کے بعد اور سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کرتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت سورج غروب ہونے کے بعد سے لے کر مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے کا وقت ہے۔

مسئلہ: ایک وقت جمعہ کے دن اقامت کا وقت ہے۔

مسئلہ: دیگر اوقات جمعہ، عیدین، کسوف، استثناء کے خطبے کے اوقات ہیں۔ (نہایہ کفایہ)

مسئلہ: حج کے خطبے کے وقت یا نکاح کے خطبے کے وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ (شرح منیہ المصلیٰ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دینے کے لیے آجائے اس وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ (منیہ المصلیٰ)

مسئلہ: جب کسی شخص نے جمعے سے پہلے چار رکعات ادا کرنا شروع کیں اور پھر امام خطبہ دینے کے لیے آ گیا تو وہ شخص ان

چار رکعات کو پورا کرے گا صحیح قول یہ ہے اور امام صدر استاد حسام الدین اسی کی طرف مائل ہیں۔ (ظہریہ)

مسئلہ: جب نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہو تو اس وقت نفل ادا کرنا مکروہ ہے البتہ فجر کی سنتوں کا حکم مختلف ہے اگر

اسے باجماعت نماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو وہ ان سنتوں کو ادا کرے گا۔

مسئلہ: عیدین سے پہلے نوافل ادا کرنا مطلق طور پر مکروہ ہے جبکہ عیدین کے بعد مسجد میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے گھر میں

ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ: عرفہ اور مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے درمیان نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: جب کسی فرض نماز کا تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا ہو تو اس وقت اس وقت کی فرض نماز کے علاوہ کوئی بھی نماز ادا کرنا

مکروہ ہے۔ (شرح منیہ المصلیٰ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: جس وقت پیشاب یا پاخانہ کا زور ہو یا جب کھانا سامنے آچکا ہو اور بھوک شدید لگی ہوئی ہو اس وقت نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ایسا کوئی بھی وقت جس میں کوئی ایسا سبب پایا جا رہا ہو جس کی وجہ سے انسان کی توجہ نماز کی طرف مبذول نہ رہ سکے اور اس کے خشوع و خضوع میں خلل آ رہا ہو تو ایسے وقت میں نماز ادا کرنا بھی مکروہ ہے خواہ کوئی بھی سبب ہو۔

مسئلہ: عشاء کی نماز کو نصف رات گزر جانے کے بعد ادا کرنا مکروہ ہے۔ (بحر الرائق)

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

559 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ .

☆☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور ان میں اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا ہے اس وقت جب سورج نکلنے والا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اس وقت جب کہ عین درمیان میں پہنچ جائے یہاں تک کہ وہ (مغرب کی طرف) ڈھل جائے اور اس وقت جب وہ غروب ہونے والا ہو یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

### 32 - باب النهي عن الصلاة بعد الصبح .

باب: فجر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت

560 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ جَبَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک (نفل) نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

561 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَانَا مَنْصُورٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ

559- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 293). وأخرجه ابو داود في الجنائز، باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها (الحديث 3192). وأخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في كراهية الصلاة على الجنائز عند طلوع الشمس وعند غروبها (الحديث 1030). وأخرجه النسائي في المواقيت، النهي عن الصلاة نصف النهار (الحديث 564)، وفي الجنائز، الساعات التي نهى عن اقبار الموتى فيهن (الحديث 2012). وأخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في الاوقات التي لا يصلي فيها على الميت ولا يدفن (الحديث 1519). تحفة الاشراف (9939).

560- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 285). تحفة الاشراف (13966).

عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ - وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے کئی صحابہ کرام کے حوالے سے جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور وہ میرے نزدیک ان سب میں سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت کے مالک ہیں یہ بات سنی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک (کوئی بھی نفل نماز) ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

### 33 - باب النهي عن الصلاة عند طلوع الشمس .

باب: سورج نکلنے کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت

562 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَتَحَرَّ أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کوئی بھی شخص (کسی وجہ کے بغیر) جان بوجھ کر سورج نکلنے کے وقت یا سورج غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کرے۔

563 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ أَبَانَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ مَعَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج نکلنے کے وقت اور سورج غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

### 34 - باب النهي عن الصلاة نصف النهار .

باب: زوال کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت

564 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ - عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

561- اخرجہ البخاری فی مواقیت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، (الحديث 571) بنحوه . و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 286 و 287) . و اخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة (الحديث 1276) بنحوه . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء في كراهية الصلاة بعد العصر و بعد الفجر (الحديث 183) . و اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب النهي عن الصلاة بعد الفجر و بعد العصر (الحديث 1250) بنحوه . تحفة الاشراف (10492) .

562- اخرجہ البخاری فی مواقیت الصلاة، باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس (الحديث 585) . و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و

قصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 289) . تحفة الاشراف (8375) .

563- انقردبه النسائي . تحفة الاشراف (7886) .



سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمَ الظُّهْرِ حَتَّى تَجِبَلَ وَحِينَ تَهْبِطُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ادا کرنے اور ان اوقات کے دوران اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا ہے۔  
سورج نکلنے کے وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ عین زوال کے وقت یہاں تک کہ وہ (مغرب کی جانب) چل جائے اور سورج غروب ہونے کے قریب یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

### 35 - باب النهي عن الصلاة بعد العصر

باب: عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت

565 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطَّلُوعِ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوبِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی بھی (نفل) نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

566 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَبْرُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ" .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہ کی جائے گی یہاں تک کہ سورج (طلوع ہونے کے بعد) روشن ہو جائے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی بھی نماز ادا نہ کی جائے گی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔"

567 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ .

564- تقدم في المواقيت، الساعات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 559) .

565- انفراديه النسائي . تحفة الاشراف (4084) .

566- اخرج به البخاري في مواقيت الصلاة، باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس (الحديث 586) بنحوه . و اخرج به مسلم في الصلاة

المسافرين وقصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 288) . تحفة الاشراف (4155) .

567- انفراديه النسائي . تحفة الاشراف (4155) .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی مقبول ہے۔

568 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجْبِيرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے

سے منع کیا ہے۔

569 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوْهَمَ عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (اس مسئلے کے بارے میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ قصد کے ساتھ (یعنی کسی عذر کے بغیر) سورج نکلنے کے وقت یا سورج غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ

کیا کرو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔"

570 - أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ

أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى

تُشْرِقَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغْرُبَ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز کو مؤخر کر دو یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے

تو نماز کو مؤخر کر دو یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔"

571 - أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَتَيْتَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ

بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ نَعِيمٌ بْنُ زِيَادٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا

أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَسْرَةَ بْنَ عَبْسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبَ مِنَ الْأُخْرَى أَوْ هَلْ

مِنْ سَاعَةٍ يَبْتَغَى ذِكْرَهَا قَالَ "لَعَنَ مَنْ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفَ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ فَإِنَّ

568- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (5761) .

569- اخرجہ مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب لا تتحرروا بصلواتكم طلوع الشمس ولا غروبها (الحديث 295) مختصراً . تحفة

الاشراف (16158) .

570- اخرجہ البخاري في مواقيت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس (الحديث 583) بنحوه، وفي بدء الخلق، باب صفة

ابليس و جنوده (الحديث 3272) بنحوه . و اخرجہ مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث

290 و 291) بنحوه . تحفة الاشراف (7322) .

571- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (10761) .

اسْتَطَعَتْ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَحْضُورَةً مَشْهُودَةً إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةٌ صَلَاةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ قَيْدَ رُمُحٍ وَيَذْهَبَ شِعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تَعْتَدِلَ الشَّمْسُ اعْتِدَالَ الرُّمُحِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسَجَّرُ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى يَفِيءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تَغِيَّبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغِيَّبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ صَلَاةُ الْكُفَّارِ .

☆☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا وقت بھی ہے جو دوسروں کی بہ نسبت زیادہ قربت کا باعث ہو؟ کیا کوئی ایسا وقت بھی ہے جس میں ذکر کرنے کو زیادہ پسند کیا گیا ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جی ہاں! اللہ تعالیٰ نصف رات کے وقت اپنے بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اگر تم سے ہو سکے تو تم ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ جو اس وقت میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں کیونکہ (فجر کی) نماز ایسی ہے جس میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے وہ وہاں موجود ہوتے ہیں یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور یہ وہ وقت ہے جس میں کفار نماز ادا کرتے ہیں تو تم نماز کو ترک کر دو یہاں تک کہ سورج ایک نیزے جتنا بلند ہو جائے اور اس کی روشنی پھیل جائے پھر جو نماز ہوتی ہے اس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اس کے بارے میں گواہی بھی دی جاتی ہے یہاں تک کہ جب سورج نصف النہار کے وقت نیزے کی طرح بالکل سیدھا ہو جائے تو یہ وہ وقت ہے جس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسے بھڑکایا جاتا ہے تو تم ایسے وقت میں نماز ادا نہ کرو یہاں تک کہ سایہ ڈھل جائے پھر نماز ادا کی جاتی ہے تو اس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور اس کے بارے میں گواہی بھی دی جاتی ہے یہاں تک کہ سورج جب غروب ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کفار نماز ادا کرتے ہیں۔

### 36 - باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

باب: عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی اجازت

572 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ بَيَّضَاءَ نَقِيَّةً مُرْتَفِعَةً .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے البتہ سورج روشن، چمکدار اور بلند ہو تو (نماز ادا کی جاسکتی ہے)۔

## شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں کئی اہل علم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے کیونکہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی ظہر کے بعد والی دو رکعات رہ گئی تھیں تو آپ ﷺ نے عصر کے بعد انہیں ادا کیا تھا اور آپ ﷺ انہیں باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

قضا ہونے والی چیز کو لازمی طور پر ادا کرنا قطعی طور پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے جبکہ بعض حضرات نے عصر کی نماز کے بعد کسی سبب کی وجہ سے نماز ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے اور انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں اس حدیث کو پیش کیا ہے۔

573- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے ہاں عصر کی نماز کے بعد کی دو رکعات کبھی ترک نہیں کی ہیں۔

574- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّاهُمَا .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد جب کبھی میرے ہاں تشریف لاتے تھے تو آپ ﷺ ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔

575- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا وَالْأَسْوَدَ قَالَا فَهَهُدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدِي بَعْدَ الْعَصْرِ صَلَّاهُمَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز کے بعد جب بھی میرے ہاں ہوتے تو ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔

576- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي سِرًّا وَلَا عِلَانِيَةً وَكَعْتَانِ .

573- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب ما يصلي بعد العصر من الفوائت و نحوها (الحديث 591). تحفة الاشراف (17311).

574- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (15978).

575- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب ما يصلي بعد العصر من الفوائت و نحوها (الحديث 593) بنحوه و أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر (الحديث 301) بنحوه . و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر (الحديث 1279) بنحوه . تحفة الاشراف (16028).

576- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب ما يصلي بعد العصر من الفوائت و نحوها (الحديث 592) . و أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر (الحديث 300) . تحفة الاشراف (16009).

قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكَعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو نمازیں ایسی ہیں کہ جنہیں میرے گھر میں نبی اکرم ﷺ نے نہ تو خفیہ طور پر اور نہ ہی اعلانیہ طور پر کبھی ترک کیا ہے ان میں سے دو رکعات فجر سے پہلے کی ہیں اور دو رکعات عصر کے بعد کی ہیں۔

577 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً آتَيْتَهَا .

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعات کے بارے میں دریافت کیا جو نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد ان کے ہاں ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ انہیں عصر سے پہلے ادا کیا کرتے تھے پھر اگر آپ ﷺ کسی مصروفیت کی وجہ سے انہیں ادا نہیں کر پاتے تھے یا انہیں بھول جاتے تھے تو عصر کے بعد انہیں ادا کر لیتے تھے آپ ﷺ جب بھی کوئی نفل نماز ادا کرنا شروع کرتے تھے تو اسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

578 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "هُمَا رَكَعَتَانِ كُنْتُ أُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتَّى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ."

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں عصر کے بعد دو رکعات ادا کیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے کچھ بات کی تو نبی اکرم ﷺ نے بتایا: یہ وہ دو رکعات ہیں جو میں ظہر کے بعد ادا کیا کرتا تھا، لیکن میں مصروفیت کی وجہ سے عصر تک ان دو رکعات کو ادا نہیں کر سکا تھا (وہ میں نے اب ادا کر لی ہیں)۔

579 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شُغِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے کی دو رکعات مصروفیت کی وجہ سے پہلے ادا نہیں کر سکے تھے تو آپ ﷺ نے عصر کے بعد انہیں ادا کیا تھا۔

577- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب معرفة الرکعتین اللتین کان یصلیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد العصر (الحدیث 298) . تحفة الاشراف (17752) .

578- انفرده النسائي . تحفة الاشراف (18242) .

### 37- باب الرخصة في الصلاة قبل غروب الشمس .

باب: سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کرنے کی اجازت

580- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَنبَأَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكَعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيثُ إِلَيَّ أَمْ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَمْ سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشَغِلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ .

☆☆☆ عبد اللہ بن معاذ بیان کرتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ عمران بن حدیر نے ہمیں یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے سورج غروب ہونے سے پہلے ان دو رکعات کو (عصر کے فرض کے بعد) ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھیج کر دریافت کیا کہ سورج غروب ہونے کے قریب یہ کون سی دو رکعات ہیں؟ تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بیان کی کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے لیکن اگر کسی مصروفیت کی وجہ سے انہیں ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے کے قریب انہیں ادا کر لیتے تھے۔

(سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تاہم میں نے اس ایک موقع کے علاوہ اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

### 38- باب الرخصة في الصلاة قبل المغرب .

باب: مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کی اجازت

581- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَفِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ إِلَيَّ هَذَا أَيْ صَلَاةٌ يُصَلِّي فَالتفت إليه فرآه فقال هله صلاة كنا نصلّيها على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم .

☆☆☆ شیخ ابو خیر بیان کرتے ہیں ابو تمیم جیشانی مغرب کی نماز سے پہلے دو نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو

میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان کی طرف دیکھئے یہ کون سی نماز پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر جب انہیں دیکھا تو بولے: یہ وہ نماز ہے جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ادا کیا کرتے تھے۔

شرح

احناف اور مالکیوں کے نزدیک مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ منقول روایات میں مغرب کی نماز کو جلد ادا کرنے کی ترغیب موجود ہے اور اگر کوئی شخص مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے لگ جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر رہا ہے حالانکہ مغرب کی نماز کو جلدی ادا کر لینا مستحب ہے۔

مشہور قول کے مطابق شوافع اس بات کے قائل ہیں مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات نماز ادا کرنا مستحب ہے اور یہ غیر مؤکدہ سنت ہے۔

ح

جبکہ حنابلہ یہ کہتے ہیں یہ دو رکعات ادا کرنا جائز ہے تاہم یہ سنت نہیں ہے۔

لیکن ایک روایت کے مطابق امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک مغرب کے وقت میں گنجائش نہیں پائی جاتی ہے۔ آدمی جتنی دیر میں ستر کو ڈھانپ کر وضو کر کے پانچ رکعات ادا کر سکتا ہے مغرب کا وقت صرف اتنا ہوتا ہے تو اس قول کے مطابق امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی مغرب کے فرائض سے پہلے نوافل ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔

### 39 - باب الصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ .

باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد (سنتیں) ادا کرنا

582 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو مختصر رکعات (یعنی فجر کی دو سنتیں) ادا کیا کرتے تھے۔

582- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب الاذان بعد الفجر (الحديث 618) بمعناه، و فی التهجده، باب التطوع بعد المكتوبة (الحديث 1173) بمعناه، و باب الركعتان قبل الظهر (الحديث 1181) بمعناه. و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرأ فيهما (الحديث 87) بمعناه و (الحديث 88) و (الحديث 89) بمعناه. و اخرجہ الترمذي فی الصلاة، باب ما جاء انه يصليهما في البيت (الحديث 433) بمعناه مختصراً، و اخرجہ النسائي فی قيام الليل و تطوع النهار، باب وقت ركعتي الفجر (الحديث 1759) بمعناه، و باب وقت ركعتي الفجر و ذكر الاختلاف على نافع (الحديث 1775) و اخرجہ ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الركعتين قبل الفجر (الحديث 1145) بمعناه. تحفة الاشراف (15801).

## 40 - باب إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ إِلَى أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ .

باب: فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک (نفل) نماز ادا کرنا مباح ہے

583 - أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَيُّوبُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَسَنٌ أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْلَمَ مَعَكَ قَالَ "حُرٌّ وَعَبْدٌ" قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أُخْرَى قَالَ "نَعَمْ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَنْتَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ" وَقَالَ أَيُّوبُ فَمَا دَامَتْ "كَأَنَّهَا حَجَفَةٌ حَتَّى تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلَّى مَا بَدَا لَكَ حَتَّى يَقُومَ الْعُمُودُ عَلَى ظِلِّهِ ثُمَّ أَنْتَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ نِصْفَ النَّهَارِ ثُمَّ صَلَّى مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَنْتَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ."

☆ ☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ کن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
"ایک آزاد شخص نے اور ایک غلام شخص نے"

میں نے دریافت کیا: کیا کوئی ایسا وقت بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دوسرے کسی وقت کے مقابلے میں زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جی ہاں! نصف رات کا وقت تم صبح کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک جتنے چاہے نوافل ادا کر لو پھر تم نماز پڑھنا شروع کرو یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور اس کی یہ حالت ہو۔"

ایوب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: بات بیان کی ہے کہ اس کی یہ حالت ہو کہ گویا وہ ڈھال کی طرح ہے یہاں تک کہ اس کی روشنی پھیل جائے پھر تم جتنی چاہو نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ ستون اپنے سائے پر آجائے (یعنی عین نصف النہار کا وقت ہو جائے) پھر تم نماز ادا کرنے سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے کیونکہ نصف النہار کے وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے پھر تمہیں جتنا مناسب محسوس ہو تم نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ عصر کی نماز ادا کر لو تو پھر نماز ادا نہ کرو یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔"

583- المعرجہ ابن ماجہ فی الامامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فی الساعات التي تکره فیہا الصلاة (الحديث 1251). و الحديث علة: ابن

ماجه فی الامامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما جاء فی ای ساعات اللیل افضل (الحديث 1364). تحفة الاشراف (10762).



## 41- باب اباحۃ الصلوة فی الساعات کُلِّها بمکة .

باب: مکہ میں تمام اوقات میں نماز ادا کرنا جائز ہے

584 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

بَابَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ

بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةً سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ ."

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! تم کسی شخص کو اس

گھر کا طواف کرنے اور نماز ادا کرنے سے نہ روکنا، خواہ وہ رات یا دن کا کوئی بھی حصہ ہو۔

شرح

علامہ ابن عبد البر اندلسی تحریر کرتے ہیں: بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔ سورج طلوع ہونے کے وقت صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سے (سورج طلوع ہونے سے پہلے تک) عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے کے قریب تک اور زوال کے وقت کوئی بھی نماز ادا نہیں کی جاسکتی البتہ اس دن کی عصر کی نماز کا حکم مختلف ہے (کہ وہ سورج غروب ہونے کے قریب ادا کی جاسکتی ہے)

امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اسی بات کے قائل ہیں جیسا کہ ان کے حوالے سے ہم یہ بات پہلے بھی بیان کر چکے ہیں۔ امام مالک رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص عصر کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ طواف کے بعد والی دو رکعات کو مؤخر کر دے گا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو جائے گا (پھر وہ ان رکعات کو ادا کرے گا)

اسی طرح جو شخص صبح کی نماز کے بعد طواف کرتا ہے وہ ان دو رکعات کو سورج نکلنے سے پہلے ادا نہیں کرے گا۔

امام ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں: وہ ان دو رکعات کو ادا کر لے گا البتہ وہ شخص سورج طلوع ہونے کے قریب، سورج غروب ہونے کے قریب یا عین زوال کے وقت ان دو رکعات کو ادا نہیں کر سکتا۔

امام مالک کے بعض اصحاب کے نزدیک طواف کی یہ دو رکعات صبح کی نماز کے بعد ادا کی جاسکتی ہیں، لیکن عصر کی نماز کے بعد ادا نہیں کی جاسکتیں۔

584- أخرجه أبو داود في المناسك (الحج)، باب الطواف بعد العصر (الحديث 1894). وأخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الصلاة

بعد العصر و بعد الصبح لمن يطوف (الحديث 868). وأخرجه النسائي في مناسك الحج، اباحة الطواف في كل الاوقات (الحديث 2924).

وأخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الرخصة في الصلاة بمكة في كل وقت (الحديث 1254). تحفة الاشراف

(3187)

الاسم كاراز ابن عبد البر كتاب وقوت الصلاة باب انهي عن الصلاة بعد الصبح والعصر

## 42- باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر والعصر .

باب: اس وقت کا تذکرہ جس میں مسافر شخصِ ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کرے

585- أَخْبَرَنَا هُثَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يُوْتِحَلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ .

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو عصر کی نماز کے وقت تک مؤخر کر دیتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترتے اور دونوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد پھر سوار ہوتے تھے۔

## شرح

احناف کے نزدیک نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان کو کوئی ایسی ضرورت پیش ہو کہ جس میں وہ نماز مستحب وقت میں ادا نہ کر سکتا ہو تو عذر کی وجہ سے وہ پہلی نماز کو اس کے آخری وقت میں ادا کرے گا اور دوسری نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرے گا کیونکہ قرآن کی یہ نص ہے۔

”بے شک اہل ایمان پر نماز مخصوص اوقات میں لازم کی گئی ہے۔“

اس لئے اس آیت کے پیش نظر کسی بھی ایک نماز کو کسی دوسری نماز کے وقت میں ادا نہیں کیا جاسکتا۔

آگے آنے والی کئی روایات میں امام نسائی نے یہی حکم بیان کیا ہے۔

586- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ .

585- أخرجه البخاري في تفسير الصلاة، باب ما يؤخر الظهر إلى العصر إذا ارتحل قبل أن تزيغ الشمس (الحديث 1111)، و باب إذا ارتحل بعد ما زاغت الشمس صلى الظهر ثم ركب (الحديث 1112). وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 46 و 47 و 48). وأخرجه مسلم في صلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1218 و 1219). وأخرجه النسائي في التواہب، الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء (الحديث 593) بنحوه . تحفة الاشراف (1515) .

586- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 52 و 53) بنحوه مختصراً . وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1206 و 1208). وأخرجه ابن ماجه في الجامعة الصلاة والسنة فيها، باب الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 1070) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (11320) .

☆ ☆ ابو طفیل عامر بن وائلہ بیان کرتے ہیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا ہے کہ وہ لوگ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو موخر کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر آپ اندر تشریف لے گئے پھر واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی۔

### 43- باب بیان ذلك .

باب: اس کی وضاحت

587- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ قَارُونَ قَالَ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ أَبِيهِ فِي السَّفَرِ وَسَأَلْتَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ فِي سَفَرِهِ فَذَكَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي زُرَاعَةٍ لَهُ أَنَى فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ . فَرَكِبَ فَاسْرَعَ السَّيْرَ إِلَيْهَا حَتَّى إِذَا حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ . فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتَ فَأَقِمْ . فَصَلَّى ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ . فَقَالَ كَفَيْكَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ . ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا اشْتَبَكَ النُّجُومُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتَ فَأَقِمْ . فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْأَمْرُ الَّذِي يَخَافُ فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هَذِهِ الصَّلَاةَ ."

☆ ☆ کثیر نامی راوی بیان کرتے ہیں میں نے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے صاحب زادے سالم سے ان کے والد کی سفر کے دوران نماز کے بارے میں دریافت کیا، ہم نے ان سے یہ بھی دریافت کیا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران نمازیں ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے یہ بات بیان کی:

صفیہ بنت ابوعبید ان کی اہلیہ تھیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھجوایا جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت اپنی زرعی زمینوں پر موجود تھے (پیغام یہ تھا) کہ آج دنیا میں میرا آخری دن ہے اور آخرت کے لیے آج پہلا دن ہے (یعنی میں مرنے والی ہوں) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوئے اور انہوں نے تیزی سے سفر کیا تاکہ وہ صفیہ بنت ابوعبید تک پہنچ سکیں اسی دوران ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا مؤذن نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! نماز کا وقت ہو گیا ہے، لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں دی یہاں تک کہ دونوں نمازوں (یعنی ظہر اور عصر) کے وقت کے درمیان وہ سواری سے اترے اور بولے: تم اقامت کہو جب میں سلام پھیر لوں تو تم پھر اقامت کہنا انہوں نے نماز ادا کی اور پھر سوار ہو گئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو مؤذن نے ان سے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے تو انہوں نے فرمایا: جس طرح تم نے ظہر اور عصر کی نماز میں کیا تھا اسی طرح

587- انصردبہ النسائی، وسیاتی فی المواقیب، الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء (الحديث 596). تحفة الاشراف

کرنا پھر وہ چلتے رہے یہاں تک کہ بہت سے ستارے نمودار ہو گئے تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے مؤذن سے کہا: تم اقامت کہہ دو جب میں سلام پھیر دوں گا تو پھر تم اقامت کہنا انہوں نے نماز ادا کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے ہماری طرف توجہ کی تو بولے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کسی شخص کو کسی ایسی صورت حال کا سامنا ہو کہ اُسے اس کام کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ اس طرح نماز ادا کرے۔“

#### 44- باب الْوَقْتِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمَقِيمُ .

باب: اس وقت کا بیان جس میں مقیم شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر سکتا ہے۔

588- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا آخِرَ الظُّهْرِ وَعَجَلَ العَصْرَ وَآخِرَ المَغْرِبِ وَعَجَلَ العِشَاءَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات ایک ساتھ اور سات رکعات ایک ساتھ (یعنی ظہر اور عصر مغرب اور عشاء کی نماز میں ایک ساتھ) ادا کی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کو موخر کر دیا تھا اور عصر کی نماز کو جلدی ادا کر لیا تھا جبکہ مغرب کی نماز کو موخر کر دیا تھا اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لیا تھا۔

589- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى بِالْبَصْرَةِ الْأُولَى وَالْعَصْرَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَعَلَّ ذَلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْأُولَى وَالْعَصْرَ ثَمَانِ سَجَدَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے بصرہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی ہے ان کے درمیان کوئی (نفل) ادا نہیں کیے پھر مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی ان کے درمیان (کوئی نفل)

588- اخرجہ البخاری فی مواقیت الصلاة، باب تاخیر الظہر الی العصر (الحديث 543) مختصراً . و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضرة (الحديث 56 و 55) مختصراً . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1214) مختصراً . و اخرجہ النسائي فی مواقیت، الوقت الذي يجمع فيه المقيم (الحديث 589) مختصراً، و الحديث عند البخاري في مواقیت الصلاة، باب وقت المغرب (الحديث 562)، و في التهجد، باب من لم يعطع بعد المكتوبة (الحديث 1174) . و النسائي في مواقیت، الجمع بين الصلاتين في الحضرة (الحديث 602) تحفة الاشراف (5377) .

589- اخرجہ البخاري فی مواقیت الصلاة، باب تاخیر الظہر الی العصر (الحديث 543)، و باب وقت المغرب (الحديث 562) مختصراً، و في التهجد، باب من لم يعطع بعد المكتوبة (الحديث 1174) . و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضرة (الحديث 56 و 55) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1214) . تحفة الاشراف (الحديث 5377) .

نماز) ادا نہیں کی انہوں نے اپنی مصروفیت کی وجہ سے ایسا کیا۔  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات ایک ساتھ ادا کی تھیں ان کے درمیان کوئی نماز نہیں تھی (یعنی کوئی نفل نماز ادا نہیں کی تھی)۔

#### 45- باب الْوَقْتِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمَسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .

باب: اس وقت کا بیان جس میں مسافر شخص مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا

590- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ - قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْحِمَى فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هَبْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتَّى ذَهَبَ بَيَاضُ الْأُفُقِ وَفَحَمَةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ عَلَى إِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

☆☆ اسماعیل بن عبدالرحمن قریش سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چراگاہ کی طرف گیا جب سورج غروب ہو گیا تو مجھے ان سے یہ کہتے ہوئے جھجک محسوس ہوئی کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے وہ چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفیدی بھی رخصت ہو گئی اور رات کی ابتدائی سیاہی بھی رخصت ہو گئی تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے مغرب کی نماز کی تین رکعات ادا کیں اور پھر اس کے فوراً بعد (عشاء کی) دو رکعات ادا کیں پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

591- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ ح وَأَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعَجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ اُسے اور عشاء کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

592- أَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِيَّاهِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِسَرَفٍ .

590- انفرادہ النسائي . تحفة الاشراف (6649) .

591- آخره البخاري في تقصير الصلاة، باب يصلي المغرب ثلاثاً في السفر (الحديث 1091) و باب هل يؤذن او يقيم اذا جمع بين المغرب و

العشاء (الحديث 1109) مطولاً . تحفة الاشراف (6844) .

592- آخره ابو داود في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1215) . تحفة الاشراف (2937) .

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سورج غروب ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ میں موجود تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سرف" کے مقام پر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

593 - أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرِو قَالَ أَلْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ لِيَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ .

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ اسے اور عشاء کی نماز کو اس وقت ادا کرتے تھے جب شفق غروب ہو چکی ہوتی تھی۔

594 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ يُرِيدُ أَرْضًا لَهُ فَأَتَاهُ ابْنُ فَقَالَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لَمَّا بِهَا فَانظُرْ أَنْ تَدْرِكَهَا . فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُسَافِرُهُ وَعَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ وَكَانَ عَهْدِي بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَرَحِمُكَ اللَّهُ . فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ فِي الْخِرِّ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هَكَذَا .

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا وہ اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور انہیں یہ بتایا (کہ ان کی اہلیہ) صفیہ بنت ابوعبید کی طبیعت بہت خراب ہے آپ کوشش کریں کہ ان تک پہنچ جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تیزی سے روانہ ہوئے ان کے ساتھ قریش سے تعلق رکھنے والا ایک فرد بھی تھا جو ان کے ساتھ سفر کر رہا تھا (سفر کے دوران) سورج غروب ہو گیا، لیکن انہوں نے مغرب کی نماز ادا نہیں کی، میں بڑے عرصے سے ان کے ساتھ تھا وہ نماز بڑی باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے جب انہوں نے اس میں تاخیر کی تو میں نے ان سے کہا: جناب! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ انہوں نے میری طرف توجہ کی، لیکن کوئی جواب نہیں دیا اور چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کا وقت قریب آ گیا تو وہ سواری سے اترے انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے عشاء کے

593- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب جاز الجمع بین الصلاتین فی السفر (الحديث 48) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب الجمع بین الصلاتین (الحديث 1219) . والحديث عند: تقدم فی الموائت، الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر و العصر (الحديث 585) . تحفة الاشراف (1515) .

594- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب الجمع بین الصلاتین (الحديث 1213) بمعناه . تحفة الاشراف (7759) .

لیے اقامت کہی تھی کہ شفق بھی غروب ہوگئی تو انہوں نے ہمیں وہ نماز بھی پڑھادی پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

595 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَلْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَارَ بِنَا حَتَّى أَمْسَيْنَا فَظَنْنَا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلَاةُ . فَسَكَتَ وَسَارَ حَتَّى كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هَكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ سے آرہے تھے جب وہ رات آئی تو انہوں نے ہمارے ساتھ تیزی سے سفر کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ شام ہوگئی ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ نماز بھول گئے ہیں ہم نے ان سے کہا: جناب! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ وہ خاموش رہے اور چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کے قریب تھی تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی پھر شفق غروب ہوگئی تو انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ اسی طرح کیا تھا (اس وقت) جب نبی اکرم ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا۔

596 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ قَارُونَ قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا إِلَّا يَجْمَعُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيَّةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ . فَرَكِبَ وَأَنَا مَعَهُ فَاسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى حَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ . فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ اأَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ فَأَقِمْ مَكَانَكَ . فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى العَصْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَاسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ . فَقَالَ كِفْعَلِكَ الْأَوَّلِ . فَسَارَ حَتَّى إِذَا اشْتَبَكَ النُّجُومُ نَزَلَ فَقَالَ اأَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ . فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تَلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ أَمْرٌ يَخْشَى فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هَذِهِ الصَّلَاةَ ."

☆☆ کثیر نامی راوی بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے سالم سے سفر کے دوران نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا، ہم نے کہا: کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا: نہیں! وہ صرف مزدلفہ میں ایسا کیا کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ صفیہ نے انہیں یہ پیغام بھیجا تھا

کہ میں اس وقت دنیاوی زندگی کے آخری دن میں ہوں اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں (یعنی میں مرنے والی ہوں) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، انہوں نے تیزی سے سفر کیا، یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے ان سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! نماز کا وقت ہو گیا ہے، لیکن وہ چلتے رہے، یہاں تک کہ دو نمازوں کے وقت کے درمیان میں سواری سے اترے، انہوں نے مؤذن سے کہا: تم اقامت کہو، پھر جب میں ظہر کی نماز پڑھ کر سلام پھیروں گا تو تم پھر اسی جگہ اقامت کہہ دینا، اس نے اقامت کہی تو انہوں نے ظہر کی دو رکعات ادا کیں، جب انہوں نے سلام پھیرا تو مؤذن نے پھر اقامت کہی، انہوں نے وہیں عصر کی نماز کی دو رکعات بھی ادا کر لیں، پھر سوار ہوئے اور تیزی سے چلتے رہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، مؤذن نے ان سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! نماز کا وقت ہو گیا ہے، تو انہوں نے فرمایا: تم نے پہلے کی طرح کرنا ہے، پھر وہ چلتے رہے، یہاں تک کہ بہت سے ستارے جگمگانے لگے تو وہ سواری سے اترے اور بولے: تم اقامت کہو، جب میں سلام پھیروں گا تو تم پھر اقامت کہنا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی تین رکعات ادا کیں، پھر مؤذن نے اقامت اسی جگہ پر کہی، انہوں نے عشاء کی نماز بھی ادا کی، پھر انہوں نے ایک مرتبہ سامنے کی طرف سلام پھیرا، پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کسی شخص کو کوئی ایسا ضروری کام ہو جس کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ اس طرح نماز ادا کرے۔“

#### 46 - باب الْحَالِ الَّتِي يُجْمَعُ فِيهَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ .

باب: اس حالت کا بیان جس میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاسکتی ہیں

597 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

598 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَوْ حَزَبَهُ أَمْرٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ

وَالْعِشَاءِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

کوئی انتہائی ضرورت پیش آجاتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

597- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 42). تحفة الاشراف (8383) .

598- انفرده النسائي . تحفة الاشراف (8505) .

599 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ



رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .

☆☆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیا کرتے تھے۔

#### 47- باب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ .

باب: حضر کی حالت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

600- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی جبکہ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی اور کسی خوف کے بغیر اور سفر کی حالت کے علاوہ ادا کی تھی۔

601- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ - وَاسْمُهُ عَزْرَوَانٌ - قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالْمَدِينَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ . قِيلَ لَهُ لِمَ قَالَ لِتَلَّا يَكُونُ عَلَى أُمَّتِهِ حَرَجٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں آپ ﷺ نے ظہر اور عصر ایک ساتھ ادا کی تھیں اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ ادا کی تھیں اور کسی خوف کے بغیر اور بارش کے موسم کے علاوہ (اکٹھی ادا کی تھیں)۔

ان سے دریافت کیا گیا: ایسا کس لیے کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس لیے تاکہ آپ ﷺ کی امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

602- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں آٹھ رکعات ایک

599- اخرجہ البخاری فی تفسیر الصلاة، باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء (الحديث 1106) . و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر (الحديث 44) . تحفة الاشراف (6822) .

600- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر (الحديث 49 و 50) . والحديث عند: مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر (الحديث 51) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب الجمع بین الصلاتین (الحديث 1210) . تحفة الاشراف (5608) .

601- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر (الحديث 54) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب الجمع بین الصلاتین (الحديث 1211) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الجمع بین الصلاتین فی الحضر (الحديث 187) . تحفة الاشراف (5474) .

602- تقدم فی المواقیت، الوقت الذي يجمع فيه المقيم (الحديث 588) .

ساتھ (یعنی ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ) اور سات رکعات ایک ساتھ (یعنی مغرب اور عشاء کی ایک ساتھ) ادا کی ہیں۔

## 48 - باب الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ .

باب: عرفہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا

603 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمْرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقُصَاةِ فُرِحِلَتْ لَهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ يَلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے، آپ ﷺ عرفہ تشریف لے آئے، آپ ﷺ اس خیمے تک پہنچے جو وادی نمرہ میں آپ ﷺ کے لیے نصب کیا گیا تھا، وہاں آپ ﷺ سواری سے اترے یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت آپ کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھی گئی (آپ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے) یہاں تک کہ وادی کے درمیان میں آگئے، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر انہوں نے اقامت کہی، پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی، نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کوئی اور نماز ادا نہیں کی۔

## 49 - باب الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُرْدَلِفَةِ .

باب: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا

604 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عِدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُرْدَلِفَةِ جَمِيعًا .

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

603- انفرديه النسائي، و سياتي في الاذان، الاذان لمن يجمع بين الصلاتين في وقت الاولى منهما (الحديث 654). تحفة الاشراف (2629).

604- اخرجه البخاري في الحج، باب من جمع بينهما و لم يتطوع (الحديث 1674) بنحوه، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4414). و اخرجه مسلم في الحج، باب الاضافة من عرفات الى المزدلفة، و استحباب صلاتي المغرب و العشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 285). و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة (الحديث 3026) بنحوه مختصراً. و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الجمع بين الصلاتين يجمع (الحديث 3020). تحفة الاشراف (3465).

## شرح

اس بات پر فقہاء کے مابین اتفاق پایا جاتا ہے کہ حاجی شخص مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا تاہم ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرنے کے طریقے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔  
فقہائے احناف اور سفیان ثوری رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل ہیں حاجی شخص عرفہ میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ دو نمازیں ظہر و عصر ایک ساتھ ادا کر سکتا ہے جبکہ مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا۔

اگر کوئی شخص ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا کر لیتا ہے تو وہ عشاء کی نماز کے لئے نئے سرے سے اقامت کہے گا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرفہ میں حاجی ہر نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے گا۔ اس طرح مزدلفہ میں بھی ایسا ہی کرے گا۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حاجی شخص عرفہ میں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا جبکہ مزدلفہ میں صرف دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا۔

605 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا آتَى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هَذَا .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں میں اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا جب وہ عرفات سے روانہ ہوئے وہ مزدلفہ پہنچے تو انہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے بتایا: اس جگہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

606 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھی۔

607 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

605- تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (480) .

606- أخرجه مسلم في الحج، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة، واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعاً بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 286) . وأخرجه أبو داود في المناسك (الحج)، باب الصلاة بجمع (الحديث 1682) بنحوه . وأخرجه مسلم في الحج، باب استحباب زيادة

607- أخرجه البخاري في الحج، باب متى يصلي الفجر بجمع (الحديث 1682) بنحوه . وأخرجه مسلم في الحج، باب استحباب زيادة

التغليس بصلاة الصبح يوم النحر بالمزدلفة، والمباغة فيه بعد تحقق طلوع الفجر (الحديث 292) بنحوه . وأبو داود في المناسك (الحج)،

باب الصلاة بجمع (الحديث 1934) بنحوه . وأخرجه النسائي في مناسك الحج، الجمع بين الظهر والعصر بمرفة (الحديث 3010) مختصراً . والجمع بين الصلوتين بالمزدلفة (3027) مختصراً . والوقت الذي يصلي فيه الصبح بالمزدلفة (الحديث 3038) . تحفة

الإشراف (9384) .

قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ إِلَّا جَمَعَ وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا .  
 ☆ ☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، صرف مزدلفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں اور اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز اس کے (عام معمول کے) وقت سے پہلے ادا کی۔

## 50 - باب كَيْفَ الْجَمْعُ .

باب: دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا طریقہ

608 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا آتَى الشَّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ الْمَاءِ قَالَ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا . فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ .  
 فَقَالَ "الصَّلَاةُ أَمَامَكَ . " فَلَمَّا آتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ سے روانہ ہونے کے وقت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کے پاس آئے تو آپ سواری سے اترے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا (یہاں راوی نے پانی بہانے کے الفاظ استعمال نہیں کیے ہیں)۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے برتن میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی بہایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر سا وضو کیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: نماز! (آپ یہیں ادا کریں گے؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہوگی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لائے تو وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر لوگوں نے اپنے پالان (سواریوں سے اتار لیے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

## 51 - باب فَضْلِ الصَّلَاةِ لِمَوَاقِئِهَا .

باب: نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنے کی فضیلت

609 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ الْعُزَّارِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

608- انفرديه النسائي . تحفة الاشراف (97) .

609- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة ، باب فضل الصلاة لوقتها (الحديث 527) ، وفي الجهاد والسير باب فضل الجهاد والسير (الحديث 2782) ، وفي الادب ، باب البر والصلة (الحديث 5970) ، وفي التوحيد ، باب وسمى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة عملاً (الحديث 7534) . واخرجه مسلم في الايمان ، باب بيان كون الايمان بالله تعالى افضل الاعمال (الحديث 137 و 138 و 139 و 140) . واخرجه الترمذي في الصلاة ، باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل (الحديث 173) . واخرجه النسائي في المواقيت ، فضل الصلاة لمواقئها (الحديث 610) . تحفة الاشراف (92 و 92) .

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ "الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

☆☆ شیخ ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں اس گھر کے مالک (انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی) نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔"

610- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ "إِقَامُ الصَّلَاةِ لَوْ قُتِلَ فِيهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔"

611- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَعَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عَمْرٍو بْنِ شُرْحَبِيلَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أوترُ . قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ الْأَذَانِ وَتَرُّ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْإِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى . وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى .

☆☆ ابراہیم بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں موجود تھے نماز کے لیے اقامت کہی گئی لوگ ان کا انتظار کرنے لگے (جب وہ آئے تو انہوں نے وضاحت) میں وتر ادا کر رہا تھا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ سے سوال کیا گیا، کہ کیا اذان کے بعد وتر ادا کیے جاسکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

(انہوں نے مزید وضاحت کی:) اقامت کے بعد بھی ادا کیے جاسکتے ہیں، پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے سے پہلے سو گئے تھے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج نکلنے کے بعد نماز ادا کی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ یحییٰ نامی راوی کے ہیں

610- تقدم في المواقيت، فضل الصلاة لمواقيتها (الحديث 609).

611- انفرديه النسائي، و سياتي في قيام الليل و تطوع النهار، الوتر بعد الاذان (الحديث 1684). تحفة الاشراف (9481).

## 52- باب فِيمَنْ نَسِيَ صَلَاةً .

باب: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے، اُسے کیا کرنا چاہیے؟

612- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا .“

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص نماز بھول جائے وہ اسے اسی وقت ادا کرے جب اسے وہ یاد آ جائے۔“

## شرح

جب کوئی شخص کسی نماز کو اس کے مخصوص شرعی وقت میں کسی شرعی عذر کی وجہ سے ادا نہیں کر پاتا تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ شرعی عذر میں دشمن کا خوف، دائی کے لئے بچے کی موت کا خوف یا بچے کی ماں کا خوف وغیرہ جیسی صورت حال شامل ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر نمازوں کو تاخیر سے ادا کیا تھا۔ اس کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں ہے۔

جب کوئی شخص کسی نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا نہ کر پائے تو اس پر اس کی قضا کرنا لازم ہوگا اور کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا۔ اس پر قضاء پڑھنا بھی لازم ہوگا۔

اس لئے جو شخص نیند کی وجہ سے یا بھولنے کی وجہ سے نماز ادا نہ کر سکا ہو اس کی نماز قضا ہوگئی ہے اور اس پر اس کی قضا ادا کرنا لازم ہوگا۔

## فوت شدہ نمازوں کو قضاء کرنا

## قضا کا لازم ہونا

مسئلہ: ہر وہ نماز جو اپنے وقت میں واجب ہو جانے کے بعد اُس وقت میں ادا نہ کی جاسکے اُس کی قضاء لازم ہوگی خواہ آدمی نے جان بوجھ کر اُسے چھوڑا ہو یا بھول کر چھوڑ دیا ہو خواہ اس کی وجہ سویا رہنا ہو یا کوئی اور ہو خواہ فوت شدہ نمازوں کی تعداد زیادہ ہو یا ان کی تعداد کم ہو البتہ مجنون شخص پر اُس کی جنون کی حالت کے دوران قضاء ہونے والی نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی کیونکہ اس صورت میں اُس کی عقل رخصت ہو چکی تھی اسی طرح مرتد شخص کے مرتد رہنے کے زمانے کے دوران فوت ہو جانے والی نمازوں کی قضاء اُس پر لازم نہیں ہوگی اسی طرح جو مسلمان دارالحرب میں اسلام قبول کرتا ہے اور ایک مدت تک وہ

612- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة و استحباب تعجيل قضاها (الحديث 314). و اخرجہ الترمذی فی

الصلاة، باب ما جاء فی الرجل ينسى الصلاة (الحديث 178). و اخرجہ ابن ماجه فی الصلاة، باب من نام عن الصلاة ونسيها (الحديث

اسلام کی تعلیمات سے آگاہ نہیں ہوتا اور اُسے یہ نہیں پتہ چلتا کہ اُس پر نماز فرض ہو چکی ہے (تو جب تک) اُسے علم نہیں ہوا، اُس سے پہلے کی نمازوں کی قضاء اُس پر لازم نہیں ہوگی، اسی طرح بے ہوش شخص پر فوت شدہ نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی، جو بیمار اشارے کے ذریعے نماز ادا نہیں کر سکتا، اس بیماری کے دوران اُس کی جو نمازیں رہ جاتی ہیں اُن کی قضاء لازم نہیں ہوگی، لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ اُس کی یہ حالت ایک دن اور ایک رات سے زیادہ ہونی چاہیے۔

### قضاء میں ترتیب کا حکم

مسئلہ: اس بارے میں حکم یہ ہے کہ فوت شدہ نماز کو اسی طریقے سے ادا کیا جائے گا جس صورت میں وہ فوت ہوئی تھی، البتہ عذر اور ضرورت کا حکم مختلف ہے، اس لیے مسافر سفر کے دوران، حضر میں قضاء ہونے والی نمازوں کی پوری چار رکعات پڑھے گا اور مقیم اقامت کے دوران سفر کے دوران فوت ہونے والی نمازوں کی دو رکعات ادا کرے گا۔

مسئلہ: فرض نماز کی قضاء فرض ہے واجب کی واجب ہے اور سنت کی سنت ہے۔

مسئلہ: قضاء نماز کے لیے کوئی متعین وقت نہیں ہے، بلکہ تمام اوقات میں انہیں ادا کیا جاسکتا ہے، البتہ تین اوقات میں ادا نہیں کیا جاسکتا۔ سورج نکلنے کے وقت، زوال کے وقت اور سورج غروب ہونے کے وقت کیونکہ ان اوقات میں کوئی بھی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (بخاری)

مسئلہ: ایک شخص نے نماز ادا کی، پھر وہ مرتد ہو گیا، پھر اُس نے اسی نماز کے وقت کے دوران دوبارہ اسلام قبول کر لیا تو وہ اُس نماز کو دوبارہ ادا کرے گا۔ (کافی)

مسئلہ: بچہ عشاء کی نماز پڑھ کر سویا، پھر اُسے احتلام ہو گیا اور صبح صادق ہونے سے پہلے اُسے اس بارے میں پتہ چل گیا تو اب وہ عشاء کی نماز کی قضاء کرے گا، اس کے برعکس اگر بچی صبح صادق ہونے سے پہلے حیض کے ذریعے بالغ ہو جاتی ہے، تو اب اُس پر عشاء کی قضاء لازم نہیں ہوگی، اس کی وجہ یہ ہے کہ حیض جب وجوب پر طاری ہوتا ہے تو وجوب کو ساقط کر دیتا ہے، تو جب وہ وجوب کے ساتھ ملا ہوا ہو تو پھر تو اُسے بدرجہ اولیٰ روک دینا چاہیے، لیکن اگر وہ بچی سال کے اعتبار سے بالغ ہوتی ہے، تو اب اُس پر عشاء کی نماز لازم ہوگی۔

مسئلہ: لیکن احتلام کی وجہ سے بالغ ہونے والے لڑکے کو اگر صبح صادق سے پہلے احتلام کا پتہ نہیں چلتا تو ایک قول کے مطابق وہ پھر بھی عشاء کی قضاء کرے گا۔ (محیط نحس)

مسئلہ: یہی قول مختار ہے۔ (قاضی خان)

### باجماعت قضاء میں جہر کا حکم

مسئلہ: اگر قضاء شدہ نماز کو باجماعت ادا کیا جاتا ہے اور قضاء ہونے والی نماز جہری تھی تو امام کو چاہیے کہ وہ بلند آواز میں قرأت کرے، لیکن جب کوئی شخص تنہا قضاء نماز ادا کرتا ہے تو اب اُسے اختیار ہے، اگر وہ چاہے تو بلند آواز میں قرأت کرے اور اگر چاہے تو پست آواز میں قرأت کرے، تاہم بلند آواز میں قرأت کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے، جیسا کہ وہ نماز اگر اُس کے

مخصوص وقت میں ادا کی جاتی تو جہری نماز میں بلند آواز میں قرأت زیادہ فضیلت رکھتی، لیکن جن نمازوں میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے وہ لازمی طور پر پست آواز میں قرأت کرے گا۔ امام کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ (ظہیر یہ)

مسئلہ: فوت شدہ نماز اور وقتی نماز کے درمیان ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (کانی)

مسئلہ: یہاں تک کہ فوت شدہ نماز کو قضاء کرنے سے پہلے اُس وقت کی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: فرض اور وتر کے درمیان بھی یہی حکم ہوگا۔ (شرح دقاییہ)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص فجر کی نماز ادا کر لیتا ہے اُسے یہ بات یاد ہے کہ اُس نے وتر ادا نہیں کیے ہیں تو اُس کی فجر کی نماز امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر نوافل ادا کرنے کے دوران اُسے فوت شدہ نماز یاد آ جاتی ہے تو اُس کے نوافل فاسد نہیں ہوں گے، کیونکہ فرائض میں ترتیب کا خیال رکھنا قیاس کے خلاف حکم کے طور پر واجب ہے اُس لیے کوئی دوسری صورت اس کے ساتھ لاحق نہیں ہوگی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: بھولنے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے اور اُس صورت میں بھی ساقط ہو جاتا ہے جس میں بھولنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی فوت شدہ نماز کو بھول جاتا ہے اور اُس وقت کی نماز ادا کر لیتا ہے پھر اُسے فوت شدہ نماز یاد آ جاتی ہے تو اُس وقت کی نماز ادا شمار ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر جمعہ کی نماز ادا کرنے والے شخص کو یہ بات یاد آتی ہے کہ اُس کے ذمے تو فجر کی نماز بھی باقی ہے تو اگر صورت حال ایسی ہو کہ اگر وہ جمعے کی نماز کو چھوڑ کر فجر کی نماز ادا کرنے میں مشغول ہوتا ہے تو جمعے کی نماز فوت ہو جائے گی، لیکن جمعے کا وقت باقی رہے گا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ جمعے کو درمیان میں چھوڑ دے گا اور فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد پھر ظہر کی نماز ادا کرے گا۔

مسئلہ: جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ جمعے کی نماز کو مکمل کرے گا اور اگر صورت حال ایسی ہو کہ اگر وہ فجر کی قضاء ادا کر لے تو بعد میں امام کے ساتھ جمعہ بھی پڑھ سکتا ہے تو پھر اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ پہلے فجر کی نماز ادا کرے گا اور اگر صورت حال ایسی ہو کہ اگر وہ جمعہ درمیان میں چھوڑ کر فجر کی پڑھنی شروع کر دیتا ہے تو وقت بھی نکل جائے گا تو اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ پھر وہ جمعے کی نماز ادا کر لے گا اُس کے بعد فجر کی نماز ادا کرے گا۔ (سراج الوہاب)

وقت کی تنگی کا حکم

مسئلہ: وقت کی تنگی کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: وقت کے تنگ ہونے کی وضاحت یہ ہے کہ اتنا وقت باقی رہ گیا ہو جس میں اُس وقت کی نماز اور فوت شدہ نماز

دونوں کو ایک ساتھ ادا نہ کیا جاسکے۔ (تمیین)



مسئلہ: ان نمازوں کو ادا کرتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھا جائے گا، اگرچہ وقتی نماز کو افضل طریقے سے ادا نہ کیا جاسکے، جیسے وقت اتنا تنگ ہے کہ اُس میں وقتی نماز کو صرف مختصر طور پر تھوڑی قرأت کر کے ادا کیا جاسکتا ہے، تو ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہو گا اور کم از کم جس طریقے سے نماز ادا ہو جاتی ہے، اُس کے مطابق نماز کو ادا کر لیا جائے گا۔ (تمرناشی)

مسئلہ: وقت کی تنگی کا اعتبار نماز شروع کرنے کے وقت ہوگا۔ (تبيين)

مسئلہ: اگر قضاء شدہ نمازیں ایک سے زیادہ ہوں اور موجودہ نماز کے وقت میں صرف اتنی گنجائش ہو کہ اُس وقت کے فرض کے ساتھ قضاء شدہ نمازوں میں سے کوئی ایک پڑھی جاسکتی ہے، ساری نہیں پڑھی جاسکتیں تو جب تک اُس ایک نماز کو نہیں پڑھے گا، اُس وقت تک اُس وقت کی نماز جائز نہیں ہوگی، لہذا اگر فجر کے وقت اُسے یاد آتا ہے کہ عشاء اور وتر کی نماز رہ گئی تھی اور اُس وقت صرف پانچ رکعات ادا کرنے کی گنجائش ہو، تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق وہ شخص پہلے وتر کی قضاء پڑھے گا اور پھر فجر کی نماز پڑھے گا، اُس کے بعد سورج طلوع ہونے کے بعد عشاء کی قضاء کرے گا۔ اسی طرح اگر عصر کے وقت یہ یاد آیا کہ اُس نے فجر اور ظہر کی نماز نہیں پڑھی تھی اور اُس وقت صرف آٹھ رکعات ادا کرنے کی گنجائش ہو، تو اُسے چاہیے کہ پہلے ظہر کی قضاء کرے، پھر عصر کی نماز پڑھے، اور اگر اُس وقت چھ رکعات سے زیادہ کی گنجائش نہ ہو، تو اُسے چاہیے کہ پہلے فجر کی نماز ادا کر لے اور پھر اُس کے بعد عصر کی نماز پڑھے، ظہر کی نماز کو بعد میں قضاء کرے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: عصر کی نماز کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آخری وقت کا اعتبار ہوگا۔

(تبيين)

مسئلہ: اگر عصر کا صرف اتنا مستحب وقت باقی ہو جس میں ظہر ادا کرنے کی گنجائش نہ ہو، تو اس بات پر اتفاق ہے کہ ترتیب کا حکم ساقط ہو جائے گا۔ (تبيين)

مسئلہ: وقت کے تنگ ہونے کی وجہ سے جب ترتیب ساقط ہو جائے تو وقت گزر جانے کے بعد صحیح قول کے مطابق ترتیب کا حکم دوبارہ واپس نہیں آتا، یہی وجہ ہے کہ اگر وقت کی نماز پڑھنے کے دوران وقت گزر گیا تو صحیح قول کے مطابق وہ نماز فاسد نہیں ہوگی اور صحیح قول کے مطابق وہ نماز ادا شمار ہوگی، قضاء شمار نہیں ہوگی۔ (زاہدی)

مسئلہ: قضاء نماز کو بھول جانے کی صورت میں جب تک آدمی اُسے بھولا رہتا ہے، اُس وقت تک ترتیب کا حکم ظاہر نہیں ہوتا اور جب قضاء نماز یاد آ جاتی ہے، تو ترتیب بھی لازم ہو جاتی ہے۔ (تاتارخانیہ)

تعداد میں اضافے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہونا

مسئلہ: جب قضاء نمازوں کی تعداد زیادہ ہو جائے تو ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (میط سرحی)

مسئلہ: زیادہ ہونے کی حد یہ ہے کہ انسان کی چھ نمازیں قضاء ہو چکی ہوں اور چھٹی نماز کا وقت بھی ختم ہو جائے جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے کہ چھٹی نماز کا وقت جیسے ہی شروع ہوگا تو ترتیب کا حکم ساقط ہو جائے گا، تاہم پہلا قول صحیح

مسئلہ: اس بارے میں اس بات کا اعتبار ہوگا کہ مسلسل چھ نمازیں قضاء ہو جاتی ہیں اگرچہ بعد میں وہ نمازیں اپنے اوقات میں ادا کرتا رہے۔ بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ چھ متفرق نمازیں بھی جمع ہو جائیں تو بھی ترتیب کا حکم باقی رہے گا اس اختلاف کا فائدہ اس صورت میں ظاہر ہوگا جب کوئی شخص تین نمازیں چھوڑ دیتا ہے مثال کے طور پر ایک دن کی ظہر کی ایک دن کی عصر کی اور ایک دن کی مغرب کی نماز نہیں پڑھتا اور یہ پتہ نہیں ہے کہ ان میں سے کون سی نماز پہلے ہے تو پہلے قول کے مطابق ترتیب ساقط ہو جائے گی کیونکہ قضاء نمازوں کے درمیان میں بہت سا وقت ہے جبکہ دوسرے قول کے مطابق ترتیب ساقط نہیں ہوگی کیونکہ اس قول کے مطابق چھ نمازیں اکٹھی ہونی چاہئیں صرف اسی بات کا اعتبار کیا جائے گا تاہم پہلا قول صحیح ہے۔

(تیسرا)

مسئلہ: کئی نمازیں ہو جانے کی وجہ سے جس طرح ادا میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اسی طرح قضاء میں بھی ترتیب ساقط ہو جائے گی اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک مہینے کی نمازیں نہیں پڑھیں اور وہ قضاء کرتے ہوئے پہلے صرف فجر کی تین نمازیں پڑھ لیتا ہے پھر ظہر کی نماز میں مرتبہ پڑھتا ہے تو یہ صحیح ہوگا۔ (محیط حسنی)

مسئلہ: جب کسی شخص کی کئی نمازیں قضاء ہو چکی تھیں پھر وہ انہیں ادا کرتا رہا یہاں تک کہ چھ سے کم نمازیں باقی رہ گئیں تو صحیح قول کے مطابق ترتیب کا حکم واپس نہیں آتا۔ (خلاصہ)

### فوت شدہ نمازوں کی دو اقسام

مسئلہ: فوت شدہ نمازوں کی دو قسمیں ہیں: قدیم اور جدید (یعنی پرانی اور نئی)۔

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ نئی قضاء شدہ نمازوں میں ترتیب کا حکم ساقط ہو جائے گا البتہ پرانی نمازوں میں مشائخ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص ایک مہینے کی نمازیں چھوڑ دیتا ہے پھر وہ باقاعدگی سے نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے لیکن ان نمازوں کی قضاء ادا نہیں کرتا پھر اس کی ایک نماز رہ جاتی ہے تو اب اسے نئی قضاء ہونے والی نماز یاد ہے اس کے باوجود اگر وہ پرانی قضاء نماز پڑھ لیتا ہے تو بعض فقہاء کے نزدیک یہ نماز جائز ہی نہیں ہوگی جبکہ بعض فقہاء کے نزدیک جائز ہوگی اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو قضاء نماز یاد آتی ہے اور وہ قضاء ادا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے لیکن اس کے باوجود ادا نہیں کرتا تو ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ جس وقت قضاء نماز یاد آتی ہے اسی وقت اسے ادا کرنے کا حکم ہے اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی بھی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنا حرام ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی شخص کی کوئی نماز قضاء نہیں ہوئی اور وہ احتیاط کے طور پر قضاء نمازیں بھی ساتھ ادا کرتا رہتا ہے تو اگر وہ اس نیت سے ادا کرتا ہے کہ سابقہ نمازوں میں جو کمی رہ گئی تھی یا جو کراہت رہ گئی تھی اس کی وجہ سے یہ بہتر ہو جائے تو ٹھیک ہے لیکن اگر وہ اس طرح نہیں کرتا تو پھر اسے قضاء نہیں کرنی چاہیے اور ان نمازوں کو فجر یا عصر کے بعد ادا نہیں کرنا چاہیے۔ (مضمرات)

مسئلہ: قضاء نماز کی تمام رکعات میں سورہ فاتحہ ایک سورت کے ساتھ پڑھے گا۔ (ظہیر)

مسئلہ: جو شخص نمازوں کی قضاء ادا کرتا ہے وہ وتر کی بھی قضاء ادا کرے گا۔

مسئلہ: قضاء نماز پڑھنا نفل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے تاہم مشہور سنتیں چاشت کی نماز، صلوٰۃ التبیح اور وہ نمازیں جن کا تذکرہ احادیث میں ہے انہیں نفل کی نیت سے پڑھا جائے گا اس کے علاوہ تمام نمازوں کو قضاء کی نیت سے پڑھا جائے گا۔

(مضمرات)

مسئلہ: قضاء نماز مسجد میں ادا نہیں کرنی چاہیے بلکہ اُسے اپنے گھر میں پڑھنا چاہیے۔ (الوجیز از کردری)

دوسرے کے حصے کی قضاء نمازیں پڑھنے کا حکم؟

مسئلہ: اگر باپ اپنے بیٹے کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم میری طرف سے نمازوں اور روزوں کی قضاء کر لو تو ہمارے نزدیک یہ جائز نہیں ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اُس کے ذمے قضاء نمازیں ہوں اور وہ اپنی نمازوں کا کفارہ ادا کرنے کی وصیت کر دے تو اُس کے ایک تہائی مال میں سے ہر نماز کے عوض میں اناج کا نصف صاع اور ہر وتر کے عوض میں بھی نصف صاع دیا جائے گا، اسی طرح ہر روزے کے عوض میں نصف صاع دیا جائے گا، اگر اُس نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تو اُس کے ورثاء نصف صاع گیبوں کا کسی مسکین کو دیں گے، پھر وہ مسکین اُس کے ورثاء کو دیدے گا، پھر وہ مسکین کو دیں گے اور اسی طرح (حیلے کے طور پر) اپنا کفارہ پورا کر لیں گے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر ورثاء کو وصیت نہیں کی گئی تھی لیکن کسی وارث نے اپنی طرف سے میت کے ساتھ بھلائی کرنا چاہی تو ایسا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: جو شخص جان بوجھ کر نماز ادا نہ کرتا ہو، اُس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ (کافی)

...—...—...—...

### 53 - باب فِيمَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ .

باب: جو شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے (اُسے کیا کرنا چاہیے؟)

613 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْأَخْوَلُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا قَالَ "كَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا."

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نماز کے وقت

سویا رہ جاتا ہے یا نماز سے غافل رہتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس کا کفارہ یہی ہے کہ جیسے ہی اُسے وہ یاد آئے اسے ادا کر لے"

614 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ "أِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا ."

☆ ☆ عبد اللہ بن رباح نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ (بعض اوقات) وہ لوگ نماز کے وقت سوئے رہ جاتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "نیند میں کوتاہی نہیں ہوتی، کوتاہی بیداری کے عالم میں ہوتی ہے جب کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا نماز کے وقت سویا رہ جائے تو جیسے ہی اُسے نماز یاد آئے وہ اُسے ادا کر لے۔"

615 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِيمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْآخَرَى حِينَ يَنْتَبَهُ لَهَا ."

☆ ☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "نیند کے دوران کوتاہی نہیں ہوتی، کوتاہی اس شخص کی ہوتی ہے جو نماز ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آ جاتا ہے حالانکہ وہ بیدار ہوتا ہے۔"

## 54 - بَابِ إِعَادَةِ مَا نَامَ عَنْهُ مِنَ الصَّلَاةِ لَوْ قَتِيهَا مِنَ الْغَدِ .

باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے اس کا اگلے دن اسی نماز کے وقت میں اس نماز کو ادا کرنا

616 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّانِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلْيَصِلْهَا أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَدِ لَوْ قَتِيهَا ."

☆ ☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نماز کے وقت سوئے رہ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"آدمی کو چاہیے کہ ایسی صورت حال میں وہ اگلے دن اسی نماز کے مخصوص وقت میں اُسے ادا کرے۔"

617 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَغْلِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ

614- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب في من نام عن الصلاة أو نسيها (الحديث 441) مختصراً. و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في

النوم عن الصلاة (الحديث 177). و أخرجه النسائي في المواقيت فيمن نام عن صلاة (الحديث 615). تحفة الأشراف (16085).

615- تقدم في المواقيت، فيمن نام عن صلاة (الحديث 614).

616- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (12093).

617- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (13243).

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا نَسِيتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ إِذَا ذَكَرْتَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (اقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) . قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا بِهِ يَعْلَى مُخْتَصَرًا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جب تم نماز کو بھول جاؤ تو جیسے ہی تمہیں یاد آئے تو تم قضاء کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "میرے ذکر کے لیے تم نماز کو قائم کرو۔"

عبدالاعلیٰ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ یعلیٰ نامی راوی نے بعض اوقات اس روایت کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

618 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بِنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيَصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ (اقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جیسے ہی اسے وہ نماز یاد آئے وہ اسے ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔"

619 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيَصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (اقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرِي) . قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ هَكَذَا قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جیسے ہی اسے وہ یاد آئے وہ اس نماز کو ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔"

راوی کہتے ہیں: (میں نے اپنے استاد زہری سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی طرح تلاوت کیا تھا؟ انہوں

نے جواب دیا: جی ہاں!

## 55 - باب كَيْفَ يُقْضَى الْفَائِتُ مِنَ الصَّلَاةِ .

باب: فوت شدہ نمازوں کو کیسے ادا کیا جائے؟

620 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ

618- الفردبه النسائي، زسباتي في الموائت، اعاده ما نام عنه من الصلاة لوقتها من الغد (الحديث 619) . تحفة الاشراف (13373) .

619- تقدم في الموائت، اعاده ما نام عنه من الصلاة لوقتها من الغد (الحديث 618) .

620- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (11201) .

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَسْرَيْنَا لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا هُوَ كَاتِبٌ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ :

☆☆ برید بن ابومریم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے، ہم رات کے وقت بھی سفر کرتے رہے، جب صبح قریب ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے پڑاؤ کر لیا، آپ ﷺ سو گئے، لوگ بھی سو گئے، آپ ﷺ سورج کی وجہ سے بیدار ہوئے جو ہم پر طلوع ہو چکا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا، اس نے اذان دی، پھر نبی اکرم ﷺ نے فجر سے پہلے کی دو رکعات (یعنی دو سنتیں) ادا کی، پھر آپ ﷺ کے حکم کے تحت مؤذن نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بتایا: قیامت قائم ہونے تک کیا کچھ ہوگا۔

621 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبْسْنَا عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ "مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، ہم ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا نہیں کر سکے، مجھے اس سے بہت تکلیف ہوئی، میں نے دل میں سوچا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اللہ کی راہ میں (جہاد کر رہے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا:

"اس وقت روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی گروہ اللہ کا ذکر کرنے والا نہیں ہے۔"

622 - أَخْبَرَكَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي

621- أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرجل نفوته الصلوات بايعهن يبتدا (الحديث 179) مختصراً وأخرجه النسائي في الأذان، الاجتزاء لذلك كله باذان واحد، والاقامة لكل واحدة منهما (الحديث 661) مختصراً. والاكفاء بالاقامة لكل صلاة (الحديث 662)، تحفة الاشراف (9633).

هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لِيَأْخُذَ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلٌ حَضَرْنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ." قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأْنَا ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (سفر کے دوران) رات کے وقت پڑاؤ کیا، ہم بیدار نہیں ہوئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ہر شخص اپنی سواری کی لگام کو پکڑے (چل پڑے) کیونکہ یہ ایک ایسا پڑاؤ ہے جس میں شیطان ہمارے پاس آ گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا۔ پھر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آگے جا کر) پانی منگوا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی۔“

623- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَفَرٍ لَهُ "مَنْ يَكْلُونَا اللَّيْلَةَ لَا تَرْقُدْ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ." قَالَ بِلَالٌ أَنَا . فَاسْتَقْبَلَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ فَضْرِبَ عَلَى أذَانِهِمْ حَتَّى أَيَقْظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ "تَوَضَّؤُوا." ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتِي الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوْا الْفَجْرَ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران ارشاد فرمایا:

”آج رات کون ہماری نگرانی کرے گا؟ ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ جائیں، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں کروں گا! وہ سورج کے طلوع ہونے کی سمت رخ کر کے بیٹھ گئے۔ پھر سب لوگ سوئے رہ گئے یہاں تک کہ سورج کی تپش نے انہیں بیدار کیا، پھر وہ لوگ اٹھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ وضو کرو۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں۔ صحابہ کرام نے بھی فجر کی دو سنتیں ادا کیں (پھر سب لوگوں نے فجر کی نماز ادا کی۔“

624- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَدْلَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى وَهِيَ صَلَاةُ الْوُسْطَى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سفر کرتے رہے یہاں

622- أخرجه مسلم في المساجد مواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضاها (الحديث 310). تحفة الاشراف

(13444)

623- انفرده النسائي . تحفة الاشراف (3201)

624- انفرده النسائي . تحفة الاشراف (5388)

تک کہ رات کے آخری حصے میں آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا (سب لوگ سو گئے) اور اس وقت بیدار ہوئے جب سورج نکل چکا تھا یا اس کا کچھ حصہ نکل چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا نہیں کی یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر آپ ﷺ نے نماز ادا کی۔ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شاید نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: یہی درمیانی نماز ہے) جس کا ذکر قرآن میں ہے۔





## 7- کِتَابُ الْاَذَانِ

اذان (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”اذان (کے بارے میں روایات)“ میں 42 تراجم ابواب اور 61 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 40 ہوگی۔

## 1- باب بَدءِ الْاَذَانِ -

باب: اذان کا آغاز (کیسے ہوا)

625 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادَى بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمَ مَا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخَذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى . وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنَا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْلَا تَبْعُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ“ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ مسلمان جب مدینہ منورہ آئے تو وہ لوگ اکٹھے ہو جایا کرتے تھے وہ لوگ نماز کے وقت کا اندازہ لگایا کرتے تھے لیکن کوئی اعلان کر کے انہیں نہیں بلاتا تھا۔ ایک دن وہ اس بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ تو ان میں سے کسی نے مشورہ دیا کہ تم لوگ عیسائیوں کے ناقوس کی طرح ”ناقوس“ بجانا شروع کر دو بعض نے کہا بلکہ یہودیوں کے قرن کی طرح ”قرن“ بجانا شروع کر دو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم لوگ ایک شخص کو کیوں نہیں مقرر کرتے جو نماز کے لیے اعلان کر دیا کرے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے بلال! تم اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کرو (یعنی اذان دو)۔“

شرح

لفظ اذان کا لغوی معنی ”اطلاع دینا“ ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لئے یہ اطلاع ہے۔“ (التوبہ: آیت: 3)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔“ (الحج: آیت 27)

یعنی لوگوں کو اس کے بارے میں بتادو۔

شرعی طور پر اذان سے مراد مخصوص الفاظ کا استعمال کرنا ہے تاکہ اس کے ذریعے فرض نماز کے وقت کا پتہ چل سکے یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مخصوص الفاظ کے ذریعے نماز کے وقت کے بارے میں اطلاع دینا ہے۔

قرآن و سنت اور اجماع کے ذریعے اذان کی مشروعیت ثابت ہو جاتی ہے۔ اس میں بہت زیادہ فضیلت اور بہت زیادہ اجر و ثواب پایا جاتا ہے۔

قرآن میں اس کا تذکرہ سورہ المائدہ میں ہے۔

”اور جب تم نماز کے لئے پکارو۔“ (المائدہ: آیت: 58)

سنت میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔ جیسا کہ صحیحین میں یہ حدیث منقول ہے جسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

”جب نماز کا وقت ہو جائے تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں سے سب سے بڑا ہو وہ تمہاری اقامت کرے۔“

جیسا کہ اذان کے آغاز کے بارے میں امام نسائی نے بھی یہاں یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا تھا کہ نماز کے وقت اعلان کر دینا چاہئے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے خواب میں اذان دینے کا طریقہ دیکھا تھا تاہم اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ صرف خواب کی بنیاد پر اذان دینے کا حکم لازم ہو گیا بلکہ وحی کا نزول بھی اس کی موافقت میں ہوا تھا۔

خواب میں اذان دینے کا طریقہ پہلے سن بھری میں دیکھا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی تائید کر دی تھی۔

اس کے بعد مسلمانوں میں اس کا رواج ہو گیا۔

اذان کی فضیلت بہت سی احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”اذان دینے والے شخص کی آواز جو کوئی جن یا انسان یا جو بھی چیز سنتی ہے وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گی۔“

اسی طرح ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

”قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی (یعنی وہ بلند قامت ہوں گے یعنی انہیں بلند

مرتبہ حاصل ہوگا)۔“

امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک اقامت کے ہمراہ اذان دینا اور حنا بلبلہ کے نزدیک صرف اذان دینا اقامت کرنے سے زیادہ

فضیلت رکھتا ہے۔

جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں۔ اقامت کہنا اور امامت کرنا اذان دینے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے خلفاء باقاعدگی کے ساتھ امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ انہوں نے اذان دینے کا فریضہ سرانجام نہیں دیا۔

جمہور کے نزدیک اذان دینا اور اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے اور یہ حکم مردوں کے لئے ہے اور ہر اس مسجد کے لئے ہے جہاں جماعت کے ساتھ پانچوں نمازیں ادا کی جاتی ہیں اور یہ اذان اور اقامت پانچوں نمازوں کے لئے بھی دی جائے گی اور جمعے کی نماز کے لئے بھی دی جائے گی۔

ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان نہیں دی جاسکتی۔ جیسے نماز عید، نماز کسوف، نماز تراویح اور نماز جنازہ کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔

ان نمازوں کی ادائیگی کے وقت یہ اعلان دیا جائے گا ”باجماعت نماز ہونے لگی ہے“ کیونکہ بخاری اور مسلم کی احادیث سے یہی بات ثابت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز ادا کی تھی اس وقت یہ اعلان کیا گیا تھا۔ اذان کا اور اقامت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ فرض نماز کا وقت شروع ہونے کے بارے میں اطلاع دی جائے۔ اس لئے نفل نماز کے لئے یا نذر والی نماز کے لئے اذان دینا سنت نہیں ہے۔

شوافع اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں خواتین کے لئے اذان دینے کا حکم نہیں ہے۔ تاہم اگر وہ باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو ان کے لئے اقامت کہنا مستحب ہے۔

اس ممنوعیت کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی خاتون اذان دینے کے لئے اپنی آواز بلند کرے گی تو اس کے نتیجے میں فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: اذان دینے کی طرح اقامت کہنا بھی خواتین کے لئے مکروہ ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ان حضرات نے خواتین کے لئے اقامت کہنے کو بھی مکروہ قرار دیا ہے۔

اس کی دوسری وجہ یہ ہے: خواتین کی حالت اس بات کی لائق ہے کہ اسے پردے میں رکھا جائے اور ان کا آواز بلند کرنا حرام ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک معتمد قول یہ ہے کہ منفرد شخص کے لئے بھی اذان دینا اور اقامت کہنا مستحب ہے خواہ وہ ادا نماز ادا کر رہا ہو۔ یا قضاء نماز ادا کر رہا ہو۔ خواہ اس نے اپنے محلے کی مسجد میں اذان کی آواز سنی ہو یا نہ سنی ہو۔

تاہم اذان دیتے وقت آواز اس وقت بلند کی جائے گی جب وہ مسجد میں دی جائے۔ جہاں جماعت کے ساتھ نماز ہوتی

قضا نماز کے لئے اذان دینا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قدیم مذہب ہے اور یہی اظہر ہے جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے واضح کیا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: قضا نماز ادا کرنے والا شخص فوت شدہ نماز کے لئے اذان بھی دے گا اور اقامت بھی کہے گا کیونکہ وہ اس وقت کی نماز کی مانند ہے۔

اگر کسی شخص کی کئی نمازیں فوت ہو چکی ہوں تو وہ پہلی نماز کے لئے اذان دے گا اور اقامت کہے گا۔ اس کے بعد والی نمازوں کے بارے میں اسے اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو ان میں سے ہر ایک کے لئے اذان بھی دے اور اقامت بھی کہے اور یہی بہتر ہے۔

## اذان سے متعلق احکام

### اذان کا طریقہ اور مؤذن کے احوال

#### اذان سنت مؤکدہ ہے

مسئلہ: فرض نمازیں باجماعت ادا کرنے کے لیے اذان دینا سنت ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ایک قول کے مطابق یہ واجب ہے تاہم صحیح قول یہ ہے کہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔ (کانی)

مسئلہ: عام مشائخ نے اسی قول پر فتویٰ دیا ہے۔ (حیٹ)

مسئلہ: اقامت کا حکم بھی اذان کی مانند ہے یہ فرض نمازوں کے لیے سنت ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: پانچ فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے علاوہ کسی بھی نماز جیسے سنت وتر، نفل، تراویح، عیدین کے لیے نہ تو اذان دی جائے گی اور نہ ہی اقامت کہی جائے گی۔ (حیٹ)

مسئلہ: جس نماز کی نذر مانی ہو نماز جنازہ نماز استسقاء، چاشت کی نماز اور نماز حاجت کے لیے بھی اذان نہیں دی جائے گی اور اقامت بھی نہیں کہی جائے گی۔ (تبین)

مسئلہ: نماز کسوف اور نماز خسوف کا بھی یہی حکم ہے۔ (یعنی شرح کنز)

#### خواتین اذان نہیں دے سکتیں

مسئلہ: خواتین کو اذان دینے یا اقامت کہنے کی اجازت نہیں ہوگی، اگر وہ باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو اذان اور اقامت کے بغیر ادا کریں گی اور اگر وہ اذان بھی دے دیتی ہیں اور اقامت بھی کہہ دیتی ہیں تو ان کی نماز درست ہوگی، لیکن یہ حرکت غلط ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: مسافر شخص اور مقیم شخص پر اپنے گھر میں (یا رہائشی جگہ پر) اذان دینا اور اقامت کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ: نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دینا درست نہیں ہے البتہ صبح کی نماز کا حکم مختلف ہے اس بات پر اتفاق پایا

جاتا ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صبح کی نماز میں بھی وقت شروع ہونے سے پہلے اذان نہیں دی جا سکتی؛ اگر مؤذن پہلے اذان دے دیتا ہے تو وقت شروع ہونے کے بعد دوبارہ اذان دی جائے گی۔ (شرح مجمع البحرین اذان الملک)

مسئلہ: فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وقت سے پہلے اقامت کہنا جائز نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر مؤذن کے اقامت کہنے کے بعد امام آتا ہے یا مؤذن کے اقامت کہنے کے بعد امام فجر کی سنتیں ادا کرتا ہے تو دوبارہ اقامت کہنا لازم نہیں ہوگا۔ (فتیہ)

اذان دینے کا اہل کون ہے؟

مسئلہ: اذان دینے کی اہلیت اس شخص میں ہوگی جو قبلہ کی معرفت رکھتا ہو اور نمازوں کے اوقات سے واقف ہو۔

(قاضی خان)

مسئلہ: مناسب یہ ہے کہ مؤذن کوئی ایسا شخص ہو جو عاقل ہو نیک ہو پرہیزگار ہو سنت کا عالم ہو۔ (نہایہ)

مسئلہ: مؤذن کو ایسا ہونا چاہیے کہ وہ باعرب ہو لوگوں کی خبرگیری کرتا ہو اور جماعت میں شریک نہ ہونے والوں پر سختی کرتا ہو۔ (فتیہ)

مسئلہ: مؤذن کو ایسا ہونا چاہیے جو باقاعدگی کے ساتھ اذان دیتا ہو۔ (البدائع تاتارخانیہ)

مسئلہ: مؤذن ایسا ہونا چاہیے جو اذان کے اجر و ثواب کا امیدوار ہو۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ مؤذن نماز میں امام بھی ہو۔ (سراج الدرایہ)

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ مؤذن مقیم ہونا چاہیے۔ (کانی)

مسئلہ: اگر ایک شخص اذان دے دیتا ہے اور دوسرا اقامت کہہ دیتا ہے تو اگر پہلا شخص موجود نہ ہو تو یہ جائز ہے اور کسی کراہت کے بغیر جائز ہے؛ اگر پہلا شخص موجود ہو اور دوسرے شخص کے اقامت کہنے کو وہ ناپسند کرے تو پھر دوسرے شخص کا اقامت کہنا مکروہ ہوگا؛ لیکن اگر مؤذن اس سے راضی ہو تو پھر ہمارے نزدیک مکروہ نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: عقلمند نابالغ بچے کی اذان کسی کراہت کے بغیر درست ہوتی ہے یہ بات ظاہر الروایہ میں ہے؛ تاہم بالغ شخص کا اذان دینا افضل ہے۔

مسئلہ: ایسا بچہ جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتا؛ اگر وہ اذان دے تو یہ اذان جائز نہیں ہوگی اور اسے دوبارہ دہرایا جائے گا؛ پاگل شخص کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: عورت کا اذان دینا مکروہ ہے اور استحباب کے طور پر اسے دوبارہ دیا جائے گا۔ (کانی)

مسئلہ: فاسق شخص کا اذان دینا مکروہ ہے؛ لیکن وہ دوبارہ نہیں دی جائے گی۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: جنبی شخص کا اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ ہے اس بات پر اتفاق ہے زیادہ مناسب یہ ہے کہ اذان دوبارہ دی جائے لیکن اقامت دوبارہ نہ کہی جائے۔ ظاہر الروایۃ کے مطابق بے وضو شخص کا اذان دینا مکروہ نہیں ہے۔ (کانی) یہی قول صحیح ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: بے وضو شخص کا اقامت کہنا مکروہ ہے تاہم اس اقامت کو ذہرایا نہیں جائے گا۔ (محیط نحسی)

مسئلہ: بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے لیے بیٹھ کر اذان دیتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے اسی طرح اگر کوئی مسافر سواری پر سوار رہتے ہوئے اذان دے دیتا ہے تو یہ بھی مکروہ نہیں ہے تاہم اقامت کہنے کے لیے وہ سواری سے نیچے اترے گا۔ (قاضی خان خلاصہ)

مسئلہ: غلام دینہاتی شخص، جنگل میں رہنے والے شخص، زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شخص، ناپینا شخص اور جو شخص بعض اذانیں دیتا ہے، بعض اذانیں نہیں دیتا ہے ان کا اذان دینا کسی کراہت کے بغیر جائز ہے تاہم اگر ان کے علاوہ کوئی دوسرا شخص دے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جب ناپینا شخص کے ساتھ کوئی ایسا فرد بھی موجود ہو جو اسے نمازوں کے اوقات سے آگاہ کر سکے تو ایسے ناپینا شخص کی اذان دینے اور بینا شخص کے اذان دینے کا حکم برابر ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: اذان دینے بغیر اور اقامت کہے بغیر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

### مسافر کا اذان دینا

مسئلہ: مسافر کے لیے اذان اور اقامت کو ترک کرنا مکروہ ہے خواہ وہ اکیلا ہی ہو۔ (مبسوط)

لیکن اگر مسافر صرف اقامت کو ترک کرتا ہے تو یہ جائز ہے تاہم مکروہ ہوگا۔ (شرح طحاوی)

اگر وہ اذان دیدے اور اقامت کہے دے تو یہ زیادہ بہتر ہے اسی طرح اگر وہ اقامت کہے دے اور اذان نہ دے تو بھی یہی حکم ہے۔ (مبسوط)

مسئلہ: اگر کسی مسجد میں اذان ہونے کے بعد باجماعت نماز ادا ہو چکی ہو تو اب اس مسجد میں دوبارہ اذان دینا اور باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے لیکن اگر کچھ افراد نے مسجد میں پہلے ہی اقامت کہہ کر باجماعت نماز ادا کر لی لیکن مسجد کے مؤذن اور امام نے بعد میں آکر باجماعت نماز ادا کی تو یہ بعد والی جماعت مستحب ہوگی اور پہلی مکروہ شمار ہوگی۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کسی مسجد میں کوئی مؤذن یا امام مقرر نہ ہو اور لوگ گروہ درگروہ وہاں آکر باجماعت نماز ادا کرتے ہوں تو افضل یہ ہے کہ ہر فریق الگ سے اذان دے کر اور اقامت کہے کر نماز پڑھے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جس شخص کی کوئی نماز قضاء ہو جائے اور پھر وہ اس کو ادا کرنا چاہے تو اس کے لیے اذان اور اقامت کہے گا خواہ اکیلا پڑھ رہا ہو یا لوگ باجماعت ہوں۔ (محیط)

مسئلہ: لیکن اگر بہت سی نمازیں قضا ہو چکی ہوں تو پہلی نماز کے وقت اذان بھی دی جائے گی اور اقامت بھی کہی جائے گی۔

باقی نمازوں میں اختیار ہے اگر چاہے تو اذان اور اقامت دونوں کہہ دے اور چاہے تو صرف اقامت کہہ دے۔ (ہدایہ)  
مسئلہ: اگر وہ قضا نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے وقت ہر ایک کے ساتھ اذان بھی کہتا ہے اور اقامت بھی کہتا ہے تو یہ زیادہ بہتر ہوگا تا کہ قضا بھی ادا کے مطابق ہی ادا ہو جائے۔ (کافی بسوط)

مسئلہ: یہ اختیار اس وقت ہے جب وہ ایک ہی مرتبہ میں تمام یا زیادہ قضا نمازیں ایک ساتھ ادا کرتا ہے لیکن اگر وہ ان قضا نمازوں کو الگ الگ ادا کرتا ہے تو پھر ان کے لیے اذان اور اقامت دونوں کہے جائیں گے۔ (بحر الرائق)  
مسئلہ: ہمارے نزدیک اصول یہ ہے کہ ہر فرض نماز ادا کرنے کے لیے اذان بھی دی جائے گی اور اقامت بھی کہی جائے گی خواہ آدی اکیلا پڑھے یا جماعت کے ساتھ پڑھے ادا پڑھ رہا ہو یا قضا کر رہا ہو البتہ جمعہ کے دن اگر کوئی شخص شہر میں رہتے ہوئے ظہر کی نماز پڑھنا چاہے تو اس کے لیے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ ہوگا۔ (تبین)  
مسئلہ: عرفہ اور مزدلفہ میں جب دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں تو پہلی نماز کے لیے اذان بھی دی جائے گی اور اقامت بھی کہی جائے گی لیکن دوسری نماز کے لیے صرف اقامت کہی جائے گی اذان نہیں دی جائے گی۔

## 2 - باب تَشْنِیَةِ الْاَذَانِ .

باب: اذان کے کلمات کو دو مرتبہ کہنا

626 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِلَّا أَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْاِقَامَةَ .

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہیں۔

627 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنِي مَثْنِي وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنَّكَ تَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے 626- اخرجہ البخاری فی الاذان ، باب بدء الاذان (الحديث 603) ، و باب الاذان مشئ مشئ (الحديث 605) و (الحديث 606) مطولاً ، و باب الاقامة و احده الا قوله (قد قامت الصلاة) . (الحديث 607) ، و فی احاديث الانبياء ، باب ما ذكر عن بني اسرائيل (الحديث 3457) . و اخرجہ مسلم فی الصلاة ، باب الامر بشفع الاذان و ايتار الاقامة (الحديث 2 و 3 و 4 و 5) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة ، باب فی الاقامة (الحديث 508 و 509) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة ، باب ما جاء فی المراد الاقامة (الحديث 193) . و اخرجہ ابن ماجه فی الاذان و السنة فیها ، باب افراد الاقامة (الحديث 729 و 730) . تحفة الاشراف (943) . 627- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة ، باب فی الاقامة (الحديث 510 و 511) بمعناه مطولاً . و اخرجہ النسائی فی الاذان ، كيف الاقامة (الحديث

جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے البتہ تم قد قامت الصلوة دو مرتبہ کہو گے۔

### 3- باب خَفُضِ الصَّوْتِ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْاَذَانِ .

باب: اذان میں ترجیع کرتے ہوئے آواز نیچی رکھنا

628- أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْدُورَةَ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الْعَزِيزِ وَجَدِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي مَحْدُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْعَدَهُ فَالْقَى عَلَيْهِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ مِثْلُ اَذَانِنَا هَذَا . قُلْتُ لَهُ أَعَدَّ عَلَيَّ . قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ - بِصَوْتٍ دُونَ ذَلِكَ الصَّوْتِ يُسْمَعُ مَنْ حَوْلَهُ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

☆☆ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں بٹھایا اور اذان کے کلمات ایک ایک کر کے انہیں

سکھائے۔

ابراہیم نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ ہماری اذان کی مانند کلمات ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: (میں نے اپنے استاد) ابراہیم سے کہا کہ آپ وہ مجھے کہہ کر سنائیں، تو انہوں نے پڑھا:

اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ . دو مرتبہ

اشہد ان محمد رسول اللہ . دو مرتبہ

پھر انہوں نے پہلے سے پست آواز میں کہ جس کو صرف ان کے آس پاس کے افراد سن سکیں، یہ پڑھا:

اشہد ان لا الہ الا اللہ . دو مرتبہ۔ اشہد ان محمد رسول اللہ . دو مرتبہ

حی علی الصلوة دو مرتبہ۔ حی علی الفلاح دو مرتبہ۔ اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ اور لا الہ الا اللہ (ایک مرتبہ)

شرح

جہاں تک اذان میں ترجیع کا تعلق ہے، تو اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ ترجیع سے مراد یہ ہے، کلمہ

شہادت پڑھتے وقت بلند آواز میں انہیں ادا کرنے سے پہلے انہیں پہلے پست آواز میں ادا کیا جائے۔

628- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب کیف الاذان (الحديث 500 و 501 و 503 و 505) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الترجیع فی الاذان (الحديث 191) مختصراً . و اخرجہ النسائی فی الاذان، کیف الاذان (الحديث 231) مطولاً . و اخرجہ ابن ماجہ فی الاذان و السنة فیہا، باب الترجیع فی الاذان (الحديث 708) مطولاً . و الحديث عند : مسلم فی الصلاة، باب صفة الاذان (الحديث 6) . و ابی داؤد فی الصلاة، باب کیف الاذان (الحديث 502 و 504) . و الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی الترجیع فی الاذان (الحديث 192) . و النسائی فی الاذان، کم الاذان من کلمة (الحديث 629) ، و کیف الاذان (الحديث 630) ، و الاذان فی السفر (الحديث 632) . ابن ماجہ فی الاذان و السنة فیہا، باب الترجیع فی الاذان (الحديث 709) . تحفة الاشراف (12169) .





مسئلہ: عربی کے علاوہ اور کسی بھی زبان میں اذان نہیں دی جاسکتی۔ (قاضی خان)

### اذان و اقامت کے آداب

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے کلمات بلند آواز میں ادا کیے جائیں گے، آواز دونوں میں بلند ہوگی لیکن اقامت میں اذان کی بہ نسبت پست آواز ہوگی۔ (نہایہ بدائع)

مسئلہ: مسجد کے منارے پر یا مسجد سے باہر اذان دی جائے گی، مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ بلند جگہ پر کھڑے ہو کر اذان دی جائے تاکہ آواز زیادہ دور تک جا سکے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: مؤذن کے لیے طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اقامت زمین پر کھڑے ہو کر کہی جائے گی۔ (فتیہ)

مسئلہ: مسجد کے اندر اقامت کہی جائے گی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اذان میں ترجیح نہیں ہوتی۔ ترجیح سے مراد یہ ہے کہ پہلے اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ کے کلمات دو مرتبہ پست آواز میں کہے جائیں اور پھر دوسری مرتبہ یہ کلمات بلند آواز میں کہے جائیں، اس طرح شہادت کے یہ دونوں کلمات دو مرتبہ ہوں گے، یعنی یہ کلمہ شہادت ۴ مرتبہ ادا کیا جائے گا، دو مرتبہ پست آواز میں اور دو مرتبہ بلند آواز میں۔ (کتابیہ)

مسئلہ: اذان کے الفاظ رُک رُک کر ادا کیے جائیں گے اور اقامت کے الفاظ توقف کے بغیر ادا کر لیے جائیں گے، یہ طریقہ مستحب ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان دونوں کے کلمات رُک رُک کر کہتا ہے یا دونوں کے کلمات رُک کے بغیر ادا کر لیتا ہے یا اقامت کے کلمات رُک کر ادا کرتا ہے اور اذان کے کلمات توقف کے بغیر ادا کرتا ہے تو یہ جائز ہے۔ (کانی)

مسئلہ: تاہم بعض فقہاء نے اسے مکروہ قرار دیا ہے، یہی قول درست ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: رُک رُک کر اذان دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہنے کے بعد ذرا سی دیر ٹھہر جائے، پھر دوسری مرتبہ یہ کلمات کہے، اسی طرح اذان ختم ہونے تک دو دو کلمات کے درمیان توقف کرتا رہے۔ (۲۲ تاریخانیہ)

مسئلہ: اذان دیتے ہوئے ہر کلمے پر چند لمحے کے لیے سکون کرنے، لیکن اقامت کے دوران سکون کی نیت کرے۔

(تیسرین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اذان یا اقامت کہتے ہوئے چند کلمات کو دوسرے کلمات سے پہلے ادا کر لیتا ہے، تو اصول یہ ہے کہ جس کلمے کو اس کے مخصوص مقام سے پہلے ادا کیا گیا ہے، وہ شمار ہی نہیں ہوگا اور اسے اس کے مخصوص مقام پر دوبارہ ادا کیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص دوبارہ ادا نہیں کرتا تو اس کے بعد ادا کی جانے والی نماز درست ہوگی۔ (محبہ)

مسئلہ: اذان اور اقامت قبلہ کی طرف رخ کر کے کہی جانی چاہیے، اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو یہ جائز ہے، لیکن مکروہ ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے اپنا منہ دائیں طرف اور بائیں طرف پھیرا جائے گا اور پاؤں اپنی جگہ پر قائم رہیں گے، خواہ آدمی اکیلا نماز ادا کر رہا ہو یا باجماعت نماز ادا کر رہا ہو۔ (محیط)

مسئلہ: حی علی الصلوٰۃ کے کلمات دائیں طرف رخ کر کے ادا کیے جائیں گے اور حی علی الفلاح کے کلمات بائیں طرف رخ کر کے ادا کیے جائیں گے جبکہ بعض فقہاء نے یہ بات کہی ہے کہ حی علی الصلوٰۃ کو پہلے دائیں طرف کہا جائے گا پھر بائیں طرف کہا جائے گا، اسی طرح حی علی الفلاح کو پہلے دائیں طرف کہا جائے گا اور پھر بائیں طرف کہا جائے گا، تاہم پہلا قول صحیح ہے۔

(تیسرا)

مسئلہ: اگر اذان دینے کی جگہ یعنی منارہ وسیع ہو تو اس میں مؤذن چل پھر بھی سکتا ہے یہ بہتر ہوگا (تاکہ اذان کے کلمات کی آواز زیادہ دور تک چلی جائے)۔ (بدائع)

مسئلہ: تاہم یہ حکم اس وقت ہوگا کہ جب ایک ہی جگہ کھڑے ہو کر اذان دینے کے نتیجے میں اعلان زیادہ دور تک نہ جا رہا ہو۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالکارم)

مسئلہ: اگر صرف دائیں بائیں منہ پھیر لینے سے اعلان پورا ہو جاتا ہے تو اسی پر اکتفا کیا جائے گا پاؤں کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹایا جائے گا۔

### خوبصورت آواز میں اذان دینا

مسئلہ: راگ کے انداز میں گاتے ہوئے اذان کہنا جس کے نتیجے میں کلمات تبدیل ہو جائیں یہ مکروہ ہے۔ (شرح مجمع از ابن الملک)

مسئلہ: لیکن ایسی خوش آوازی میں اذان کہنا جس میں لحن نہ ہو یہ بہتر ہے۔ (سراجیہ شرح الوقایہ)

مسئلہ: اذان دیتے وقت دونوں انگلیاں کانوں میں رکھی جاسکتی ہیں لیکن اگر نہ رکھا جائے تو یہ بہتر ہے یہ اصلی سنت نہیں ہے کیونکہ اسے صرف اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ زیادہ دور تک آواز جاسکے اسی طرح اگر دونوں ہاتھ کان پر رکھ لیے جائیں تو یہ بھی بہتر ہے۔ (تیسرا)

مسئلہ: کانوں میں انگلیاں رکھنے کا حکم اذان میں ہے اقامت میں نہیں ہے۔ (تقیہ)

مسئلہ: متاخرین فقہاء کے نزدیک مغرب کی نماز کے علاوہ ہر نماز میں تھویب (یعنی جماعت کھڑی ہونے کا اعلان کرنا) بہتر ہے۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالکارم)

مسئلہ: ہر شہر میں تھویب کا دستور مختلف ہے اس لیے ہر علاقے کے رواج کے مطابق تھویب کہی جائے گی فجر کی اذان کے اتنی دیر بعد تھویب کہی جائے گی جتنی دیر میں ۲۰ آیات کی تلاوت کہی جاسکتی ہے اور پھر اتنی ہی دیر کے بعد اقامت کہہ دی جائے گی۔ (تیسرا)

مسئلہ: اذان اور اقامت کو ایک ساتھ ملانا بالاتفاق مکروہ ہے۔ (سراج الدراریہ)

مسئلہ: مؤذن کے لیے یہ بات مناسب ہے کہ جس نماز میں فرائض سے پہلے سنتیں یا نوافل ادا کیے جاتے ہیں ان سنتوں اور نوافل کو اذان اور اقامت کے درمیان ادا کر لے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر وہ ان سنتوں یا نوافل کو ادا نہیں کرتا تو اذان اور اقامت کے درمیان کچھ دیر کے لیے بیٹھ جائے۔

مسئلہ: مغرب کے وقت کے بارے میں بھی فقہاء کا اتفاق ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان فصل ضروری ہے۔

(عمایہ)

مسئلہ: تاہم اس فصل کی مقدار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اتنی فصل مستحب ہے جتنی دیر میں تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت کی تلاوت کی جاسکتی ہے، مؤذن اتنی دیر تک خاموش رہے گا، اس کے بعد مغرب کی نماز کی اقامت کہہ دے گا، جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حکم یہ ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان جتنی دیر کے لیے بیٹھا جاتا ہے اتنا وقفہ کیا جائے گا۔

مسئلہ: امام حلوانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے کہ اختلاف صرف اس بارے میں ہے کہ مغرب کی اذان دینے کے بعد کھڑا رہنا افضل ہے یا بیٹھ جانا افضل ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر مؤذن بیٹھ جاتا ہے اور پھر کھڑے ہو کر اقامت کہنا شروع کر دیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے، تاہم افضل یہ ہے کہ وہ نہ بیٹھے، اسی طرح اگر مؤذن کھڑا رہتا ہے تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے، لیکن ان کے نزدیک افضل یہ ہے کہ وہ بیٹھ جائے۔ (نہایہ)

### اذان و اقامت کے درمیان دعا مانگنا

مسئلہ: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دعا مانگنا مستحب ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اذان کو ابتدائی وقت میں کہنا چاہیے اور اقامت درمیانی وقت میں کہنی چاہیے تاکہ وضو کرنے والا وضو کر کے نوافل پڑھنے والا نوافل ادا کر کے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی ضرورت سے فارغ ہو جائیں۔ (تاتاریخانیہ)

مسئلہ: جو شخص اقامت کے وقت مسجد میں موجود ہو، اس کے لیے کھڑے ہو کر اقامت کا انتظار کرنا مکروہ ہے، وہ بیٹھ جائے گا، جب مؤذن حی علی الفلاح کہے گا تو اس وقت وہ شخص کھڑا ہوگا۔ (مضرات)

مسئلہ: جب مؤذن امام نہ ہو، امام اور نمازی مسجد کے اندر موجود ہوں تو جس وقت مؤذن اقامت کہتے ہوئے حی علی الفلاح کہے گا، اس وقت امام اور نمازی کھڑے ہوں گے، تینوں فقہاء اسی بات کے قائل ہیں اور یہی قول صحیح ہے، لیکن اگر اس وقت امام مسجد سے باہر تھا تو اگر وہ صف کی طرف سے مسجد میں داخل ہوتا ہے تو جس صف میں وہ داخل ہوگا، وہ صف کھڑی ہو جائے گی۔

مسئلہ: شمس الائمہ حلوانی اور سرخسی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

مسئلہ: اگر امام مسجد میں سامنے کی طرف سے آتا ہے تو امام کو دیکھتے ساتھ ہی سب لوگ کھڑے ہو جائیں گے، اگر امام ہی اقامت کہہ رہا ہو اور اقامت مسجد کے اندر کہہ رہا ہو تو جب تک وہ اقامت سے فارغ نہیں ہوگا، نمازی کھڑے نہیں ہوں گے، لیکن اگر وہ مسجد کے باہر اقامت کہتا ہے تو مشائخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب تک امام مسجد میں داخل نہیں ہوتا، مسجد میں

نمازی کھڑے نہیں ہوں گے۔

اذان کا جواب دینا واجب ہے

مسئلہ: اسی مسئلے سے متعلق ایک حکم یہ بھی ہے کہ اذان کا جواب دینا سننے والے پر واجب ہے اور جواب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ مؤذن جو الفاظ کہتا ہے سننے والا بھی وہی الفاظ کہے گا البتہ حی علی الصلوٰۃ کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم پڑھے گا اور حی علی الفلاح کے جواب میں ماشاء اللہ کان مالم یشاء لم یکن کہے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اسی طرح الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں سننے والا صدقت وبردت کہے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: جب کوئی شخص چل رہا ہو اور اسی دوران اذان کی آواز آجائے تو بہتر یہ ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جائے اور اذان کا جواب دے۔ (فتیہ)

مسئلہ: اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ (فتح القدر)

مسئلہ: اقامت کہنے والا جب قدامت الصلوٰۃ کہے گا تو سننے والا یہ الفاظ کہے گا: اقامہا اللہ وادامہا ما دامت السموات والارض (اللہ تعالیٰ اس نماز کو اس وقت تک قائم و دائم رکھے جب تک آسمان اور زمین قائم و دائم ہیں)۔

مسئلہ: باقی کلمات میں اسی طرح جواب دے گا جس طرح اذان کا جواب دیتا ہے۔ (فتاویٰ غرائب)

مسئلہ: اذان اور اقامت کا جواب دیتے وقت آدمی کوئی بات چیت نہ کرے اور قرآن کی تلاوت نہ کرے، صرف ان کا جواب دینے کے علاوہ اور کوئی کام نہ کرے، اگر کوئی شخص اس وقت قرآن کی تلاوت کر رہا ہو تو تلاوت کو چھوڑ کر اذان اور اقامت کو سننے اور اس کا جواب دینے میں مشغول ہو۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اقامت کے وقت دعا مانگ رہا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر ایک مسجد میں کئی مؤذن مقرر ہیں اور وہ آگے پیچھے آتے ہیں تو جو پہلے آئے گا تو اسی کا حق ہوگا کہ وہ اذان

دے۔ (کفایہ)

.....

## 5- باب کَيْفَ الْأَذَانُ

باب: اذان کس طرح دی جائے گی؟

630 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ

مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُخَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَخْدُورَةَ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ فَقَالَ

630- تقدم في الاذان، خفض الصرف في الترجيع في الاذان (الحديث 628).











الْحُوَيْرِثِ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمِّ لِي وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَقَالَ  
”إِذَا سَافَرْتُمَا فَادِّئَا وَاقِيمَا وَلْيَوْمَكُمَا أَكْبَرُكُمَا“

☆ ☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں اور میرا بھائی

بھائی (ہم دونوں حاضر ہوئے)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں اور میرے ساتھ میرا ایک دوست تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”جب تم سفر کر رہے ہو تو تم اذان دو اور اقامت کہو اور تم دونوں میں جو عمر میں بڑا ہے وہ تمہاری امامت کرے۔“

### 8 - باب اجتزاء المرء باذان غيره في الحضر .

باب: حضر کے دوران کسی بھی ایک شخص کا اذان دینا دوسروں کے لیے کافی ہوگا .

634 - أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
الْحُوَيْرِثِ قَالَ آتَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبِيهَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَظَنَّ أَنَا قَدْ اشْتَقْنَا إِلَى أَهْلِنَا فَسَأَلْنَا عَمَّنْ تَرَكَنَاهُ مِنْ أَهْلِنَا  
فَأَخْبَرَنَا فَقَالَ ”ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِكُمْ فَأَقِيمُوا عِنْدَهُمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُّوهُمْ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ  
أَحَدُكُمْ وَلْيَوْمَكُم أَكْبَرُكُمْ“

☆ ☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم جوان  
لوگ تھے ہماری عمریں ایک دوسرے کے قریب تھیں ہم آپ ﷺ کے ہاں بیس دن ٹھہرے نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم  
دل تھے آپ ﷺ کو اندازہ ہو گیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے آپ ﷺ نے ہم سے دریافت کیا کہ ہم  
اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہیں ہم نے آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تم  
اپنے گھر واپس چلے جاؤ وہاں قیام کرنا ان لوگوں کو تعلیم دینا انہیں حکم دینا جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص  
تمہارے لیے اذان دے اور جو شخص عمر میں تم سب سے بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

635 - أَخْبَرَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ  
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ هُوَ حَيٌّ أَفَلَا تَلْقَاهُ . قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا كَانَ  
وَقَعَةُ الْفَتْحِ بَادِرَ كُلِّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ فَذَهَبَ أَبِي بِإِسْلَامِ أَهْلِ حِوَالِنَا فَلَمَّا قَدِمَ اسْتَقْبَلَنَا فَقَالَ جِئْتُمْ وَاللَّهِ مِنْ  
عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ ”صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا“

634- تقدم في الاذان، باب اذان المنفردين في السفر الحديث (633) .

635- اخرجہ البخاری فی المغازی، باب 53 . (الحديث 4302) مطولا . و الحديث عند: ابی داؤد فی الصلاة، باب من احق بالامامة

(الحديث 585 و 586 و 587) و النسائی فی القبلة، الصلاة فی الازار (الحديث 766)، و فی الامامة، امامة الغلام قبل ان يحلم (الحديث

788) . تحفة الاشراف (4565) .

فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمِتْكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا .

☆☆ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی میرے والد بھی اپنی بستی کے لوگوں کے ہمراہ اسلام قبول کرنے کے لیے چلے گئے جب وہ واپس آئے تو ہم نے ان کا استقبال کیا۔ میرے والد نے بتایا: اللہ کی قسم! میں اللہ کے سچے رسول کے پاس سے آ رہا ہوں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ تم نے فلاں نماز فلاں وقت میں ادا کرنی ہے فلاں نماز فلاں وقت میں ادا کرنی ہے۔

(اور یہ بھی فرمایا ہے) جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور تمہاری امامت وہ شخص کرے جسے قرآن سب سے زیادہ آتا ہو۔

## 9- باب الْمُؤَذِّنِينَ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ .

باب: ایک ہی مسجد میں دو مؤذن مقرر کرنا

636- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُّوْا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ."

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ (سحری میں) اس وقت تک کھاتے پیتے رہا کرو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتا۔"

637- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُّوْا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ ."

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق سے پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ (سحری میں) اس وقت تک کھاتے پیتے رہا کرو جب تک ابن ام مکتوم کی اذان نہیں سن لیتے۔"

## 10- باب هَلْ يُؤَذِّنَانِ جَمِيعًا أَوْ فَرَادَى .

باب: کیا دونوں مؤذن ایک ساتھ اذان دیں گے؟ یا الگ الگ دیں گے؟

638- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ

636- أخرجه البخاري في الاذان، باب الاذان بعد الفجر (الحديث 620). تحفة الاشراف (7237).

637- أخرجه مسلم في الصيام، باب بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، وان له الاكل وغيره حتى يطلع الفجر، وبيان صفة الفجر الذي تتعلق به الاحكام من الدخول في الصوم، ودخول وقت صلاة الصبح وغير ذلك (الحديث 36). و أخرجه الترمذي في الصلاة،

باب ما جاء في الاذان بالليل (الحديث 203). تحفة الاشراف (6909).

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أَدَّنَ بِلَالٌ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَدِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ". قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَضَعَهُ هَذَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب بلال اذان دے رہا ہو تو تم لوگ کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے (تو کھانے پینے سے رُک جایا کرو)۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان دونوں کی اذان کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ وہ نیچے اتر رہے ہوتے تھے

اور یہ چڑھ رہے ہوتے تھے۔

639 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أَبَانَا مَنْصُورٌ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمَّتِهِ أَنِّي سَمِعْتُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أَدَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا وَإِذَا أَدَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَأْكُلُوا وَلَا تَشْرَبُوا".

☆☆ سیدہ انیسہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب ابن ام مکتوم اذان دے رہا ہو تو اس وقت تم کھاپی لیا کرو اور جب بلال اذان دے تو تم اس وقت کچھ کھایا پیانہ کرو۔"

(اس روایت میں شاید راوی کو وہم ہوا ہے۔)

## 11 - باب الآذانِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے وقت سے پہلے ہی اذان دے دینا

640 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ بِلَالًا يُؤَدِّنُ بَلِيلٌ لِيُوقِظَ نَائِمَكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ

638- أخرجه البخاري في الآذان، باب الآذان قبل الفجر (الحديث 622 و 623) مختصراً، وفي الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (لا يمتنعكم من سحوركم آذان بلال) (الحديث 1918 و 1919). وأخرجه مسلم في الصيام، باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، وأن له الأكل وغيره وحتى يطلع الفجر، وبيان صفة الفجر الذي تتعلق به الأحكام من الدخول في الصوم و دخول وقت صلاة الصبح وغير ذلك (الحديث 38). والحديث عند: مسلم في الصلاة، باب استحباب اتخاذ مؤذنين للمسجد الواحد (الحديث 27). تحفة الأشراف (17535).

639- ألفردبه السالبي. تحفة الأشراف (15783).

640- أخرجه البخاري في الآذان، باب الآذان قبل الفجر (الحديث 621) مطولاً، وفي الطلاق، باب الإشارة في الطلاق والامور (الحديث 5298) مطولاً، وفي أخبار الأحاد (الحديث 7247) مطولاً. وأخرجه مسلم في الصيام، باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، وأن له الأكل وغيره وحتى يطلع الفجر و بيان صفة الفجر التي تتعلق به الأحكام من الدخول في الصوم و دخول وقت صلاة الصبح، وغير ذلك (الحديث 39 و 40) مطولاً. وأخرجه أبو داود في الصوم، باب وقت السحور (الحديث 2347) مطولاً. وأخرجه النسائي في الصيام، كيف الفجر (الحديث 2169) وأخرجه ابن ماجه في الصيام، باب ما جاء في تأخير السحور (الحديث 1696) مطولاً. تحفة الأشراف (9375).

يَقُولَ هَكَذَا . يَعْنِي فِي الصُّبْحِ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے تاکہ سوئے ہوئے شخص کو بیدار کر دے اور نوافل ادا کرنے والا (سحری کرنے کے لیے اپنے گھر) واپس چلا جائے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صادق کے بارے میں فرمایا تھا: وہ اس طرح ظاہر نہیں ہوتی۔

شرح

امام ابو جعفر طحاوی رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہیں۔ امام بو حنیفہ، امام محمد اور سفیان ثوری اس بات کے قائل ہیں۔ فجر کی اذان اس وقت تک نہیں دی جاسکتی جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔

جبکہ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ امام مالک رضی اللہ عنہ امام اوزاعی رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں: فجر کی اذان صبح صادق ہونے سے پہلے دی جاسکتی ہے۔

## 12 - باب وَقْتِ اَذَانِ الصُّبْحِ .

باب: فجر کی اذان کا وقت

641 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَذَّنَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعِدِّ آخِرَ الْفَجْرِ حَتَّى اسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ ”هَذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ“

☆☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ جیسے ہی صبح صادق ہو جائے وہ اذان دیدیں۔ پھر اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ روشنی ہو گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ نماز کا وقت ہے۔“

## 13 - باب كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِي اَذَانِهِ .

باب: مؤذن اذان دیتے ہوئے کیا کرے؟

642 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ

641- الفرديه النسائي . تحفة الاشراف (815) .

642- اخرجه البخاري في الاذان، باب هل يتبع المؤذن فاه ما هنا و ما هنا، و هل يلتفت في الاذان (الحديث 634) بمعناه . تحفة الاشراف

قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ لِمَجْعَلٍ يَقُولُ لِي أَدَايَهُ هَكَذَا يَتَحَرَّفُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا .  
 ☆ ☆ عون بن ابو حمزة اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اذان دینا شروع کی تو اذان کے دوران انہوں نے اس طرح کیا یعنی دائیں اور بائیں طرف گھومے تھے۔

### شرح

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں فقہائے احناف اس بات کے قائل ہیں: اذان میں کلمہ شہادت پڑھتے وقت قبلہ کی طرف رخ کیا جائے گا۔

تاہم ”حی علی الصلوٰۃ“ ”حی علی الفلاح“ کہتے وقت اپنے سر کو دائیں طرف اور بائیں طرف پھیرا جائے گا اور اگر کوئی شخص اپنے منارے میں گھوم جاتا ہے تو یہ بہتر ہے۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ تاہم انہوں نے منارے میں گھومنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام مالک سے یہ سوال کیا گیا: کیا اذان دینے والا شخص گھوم سکتا ہے؟ تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا اور فرمایا: میں اسے درست نہیں سمجھتا۔ یہ روایت ابن قاسم کی ہے۔

ابن قاسم یہ کہتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: اگر وہ منارے میں اس لئے گھومتا ہے تاکہ زیادہ لوگوں تک آواز پہنچائے تو ٹھیک ہے ورنہ درست نہیں ہوگا۔

لیث بن سعد فرماتے ہیں: مؤذن جہاں اذان دے رہا ہے وہ وہیں کھڑا رہے گا۔ جب تک کہ وہ اپنی اذان سے مکمل طور پر فارغ نہیں ہو جاتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مؤذن ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ کہتے وقت اپنے سر کو دائیں اور بائیں طرف گھمائے گا تاہم اس کے پاؤں اپنی جگہ پر موجود رہیں گے۔

## 14 - باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ

باب: بلند آواز میں اذان دینا

643 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهْ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْعَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتُ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذْنْتُ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعُ صَوْتَكَ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَنِي

643- أخرجه البخاري في الاذان، باب رفع الصوت بالنداء (الحديث 609)، وفي التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة، وزينوا القرآن بأصواتكم (الحديث 7548). وأخرجه ابن ماجه في الاذان والسنة فيها، باب فضل الاذان و ثواب المؤذنين (الحديث 723). تحفة الاشراف (4105).

صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنَّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆☆ عبد الرحمن بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل میں (یعنی آبادی سے باہر) رہنا پسند کرتے ہو تو جب تم اپنی بکریوں میں ہو تو (راوی کو خشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جنگل میں ہو تو تم نماز کے لیے اذان دو اور بلند آواز میں دو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے وہاں جو بھی جن انسان یا جو بھی چیز اس آواز کو سنتی ہے تو قیامت کے دن وہ اس مؤذن کے حق میں گواہی دے گی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

644 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَهُ مِنْ قِمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ ."

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے:

"مؤذن کی آواز کے حساب سے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ہر خشک اور تر چیز اس کے حق میں گواہی دیتی ہے۔"

645 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّافِّ الْمُقَدِّمِ وَالْمُؤَذِّنِ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ ."

☆☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اور مؤذن کی آواز کے حساب سے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو بھی خشک یا تر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اور جو شخص اس اذان کو سن کر نماز ادا کرتا ہے اس شخص کی مانند اجر بھی (مؤذن کو ملتا ہے)۔"

## 15 - باب التَّوْبِ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ .

فجر کی اذان میں "توب" (سنت ہے)

646 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَلْمَانَ عَنْ أَبِي

644 - أخرجه أبو داود في الصلاة، باب رفع الصوت بالاذان (الحديث 515) مطولاً . وأخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب فضل الاذان و ثواب المؤذنين (الحديث 724) مطولاً . تحفة الاشراف (15466) .

645 - انفرادہ النسائي . تحفة الاشراف (1888) .

646 - انفرادہ النسائي . سياي في الاذان، التوب في اذان الفجر (الحديث 647) . تحفة الاشراف (12170) .

مَخْدُورَةٌ قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَقُولُ فِي آذَانِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

☆☆ حضرت ابو مخدوره رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دیا کرتا تھا اور میں فجر کی اذان میں یہ

کہتا تھا:

حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ فجر کی اذان میں تہویب کہی جائے گی یعنی ”حی علی الفلاح“ کے بعد ”الصلوة خیر من النوم“ کے الفاظ دو مرتبہ کہے جائیں گے۔

647 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَيْسَ بِأَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَاءِ .

☆☆ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام نسائی بیان کرتے ہیں: ابو جعفر نامی راوی ابو جعفر الفراء نہیں ہے۔

## 16 - باب الْخَيْرِ الْآذَانِ .

باب: اذان کا اختتام

648 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ بِلَالٍ قَالَ خَيْرُ الْآذَانِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

☆☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان کا اختتام اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پر ہوتا ہے۔

649 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ الْخَيْرُ

آذَانَ بِلَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . (حدیث مرسل)

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا اختتام اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پر ہوتا تھا۔

650 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ مِثْلَ ذَلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسود سے منقول ہے۔

651 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي

647-تقدم في الاذان، التويب في اذان الفجر (الحديث 646) .

648-انفرديه النسائي، و سياتي في الاذان، آخر الاذان (الحديث 649 و 650) . تحفة الاشراف (2031) .

649-تقدم في الاذان، آخر الاذان (الحديث 648) .

650-تقدم في الاذان، آخر الاذان (الحديث 648) .



الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ أَحْرَ الْأَذَانَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .  
 ☆☆ اسود بن یزید حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اذان کا اختتام لا الہ الا اللہ پر ہوتا ہے۔

## 17 - باب الْأَذَانَ فِي التَّخْلُفِ عَنْ شُهُودِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ .

باب: جب رات کے وقت بارش ہو رہی ہو تو اذان کے دوران جماعت میں شریک نہ ہونے کا اعلان کرنا  
 652 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ يَقُولُ أَنْبَأَنَا رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُنَادِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي لَيْلَةِ مَطِيرَةٍ فِي السَّفَرِ يَقُولُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ .

☆☆ عمرو بن اوس ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے شخص کو سنا، یعنی سفر کے دوران بارش والی رات میں (نبی اکرم ﷺ کے مؤذن نے یہ اعلان کیا:) حتی علی الصلوٰۃ حتی علی الفلاح کے بعد کہا: صلوا فی رحالکم تم لوگ اپنی رہائش کی جگہ پر ہی نماز ادا کر لو۔

653 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةِ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ لَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةً ذَاتَ مَطَرٍ يَقُولُ لَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ رات کے وقت جب سردی بھی زیادہ تھی اور ہوا بھی چل رہی تھی۔  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے یہ کلمات کہے اپنی رہائش گاہ پر ہی نماز ادا کر لو۔  
 (بعد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وضاحت کی) جب رات کے وقت سردی زیادہ ہوتی تھی اور بارش ہو رہی ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ مؤذن کو یہ کلمات کہنے کی ہدایت کرتے تھے:  
 ”اپنی رہائش گاہ پر ہی نماز ادا کر لو۔“

## 18 - باب الْأَذَانَ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي وَقْتِ الْأُولَى مِنْهُمَا .

باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پہلی نماز کے وقت میں ادا کر رہا ہو اس کا اذان دینا

651- انفرادہ النسائي . تحفة الاشراف (12171) .

652- انفرادہ النسائي . تحفة الاشراف (15706) .

653- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب الرخصة فی المطر و العلة ان یصلی فی رحلہ (الحديث 666) . و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب الصلاة فی الرحال فی المطر (الحديث 22) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب التخلف عن الجماعة فی اللیلة الباردة او اللیلة

المطيرة (الحديث 1063) . تحفة الاشراف (8342) .

654 - أَخْبَرَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَبَانَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقَبَةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمْرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقُصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٍ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا .

☆ ☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور عرفہ تشریف لے آئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیمہ نظر آیا جو وادی نمرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لگایا گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا، یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھ دیا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے وادی کے درمیان پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو نمازوں کے درمیان کوئی نماز ادا نہیں کی۔

## 19 - باب الأذان لمن جمع بين الصلاتين بعد ذهاب وقت الأولى منهما .

باب: جو شخص پہلی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے

اس کا (ان نمازوں کے لیے) اذان دینا

655 - أَخْبَرَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمُرْدَلِفَةِ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَأَقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا .

☆ ☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ

بات بیان کی ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ مزدلفہ تشریف لے آئے، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ہمراہ ادا کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نمازوں کے علاوہ کوئی اور نماز ادا نہیں کی۔“

656 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا شَرِيكُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

654-تقدم في المواقيت، للجمع بين الظهر و العصر بعرفة (الحديث 603) .

655-الفرده النسائي . تحفة الاشراف (2630) .

656-تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) .

كُنَّا مَعَهُ بِجَمْعٍ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ . فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هَكَذَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ .

☆ ☆ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ہم لوگ ان کے ہمراہ مزدلفہ میں موجود تھے انہوں نے اذان دی پھر اقامت کہی پھر مغرب کی نماز پڑھائی پھر انہوں نے فرمایا: نماز (ہونے لگی ہے) پھر انہوں نے ہمیں عشاء کی دو رکعات پڑھائیں میں نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس جگہ پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اسی طرح نماز ادا کی ہے۔

## 20 - باب الإقامة لمن جمع بين الصلاتين .

باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے اس کا اقامت کہنا

657 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ .

☆ ☆ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مزدلفہ میں ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کی کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

658 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ .

☆ ☆ سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مزدلفہ میں ایک اقامت کے ساتھ (دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں)۔

659 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلَّى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ قَبْلَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَلَا بَعْدَ .

657-تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) .

658-تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) .

659-اخرجه البخاري في الحج، باب من جمع بينهما ولم يتطوع (الحديث 1673) بنحوه . و اكرجه ابوداؤد في المناسك (الحج)، باب

الصلاة يجمع (الحديث 1927 و 1928) بنحوه . و اخرج النسائي في مناسك الحج، الجمع بين الصلوتين بالمزدلفة (الحديث 3028) .

☆☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک نماز الگ اقامت کے ساتھ پڑھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں سے کسی بھی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (بطل نماز) ادا نہیں کی تھی۔

## 21 - باب الأذان للفائت من الصلوات

باب: قضاء نماز ادا کرنے کے لیے اذان دینا

660 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَغَلْنَا الْمَشْرُوكُونَ يَوْمَ الْخَيْدِ عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ فِي الْقِتَالِ مَا نَزَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ) فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ يَأْتِيَ بِأَقَامٍ لِمَا نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا لَوْ قَبْلَ نَزْلِهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا لَوْ قَبْلَ نَزْلِهَا

☆☆☆ عبدالرحمن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ خندق کے دن مشرکین نے ہمیں ظہر (کے وقت کے بعد کوئی) نماز ادا کرنے کا موقع نہیں دیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، یہ جنگ کے دوران اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے، بعد میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کر دیا تھا:

”جنگ کے دوران مسلمانوں کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔“

(شام کے وقت) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو اسی طرح ادا کیا۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عصر کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو بھی اسی طرح ادا کیا، جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کے لیے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو اسی طرح ادا کیا، جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے۔

## 22 - باب الإجتزاء لذلك كُلهِ بأذانٍ واحدٍ والإقامة لكلٍ واحدٍ منهما

باب: اس طرح کی صورت حال میں ان تمام نمازوں کے لیے صرف ایک اذان دینا اور ہر نماز کے لیے

الگ سے اقامت کہنا بھی جائز ہے

661 - أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ هُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ يَالِقِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ

660-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4126) :

661-تقدم في المواقيت ، كيف يقضي الفائت من الصلاة (الحدیث 621) .

الْمُشْرِكِينَ سَفَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَمَرَ بِإِلَّا فَاذَنْ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ .

☆☆ حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں، مشرکین نے نبی اکرم ﷺ کو غزوہ خندق کے دن چار نمازیں ادا کرنے کا موقع نہیں دیا، تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی، پھر اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی۔

### 23 - باب الإكْتِفَاءِ بِالْإِقَامَةِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

باب: ہر نماز کے لیے صرف اقامت پر اکتفاء کرنا

662 - أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُونَ عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَأَقَامَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ "مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَكُمْ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک جنگ میں شریک تھے، مشرکین نے ہمیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا نہیں کرنے دی۔ جب مشرکین واپس چلے گئے، تو نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا، اس نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی، ہم نے نماز ادا کر لی، پھر اس نے عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی تو ہم نے نماز ادا کر لی، پھر اس نے مغرب کی نماز کے لیے اقامت کہی، ہم نے مغرب کی نماز ادا کر لی، پھر اس نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی، ہم نے وہ نماز ادا کر لی، پھر نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

"اس وقت روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی ایسا گروہ نہیں ہے جو اللہ کا ذکر کرتا ہو۔"

### 24 - باب الإِقَامَةِ لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةٍ .

باب: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو بھول جائے اس کے لیے اقامت کہنے کا حکم

663 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ

662- تقدم في المواقيت، كيف يقضي الفالت من الصلاة (الحديث 621) .

663- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب إذا صلى خمسًا (الحديث 1023) . تحفة الاشراف (11376) .

حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَلَسَّمَّ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَأَذَرَ كَهْ رَجُلٌ فَقَالَ نَبِيَّتٌ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ لَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِأَلَا فَاكَّامَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ لَمَرَّبِي فَقُلْتُ هَذَا هُوَ . قَالُوا هَذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ .

☆☆ حضرت معاویہ بن حدادیؓ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا حالانکہ نماز کی ایک رکعت باقی تھی ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: آپ ﷺ نماز میں ایک رکعت بھول گئے ہیں نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی۔

راوی بیان کرتے ہیں میں نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ ان صاحب کو پہچانتے ہیں (جنہوں نے جا کر نبی اکرم ﷺ کو جا کر یہ کہا تھا کہ آپ ﷺ ایک رکعت ادا کرنا بھول گئے ہیں) میں نے جواب دیا: نہیں! (البتہ اگر میں اسے دیکھوں گا تو پہچان لوں گا) پھر وہ صاحب میرے پاس سے گزرے تو میں نے کہا: یہ وہ صاحب ہیں تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ ہیں۔

## 25 - باب آذان الراعی .

باب: چرواہے کا آذان دینا

664 - أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَدِّنُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشْهُدَ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - قَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ هَذَا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذَا لِرَاعِي غَنَمٍ أَوْ رَجُلٍ عَارِبٌ عَنْ أَهْلِهِ . " فَهَبَطَ الْوَادِي فَإِذَا هُوَ بِرَاعِي غَنَمٍ وَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَبْتَنَةٍ قَالَ "أَتَرُونَ هَذِهِ هَيْئَةً عَلَى أَهْلِهَا . " قَالُوا نَعَمْ . قَالَ "الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا . "

☆☆ حضرت عبداللہ بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو آذان دیتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے (جواب کے طور پر) اس کے کلمات کو دہرایا پھر ارشاد فرمایا: "یہ شخص یا تو ریوڑ کا چرواہا ہوگا یا اپنے گھروالوں سے دور رہ رہا ہوگا۔"

جب لوگوں نے اس معاملے کی تحقیق کی تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔ (اس روایت کے الفاظ کچھ مختلف بھی نقل ہوئے ہیں)۔ (راوی کہتے ہیں) وہاں ایک مردار بکری بھی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنی یہ اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت ہے دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے۔

## 26 - باب الاذان لمن يصلي وحده .

باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اذان دینا

665 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُشَانَةَ الْمَعْلَفِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "يُعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَطِئَةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيَقِيمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ."

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر ہوتا ہے اور نماز کے لیے اذان دیتا ہے اور پھر نماز ادا کرتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میرے اس بندے کو دیکھو جو اذان دے کر نماز ادا کر رہا ہے یہ ایسے اس لیے کر رہا ہے کیونکہ یہ مجھ سے ڈرتا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔"

## 27 - باب الإقامة لمن يصلي وحده .

باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اقامت کہنا

666 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزَّرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِي صَفِّ الصَّلَاةِ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صف میں تشریف فرما تھے (اس کے بعد آگے پوری حدیث ہے)۔

665 - أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الاذان في السفر (الحديث 1203) تحفة الاشراف (9919) .

666 - أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود (الحديث 861) . أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة (الحديث 302) مطبوعاً . والحديث عندنا: ابى ابوداؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود (الحديث 857 و 858 و 859 و 360) . والنسائي في التطبيق، باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع (الحديث 1052) ، و باب الرخصة في ترك الذكر في السجود (الحديث 1135) وفي السهوى، باب اقل ما يجزي من عمل الصلاة (الحديث 1312 و 1313) . وابن ماجه في الطهارة بسنها، باب ما جاء في الوضوء على ما امر الله تعالى (الحديث 460) . تحفة الاشراف (3604) .

## 28- باب کَيْفَ الْإِقَامَةُ .

باب: اقامت کس طرح کہی جائے؟

667- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُؤَدِّنَ مَسْجِدِ الْعُرَيَّانِ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى مُؤَدِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْإِذَانِ فَقَالَ كَانَ الْإِذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنِي مَثْنِي وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنْكَ إِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَإِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ .

☆☆ ابوشئی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اذان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے۔

البتہ جب تم ”قد قامت الصلوة“ پڑھو گے تو اسے دو مرتبہ پڑھو گے۔

جب ہم ”قد قامت الصلوة“ کے الفاظ سنتے تھے تو ہم وضو کر کے نماز کے لیے نکلتے تھے۔

## 29- باب إِقَامَةِ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهِ .

باب: (جب کچھ لوگ موجود ہوں) تو ہر شخص کا اپنے لیے اقامت کہنا

668- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَاحِبٍ لِي "إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَوْمَكُمَا أَحَدُكُمَا ."

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میرے ساتھی سے یہ فرمایا تھا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں اذان دو اور تم دونوں اقامت کہو پھر تم دونوں میں سے کوئی ایک تمہاری امامت کروادے۔

## 30- باب فَضْلِ التَّادِينَ .

باب: اذان دینے کی فضیلت

669- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّادِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا

667- تقدم في الاذان، تنبيه الاذان (الحديث 627)

668- تقدم في الاذان، باب اذان المنفردين في السفر (الحديث 633)

669- اخرج في البخاري في الاذان، باب فضل التاديين (الحديث 608). و اخرج في ابوداؤد في الصلاة، باب رفع الصوت بالاذان (الحديث

516). تحفة الاشراف (13818)



ثَوْبٍ بِالصَّلَاةِ اَذْبَرَ حَتَّى اِذَا قُضِيَ التَّوْبُ الْقَبْلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الْمَرْءُ اِنْ يَذُرْنِي كُمْ صَلَّى .“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے اور وہ اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں تک اذان کی آواز نہ آسکتی ہو پھر جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ آ جاتا ہے پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پھر چلا جاتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو وہ پھر آ جاتا ہے اور آدمی کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے: فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیز کو یاد کرو یعنی ان چیزوں کو یاد کرتا ہے جو آدمی کو یاد نہیں ہوتی ہیں یہاں تک کہ آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اُسے یہ بھی پتا نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں۔“

### 31 - باب الاستہام علی التاذین .

باب: اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کرنا

670 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاتَوَّهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا .“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں شامل ہونے کا کیا اجر و ثواب ہے پھر انہیں صرف قرعہ اندازی کے ذریعے اس کا موقع مل سکتا ہو تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ نماز کے لیے جانے کا کیا اجر و ثواب ہے تو وہ تیزی سے اس کی طرف جائیں گے اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز (باجماعت ادا کرنے) کا کیا اجر و ثواب ہے تو وہ ضرور اس میں شریک ہوں گے خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے۔“

شرح

فرض نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے قامت کہنا سنت مؤکدہ ہے۔ خواہ وہ اس وقت کی نماز ادا کر رہا ہو یا فوت شدہ نماز ادا کر رہا ہو خواہ کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو یا کچھ لوگ باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں۔  
مالکیوں اور شوافع کے نزدیک یہ حکم سردوں اور خواتین دونوں کے لئے ہے۔ جب کہ حنابلہ اور احناف اس بات کے قائل

ہیں: خواتین اذان نہیں کہیں گی اور اقامت بھی نہیں کہیں گی۔

فقہاء کے مابین اقامت کے بارے میں تین حوالے سے اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: اقامت کے کلمات دو مرتبہ ادا کئے جائیں گے جبکہ تکبیر کے کلمات چار مرتبہ ادا کئے جائیں گے اور اس کی مثال اذان کی طرح ہے۔

البتہ اقامت میں ”حی علی الفلاح“ کہنے کے بعد ”قد قامت الصلاة“ کا جملہ دو مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

اس اعتبار سے احناف کے نزدیک اقامت کے کلمات سترہ ہیں۔

مختلف روایات سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اقامت کے کلمات سترہ ہیں۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: اقامت کے کلمات دس ہیں۔ وہ اس بات کے قائل ہیں ”قد قامت الصلاة“ کو

ایک مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

ان حضرات کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اذان

کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں ادا کریں۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں۔ اقامت کے کلمات گیارہ ہیں۔ تمام کلمات کو ایک ایک مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

البتہ ”قد قامت الصلاة“ کے الفاظ دو مرتبہ ادا کئے جائیں گے۔

انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث پیش کی ہے جس میں اس

بات کا تذکرہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ ادا کئے جاتے تھے تاہم ”قد قامت

الصلاة“ کو دو مرتبہ پڑھا جاتا تھا۔

اقامت کے تمام احکام وہی ہیں جو اذان کے احکام ہیں تاہم اس میں مزید کچھ احکام پائے جاتے ہیں۔

اقامت کے بارے میں مستحب یہ ہے کہ اسے تیزی کے ساتھ ادا کیا جائے گا اور مذاہب اربعہ کے نزدیک مستحب یہی ہے

کہ جس شخص نے اذان دی ہو وہی اقامت بھی کہے تاکہ سنت کی پیروی ہو جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”جو شخص اذان دیتا ہے وہی اقامت کہے۔“

حنابلہ کے نزدیک یہ بات مستحب ہے جس جگہ اذان دی گئی تھی اقامت بھی وہیں کہی جائے کیونکہ اقامت کا بنیادی مقصد

بھی اطلاع دینا ہے۔

اس لئے یہ بھی اسی جگہ پر مشروع ہوگی جہاں اذان دی گئی تھی۔

32 - باب اتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنِ الَّذِي لَا يَأْخُذُ عَلَيَّ أَذَانَهُ أَجْرًا

باب: ایسے مؤذن کو مقرر کرنا جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرتا ہو

671- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي . فَقَالَ "أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَدِّنَا لَا يَأْخُذْ عَلَيَّ إِذَا لِهَ أَجْرًا ."

☆ ☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری قوم کا امام مقرر کر دیجئے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم ان کے امام ہو تم ان میں سے ضعیف لوگوں کا خیال رکھنا اور ایسے شخص کو مؤذن بنانا جو اذان دینے کا معاوضہ نہ لیتا ہو۔"

### 33- باب الْقَوْلِ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَدِّنُ .

باب: مؤذن جو کہتا ہو اس کی مانند کلمات کہنا

672- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا سَمِعْتُمُ التَّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَدِّنُ ."

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم اذان سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے۔"

شرح

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ "مؤذن جو کہتا ہے تم بھی اس کی مانند کہو۔"

علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: علماء نے اس کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض علماء اس بات کے قائل ہیں: جو شخص اذان سنتا ہے وہ اسی کی مانند کلمات کہے گا۔ جو مؤذن کہتا ہے اور اذان کے آغاز سے لے کر اختتام تک وہی کلمات دہرائے گا جو مؤذن نے کہے تھے۔

ان حضرات نے اس حدیث کے ظاہر کو اپنی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور اس کے عموم سے استدلال کیا ہے۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب میرے پاس موجود ہوتے ہوئے مؤذن کو سنتے تو آپ ﷺ وہی

671- أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب اخذ الاجر على التاذين (الحديث 531). والحديث عند: ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب من ام قوما فليخفف (الحديث 987). تحفة الاشراف (9770).

672- أخرجه البخاري في الأذان، باب ما يقول اذا سمع المنادي (الحديث 611). وأخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسأل الله له الوسيلة (الحديث 10). وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقول اذا سمع المؤذن (الحديث 522). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ما يقول الرجل اذا اذن المؤذن (الحديث 208). وأخرجه ابن ماجه في الأذان و السنة فيها، باب ما يقال اذا اذن المؤذن (الحديث 720). تحفة الاشراف (4150).

کلمات کہا کرتے تھے جو مؤذن کہہ رہا ہوتا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ خاموش ہو جاتے۔  
اسی طرح بعض دیگر روایات میں یہی بات منقول ہے کہ جو کلمات مؤذن کہتا ہے اس کی مانند کلمات کہے جائیں گے۔  
جبکہ بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ مؤذن جو کہتا ہے اسی کی مانند کلمات کہے جائیں گے البتہ ”حی علی الصلاة“ اور  
”حی علی الفلاح“ کے جواب میں ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ پڑھا جائے گا۔

ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کو پیش کیا ہے اور  
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کو پیش کیا ہے۔

تاہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے الفاظ میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

### 34 - باب ثَوَابِ ذَلِكِ .

باب: (اذان کا جواب دینے) کا اجر و ثواب

673 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ  
أَنَّ عَلِيَّ بْنَ خَالِدِ الزَّرْقِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّضْرَ بْنَ سُفْيَانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا  
دَخَلَ الْجَنَّةَ“ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے لیے  
کھڑے ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اس کی مانند کلمات کہتا ہے (یعنی اذان کا جواب دیتا ہے) وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

### 35 - باب الْقَوْلِ مِثْلَ مَا يَتَشَهُدُ الْمُؤَذِّنُ .

باب: مؤذن شہادت کے جو کلمات پڑھتا ہے اس کی مانند کلمات پڑھنا

674 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ  
جَالِسًا عِنْدَ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَكَبَّرَ النَّتَيْنِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَشَهُدُ النَّتَيْنِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَتَشَهُدُ النَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي هَكَذَا مُعَاوِيَةُ بْنُ  
أَبِي سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ مجمع بن یحییٰ انصاری بیان کرتے ہیں میں حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا مؤذن نے اذان

673- الفردیہ النسائی . تحفة الاشراف (14641)

674- اخرجه البخاري في الجمعة، باب يجيب الامام على المنبر اذا سمع النداء (الحديث 914) بمنعاه . و اخرجه النسائي في الاذان، القول

مثل ما يتشهد المؤذن (الحديث 675) . تحفة الاشراف (11400)

دی اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بھی دو مرتبہ تکبیر کہی مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بھی کلمہ شہادت دو مرتبہ پڑھا۔ مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہ کلمہ دو مرتبہ پڑھا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث مجھے اسی طرح بیان کی ہے اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر بیان کی ہے۔

675 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُجَمِّعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ .

☆☆ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے۔ حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو سنا تو اس کی مانند کلمات کہے جو مؤذن نے کہے تھے۔

### 36 - بَابُ الْقَوْلِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ .

باب: جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پڑھے تو کیا کہا جائے؟

676 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى أَنَّ عِيسَى بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذَا دُنَّ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى إِذَا قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا قَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ .

☆☆ علقمہ بن وقاص کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا اسی دوران ان کے مؤذن نے اذان دی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہی کلمات کہے جو مؤذن نے کہے تھے جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا۔

جب مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا۔

اس کے بعد انہوں نے وہی کلمات پڑھے جو مؤذن نے کہے تھے۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مانند کہتے ہوئے (یعنی اذان کا جواب دیتے ہوئے) سنا

## 37- باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد الاذان .

باب: اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

677- أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَبْغَى إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ ."

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اسی کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے (اور پھر اذان ختم ہو جانے کے بعد) تم مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کی دعا کرو چونکہ یہ جنت میں ایک مخصوص مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے کسی ایک ہی بندے کو ملے گا اور مجھے یہ پوری امید ہے کہ وہ ایک بندہ میں ہوں گا جو شخص میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لیے (میری) شفاعت حلال ہو جائے (یعنی اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی)۔"

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں

اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا مستحب ہے۔ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اذان سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور یہ مؤذن اور اذان سننے والے شخص دونوں کے لئے سنت ہے جیسا کہ آگے آنے والی حدیث میں اس بات کا تذکرہ موجود ہے۔

اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر مؤذن کے باقاعدہ بلند آواز میں درود پڑھنے کا رواج صلاح الدین ایوبی کے زمانے میں

ہوا تھا۔

فقہاء نے اسے "بدعت حسنہ" قرار دیا ہے۔

677- أخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسأل الله له الوسيلة (الحديث 11) وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب ما يقول إذا سمع المؤذن (الحديث 523). وأخرجه الترمذي في المناقب، باب فضل النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3614). تحفة الأشراف (8871).

## 38 - باب الدَّعَاءِ عِنْدَ الْاَذَانِ .

باب: اذان کے وقت دعا کرنا

678 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَ اللَّهُ بِهِ رِزْقًا وَمَا كَانَ مِنْهُ رِزْقًا إِلَّا بِإِسْلَامِ دِينِنَا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ ."

☆ ☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اذان سن کر یہ کلمات پڑھے:

"میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی

شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے

حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے، اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)۔"

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔"

679 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْإِنْدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابْتِغَاءً لِلْوَسِيلَةِ وَالْفُضَيْلَةِ وَابْتِغَاءً الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ."

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا مانگے:

"اے اللہ! اے اس کامل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑے ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ کو

وسیلہ اور فضیلت عطا فرما! اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے! جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے۔"

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:)

678- أخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسأل الله له الوسيلة (الحديث 13). و أخرجه أبو داود في الصلاة، باب ما يقول إذا سمع المؤذن (الحديث 525). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ما يقول الرجل إذا أذن المؤذن من الدعاء (الحديث 210). وأخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب ما يقال إذا أذن المؤذن (الحديث 721). تحفة الاشراف (3877).

679- أخرجه البخاري في الاذان، باب الدعاء عند النداء (الحديث 614)، وفي التفسير، باب (عسى ان يعطك ربك مقامًا محموداً) (الحديث 4719). و أخرجه أبو داود في الصلاة، باب ما جاء في الدعاء عند الاذان (الحديث 529). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب منه آخر (الحديث 211). وأخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب ما يقال إذا أذن المؤذن (الحديث 722). تحفة الاشراف (3046).

”ایسے شخص کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو جائے گی (یعنی اسے میری شفاعت نصیب ہوگی)۔“

شرح

اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد دعا مانگنا بھی سنت ہے۔ تاہم اس دعا کے کلمات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مختلف راویوں نے الفاظ کی کمی و بیشی کے ہمراہ یہ دعا نقل کی ہے۔

### 39 - باب الصَّلَاةِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ -

باب: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنا

680 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ كَثْمِ بْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَيْنَ كُلِّ اَذَانٍ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانٍ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی۔ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی۔“ (یہ حکم اس شخص کے لیے ہے) جو (اس دوران نماز ادا کرنا) چاہے۔

شرح

یہاں امام نسائی نے جو ترجمہ الباب نقل کیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اذان ہو جانے کے بعد باجماعت نماز ہونے سے پہلے سنتیں ادا کی جاتی ہیں۔ ان میں سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ دونوں شامل ہیں۔

حدیث کے الفاظ ”جو چاہے“ کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ سنتیں ادا کرنا واجب نہیں ہے اور متن کے الفاظ میں ”دو اذانوں“ سے مراد ”اذان اور اقامت“ ہے جیسا کہ مصنف نے ترجمہ الباب میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

تاہم یہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرنا جائز ہے۔ بلکہ انہیں ادا کرنا مستحب ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تاہم علامہ ابوالحسن سندھی کا یہ قول ہے محل نظر ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز جلدی ادا کرنے کی ترغیب دی

680 - أخرجه البخاري في الاذان ، باب كم بين الاذان و الاقامة و من ينتظر الاقامة (الحديث 624) ، و باب بين كل اذانين صلاة لمن شاء (الحديث 627) . و أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها ، باب بين كل اذانين صلاة (الحديث 304) . و أخرجه ابو داود في الصلاة ، باب الصلاة قبل المغرب (الحديث 1283) . و أخرجه الترمذي في الصلاة ، باب ما جاء في الصلاة قبل المغرب (الحديث 185) مختصراً . و أخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة ، باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب (الحديث 1162) . تحفة الاشراف (9658) .



ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مغرب کا وقت صرف اتنا ہوتا ہے جتنی دیر میں پانچ رکعات ادا کی جاسکیں لہذا اس حدیث کے حکم میں مغرب کی نماز شامل نہیں ہوگی۔

نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی کوئی ایسی روایت نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی اذان ہو جانے کے بعد سنتیں ادا کیا کرتے تھے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل کا سب سے زیادہ اہتمام کرتے تھے۔

681- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَدَرُونَ السَّوَارِيَّ يُصَلُّونَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذَلِكَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ.

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں) جب مؤذن اذان دے دیتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض حضرات اٹھ کر تیزی سے ستون کی طرف لپکتے تھے اور نماز ادا کر لیتے تھے یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آتے تھے تو وہ لوگ اسی طرح نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ یہ لوگ مغرب سے پہلے بھی (نفل) ادا کر لیا کرتے تھے حالانکہ اس وقت اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ فرق نہیں ہوتا تھا۔

#### 40- بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ .

باب: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کی شدید مذمت

682- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْبَدَاءِ حَتَّى قَطَعَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆☆ اشعث بن ابو سعید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

681- أخرجه البخاري في الاذان، باب كم بين الاذان و الاقامة، و من ينظر الاقامة (الحديث 625). والحديث عند: البخاري في الصلاة، باب الصلاة الى الاسطوانة (الحديث 503). تحفة الاشراف (1112).

682- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن الخروج من المسجد اذا اذن المؤذن (الحديث 258 و 259) بنحوه . و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 536) بنحوه . وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 204) بنحوه . و أخرجه النسائي في الاذان، التشديد في الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 683). و أخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب اذا اذن و الت في المسجد فلا تخرج (الحديث 733) بنحوه . تحفة الاشراف (13477).

شرح

اذان ہو جانے کے بعد باجماعت نماز ہونے سے پہلے مسجد سے باہر جانا مکروہ ہے البتہ کسی عذر کی وجہ سے باہر جایا جاسکتا ہے۔ اس کی دلیل یہی مذکور بالا روایت ہے جسے امام نسائی نے یہاں نقل کیا ہے اور اس بارے میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

683 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو صَخْرَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ ابو شعثاء بیان کرتے ہیں ایک شخص اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اس شخص نے حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی ہے“۔

#### 41 - باب اِذَانِ الْمُؤَدِّينَ الْاِئِمَّةِ بِالصَّلَاةِ .

باب: مؤذن کا امام کو نماز کی اطلاع دینا (یا نماز کے لیے بلانا)

684 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ وَيُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ حَمْسِينَ آيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَدِّينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكْعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَدِّينَ بِالْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہا عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر صبح صادق ہونے تک گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعے تمام نماز کو طاق کر لیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تھے جو اتنا طویل ہوتا تھا جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کر سکتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک اٹھا لیتے تھے۔ جب مؤذن فجر کی نماز کے لیے اذان دے کر خاموش ہوتا اور اذان صادق ہو چکی ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو مختصر رکعات (یعنی فجر کی دو سنتیں) ادا کرتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے یہاں

683- تقدم في الاذان، التشهد في الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 682).

684- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، وان الوتر ركعة وان

الركعة صلاة صحيحة (الحديث 122). واخرجه ابو داود في الصلاة، باب في صلاة الليل (الحديث 1337). والحديث عند: النسائي في

المسهر، باب السجود بعد الفراغ من الصلاة (الحديث 1327). حفة الاشراف (16573).

تک کہ اقامت کے وقت مؤذن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو آپ ﷺ اس کے ساتھ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ (امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرتے ہوئے بعض راویوں نے دوسرے راویوں کے مقابلے میں زیادہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

684 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُحَكَّمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَوَصَفَ أَنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوُتْرِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى امْتَسَقَلَ فَرَأَيْتُهُ يَنْفُخُ وَأَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

☆ ☆ کریم بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا میں نے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کس طرح نوافل ادا کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جو وتر سمیت ہوتی تھیں پھر آپ ﷺ سو جایا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ کا وزن بڑھ گیا تو میں نے آپ ﷺ کو خراٹے لیتے ہوئے بھی دیکھا۔ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ اٹھے آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو ( فجر کی) نماز پڑھائی، لیکن آپ ﷺ نے (نیند سے بیدار ہونے پر از سر نو) وضو نہیں کیا۔

## 42 - باب إِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ .

باب: امام کے آنے پر مؤذن کا اقامت کہنا

686 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَعْثَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

685 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الرُّضْوَاءِ، بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدِيثِ وَغَيْرِهِ (الْحَدِيثُ 183) مَطْوَلًا، وَفِي الْأَذَانِ، بَابُ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنِ الْمَسَاجِدِ وَالْمَسْجِدِ، بَابُ إِسْمَاعِلَةَ الْهَيْدِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ (الْحَدِيثُ 1198) مَطْوَلًا، وَفِي التَّسْبِيحِ، بَابُ (رَبَّنَا الْكُفْرَ مِنْ تَدْعَلُ النَّارَ لَقَدْ أَخْبَرْتَهُ، وَ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنَ الْعِصَارِ) (الْحَدِيثُ 4571) مَطْوَلًا، وَبَابُ (رَبَّنَا إِنَّا أَسْمَعْنَا مَنَادًا ينادي لِلْإِيمَانِ) (الْحَدِيثُ 4572) مَطْوَلًا وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِينَ وَ لِقَرَاهَا، بَابُ الدَّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْيَمَامَةِ، (الْحَدِيثُ 182 وَ 183) مَطْوَلًا، وَ (الْحَدِيثُ 184) بِنَحْوِهِ . وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ، بَابُ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْيَمَامَةِ، (الْحَدِيثُ 1367) مَطْوَلًا . وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَالِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي عِبَادَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْحَدِيثُ 252) مَطْوَلًا وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي لِيَامِ اللَّيْلِ وَ تَطَوُّعِ النَّهَارِ بَابُ ذِكْرِ مَا يَسْتَفْعَى بِهِ الْإِمَامُ (الْحَدِيثُ 1619) وَأَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ لَهَا، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَيْفَ يَصَلِّي بِاللَّيْلِ (الْحَدِيثُ 1363) مَطْوَلًا . وَ (الْحَدِيثُ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ فِي التَّسْبِيحِ، بَابُ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَ قَعُودًا وَ عَلَى جَنُوبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) (الْحَدِيثُ 4570) . وَ مُسْلِمٌ فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِينَ وَ لِقَرَاهَا، بَابُ اللَّهِ عَاهَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْيَمَامَةِ (الْحَدِيثُ 185) . تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (6362) .

686 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَذَانِ، بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ (الْحَدِيثُ 637) ، وَبَابُ لَا يَسْعَى إِلَى الصَّلَاةِ مُسْتَعْجَلًا وَ لِيَقُمَ بِالسُّكِينَةِ وَ الرَّقَارِ (الْحَدِيثُ 638) ، وَ فِي الْجُمُعَةِ، بَابُ الْمَشِيِّ إِلَى الْجُمُعَةِ (الْحَدِيثُ 909) . وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَ مَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ، (الْحَدِيثُ 156) . وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ، بَابُ فِي الصَّلَاةِ تَقَامُ وَ لَمْ يَأْتِ الْإِمَامُ يَنْتَظِرُونَهُ قَعُودًا (الْحَدِيثُ 539 وَ 540) . وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الصَّلَاةِ، بَابُ كَرَاهَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَ هُمْ قِيَامٌ عِنْدَ الْفَتْحِ الصَّلَاةِ (الْحَدِيثُ 592) . وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي الْإِمَامَةِ، قِيَامُ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْإِمَامَ (الْحَدِيثُ 789) تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (12106) .

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقْرَأُوا حَتَّى تَرَوْنِي خَرَجْتُ"

☆☆ عبد اللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک تم مجھے آتے ہوئے نہ دیکھ لو۔"

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحلی تحریر کرتے ہیں جب اقامت ہو تو نمازی نماز کے لئے کھڑے نہیں ہوں گے۔

جب تک امام کھڑا نہیں ہوتا یا امام آ نہیں جاتا۔ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

"جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔"

جہاں تک مقتدیوں کے نماز کے لئے کھڑے ہونے کے وقت کے تعین کا تعلق ہے۔

تو مالکیہ نے یہ بات کہی ہے: نمازی کے لئے اقامت کے وقت کھڑا ہونا جائز ہے چاہے اس کے آغاز میں کھڑا ہو یا بعد

میں کھڑا ہو۔

لہذا اس کے لئے کسی حالت کے تعین کی ضرورت نہیں ہوگی، بلکہ لوگوں کی طاقت کا اندازہ لگایا جائے گا، کیونکہ کچھ لوگ

بھاری بھرم ہوتے ہیں کچھ کمزور ہوتے ہیں۔

جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں: نمازی "حی علی الفلاح" کے وقت کھڑے ہوں گے اور امام کے کھڑے ہو جانے کے

بعد کھڑے ہوں گے۔

حنا بلہ اس بات کے قائل ہیں: نمازیوں کے لئے یہ بات مستحب ہے جب مؤذن "قد قامت الصلاة" کہے تو وہ اس وقت

کھڑے ہوں کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ وہ اس وقت کھڑے ہوئے تھے جب مؤذن نے

"قد قامت الصلاة" کہا تھا۔

شواہح اس بات کے قائل ہیں: مستحب یہ ہے نماز اقامت ہو جانے کے بعد کھڑا ہو یہ اس وقت ہے جب امام نمازی کے

ساتھ مسجد میں موجود ہو اور نمازی کے لئے یہ بات ممکن ہو کہ وہ تیزی سے کھڑا ہو سکتا ہو اس طرح کہ وہ تکبیر تحریمہ میں شامل

ہونے کی فضیلت حاصل کر سکتا ہو۔

اگر ایسا نہ ہو اس سے پہلے ہی کھڑا ہو جائے گا ایسی صورت میں جب کہ وہ تکبیر تحریمہ میں شریک ہو سکتا ہو۔



## 8 - كِتَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”مساجد (کے بارے میں روایات)“ میں 46 تراجم ابواب اور 53 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 49 ہوگی۔

### 1 - باب الْفَضْلِ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

687 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذَكِّرُ اللَّهَ فِيهِ بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ."

☆☆☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص ایسی مسجد تعمیر کرتا ہے جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (یعنی نماز ادا کی جاتی ہے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔“

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہاں یہ جملہ علت بیان کرنے کے لئے ہے گویا کہ یہ کہا جا رہا ہے کہ جو شخص اللہ کا گھر اس لئے بناتا ہے کہ تاکہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو اس صورت میں اس کا مفہوم یوں ہوگا کہ اللہ کی رضا کے حصول کے لئے گھر بنانا ہے اسے یہ فضیلت حاصل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف گھر بنانے کی نسبت مجازی اعتبار سے ہے کیونکہ تعمیر کرنے کو مجازی طور پر تحقیق کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم اس کی نسبت حقیقی ہے۔

ابن جوزی کہتے ہیں: جو شخص مسجد پر اپنا نام تحریر کر دیتا ہے یعنی اس مسجد پر جس کو اس نے تعمیر کیا ہے، تو وہ شخص مخلص نہیں ہوتا

## 2- باب الْمَبَاهَاةِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب: مساجد (کی تعمیر میں) ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنا

688- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَضْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ لوگ مساجد کی تعمیر میں (ایک دوسرے کے مقابلے میں) فخر کا اظہار کریں گے۔"

## 3- باب ذِكْرِ آيِ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلًا

باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟

689- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيَّ أَبِي الْقُرْآنَ فِي السِّكَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ اتَّسَجِدُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلًا قَالَ "الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ". قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ "الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى". قُلْتُ وَكَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ "أَرْبَعُونَ عَامًا وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدًا فَحَيْثُمَا أَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ".

☆☆ ابراہیم نامی راوی بیان کرتے ہیں میں گلی میں اپنے والد کے سامنے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا جب میں نے سجدے سے متعلق آیت تلاوت کی تو انہوں نے سجدہ تلاوت کیا میں نے دریافت کیا: اے ابا جان! کیا آپ راستے میں سجدہ کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد الحرام میں نے دریافت کیا: پھر کون سی بنائی گئی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چالیس سال کا۔

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا:)

688- أخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في بناء المسجد (الحديث 449). وأخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب تشييد المساجد

(الحديث 739). تحفة الاشراف (951).

689- أخرجه البخاري في الانبياء، باب 1. (الحديث 3366)، وباب قول الله تعالى: (ووهبنا لداود سليمان، نعم العبد انه اواب) (الحديث 3425).

وأخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، (الحديث 201). وأخرجه النسائي في التفسير: سورة آل عمران، قوله تعالى: (ان ال بيت وضع للناس) (الحديث 89). وأخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب اي مسجد وضع اول (الحديث 753). تحفة الاشراف

”تمہارے لیے تمام روئے زمین مسجد ہے (یعنی نماز ادا کرنے کے قابل ہے) تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت آجائے تو تم وہاں نماز ادا کر لو۔“

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں اشکال پایا جاتا ہے ان کی وجہ یہ ہے کہ مسجد حرام کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی اور یہ بات قرآن کی نص سے ثابت ہے جبکہ مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔

اس طرح امام نسائی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس بارے میں حدیث نقل کی ہے جس کی سند صحیح ہے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے درمیان طویل عرصہ ہے۔

اہل تاریخ اس بات کے قائل ہیں: یہ عرصہ ایک ہزار سال سے زیادہ پر محیط ہے۔ قرطبی کہتے ہیں: یہ اشکال اس طرح ختم ہو سکتا ہے کہ یہ کہا جائے: آیت اور حدیث اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہی ان مساجد کی تعمیر کی تھی۔ اس کی وجہ پہلے بیان کر چکے ہیں بلکہ ان دونوں حضرات نے ان مساجد کی تعمیر کی تجدید کی تھی کیونکہ ان دونوں مساجد کی بنیاد ان دونوں حضرات کے علاوہ کسی دوسرے نے رکھی تھی۔

یہ روایت بھی منقول ہے کہ سب سے پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام نے کی تھی۔ اس بنیاد پر ایسا ہونا ممکن ہوگا کہ ان کی اولاد میں سے کسی شخص نے چالیس سال گزرنے کے بعد بیت المقدس کی تعمیر کا آغاز کیا ہو۔

(سیوطی کہتے ہیں) بلکہ میں یہ کہتا ہوں: حضرت آدم علیہ السلام نے بذات خود بیت المقدس کی تعمیر کی تھی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب ”التبجانی“ میں یہ بات تحریر کی ہے۔ ابن ہشام یہ کہتے ہیں: جب حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل کر لی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کی طرف روانہ ہوں اور وہاں اس کی تعمیر کریں تو حضرت آدم علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر بھی کی تھی اور وہاں قربانی کی تھی۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مسجد حرام تعمیر کرنا اور مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعمیر کرنا مراد نہیں ہے کیونکہ ان دونوں انبیاء کرام کے درمیان طویل مدت پائی جاتی ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں بلکہ یہاں ان دونوں مساجد کی وہ تعمیر مراد ہے جو ان دونوں حضرات کی تعمیر سے پہلے ہوئی تھی۔

#### 4 - باب فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

باب: مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

690 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "الصَّلَاةُ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ".

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں نماز ادا کرتا ہے تو میں نے نبی اکرم ﷺ

کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس میں نماز ادا کرنا کسی بھی دوسری جگہ پر نماز ادا کرنے کے مقابلے میں ایک ہزار گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے

البتہ خانہ کعبہ والی مسجد کا حکم مختلف ہے (یعنی اس میں نماز ادا کرنے کا ثواب زیادہ ہے)"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام سیوطی فرماتے ہیں: امام نووی نے یہ بات تحریر کی ہے۔ اس استثناء سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ علماء کے مابین اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں سے افضل کون سا ہے؟ اور اسی بنیاد پر یہ اختلاف بھی پایا جاتا ہے تو امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔

کیونکہ مسجد حرام میں نماز ادا کرنا میری اس مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جب کہ امام مالک رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے کیونکہ میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد حرام میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

لیکن یہ فضیلت ایک ہزار گنا سے کم ہے۔

## 5- باب الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ .

باب: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا

691- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

690- اخرجہ مسلم فی الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة و المدينة (الحديث 510) مطولا . و اخرجہ النسائي في مناسك الحج، فضل الصلاة في المسجد الحرام (الحديث 2898) تحفة الاشراف (18057) .

691- اخرجہ البخاري في الصلاة، باب قول الله تعالى: (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی) (الحديث 397) بمعناه، و باب الابواب و الفلق للکعبة و المساجد (الحديث 468) بنحوه، و باب الصلاة بين السواري في غير جماعة (الحديث 504) بنحوه، و (الحديث 505) مطولا، و باب . 97 . (الحديث 506) بمعناه . و في التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى (الحديث 1167) بنحوه، و في الحج، باب اغلاق البيت (الحديث 1598)، و باب الصلاة في الكعبة (الحديث 1599) بمعناه، و في الجهاد، باب الردف علي الحمار (الحديث 2988) بنحوه مطولا، و في المغازي، باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم من اعلى مكة (الحديث 4289) بنحوه مطولا، و باب حجة الوداع (الحديث 4400) بنحوه مطولا . و اخرجہ مسلم في الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره و الصلاة فيها و الدعاء في نواحيها كلها (الحديث 388 و 389 و 390 و 391 و 392 و 393 و 394) . و اخرجہ ابو داود في المناسك (الحج)، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 2023 و 2034 و 2035) بنحوه . و اخرجہ النسائي في القبلة، مقدار ذلك (الحديث 748) بنحوه مطولا، و في مناسك الحج، دخول البيت، (الحديث 2905 و 2906)، و موضع الصلاة في البيت (الحديث 2907 و 2908) و اخرجہ ابن ماجه في المناسك، باب دخول الكعبة (الحديث 3063) بنحوه . تحفة الاشراف (2037) .



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتُ هُوَ وَأَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَمَسَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ .

☆ ☆ سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم (اندر گئے تھے) ان حضرات نے دروازہ بند کر لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا میری ملاقات حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے سوال کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی ہے۔

شرح

فقہاء کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا درست ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا درست ہے۔ خواہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی جائے یا اس کی سطح کے اوپر نماز ادا کی جائے تمہا نماز ادا کی جائے یا جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ اگرچہ سامنے سر نہ بھی رکھا جائے۔

تاہم احناف کے نزدیک خانہ کعبہ کی چھت کے اوپر نماز ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی کا پہلو پایا جاتا ہے اور خانہ کعبہ کی جو تعظیم مطلوب ہے اس کو ترک کرنا لازم آتا ہے۔ ویسے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

## 6 - باب فَضْلِ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَالصَّلَاةِ فِيهِ .

باب: مسجد اقصیٰ اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

692 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خِلَالَ ثَلَاثَةِ سَأَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأُوتِيَهُ وَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَلَكًا لَا يَبْغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوتِيَهُ وَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ فَرَعَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فِيهِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ."

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا، ایک یہ کہ وہ ایسا فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو یہ چیز انہیں عطا کر دی گئی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی بادشاہی مانگی جو ان کے بعد کسی کو نہ مل سکے، تو یہ چیز بھی انہیں عطا کر دی گئی۔ جب وہ مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی:

”جو شخص یہاں صرف اس مسجد میں نماز ادا کرنے کی نیت سے آئے گا اللہ تعالیٰ اُسے اس کے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے وہ اس دن تھا جیسے اس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔“

شرح

مسجد اقصیٰ فلسطین کے شہر یروشلم میں ہے۔ یہ سابقہ انبیاء کا قبلہ ہے نبی اکرم ﷺ نے بھی سولہ یا سترہ ماہ تک مسجد اقصیٰ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی تھی۔ مسجد اقصیٰ کو بیت المقدس بھی کہا جاتا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر نو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کی تھی جیسا کہ اس سے پہلے ہم حدیث 689 کی شرح میں یہ بات بیان کر چکے ہیں۔

## 7- باب فَضْلِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلَاةِ فِيهِ .

باب: مسجد نبوی کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

693- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ مَوْلَى الْجُهَيْنِيِّ وَكَانَا مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَاةً فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ الْأَنْبِيَاءَ وَمَسْجِدَهُ أَخْرَجَ الْمَسَاجِدَ . قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشْكُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْغَنَا أَنْ نَسْتَبِيتَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تَوَقَّيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلْمًا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسَيِّدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَالِسًا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

693- خرجه البخاري في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة بالفتح في الصلاة في مسجد مكة والمدينة (الحديث 1190) مختصراً . وخرجه مسلم في الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة (الحديث 507)، و (الحديث 508) مختصراً . وخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في أي المساجد أفضل (الحديث 325) مختصراً . وخرجه النسائي في مناسك الحج، فضل الصلاة في المسجد الحرام (الحديث 2899) مختصراً . وخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام ومسجد النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1404) مختصراً . تحفة الاشراف (13464 و 13551) .

”قَاتِي اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ اٰخِرَ الْمَسَاجِدِ“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز ادا کرنا باقی کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے، مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سب سے آخری مسجد ہے (یعنی جو کسی نبی کی طرف منسوب ہو)۔

ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے طور پر یہ بات بیان کیا کرتے تھے، لیکن ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں تسلی نہیں کر سکتے یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا، جب ہمیں یہ بات یاد آئی تو ہم نے اس بارے میں خود کو ملامت کی کہ ہم نے اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بات چیت کیوں نہیں کی تاکہ وہ اس حدیث کی سند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کر دیتے، اگر انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوتی۔

ایک مرتبہ ہم عبد اللہ بن ابراہیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے اس حدیث کا تذکرہ کیا اور اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صراحت حاصل کرنے کے حوالے سے ہم سے جو کوتاہی ہوئی تھی، اس کا تذکرہ کیا، تو عبد اللہ بن ابراہیم نے ہمیں بتایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”میں سب سے آخری نبی ہوں اور یہ سب سے آخری مسجد ہے (جو کسی نبی کی طرف منسوب ہوگی)۔“

شرح

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی فضیلت کا بیان ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے۔ مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا دیگر کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ایک ہزار سے زیادہ کی حد بندی کوئی نہیں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل بے شمار ہے۔ یہاں دوسری بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ یہ آخری مسجد ہے اس سے مراد یہ ہے کہ یہ وہ آخری مسجد ہے جسے کسی نبی نے تعمیر کیا ہو۔

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان تین مساجد میں سے آخری یعنی تیسری مسجد ہے جن میں نماز ادا کرنا اضافی فضیلت رکھتا ہے۔

ایک احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ مسجد سب سے آخر تک برقرار رہے گی۔

694 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ

694- اخرجه البخاري في فضل الصلاة في مسجد مكة و المدينة، باب فضل ما بين القبر و المنبر (الحديث 1195) - و اخرجه مسلم في الحج،

باب ما بين القبر و المنبر روضة من رياض الجنة (الحديث 500 و 501) - تحفة الاشراف (5300)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ نَبِيٍّ وَمَنْبَرٍ رُوِيَ عَنْ رِبَاضِ الْجَنَّةِ"  
 حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
 "میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کا ایک باغ ہے۔"

### شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن عبدالبر تخریر کرتے ہیں علماء نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن اس حصے کو اٹھایا جائے گا اور اسے جنت کا باغ بنا دیا جائے گا۔

جبکہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: کہ یہ الفاظ مجاز کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

جن حضرات نے ان الفاظ کو مجاز کے طور پر مراد لیا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور دیگر لوگ یہاں تشریف فرما ہوتے تھے۔ قرآن کی تعلیم لوگ حاصل کیا کرتے تھے۔ دین اور ایمان کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس جگہ کو باغ کے ساتھ تشبیہ دی ہے کیونکہ لوگ یہاں آ کر علمی خوشہ چینی کرتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ نے اس کی نسبت جنت کی طرف کی ہے بالکل اسی طرح جس طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔"

یعنی جو شخص یہ عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اسی طرح حدیث میں یہ بات بھی منقول ہے "ماں جنت کا ایک دروازہ ہے۔"

تو نبی اکرم ﷺ کی یہاں مراد یہ ہے کہ ماں کی فرمانبرداری انسان کو جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ "میرے گھر" سے مراد تمام ازواج مطہرات کے گھر نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر

ہے جہاں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک بھی بنی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"منبر اور عائشہ کے گھر کے درمیان کی جگہ جنت کا ایک باغ ہے۔"

اس روایت کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

یہ بات علامہ ابن حجر نے بیان کی ہے۔

695- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ قَوْلَ مَنْبَرِي هَذَا رَوَانِبُ فِي الْجَنَّةِ"

☆ ☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”میرے اس منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔“

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: لفظ رواتب لفظ راتبہ کی جمع ہے۔ جو لفظ رتب سے ماخوذ ہے جس کا مطلب نصب ہونا ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے: اس مقام پر جو زمین کا حصہ ہے جہاں یہ منبر موجود ہے وہ حصہ جنت سے تعلق رکھتا ہے لہذا منبر کے یہ پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔ یا یہ مفہوم ہو سکتا ہے کہ انہیں جنت میں منتقل کر دیا جائے گا۔

.....

## 8 - باب ذِکْرِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

باب: اس مسجد کا تذکرہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے

696 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَمَارَى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدٌ قُبَاءٍ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ مَسْجِدِي هَذَا" .

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہو گئی جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی تھی (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔ اس شخص نے کہا: یہ مسجد قباء ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: اس سے مراد مسجد نبوی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری یہ مسجد ہے۔

شرح

اس روایت میں سورہ توبہ کی آیت 19 کے مراد اور مفہوم کا تعین ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”وہ مسجد کہ پہلے ہی دن جس کی بنیاد پر ہیز گاری پر رکھی گئی وہ اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ تم اس میں قیام کرو۔“

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی تحریر کرتے ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بارے میں نص کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ اس سے مراد مسجد نبوی ہے۔

اور اس کے ذریعے ان حضرات کی تردید ہو جاتی ہے جو بعض مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس سے مراد مسجد قباء ہے۔

شیخ عراقی نے شرح ترمذی میں یہ بات تحریر کی ہے۔ احادیث میں بعض ایسی روایات بھی منقول ہیں جو اس بات پر دلالت

696- اخرجہ مسلم فی الحج، باب بیان ان المسجد الذي اسس على التقوى هو مسجد النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة (الحديث 514) بمعناه. و اخرجہ الترمذی فی تفسیر القرآن، باب (ومن سورة التوبة) (الحديث 3099). و اخرجہ النسائی فی التفسیر: سورة التوبة، قوله تعالى: (للمسجد اسس على التقوى من اول يوم احق ان تقوم فيه) (الحديث 248). تحفة الاشراف (4118).

کرتی ہیں اس سے مراد مسجد قبا ہے تاہم یہ حدیث ترجیح رکھتی ہے اور زیادہ مرتب ہے۔

ابن عطیہ کہتے ہیں: اس واقعے کے ساتھ جو تفصیل زیادہ مناسبت رکھتی ہے وہ یہی ہے کہ اس سے مراد مسجد قبا ہو۔

عراقی کہتے ہیں: لیکن ابن عطیہ کو علم حدیث میں مہارت حاصل نہیں تھی۔ (جس کی وجہ سے انہوں نے یہ رائے دی تھی)

## 9 - باب فَضْلِ مَسْجِدِ قَبَاءٍ وَالصَّلَاةِ فِيهِ .

باب: مسجد قبا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

697 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَأْتِي قَبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) سوار ہو کر اور (بعض اوقات) پیدل

مسجد قبا تشریف لایا کرتے تھے۔

شرح

قبا ایک بستی کا نام ہے یہاں انصار کے گھرانے آباد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات

سوار ہو کر اور کبھی پیدل بھی قبا تشریف لے جایا کرتے تھے۔

698 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِرْمَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ

بْنَ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ قَالَ قَالَ أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ هَذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قَبَاءٍ فَصَلَّى فِيهِ كَانَ لَهُ عِدْلٌ عُمْرَةٍ"

☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے اور اس مسجد تک آئے (یعنی) مسجد قبا تک آئے اور وہاں نماز ادا کرے تو اسے عمرہ

کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

شرح

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد قبا کی فضیلت بیان کی ہے: کہ مسجد قبا میں بطور خاص جا کر نماز ادا کرنا عمرے کے

برابر اجر و ثواب رکھتا ہے۔

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہاں روایت میں استعمال ہونے والے لفظ "عدل" میں عین پرزیر بھی پڑھی جاسکتی ہے

697- أخرجه مسلم في الحج، باب فضل مسجد قباء، وفضل الصلاة فيه وزيارته (الحدیث 518). تحفة الأشراف (7239).

698- أخرجه ابن ماجه في الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الصلاة في مسجد قباء (الحدیث 1412) بسنوه. تحفة الأشراف

اور زبر بھی پڑھی جاسکتی ہے اور اس کا مطلب مثل (مانند ہونا) ہے۔

ایک قول کے مطابق اگر عین پر زبر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو اس کی جنس سے تعلق رکھتی ہو اور اس کی مانند ہو اور اگر عین پر زبر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو اس کی مانند ہو لیکن اس کی جنس سے تعلق نہ رکھتی ہو۔

اور ایک قول کے مطابق اس کے برعکس مفہوم ہوگا تاہم زیادہ مناسب یہ ہے کہ اگر زبر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو حسی اعتبار سے اس کے مشابہ ہو اور اگر اس پر زبر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو معنوی اعتبار سے اس کے مساوی ہو۔

اس حدیث سے اس بات کا حکم ثابت ہو جاتا ہے کہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ مسجد قبا کی زیارت کے لئے بھی جایا جاسکتا ہے اور وہاں جا کر نماز ادا کرنا اضافی فضیلت کا باعث بنتا ہے۔

اس روایت کے ذریعے ان حضرات کے نظریے کی تردید ہو جاتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں: تین مساجد کے علاوہ اور کسی بھی مسجد کی طرف سفر نہیں کیا جاسکتا۔ اور کسی بھی جگہ کی طرف سفر نہیں کیا جاسکتا۔

جیسا کہ اگلی روایت میں یہی بات منقول ہے اور پھر وہ حضرات اس روایت کی بنیاد پر یہ فتویٰ دیتے ہیں نعوذ باللہ! نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کی طرف سفر کرنا محصیت ہوگا حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔

## 10 - باب مَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

باب: تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے

699 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى"

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے: مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ"

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام بیہقی نے یہ بات تحریر کی ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

یہاں لفظی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن مراد ممانعت ہے۔ یعنی ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر نہیں کیا جاسکتا۔ روایت کے متن میں استعمال ہونے والے رجال لفظ "رجل" کی جمع ہے اور رجل اونٹ کے لئے وہی حیثیت رکھتی ہے جو

699- أخرجه البخاري في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة (الحديث 1189). وأخرجه مسلم في الحج، باب لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد (الحديث 511). وأخرجه أبو داود في المناسك (الحج)، باب في أتيان المدينة (الحديث 2033). تحفة الأشراف (13130).

گھوڑے کے لئے زین حیثیت رکھتی ہے (یعنی یہ اونٹ کے پالان کو کہا جاتا ہے)

اور پالان باندھنے کو سفر کرنے کے کناہیہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ اس کے لئے لازم ہے۔

اسی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: کہ مساجد میں سے صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے جہاں تک علم کے حصول، علماء اور نیک لوگوں کی زیارت یا تجارت وغیرہ کی غرض سے گئے جانے والے سفر کا تعلق ہے، تو وہ اس ممانعت کے حکم میں داخل نہیں ہوگا۔ اسی طرح سفر کئے بغیر دوسری مساجد کی زیارت کرنا بھی اس میں داخل نہیں ہوگا۔ جیسے اہل مدینہ مسجد قباء کی زیارت کے لئے جاسکتے ہیں۔ تو یہ چیز ممانعت کے حکم میں داخل نہیں ہوگی۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اس روایت کی بنیاد پر شیخ تقی الدین ابن تیمیہ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر نہیں کیا جاسکتا لیکن علماء نے ان کے اس فتویٰ کو قبول نہیں کیا، بلکہ بڑی شد و مد کے ساتھ ان کے اس موقف کی تردید کی گئی۔

ہمارے زمانے میں سعودی عرب میں چونکہ شیخ ابن تیمیہ کے نظریات کے قائلین سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ اس لئے وہاں بڑی شدت کے ساتھ اس بات کی ممانعت کی جاتی ہے کہ کوئی مسلمان نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف رخ کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے یا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ درود و سلام پیش کرے۔ اس بارے میں سعودی عرب کے مفتی اعظم سے لے کر مسجد نبوی کے انتظامی امور سے متعلق افراد تک سب ایک ہی رویہ نہیں رکھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر ہمارے یہاں کے کچھ مہربان بھی سوال اٹھاتے نظر آتے ہیں آیا مسجد نبوی میں حاضر ہونے کے بعد روضہ مبارک کی طرف رخ کر کے دعا مانگی جاسکتی ہے؟ یا نہیں مانگی جاسکتی؟ ہدیہ درود و سلام پیش کیا جاسکتا ہے؟ یا نہیں کیا جاسکتا؟

ہمارے سامنے جب اس طرح کا کوئی سوال رکھا جائے تو ہم یہ گزارش کرتے ہیں سعودی عرب کا مفتی اعظم بلاشبہ ریاست کے سب سے بڑے مذہبی منصب پر فائز ہے اور اسے سعودی بادشاہوں تک رسائی حاصل ہے۔ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کرتے ہوئے وہ سب سے زیادہ زور اس بات پر دیتا ہے کہ مسلمانوں کو شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہئے اور پھر وہ اپنے گمان میں یہ سمجھتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک پر سلام پیش کرنے کے لئے جانا بھی اس شرک یا بدعت میں شامل ہے۔ مسلمانوں کو اس سے روکنے کے لئے پوری کوششیں کی جاتی ہیں۔

یہاں ہم صرف ایک سوال اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ کہ جب پاکستانی حکومت کا کوئی بڑا نمائندہ یعنی صدر یا وزیر اعظم مسجد نبوی کی زیارت کے لئے جاتے ہیں تو پھر ان کے لئے روضہ مبارک کی جالیاں کیوں کھول دی جاتی ہیں؟

اگر روضہ مبارک کی طرف رخ کر کے دعا مانگنا یا درود شریف پیش کرنا شرک یا بدعت کے زمرے میں آتا ہے تو پھر مختلف ممالک کے صدور اور وزراء اعظم اور بادشاہوں اور سرکاری عہدہ دارین کو اس کی اجازت کیوں دی جاتی ہے؟ کیونکہ جو عمل شرک یا بدعت ہے وہ کسی ملک کے صدر یا بادشاہ کے لئے بھی شرک یا بدعت ہوگا اور عام مسلمان کے لئے بھی



شرک یا بدعت ہوگا۔ سعودی عرب کا مفتی اعظم، مسجد نبوی کے انتظامیہ اس شرک یا بدعت کو خاموشی سے کیوں برداشت کرتے ہیں اور اگر یہ شرک اور بدعت نہیں ہے تو پھر وہ کیوں عام مسلمانوں پر شرک یا بدعت کا الزام عائد کرتے ہیں؟

## 11 - باب اتِّخَاذِ الْبَيْعِ مَسَاجِدَ .

باب: گر جا کو مسجد بنا لینا

700 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلَاذِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَقَدْ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ بَارِضْنَا بَيْعَةَ لَنَا فَاسْتَوْهِنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُحُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضَّضَ ثُمَّ صَبَّهُ فِي إِدَارَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ "اخرجوا فإذا أتيتكم أَرْضُكُمْ فَانْكسروا بَيْعَتَكُمْ وَانضجوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا . " قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَيْعَةٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ . فَقَالَ "مُدَّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طَيْبًا . " فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بَيْعَتَنَا ثُمَّ نَضَّحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخِذْنَا مَسْجِدًا فَادْبَأْنَا فِيهِ بِالْأَذَانِ . قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِّنْ طَيْءٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ دَعْوَةٌ حَقٌّ . ثُمَّ اسْتَقْبَلَ ثَلَاثَةً مِّنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ .

☆ ☆ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ وفد کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا آپ ﷺ کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں ہم نے آپ ﷺ کو بتایا ہمارے علاقے میں ایک گر جا ہے ہم نے آپ ﷺ سے یہ گزارش بھی کی کہ آپ ﷺ اپنے وضو کا بچا ہوا کچھ پانی بھی ہمیں عنایت کریں تو آپ ﷺ نے پانی منگوایا اس کے ذریعے وضو کیا آپ ﷺ نے کلی کر کے وہ پانی ایک برتن میں اٹھریل دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں ہدایت کی کہ تم لوگ چلے جاؤ جب تم اپنے علاقے میں پہنچو تو اس گر جا کو توڑ دینا اور اس گر جا کی جگہ پر اس پانی کا چھڑکاؤ کرنا پھر اس جگہ مسجد بنا لینا۔ ہم نے عرض کی: ہمارا علاقہ بہت دور ہے اور گرمی بہت زیادہ ہے (وہاں پہنچنے تک) پانی خشک ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں دوسرا پانی ملا لینا چونکہ اس کے نتیجے میں اس کی پاکیزگی میں اضافہ ہی ہوگا۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور اپنے شہر آ گئے۔ ہم نے اس گر جا کو توڑ دیا، پھر ہم نے اس کی جگہ وہ پانی چھڑکا اور اس جگہ مسجد بنائی۔ وہاں ہم نے اذان دی وہاں کا راہب ”طے“ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جب اس نے اذان سنی تو وہ بولا: یہ حق کی دعوت ہے۔ پھر وہ ہمارے علاقے کے ایک ٹیلے کی طرف چلا گیا اس کے بعد وہ ہمیں کبھی نظر نہیں آیا۔

شرح

ابام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں یہ ترجمہ الباب قائم کیا ہے جس میں انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ”گر جے میں

نماز ادا کرنا

اس ترجمہ الباب کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ یہ باب اس حکم کے بیان میں ہے کہ گرجے میں یا یہودیوں کی عبادت گاہ کینسہ میں نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے۔  
علامہ عینی نے اس موضوع پر تفصیل سے بحث کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے۔ ہمارے نزدیک گرجا میں نماز ادا کرنا مستحسن نہیں ہے۔

جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہم تصویروں کی وجہ سے تمہارے گرجے میں داخل نہیں ہوں گے۔

اس کے بعد علامہ عینی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس واقعے کے بارے میں حوالہ جات نقل کئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور روایت بھی نقل کی ہے جو انہوں نے ابن ابی شیبہ کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں یہ بات منقول ہے۔ اہل نجران نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو محط لکھا اور یہ بات بیان کی کہ پورے علاقے میں کسب سے بہترین اور صاف ستھری جگہ گرجا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے دھو کر وہاں نماز ادا کر لیا کرو۔

اس کے علاوہ علامہ عینی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ گرجا میں نماز ادا کر لیتے تھے البتہ اگر کسی گرجا میں تصویریں لگی ہوں تو وہاں نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

## 12- باب نَبَشِ الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ أَرْضِهَا مَسْجِدًا

باب: قبروں کو اکھیڑ کر اس زمین پر مسجد بنا لینا

701- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي عَرْضِ الْمَدِينَةِ فِي حَيِّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سِيوفِهِمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - رَدِيفُهُ وَمَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفَنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ فَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَارِ فَجَاءُوا فَقَالَ "يَا بَنِي النَّجَارِ لَأَمُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا." قَالُوا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۲ عمدۃ القاری کتاب نماز کا بیان باب گرجا میں نماز ادا کرنا

701- أخرجه البخاري في الصلاة، باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد (الحديث 428)، وفي فضائل المدينة، باب حرم المدينة (الحديث 1868) مختصراً، وفي مناقب الانصار، باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه المدينة (الحديث 3932) - وأخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ابتناء مسجد النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 9) - وأخرجه ابو داود في الصلاة، باب في بناء المسجد (الحديث 453 و 454) - وأكرجه ابن ماجه في المساجد والجماعات، باب ابن يعقوب بناء المساجد (الحديث 742) بمعناه - والحديث عند البخاري في البيوع، باب صاحب السلعة احق بالسوم (الحديث 2106)، وفي الوصايا، باب اذا وقف جماعة ارضا مشاعاً فهو جائز (الحديث 2771)، وباب وقف الارض للمسجد (الحديث 2774)، وباب اذا قال الواقف لا نطلب ثمنه الا الى الله فهو جائز (الحديث 2779) - تحفة الاشراف (1691) -

قَالَ أَنَسٌ وَكَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ حَرْبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ قُبِسَتْ وَبِالنَّخْلِ لُقِطَتْ وَبِالْحَرْبِ فَسُوَّتْ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَابَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأَيْحَةِ فَانْصُرِ الْإِنصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کے ایک کنارے پر آباد ایک قبیلے میں پڑاؤ کیا جس کا نام بنو عمرو بن عوف تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہاں چودہ دن گزارے پھر آپ ﷺ نے بنو نجار کے افراد کی طرف پیغام بھیجا وہ لوگ اپنی تلواریں گلے میں لٹکا کر آگئے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ بنو نجار کے افراد آپ ﷺ کے ارد گرد تھے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا پہلے نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہو جاتا تھا وہیں نماز ادا کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز ادا کر لیتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے بنو نجار کے افراد کو بلایا وہ لوگ آئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے بنو نجار! اپنا یہ باغ مجھے فروخت کر دو! انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم آپ ﷺ سے اس کی قیمت حاصل نہیں کرنا چاہتے یہ اللہ کے نام پر (ہماری طرف سے وقف ہے)۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس باغ میں مشرکین کی قبریں تھی کسی عمارت کے کھنڈرات تھے اور کھجور کے درخت تھے تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ دیا گیا، کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا گیا اور کھنڈرات کو برابر کر دیا گیا (یعنی منہدم کر دیا گیا)۔

صحابہ کرام نے قبلہ کی سمت میں مسجد (کی دیوار) میں کھجور کے تنوں کو ایک صف کے اندر لگا دیا جبکہ دونوں اطراف میں پتھر سے بنی ہوئی دیواریں بنائیں۔ یہ حضرات پتھر منتقل کرتے ہوئے رجز کے طور پر یہ اشعار پڑھتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے یہ لوگ یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مدد کر۔“

شرح

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک ترجمہ الباب یہ نقل کیا ہے ”کیا زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ کے اس جگہ مساجد بنائی جاسکتی ہیں؟“

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ ترجمہ الباب سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ مشرکین کی

قبروں کو اکھاڑنا جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا کوئی احترام نہیں ہے اور اس ترجمہ الباب سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ مشرکین کے علاوہ کسی اور کی قبر کو اکھاڑنا جائز نہیں ہوگا خواہ وہ انبیاء کی ہوں یا عام مسلمانوں کی ہوں کیونکہ اس صورت میں ان کی اہانت لازم ہوگی اور یہ جائز نہیں ہے کیونکہ مسلمان کا احترام زندگی یا موت کسی بھی حال میں ختم نہیں ہوگا۔

اس کے بعد علامہ مینی نے آگے چل کر یہ بات بھی تحریر کی ہے۔ آپ یہ بات جان لیں علماء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا قبرستان میں نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو امام احمد بن حنبل کے نزدیک قبرستان میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ انہوں نے اس بارے میں کوئی فرق نہیں کیا ہے کہ قبر کو پاٹ دیا گیا ہو یا پاٹا نہ گیا ہو اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ آدمی نے نجاست سے بچنے کے لئے یا اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے قبرستان کی زمین پر کوئی کپڑا وغیرہ بچھا دیا ہو اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہوگا کہ آدمی عین قبروں کے درمیان میں نماز ادا کر رہا ہو یا قبرستان میں ایسی جگہ نماز ادا کر رہا ہو جو قبروں سے ہٹ کر ہو جیسے اس پر ہو یا بلند جگہ ہو۔

فقیر ابو ثور فرماتے ہیں: حمام اور قبرستان میں نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

سیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قبرستان میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اکھاڑی گئی قبر اور اکھاڑے بغیر قبر میں فرق کیا ہے۔

### 13 - باب النہی عن اتخاذا القبور مساجد

باب: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

702 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَضْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَيُونُسَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ يَطْرَحُ حَمِيصَةً لهُ عَلَى وَجْهِهِ فَاذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ "لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَلَوْا قُبُورَ آبَائِهِمْ مَسَاجِدَ".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر مبارک اپنے چہرے پر لے لیتے پھر جب الجھن محسوس ہوتی تو اسے چہرے سے ہٹا لیتے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

لے عمدۃ القاری کتاب نماز کا بیان۔ باب: کیا مشرکین کی قبریں اکھاڑی جاسکتی ہیں؟

702 - أخرجه البخاري في الصلاة، باب . 55 . (الحديث 436)، وفي أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل (الحديث 3454)، وفي المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته (الحديث 4444)، وفي اللباس، باب الأكسية والغنائص (الحديث 5816). و أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن بناء المساجد على القبور و اتخاذا الصور فيها و النهي عن اتخاذا القبور مساجد (الحديث 22). تحفة الاشراف (5842 و 16310).

”اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ ان لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا تھا۔“

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی یہ بات تحریر کرتے ہیں اس حدیث پر یہ اشکال پیش ہوتا ہے کہ اس حدیث میں عیسائیوں کا بھی تذکرہ ہے حالانکہ ان کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو انتقال ہی نہیں ہوا تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد انبیائے کرام اور ان کے اکابر پیرو کار بھی ہوں اور صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہو۔ اس کی تائید صحیح مسلم کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے۔

”کہ وہ لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے۔“

یہ ہو سکتا ہے کہ قبروں کو مسجد بنانے کا یہ عمل یہودیوں کی طرف سے بدعت کے طور پر ہو اور عیسائیوں کی طرف سے ان کی پیروی کے طور پر ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عیسائی ان تمام انبیاء کی قبروں کی تعظیم کیا کرتے تھے جن کی یہودی تعظیم کیا کرتے تھے۔

703 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ مَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةَ رَأَتْهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ أَوْلِيكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَي قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا تِيكَ الصُّورَ أَوْلِيكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام حبیبہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جو ان دونوں خواتین نے حبشہ میں دیکھا تھا اس میں تصویریں بھی لگی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان کے درمیان کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تھا تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے اور ان کی اس طرح کی تصویریں بنا لیا کرتے تھے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ لوگ بدترین مخلوق ہوں گے۔“

## 14 - باب الْفَضْلِ فِي اتِّيَانِ الْمَسَاجِدِ .

باب: مساجد کی طرف آنے کی فضیلت

704 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ

703- أخرجه البخاري في الصلاة، باب هل تبتس قبور مشركي الجاهلية و يتخذ مكانها مساجد (الحديث 427)، وفي مناقب الانصار، باب هجرة الحبشة (الحديث 3873) . وأخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن بناء المساجد على القبور و اتخاذ الصور فيها و النهي

عن اتخاذ القبور مساجد (الحديث 16) . تحفة الاشراف (17306) .

تحفة الاشراف (14947) .

جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدِهِ فَرَجُلٌ تَكْتَبُ حَسَنَةً وَرَجُلٌ تَمْحُو سَيِّئَةً ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب بندہ مسجد جانے کے لیے گھر سے نکلتا ہے تو ایک قدم پر اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قدم پر اس کے ایک گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے۔“

## 15 - باب النَّهْيِ عَنِ مَنَعِ النِّسَاءِ مِنْ اتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ

باب: خواتین کو مسجد میں آنے سے روکنے کی ممانعت

705 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا ."

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اسے نہ روکے۔“

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حدیث کا حکم مقید ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ جب عورت نے خوشبو نہ لگائی ہو اور زیب و زینت اختیار نہ کی ہو اس وقت وہ مسجد جاسکتی ہے ورنہ اس کا شوہر اسے مسجد جانے کے لئے اجازت نہیں دے گا لیکن جب کوئی عورت جائز طریقے کے ساتھ مسجد جانے کے لئے گھر سے نکلتی ہے تو اس کی اجازت دی جائے گی۔

اور خواتین کے لئے بھی یہ بات مناسب ہے کہ انہیں کوشش یہی کرنی چاہئے کہ وہ گھر میں نماز ادا کریں کیونکہ ان کا گھر میں نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

لیکن جب کوئی عورت شرعی طریقے سے گھر سے پردہ کر کے مسجد کے لئے نکلتی ہے تو پھر مناسب یہ ہے کہ اس کا شوہر اسے منع نہ کرے۔

جن فقہاء نے خواتین کے لئے مسجد جانے کی ممانعت کا فتویٰ دیا ہے انہوں نے زمانے کے حالات کے پیش نظر یہ فتویٰ دیا ہے۔

705- اخرجہ البخاری فی النکاح، باب استئذان المرأة زوجها فی الخروج الی المسجد وغیره (الحدیث 5238) . و اخرجہ مسلم فی الصلاة،

باب خروج النساء الی المساجد اذا لم یترتب علیہ فتنه و انہا لا تخرج مطبوعہ (الحدیث 134) . تحفة الاشراف (6823) .

## 16 - باب مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: کس شخص کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا؟

706 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - قَالَ أَوْلَ يَوْمٍ "الْفُومِ" - ثُمَّ قَالَ "الْفُومِ" وَالْبَصْلِ وَالْكُرَاتِ فَلَا يَقْرَبُنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنَازَىٰ مِمَّا يَتَأَذَىٰ مِنْهُ الْإِنْسُ".

☆ ☆ حضرت جابر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص اس درخت میں سے کچھ کھا لیتا ہے۔"

(راوی کہتے ہیں: پہلے دن انہوں نے لہسن کا ذکر کیا، پھر انہوں نے لہسن، پیاز اور گندنا کا ذکر کیا) یعنی یہ راوی کے الفاظ ہیں۔

"تو ایسا شخص ہماری مساجد کے قریب نہ آئے، کیونکہ جس چیز سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی اذیت محسوس ہوتی ہے۔"

شرح

جس شخص نے لہسن یا پیاز یا گندنا یا اس طرح کی کوئی اور بو دار چیز کھائی ہو اور اس کی بو اس شخص کے منہ میں باقی ہو اس کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ وہ کسی ضرورت کے بغیر مسجد میں داخل ہو۔

اس کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے پھل کھا کر مسجد میں آنے سے منع کیا ہے۔

احناف کے نزدیک ایسی صورت حال میں اس شخص کا مسجد میں آنا مکروہ تحریمی ہے تاہم مالکیوں کے نزدیک ایسا کرنا مطلق طور پر حرام ہے۔

## 17 - باب مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: کس شخص کو مسجد سے نکال دیا جائے گا؟

707 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ

706 - أخرجه البخاري في الاذان، باب ما جاء في الفوم واليخى والبصل والكراث (الحديث 854) مختصراً - وأخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب لهن من اكل ثوماً او بصلاً او كراثاً او نحوها (الحديث 74) و (الحديث 75) مختصراً - وأخرجه الترمذي في الاطعمة، باب ما جاء في كراهية اكل الفوم والبصل (الحديث 1806) - تحفة الاشراف (2447) .

707 - أخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب لهن من اكل ثوماً او بصلاً او كراثاً او نحوها (الحديث 78) مطولاً - وأخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من اكل الفوم فلا يقربن المسجد (الحديث 1014)، و في الاطعمة، باب اكل الفوم والبصل و الكراث (الحديث 3363) - والحديث عند: مسلم في الفرائض، باب ميراث الكلاله (الحديث 9) - والنسائي في التفسير: سورة النساء، قوله تعالى: (يستغفر لك قل الله يفتيكم في الكلاله) (الحديث 155) و ابن ماجه في الفرائض، باب الكلاله (الحديث 2726) - تحفة الاشراف (10646) .

بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلُ وَالْفُومُ وَالْقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رَيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ أَمَرَ بِهِ فَأَخْرَجَ إِلَى الْبَيْعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمْتَهُمَا طَبْعًا .

☆ ☆ معدان بن ابوطحہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم لوگ ان دو درختوں کا پھل کھا لیتے ہو جبکہ میں ان دونوں کو خبیث سمجھتا ہوں وہ پیاز اور لہسن ہے۔“

مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص سے اس کی بو محسوس ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس شخص کو مسجد سے نکال کے بیچ بھیج دیا جاتا تھا تو جو شخص ان دونوں کو کھاتا ہے (یا کھانا چاہتا ہے) وہ انہیں اچھی طرح پکا کر ان کی بوزائل کر دے۔

## 18 - باب ضَرْبِ الْخِبَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد میں خیمہ لگانا

708 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَعَكَّفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَتَعَكَّفَ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يَتَعَكَّفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَ فَضْرِبَ لَهُ خِبَاءً وَأَمَرَتْ حَفْصَةَ فَضْرِبَ لَهَا خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَهَا أَمَرَتْ فَضْرِبَ لَهَا خِبَاءً فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”الْبُرَّ تُرِدْنَ .“ فَلَمْ يَتَعَكَّفَ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ .

☆ ☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعتکاف کرنا ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس جگہ تشریف لے جایا کرتے تھے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف میں بیٹھنا ہوتا ہے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خیمہ لگا دیا گیا پھر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ہدایت کے تحت ان کے لیے بھی ایک خیمہ لگا دیا گیا جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے خیمے کو دیکھا تو ان کے حکم کے تحت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے لیے بھی ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج کے ان خیموں) کو ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کیا اس کے ذریعے انہوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟“

708- أخرجه البخاري في الاعتكاف، باب اعتكاف النساء (الحديث 2033)، و باب الاغبية في المسجد (الحديث 2034) مختصراً، و باب الاعتكاف في شوال (الحديث 2041) بنحوه، و باب من اراد ان يعتكف ثم بد الله ان يخرج (الحديث 2045) بنحوه . و أخرجه مسلم في الاعتكاف، باب متى يدخل من اراد الاعتكاف في معتكفة (الحديث 6) بنحوه . و أخرجه ابو داود في الصوم، باب الاعتكاف (الحديث 2464) بنحوه . و أخرجه ابن ماجه في الصيام، باب ما جاء فيمن يعتكف، و قضاء الاعتكاف (الحديث 1771) . و الحديث عند: الترمذي في الصوم، باب ما جاء في الاعتكاف (الحديث 791) . تحفة الاشراف (17930) .



(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس رمضان میں اعتکاف نہیں کیا، بلکہ آپ ﷺ نے شوال میں ایک عشرے کا اعتکاف کیا۔

709 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ رَمِيَةً فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ (بن معاذ) زخمی ہو گئے انہیں قریش کے ایک فرد نے بازو کی مخصوص رگ پر تیر مارا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوا دیا تاکہ قریب سے ہی ان کی عیادت کر لیا کریں۔

## 19 - باب إِدْخَالِ الصِّبْيَانِ الْمَسَاجِدَ

باب: بچوں کو مسجد میں لے کر آنا

710 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمَّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَقَعْلُ ذَلِكَ بِهَا .

☆☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھایا ہوا تھا ان کی 709- اخرجہ البخاری فی الصلاة، باب الخیمة فی المسجد للمرضی و غیرہم (الحديث 463) مطولاً، و فی المغازی، باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب و منخرجه الی بنی و محاصرته ایامہم (الحديث 4122) مطولاً . و اخرجہ مسلم فی الجهاد و السیر، باب جواز قتال من نقض العهد و جواز نزال اهل الحصن علی حکم حاکم عدل اهل للحکم (الحديث 65) مطولاً . و اخرجہ ابو داؤد فی الجنائز، باب فی العیادة مراراً (الحديث 3101) . و الحديث عند: البخاری فی مناقب الانصار، باب هجرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابه الی المدینة (الحديث 3901) ، و فی المغازی، باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب و منخرجه الی بنی قریظة و محاصره ایامہم (الحديث 4117) . تحفة الاشراف (16978) .

710- اخرجہ البخاری فی الادب، باب رحمة الولد و تلبیله مو معالفة (الحديث 5996) مختصراً . و اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبیان فی الصلاة (الحديث 42 و 43) بمعناه . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلوة، باب العمل فی الصلاة (الحديث 918) و (الحديث 919 و 920) بمعناه . و اخرجہ النسائی فی الامامة . ما يجوز للامام من العمل فی الصلاة (الحديث 825) ، و فی السهو، حمل الصبا فی الصلاة و وضعهن فی الصلاة (الحديث 1204) . و الحديث عند: البخاری فی الصلاة، باب اذا حمل جارية صغيرة علی عنقه فی الصلاة (الحديث 516) . و مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبیان فی الصلاة (الحديث 41) . و ابی داؤد فی الصلاة، باب العمل فی الصلاة (الحديث 917) . و النسائی فی السهو، حمل الصبا فی الصلاة و وضعهن فی الصلاة (الحديث 1203) تحفة الاشراف (12124) .

والدہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی تھیں (یعنی وہ خود نبی اکرم ﷺ کی نواسی تھیں) وہ چھوٹی سی بچی تھی، نبی اکرم ﷺ نے انہیں اٹھایا ہوا تھا، جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کرنا شروع کی تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے کندھے پر اٹھالیا، جب آپ ﷺ رکوع میں گئے تو آپ ﷺ نے انہیں نیچے اتار دیا، پھر جب آپ ﷺ دوبارہ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں پھر اٹھالیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اسی طرح اپنی نماز مکمل ادا کی۔

### شرح

حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی تحریر کرتے ہیں سیدہ اُمّہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کا نام لقیط تھا جبکہ ان کے نام کے بارے میں دیگر اقوال بھی موجود ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی (اور حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کو برقرار رکھا تھا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان کی زوجیت میں ہی انتقال فرمایا۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کی مصاہرت (یعنی دامادی کے رشتے کی) بڑی تعریف کی ہے۔

حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا تھا۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ نووی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ بعض مالکیہ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ

حدیث منسوخ ہے۔

بعض مالکی اس بات کے قائل ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے جبکہ بعض نے یہ کہا ہے یہ ضرورت کے پیش نظر تھا

لیکن یہ تمام دعوے درست نہیں ہیں اور قابل قبول بھی نہیں ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے لئے دلیل بھی موجود نہیں ہے اور حدیث میں ایسی کوئی بات مذکور نہیں ہے جو شریعت کے قواعد کے خلاف ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان پاک ہوتا ہے اس کے پیٹ میں جو کچھ موجود ہے وہ معاف ہے۔ بچوں کے کپڑے اور ان کے

جسم کو بھی طہارت پر محمول کیا جائے گا جب تک اس بات کا یقین نہیں ہو جاتا کہ ان پر نجاست لگی ہوئی ہے۔

اور نماز کے دوران کوئی عمل کر لینے سے نماز باطل نہیں ہو جاتی ہے جبکہ وہ عمل تھوڑا ہو یا متفرق طور پر کیا گیا ہو۔

شرعی دلائل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے ایسا عمل اس لئے کیا ہے تاکہ جواز کو بیان کیا جاسکے۔

## 20 - باب رَبَطِ الْأَسِيرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

باب: قیدی کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنا

711- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ لُثَمَامَةُ بْنُ أَكَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ

فَرَبَطَ بِسَارِيَةِ مِنَ سَوَارِي الْمَسْجِدِ . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک چھوٹی مہم بھجوائی تو وہ لوگ بنو حنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ کر لائے، جس کا نام شمامہ بن اثال تھا، جو اہل یمامہ کا سردار تھے تو اُسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔

(امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

## 21- باب ادخال البعير المسجد

باب: اونٹ کو مسجد میں لے کے آنا

712- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمُحَجِّنٍ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر بیٹھ کر (بیت اللہ) کا طواف کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کیا تھا۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی نے یہ بات بیان کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اس لئے کیا تھا کیونکہ اس کی ضرورت تھی تاکہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسک کا طریقہ کار سیکھ لیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اہل علم نے اس طرز عمل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت میں شمار کیا ہے اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر کسی قسم کی گندگی نہ لگی ہوئی ہو۔ اس لئے اس پر دوسرے کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اسی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان ”انہیں چاہئے کہ وہ طواف کریں۔“ میں انسانوں کو طواف کرنے کا حکم دیا ہے۔

711- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الاغتسال اذا اسلم و ربط الاسير ايضا في المسجد (الحديث 462) مطولاً، و باب دخول المشرك المسجد (الحديث 369)، و في الخصومات، باب التوق عن تعشي معرفه (الحديث 2422) مطولاً، و باب الربط و الجس في الحرم (الحديث 2423)، و في المغازي، باب و قد بني حنيفة، و حديث ثمامة بن اثال (الحديث 4372) مطولاً . و أخرجه مسلم في الجهاد و السير، باب ربط الاسير، باب ربط الاسير و جس و جواز المن عليه (الحديث 59) مطولاً . و أخرجه ابو داود في الجهاد، باب في الاسير يوق (الحديث 2679) مطولاً . و الحديث عند: النسائي في الطهارة، تقديم غسل الكافر اذا اراد ان يسلم (الحديث 189) . تحفة الاشراف (13007) .

712- أخرجه البخاري في الحج، باب استلام الركن بالمحجن (الحديث 1607) . و أخرجه مسلم في الحج، باب جواز الطواف على بعر و غيره، و استلام الحجر بمحجن و نحوه للراكب (الحديث 253) . و أخرجه النسائي في مناسك الحج، استلام الركن بالمحجن (الحديث 2954) . أخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من استلم الركن بمحجنه (الحديث 2948) . تحفة الاشراف (5837) .

اس لئے جانور کا طواف کرنا انسان کا نائب نہیں ہو سکتا البتہ ضرورت کے پیش نظر انسان کسی چیز پر سوار ہو کر طواف کر سکتا

ہے۔

## 22- باب النهی عن البیع والشراء فی المسجد وعن التحلی قبل صلاة الجمعة

باب: مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت اور جمعہ کی نماز سے پہلے حلقہ بنا کر (بیٹھنے کی ممانعت)

713- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي بِحَبِيبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّحْلِيقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن نماز (جمعہ سے پہلے) حلقہ بنا کر بیٹھنے سے اور مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

احناف اور مالکیوں کے نزدیک مسجد میں خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے۔

اور حنابلہ کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے۔

اگر کوئی شخص مسجد میں خرید و فروخت کر لیتا ہے تو وہ معاہدہ باطل ہوگا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک مسجد میں کوئی چیز مانگنا مکروہ ہے۔

مالکیوں اور حنابلہ نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے تاہم ایسے شخص کو دینا جائز ہے۔

جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں: مسجد میں کوئی چیز مانگنا حرام ہے اور مسجد میں کسی مانگنے والے کو کوئی چیز دینا مکروہ ہے۔

## 23- باب النهی عن تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں شعر سنانے کی ممانعت

714- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ .

713- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب الفحلوق يوم الجمعة قبل الصلاة (الحديث 1079) مطولاً . وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البيع والشراء وانشاد الضالز والشعر في المسجد (الحديث 322) مطولاً . وأخرجه ابن ماجه في المساجد والجماعات، باب ما يكره في المساجد (الحديث 749) مختصراً، وفي إقامة الصلوة السنة فيها، باب ما جاء في الفحلوق يوم الجمعة قبل الصلاة والاحتباء والامام يعطى (الحديث 1133) مختصراً . والحديث عند: النسائي في المساجد، النهي عن تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ (الحديث 714) ابن ماجه في المساجد والجماعات، باب النهي عن الشاد الضوال في المسجد (الحديث 766) . تحفة الاشراف (8796) .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع کیا ہے۔

شرح

مسجد میں آپس کے لین دین کے بارے میں بحث کرنا مسجد میں آواز بلند کرنا گمشدہ چیز کا اعلان کرنا کرائے پر لینے دینے کے معاملات طے کرنا اور دیگر معاہدہ جات وغیرہ کرنا مکروہ ہے۔

یہاں امام نسائی نے مسجد میں اشعار سنانے کی ممانعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس باب میں انہوں نے وضاحت کر دی ہے کہ اس سے مراد دنیاوی اشعار ہیں کیونکہ اگلی حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما مسجد میں بیٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی شان اور فضیلت میں کہے گئے اشعار سنایا کرتے تھے۔ یعنی نعت کے اشعار سنایا کرتے تھے۔ اس سے علماء نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے۔ دینی قسم کے اشعار مسجد میں سنائے جاسکتے ہیں البتہ دنیاوی قسم کے اشعار سنانا ممنوع ہوگا کیونکہ یہ بات مسجد کے آداب کے خلاف ہے۔

## 24 - باب الرُّخْصَةِ فِي انْشَادِ الشِّعْرِ الْحَسَنِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں اچھے اشعار پڑھنے کی اجازت

715 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ أَنْشَدْتَ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ النَّفْتِ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَسْمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدُهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ" قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ .

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے تو حضرت حسان رضی اللہ عنہما مسجد میں لوگوں کو شعر سنارہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہما بولے: میں نے اسی مسجد میں اشعار سنائے ہیں جبکہ اس وقت یہاں وہ ہستی موجود تھی جو آپ سے بہتر تھی پھر حسان رضی اللہ عنہما نے

714- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة (الحديث 1079) بنحوه مطولاً . و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البيع والشراء والانشاد الضالة والشعر في المسجد (الحديث 322) مطولاً . و أخرجه ابن ماجه في المساجد والجماعات، باب ما يكره في المساجد (الحديث 749) مطولاً . و الحديث عند: النسائي في المساجد، النهي عن البيع والشراء في المسجد و عن التحلق قبل صلاة الجمعة (الحديث 713) . وابن ماجه في المساجد والجماعات، باب النهي عن انشاد الضوال في المسجد (الحديث 776)، و في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة و الاحياء و الامام يخطب (الحديث 1133) . تحفة الاشراف (8796) .

715- أخرجه البخاري في بدء الخلق، باب ذكر الملائكة (الحديث 3212) . و أخرجه مسلم في فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت، رضي الله عنه (الحديث 151) . و أخرجه أبو داود في الادب، باب ما جاء في الشعر (الحديث 5013 و 5014) مختصراً . و الحديث عند: البخاري في الصلاة، باب الشعر في المسجد (الحديث 453)، و في الادب، باب هجاء المشركين (الحديث 6152) . و مسلم في فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه (الحديث 152) . تحفة الاشراف (3402) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کیا اور بولے: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
 ”(اے حسان!) تم میری طرف سے (کفار کو) جواب دو اے اللہ! تو روح القدس کے ذریعے اس کی مدد کر۔“  
 تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔

### شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: مسجد میں شعر سنانے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ وہ اشعار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے لئے ہوں اسلام یا حکمت کے بارے میں ہوں یا زہد یا اس قسم کے بھلائی کے کاموں کے بارے میں ہوں۔  
 اس کے بعد ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے وہی روایت نقل کی ہے جسے امام نسائی نے یہاں سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جہاں تک مذموم شاعری کا تعلق ہے جیسے وہ شاعری جو کسی مسلمان کے بھوپر مشتمل ہو یا اس میں شراب وغیرہ کی تعریف کی گئی ہو یا خواتین کا تذکرہ ہو یا کسی ظالم کی مدح سرائی کی گئی ہو یا کسی ممنوعہ کام کے ارتکاب پر فخر کا اظہار کیا گیا ہو یا اس طرح کی دیگر شاعری تو یہ حرام ہوگی۔

## 25 - باب النَّهْيُ عَنِ انْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے کی ممانعت

716 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا وَجَدْتُ".

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص آیا اس نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا شروع کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں وہ چیز نہ ملے۔

## 26 - باب إِظْهَارِ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں اسلحہ ظاہر کرنا

717 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُسَوَّرِ الزُّهْرِيُّ - بَصْرِيُّ - وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ

716- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (2742) .

717- اخرجہ البخاری فی الصلاة ، باب یاخذ بصول النبل اذا مر فی المسجد (الحدیث 451) ، و فی الفتن ، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم (من حمل علینا السلاح فلیس منا) (الحدیث 7073) . و اخرجہ مسلم فی البر و الصلة و الاداب ، باب امر من مر بسلاح فی مسجد لو سوق لو غیرهما من المواضع الجامعة للناس ان یمسک بصلاتها (الحدیث 120) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الادب ، باب من کان معہ سهام فلیاخذ بصلاتها (الحدیث 3777) . تحفة الاشراف (2527) .

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسَهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عُذْ بِنَصَالِهَا." قَالَ لَعَمْرُ .

☆ ☆ سفیان بیان کرتے ہیں میں نے عمرو سے دریافت کیا کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک شخص تیرے کرمسجد سے گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: "تم اسے پھل کی طرف سے پکڑ کر رکھو۔"

تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں سنت یہ ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو اور اس کے پاس ہتھیار موجود ہوں تو وہ اس ہتھیار کو پھل کی طرف سے پکڑ لے جیسے تیر کا پھل نیزے کا سرا وغیرہ

اس کی دلیل وہی حدیث ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام نسائی نے یہاں نقل کی ہے۔

## 21- باب تشبيك الأصابع في المسجد

باب: مسجد میں انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا

718- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَانَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَنَا أَصَلِي هُوَ لَاءِ قُلْنَا لَا . قَالَ قَوْمُوا فَصَلُّوا . فَدَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ فَصَلَّى بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ شَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ .

☆ ☆ اسود بیان کرتے ہیں میں اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا ان لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو جاؤ، ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو انہوں نے ہم میں سے ایک کو دائیں طرف کھڑا کر دیا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر دیا اور کسی اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھانا شروع کر دی جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور انہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا اور یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: مسجد میں گدی کے بل چت لیٹ جانا جائز ہے۔ اسی طرح ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا

بھی جائز ہے۔

کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث میں یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ تمام کام کئے ہیں۔

719 - أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَلْبَانَا النَّضْرُ قَالَ أَلْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ كَرَّ نَحْوَهُ .

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

## 28 - باب الاستلقاء في المسجد

باب: مسجد میں چت لیٹنا

720 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَأَضْعًا أَحَدِي رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى .

☆ ☆ عباد بن تیمم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ نے اپنا ایک پاؤں مبارک دوسرے پاؤں مبارک کے اوپر رکھا ہوا تھا۔

## 29 - باب النوم في المسجد

باب: مسجد میں سونے (کا حکم)

721 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتَامُ وَهُوَ شَابٌ عَزْبٌ لَا أَهْلَ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی میں ہی سو جایا کرتے تھے اس وقت وہ جوان تھے اور غیر شادی شدہ تھے ان کا گھر بار نہیں تھا۔

شرح

جہاں تک مسجد میں سونے کا تعلق ہے تو شوافع کے نزدیک اس میں کوئی کراہت نہیں ہے کیونکہ صحیحین میں یہ روایت منقول

719- أخرجه مسلم في المساجد، باب اللدب الي وضع الايدي على الركب في الركوع و نسخ التطبيق (الحديث 26 و 2700 مطولا . و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب وضع اليدين على الركبتين (الحديث 868) بنحوه . و أخرجه النسائي في التطبيق، باب التطبيق (الحديث 1028 و 1029) . تحفة الاشراف (9164 و 9165) .

720- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الاستلقاء في المسجد و مد الرجل (الحديث 475)، و في الادب، باب الاستلقاء و وضع الرجل على الاخرى (الحديث 5969) بنحوه . و في الاستئذان، باب الاستلقاء الحديث (6287) . و أخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب في اباحة الاستلقاء و وضع احدى الرجلين على الاخرى (الحديث 75 و 76) . و أخرجه ابوداؤد في الادب، باب في الرجل يضع احدى رجليه على الاخرى (الحديث 4866) . و أخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في وضع احدى الرجلين على الاخرى مستلقيا (الحديث 2765) . تحفة الاشراف (5298) .

721- أخرجه البخاري في الصلاة، باب نوم الرجل في المسجد (الحديث 440) . تحفة الاشراف (8173) .



ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا کیا کرتے تھے۔

اسی طرح اصحاب صفہ کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے کہ یہ لوگ مسجد میں سو جایا کرتے تھے۔

عربینہ قبیلے کے لوگوں کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ مسجد میں سوتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایات منقول ہیں یہ مسجد میں سو گئے تھے۔

ان کے علاوہ دیگر حضرات کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اجنبی (یعنی باہر سے آنے والے) لوگوں کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے شہر کے رہنے والوں کے لئے میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: مسجد میں سونا مکروہ ہے البتہ اجنبی شخص کو اور اعتکاف کرنے والے شخص کو اس کی اجازت ہوگی۔

امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: اگر کوئی شخص مسافر ہو یا مسافر کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو تو حرج نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مسجد کو رہائش گاہ بنا لے یا قیلو لہ کرنے کی جگہ بنا لے تو یہ درست نہیں ہوگا۔

### 30 - باب البصاق فی المسجد

باب: مسجد میں تھوک پھینکنا

722 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”الْبَصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا“

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مسجد میں تھوک پھینکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے دفن کر دیا جائے۔“

### 31 - باب النهي عن أن يتنخم الرجل في قبلة المسجد

باب: مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوہکنے کی ممانعت

723 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَصَاقًا فِي

جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ”إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

722- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (الحديث 55) . أخرجه أبو داود في

الصلاة، باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 475) . وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البزاق في المسجد

(الحديث 572) . تحفة الاشراف (1428) .

723- أخرجه البخاري في الصلاة، باب حك لبزاق باليد من المسجد (الحديث 406) . وأخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب

النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (الحديث 50) . تحفة الاشراف (8366) .

قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى .“

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی سمت والی دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صاف کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ”جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اپنے سامنے کی سمت میں ہرگز نہ تھوکے کیونکہ جب انسان نماز ادا کر رہا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی سمت میں موجود ہوتا ہے۔“

**32- باب ذِکْرِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ**

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران

اپنے سامنے یا اپنے دائیں طرف تھوکے

724- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَنَهَى أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ ”يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى .“

☆☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت بلغم لگا ہوا ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نٹکری کے ذریعے اُسے صاف کیا اور اس بات سے منع کر دیا کہ کوئی شخص (نماز کے دوران) اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے بائیں طرف تھوک لے یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

**33- باب الرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهُ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهِ**

باب: نمازی کے لیے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں جانب تھوک سکتا ہے

725- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِذَا كُنْتَ تُصَلِّي فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ فَارِغًا وَلَا فَهَكَذَا .“ وَبَزُقَ تَحْتَ رِجْلِهِ وَذَلِكَ .

724- أخرجه البخاري في الصلاة، باب حك المخطاط بالحصي من المسجد (الحديث 408 و 409) بنحوه، وباب لا يبصق عن يمينه في الصلاة (الحديث 410 و 411) بنحوه، وباب ليزق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى (الحديث 114). وأخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (الحديث 52). وأخرجه ابن ماجه في المساجد والجماعات، باب اكرامية النخامة في المسجد (الحديث 761). تحفة الاشراف (3997).

725- أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 478) بمعناه. وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 571) مختصراً. وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب المصلى يتنخم (الحديث 1021) مختصراً. تحفة الاشراف (4987).

☆☆ حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جب تم نماز ادا کر رہے ہو تو تم لوگ اپنے سامنے کی طرف یا اپنے دائیں طرف نہ تھوکو! بلکہ اپنے پیچھے کی طرف یا اپنے بائیں طرف تھوکو! اگر تم ایسا کر سکتے ہو اگر نہیں کر سکتے تو پھریوں کر لو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکا اور اُسے رگڑ دیا۔“

### 34 - باب بَابِ بَائِي الرَّجَلَيْنِ يَدْلُكَ بُصَاقَهُ

باب: کون سے پاؤں کے ذریعے آدمی اپنے تھوک کو رگڑے گا؟

726 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئْنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَعَّعَ لَدَلْكَهُ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى .  
☆☆ ابو یعلیٰ بن شخیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک پھینکا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں پاؤں کے ذریعے ل دیا۔

### 35 - باب تَخْلِيقِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد میں خوشبو استعمال کرنا

727 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى اخْمَرَ وَجْهَهُ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا أَحْسَنَ هَذَا."  
☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوک پڑا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، ایک انصاری خاتون اُنھیں اور اس نے اُسے صاف کیا اور اس کی جگہ خوشبو لگا دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے کتنا اچھا کیا ہے۔

### 36 - باب الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوجِ مِنْهُ

باب: مسجد میں داخل ہونے کے وقت اور باہر آنے کی دعا

728 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُثَيْدٍ اللَّهُ الْغِيلَانِيُّ - بَصْرِيُّ - قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ

726- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (الحديث 59). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 483) بمعناه. و الحديث عند مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (الحديث 58). و أبي داود في الصلاة باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 482). تحفة الاشراف (5348).

727- أخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب كراهية النخامة في المسجد (الحديث 762). تحفة الاشراف (698).

رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدٍ وَأَبَا أُسَيْدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ  
 فَضْلِكَ."

☆ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
 "جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے:

اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

(جب وہ مسجد سے باہر آئے) تو یہ پڑھے:

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

### 37 - باب الأمر بالصلاة قبل الجلوس فيه

باب: مسجد میں آنے کے بعد وہاں بیٹھنے سے پہلے نماز ادا کرنے کا حکم

729 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ."

☆☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص مسجد میں آجائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کرے۔"

شرح

مسجد میں داخل ہونے کے بعد جو نوافل ادا کئے جاتے ہیں انہیں "تحیۃ المسجد" کہا جاتا ہے۔ اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں جو شخص مسجد میں داخل ہو اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرے اور یہ ادا کرنے سے پہلے وہ نہ بیٹھے اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(یہ روایت امام نسائی نے یہاں نقل کی ہے)

728 - أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِينَ وَ قَصْرَهَا، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ (الْحَدِيثُ 68). وَأَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ، بَابُ لِيَمَا يَقُولُهُ الرَّجُلُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ (الْحَدِيثُ 465). وَأَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي الْمَسَاجِدِ وَ الْجَمَاعَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ (الْحَدِيثُ 772). نَحْفَةَ الْأَشْرَافِ (11196).

729 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّلَاةِ، بَابُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ (الْحَدِيثُ 444)، وَ فِي التَّهَجُّدِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّرْعِ مَثْنِي مَثْنِي (الْحَدِيثُ 1163). وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِينَ وَ قَصْرَهَا، بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكَعَتَيْنِ وَ كِرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاتِهِمَا وَ إِنَّمَا مَشْرُوعَةٌ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ (الْحَدِيثُ 69) وَ (الْحَدِيثُ 70) مَطْرُوقًا. وَأَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ (الْحَدِيثُ 467 وَ 468). وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الصَّلَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ (الْحَدِيثُ 316). وَأَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَ السُّنَّةِ فِيهَا، بَابُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلْيَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ (الْحَدِيثُ 1013). نَحْفَةَ الْأَشْرَافِ (12123).

یہ روایت متفق علیہ ہے اور اگر کوئی شخص نماز ادا کرنے سے پہلے بیٹھ جاتا ہے تو سنت یہی ہے کہ وہ پھر اٹھ کر نماز ادا کرے۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جس کو امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں حضرت سلیم غطفانی رضی اللہ عنہ (مسجد کے اندر) آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

”اے سلیم رضی اللہ عنہ تم اٹھو اور دو رکعات نماز ادا کر لو اور انہیں مختصر ادا کرنا“۔

### 38 - باب الرُّخْصَةِ فِي الْجُلُوسِ فِيهِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلَاةٍ

باب: (مسجد میں آنے کے بعد نماز پڑھے بغیر بیٹھنے کی اور نماز سے پہلے ہی)

مسجد سے باہر چلے جانے کی اجازت

730 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَصَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكِعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَخْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلَاتِيَّتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ ”تَعَالَ“ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي ”مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ“ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ إِنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ لِيَرْضَى بِهِ عَنِّي لِيُوشِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُسَخِطُكَ عَلَيَّ وَلَكِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”أَمَا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ“ فَقُمْتُ فَمَضَيْتُ . مُخْتَصِرٌ .

☆☆ عبد اللہ بن کعب بیان کرتے ہیں میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں

ل المغنی لابن قدامہ کتاب الصلوة باب حرم المسجد

730- أخرجه البخاري في الجهاد، باب الصلاة إذا قدم من سفر (الحديث 3088). و مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب

الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر اول قدمه (الحديث 74). و ابى داود في الجهاد، باب في اعطاء البشير (الحديث 2773 و 2781).

تحفة الاشراف (11132).

نے غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا تھا، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے، آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تھے، تو سب سے پہلے مسجد آتے تھے، وہاں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ لوگوں سے ملاقات کے لیے بیٹھ جایا کرتے تھے، جب آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا، تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے مختلف طرح کے عذر پیش کرنے لگے اور آپ ﷺ کے سامنے قسمیں اٹھانے لگے، ان کی تعداد اتنی سے کچھ زیادہ تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے بیان کو قبول کیا، ان سے بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کی جبکہ ان کے پوشیدہ معاملے کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ یہاں تک کہ جب میں آیا اور میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، تو نبی اکرم ﷺ مسکرائے، یوں جیسے کوئی ناراض شخص مسکراتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم آگے آ جاؤ! میں آگے حاضر ہوا، یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے، تم نے تو اپنا سواری کا اونٹ خرید نہیں لیا تھا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں آپ ﷺ کی بجائے کسی اور دنیا دار شخص کے پاس بیٹھا ہوا ہوتا تو مجھے پتا ہے کہ میں اس کی ناراضگی سے کیسے بچ سکتا تھا، کیونکہ مجھے گفتگو کا فن عطاء کیا گیا ہے، لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا علم ہے، کہ اگر آج میں نے آپ ﷺ کے ساتھ جھوٹی بات کی، تاکہ اس کے ذریعے آپ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں، تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مجھ سے ناراض کر دے گا، اگر میں نے آپ ﷺ کے سامنے سچی بات کی تو آپ ﷺ کو مجھ سے ناراضگی محسوس ہوگی، مجھے اس کے بارے میں امید ہے، کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا، اللہ کی قسم! آپ ﷺ سے پیچھے رہنے کے وقت میں جتنا طاقتور تھا اور جتنا خوشحال تھا اتنا (طاقتور اور خوشحال) میں کبھی نہیں ہوا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے، تو اس نے سچ کہا ہے، تم اٹھ جاؤ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ کر دے۔“

تو میں اٹھ گیا اور وہاں سے چلا گیا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت مختصر ہے۔

### 39 - باب صَلَاةِ الدِّيِّ يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے پاس سے گزرنے والے شخص کا نماز ادا کرنا

731 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هَلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ عُبَيْدَةَ بْنَ حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِنِ

731- أخرجه النسائي في التفسير: سورة البقرة، قوله تعالى: (قد نرى قلب جهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها) (الحديث 26) مطولاً.

الْمُعَلَّى قَالَ كُنَّا نَعْدُو إِلَى الشُّوقِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّي فِيهِ .

☆☆ حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں بازار جاتے ہوئے مسجد کے پاس سے گزرتے تھے تو اس میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

#### 40- باب التَّرْغِيبِ فِي الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ

باب: مسجد میں بیٹھنے اور نماز ادا کرنے کی ترغیب

732- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَضَلَّةِ الْيَدَى صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحَدِّثِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمَهُ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"فرشتے اس شخص کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی اس جگہ پر بیٹھا رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی جب تک وہ بے وضو نہیں ہو جاتا (وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں): اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! اس پر رحم کر دے۔"

733- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عُقَيْبَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا السَّاعِدِيَّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ ."

☆☆ حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔"

#### 41- باب ذِكْرِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

باب: اونٹوں کے پاڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت

734- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَنَسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ .

732- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الحديث في المسجد (الحديث 445)، وفي الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد (الحديث 659). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب في فضل العمود في المسجد (الحديث 469). تحفة الأشراف (13816).

733- الفردية النسائي. تحفة الأشراف (4808).

734- أخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب الصلاة في اعطان الابل و مراح النعم (الحديث 769) بحدوه مطولاً. تحفة الأشراف

(9651)

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

امام ابو جعفر طحاوی بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) کے نزدیک اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے۔ اسے مکروہ اس لئے قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں کوئی اونٹ ٹانگ نہ مار دے۔

امام اوزاعی نے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اگرچہ وہاں کپڑا بچھا دیا گیا ہوتا ہے، ان کے نزدیک بکریوں اور گائے کے باڑے میں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہیں کی جائے گی اگر کوئی شخص نماز ادا کر لیتا ہے اور وہاں نجاست موجود نہ ہو تو اس شخص کی نماز درست ہوگی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔

(امام طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) یہ اس اندیشے کے پیش نظر ہے کہ کوئی اونٹ ٹانگ نہ مار دے کیونکہ اگر یہ نجاست کی وجہ سے ہوتا تو اس حوالے سے اونٹوں کے باڑے اور بکریوں کے باڑے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

## 42- باب الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: اس بارے میں اجازت (کا بیان)

735- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا إِنَّمَا أَدْرَكَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةَ صَلَّى".

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے میری امت کے جس بھی شخص کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہ وہاں نماز ادا کر لے۔"

۱ مختصر اختلاف العلماء ابو جعفر طحاوی لخص



## 43 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

باب: چٹائی پر نماز ادا کرنا

736 - أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَهَا فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهَا فَتَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَأَتَاهَا فَعَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَنَضَحَتْهُ بِمَاءٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلُّوا مَعَهُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائیں اور ان کے گھر میں نماز ادا کریں تاکہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس جگہ کو جائے نماز بنا لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک چٹائی کو لیا انہوں نے اس پر پانی چھڑکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز ادا کی اور (گھر والوں نے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

## 44 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب: چھوٹے کپڑے پر نماز ادا کرنا

737 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ - يَعْنِي الشَّيْبَانِيَّ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ .

☆☆ سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے کپڑے پر بھی نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

## 45 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر نماز ادا کرنا

738 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدْ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا عَرَفُ مِمَّ هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ "أَنْ مَرِي غُلَامِكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ . " فَأَمَرْتُهُ فَعَمَلَهَا مِنْ طَرَفَائِ الْعَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

736- انفرادہ النسائي . تحفة الاشراف (220) .

737- اخرجہ البخاري في الصلاة، باب الصلاة على الخمره (الحديث 381) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الصلاة

على الخمره (الحديث 1028) . تحفة الاشراف (18062) .

738- اخرجہ البخاري في الجمعة، باب الخطبة على المنبر (الحديث 917) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الخطوة

و الخطوتين في الصلاة، (الحديث 45) . واخرجه ابو داود في الصلاة، باب في اتخاذ المنبر (الحديث 1080) . تحفة الاشراف (4775) .

وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوَضَعَتْ هَا هُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيَ لَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا  
ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَضِلِّ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا قَرَعَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ لَقَالَ "بَنَائِبَهَا  
النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُمُوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي."

☆ ☆ ابو حازم بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ لوگ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے بارے میں بحث کر رہے تھے کہ اسے کون سی لکڑی سے بنایا گیا تھا؟ انہوں نے حضرت اہل رضی اللہ عنہ سے اس  
بارے میں دریافت کیا تو حضرت اہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ وہ کون سی لکڑی سے بنا  
تھا اور مجھے وہ دن یاد ہے جب پہلے دن اسے رکھا گیا تھا اور جب پہلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے تھے نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں خاتون کو پیغام بھجوایا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت اہل رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کا نام بھی بیان کیا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیغام بھجوایا تھا کہ تم  
اپنے بڑھی غلام سے یہ کہو کہ وہ ہمارے لیے لکڑیاں جوڑ کر ایسی چیز بنادے جس پر میں بیٹھ جایا کروں اس وقت جب میں نے  
لوگوں کو مخاطب کرنا ہوتا ہے۔ تو اس خاتون نے اس غلام کو حکم دیا تو اس غلام نے جنگل کی لکڑیوں کے ذریعے اسے بنا دیا وہ اسے  
لے کے آیا تو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوادیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے یہاں رکھا گیا پھر میں نے نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز ادا کی آپ نے تکبیر کہی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہی موجود تھے  
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے جبکہ آپ منبر پر ہی موجود تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُلٹے قدموں نیچے اترے اور آپ نے اس منبر کی  
بنیاد کے قریب سجدہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اس پر چڑھ گئے جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی  
طرف رخ کیا اور فرمایا:

"اے لوگو! میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز کے طریقے کو سیکھ جاؤ۔"

### شرح

امام بخاری نے بھی یہ حدیث اپنی "صحیح" میں تحریر کی ہے۔ اس کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدر الدین محمود  
یعنی تحریر کرتے ہیں: اس سے ایک مسئلہ تو یہ ثابت ہوتا ہے جس پر ترجمہ الباب بھی دلالت کرتا ہے اور وہ منبر پر نماز ادا کرنا ہے۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر اپنے نماز ادا کرنے اور مقتدیوں سے اپنے آپ کے بلند ہونے کی علت یہ بیان کی ہے: تاکہ لوگ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تعلیم دیں جب امام مقتدیوں سے بلند ہو تو یہ چیز مکروہ ہے۔ البتہ ضرورت کے  
پیش نظر ایسا کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا صورت حال تھی۔

(جس کا حدیث میں ذکر ہے)

ایسی صورت میں یہ مستحب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور لیث بن سعد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا

امام مالک رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ سے اس کی ممانعت کی روایت بھی منقول ہے۔  
امام اوزاعی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابن حزم نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اس سے منع کیا ہے تاہم یہ روایت درست نہیں ہے بلکہ امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ ایسی نماز کراہت کے ساتھ جائز ہوگی۔  
فقہائے احناف نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کے جواز کا قول بھی نقل کیا ہے۔ اس وقت جب امام اتابند ہو جتنا انسان کا قد ہوتا ہے جبکہ امام مالک سے ایک روایت یہ بھی نقل کی گئی ہے کہ اگر امام تھوڑا سا بلند ہوتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس روایت سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ نماز کے دوران تھوڑا سا چل لینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔  
”محیط برہانی“ کے مصنف نے یہ بات تحریر کی ہے۔ نماز کے دوران ایک قدم چلنے سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن دو یا اس سے زیادہ قدم چلنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔  
لیکن اگر ان کے اس قول کو درست تسلیم کر لیا جائے تو مناسب تو یہ ہوگا کہ یہ نماز بھی ٹوٹ گئی ہوتی (جس طریقے کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے تھے)  
اس لئے ہم یہ کہتے ہیں جب کسی مصلحت کے پیش نظر نماز کے دوران چلا جائے تو مناسب یہ ہے کہ نماز نہ ٹوٹے اور یہ مکروہ بھی نہ ہو۔

جس طرح اس مسئلے میں ہے کہ جب کوئی شخص کسی صف میں اکیلا کھڑا ہوا ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اگلی صف میں سے کسی کو پیچھے کھینچ لے اور وہ دونوں صف میں کھڑے ہو جائیں۔  
اب جس شخص کو پکڑ کر پیچھے لایا گیا ہے اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اگرچہ وہ ایک یا دو قدم چل چکا ہو۔

## 46 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْحِمَارِ

باب: گدھے پر نماز ادا کرنا

739 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے

اس کا رخ اس وقت خیبر کی طرف تھا۔

۱۔ عمدۃ القاری، کتاب نماز کے احکام، باب سلم، منبر اور کلوئی پر نماز ادا کرنا

739 - أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 35). وأخرجه

أوداؤد في الصلاة، باب التطوع على الراحلة والوتر (الحديث 1226). تحفة الاشراف (7086).

شرح

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: سواری پر فرض یا واجب نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔ اس میں واجب کی تمام اقسام شامل ہوں گی جن میں وتر، نذر کی نماز، نماز جنازہ وغیرہ شامل ہیں؛ انہیں کسی عذر کے بغیر سواری پر ادا نہیں کیا جاسکتا البتہ نفل اور سنتیں سواری پر ادا کی جاسکتی ہیں۔ صرف فجر کی سنتیں سواری پر ادا نہیں کی جاسکتیں۔

740 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَجْلَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ رَاكِبٌ إِلَى خَيْبَرَ وَالْقِبْلَةَ خَلْفَهُ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى عَلَى قَوْلِهِ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَحَدِيثُ يَحْيَى بْنِ

سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ الصَّوَابُ مَوْقُوفٌ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا

ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر کی طرف جا رہے تھے اور قبلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی طرف تھا۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق کسی بھی راوی نے گدھے پر نماز ادا کرنے کے الفاظ کے بارے

میں عمرو بن یحییٰ نامی راوی کی متابعت نہیں کی ہے اور یحییٰ بن سعید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ

موقوف ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔



## 9- کتاب القبلة

قبلہ (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”قبلہ (کے بارے میں روایات)“ میں 25 تراجم ابواب اور 34 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 23 ہوگی۔

### 1- باب استقبالی القبلة

باب: قبلہ کی طرف رخ کرنا

741 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ . فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ .

☆ ☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اور آپ ﷺ سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں ادا کرتے رہے پھر آپ ﷺ کا رخ کعبہ کی طرف کر دیا گیا، ایک شخص جس نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی وہ کچھ انصاریوں کے پاس سے گزرا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے، تو وہ لوگ خانہ کعبہ کی طرف مڑ گئے۔

شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز کے درست ہونے کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنا شرط ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

”تم جہاں کہیں بھی ہو تو تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔“ (البقرہ: آیت 150)

البتہ دو صورتوں میں اس کا حکم نہیں ہے۔ ایک یہ ہے کہ جب خوف شدید ہو اس وقت (قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر بھی نماز

ادا کی جاسکتی ہے)

اور دوسری صورت یہ ہے کہ مسافر نفل نماز سواری پر ادا کر سکتا ہے۔ خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔ فقہائے مالکیہ اور فقہائے احناف نے استقبال قبلہ کے لئے یہ بات شرط کے طور پر بیان کی ہے؛ کہ آدمی دشمن اور درندے سے امن کی حالت میں ہو اور اسے قبلہ کی طرف رخ کرنے کی قدرت حاصل ہو اس لئے جب دشمن یا درندے کی طرف سے خوف ہو۔ اس صورت میں قبلہ کی طرف رخ کرنا واجب نہیں ہوگا۔

اسی طرح جس شخص کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنے کی قدرت نہ ہو جیسے کوئی شخص بندھا ہوا ہو یا ایسا بیمار ہو جس کا رخ قبلہ کی طرف نہ کیا جاسکتا ہو اور کوئی پھیرنے والا بھی وہاں موجود نہ ہو تو وہ جس سمت میں بھی رخ کر کے نماز ادا کر سکتا ہو اسی طرح رخ کر کے نماز ادا کر لے گا کیونکہ اب عذر متحقق ہو گیا ہے۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے جو شخص براہ راست خانہ کعبہ کو دیکھ رہا ہو اس کے لئے عین خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا فرض ہے۔ حنابلہ کے نزدیک مکہ کے رہنے والے تمام لوگوں کے لئے عین خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا لازم ہے خواہ ان کے اور خانہ کعبہ کے درمیان دیواریں اور عمارات موجود ہوں۔

لیکن جو شخص خانہ کعبہ کو دیکھ نہیں رہا اس کے لئے جمہور کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی جہت کی طرف رخ کر لے۔ تاہم اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کچھ مختلف ہے۔

## 2- باب الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

باب: اس حالت کا بیان جس میں قبلہ کی بجائے دوسری طرف رخ کرنا بھی جائز ہے

742- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ .

قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اپنی سواری پر ہی (نفل) نماز ادا کر

لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کر لیا

کرتے تھے۔

شرح

اس سے پہلے ہم حدیث 739 میں اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔ فقہاء کے نزدیک سواری پر فرض اور واجب نماز ادا نہیں

کی جاسکتی جبکہ فجر کی سنتیں بھی ادا نہیں کی جاسکتیں۔ تاہم نفل نماز اور سنتیں ادا کی جاسکتی ہیں۔

743- أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ آتِي وَجْهِ تَوَجَّهَ بِهِ وَيُؤْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود (بن عمر) بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو آپ ﷺ اس پر وتر ادا کر لیتے تھے البتہ آپ ﷺ اس پر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

### 3- باب استبانه الخطا بعد الاجتهاد

باب: قبلہ کی سمت کے بارے میں اجتہاد کرنے کے بعد غلطی ظاہر ہونا

744- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ ابْنُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ . فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کچھ لوگ قبائیں فجر کی نماز ادا کر رہے تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: گزشتہ رات نبی اکرم ﷺ پر حکم نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ قبلہ (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف رخ کر لیں، تو تم لوگ اس کی طرف رخ کو۔

(راوی کہتے ہیں:) اس وقت ان لوگوں کے چہرے شام کی طرف تھے، تو وہ اُلٹے گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے۔

شرح

اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے یا قبلہ کی سمت کا پتہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنے اجتہاد کے ذریعے کسی ایک طرف سمت قبلہ کا تعین کر کے اس طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو پھر نماز کے دوران اسے پتہ چل جائے کہ قبلہ کا رخ دوسری طرف ہے، تو وہ دوسری طرف رخ کر سکتا ہے۔

### 4- باب سترۃ المصلی

باب: نمازی کے سترہ کا حکم

745- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ

743- تقدم في الصلاة، باب الحال يجوز فيها استقبال غير القبلة (الحديث 489) .

744- تقدم في الصلاة، باب استبانه الخطا بعد الاجتهاد (الحديث 492) .

745- اخرج مسلم في الصلاة، باب سترۃ المصلی (الحديث 243 و 244) . تحفة الاشراف (16395) .

أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُرَّةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ "مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عزوۃ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے نمازی کے سترہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہیے۔

### شرح

سترہ کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہائے مالکیہ اور فقہائے احناف اس بات کے قائل ہیں: امام کے لئے اور تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز ادا کرنے کے دوران اپنے آگے سترہ رکھ لیں۔ اس وقت جب انہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ ان کے آگے سے کوئی گزر سکتا ہے یہ حکم فرض اور نفل دونوں نمازوں کے لئے ہے اور امام اور تنہا نماز ادا کرنے والے شخص دونوں کے لئے ہے۔

جہاں تک مقتدی کا تعلق ہے تو امام کا سترہ ہی مقتدی کا سترہ شمار ہوگا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں کھلے میدان میں نماز ادا کی تھی۔ آپ ﷺ نے یہ نماز ایک نیزے کی طرف رخ کر کے ادا کی تھی۔ اس وقت آپ ﷺ کے مقتدیوں کے لئے الگ سے کوئی سترہ نہیں تھا۔

جب نمازی کو اس بات کا غالب گمان ہو کہ کوئی شخص اس کے آگے سے نہیں گزرے گا اور وہ اپنے سامنے سترہ نہیں لگاتا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

جو شخص کھلی جگہ پر نماز ادا کر رہا ہو اس کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے سامنے کوئی چیز گاڑے جیسے لکڑی یا اس طرح کی اور کوئی چیز اس میں اس چیز کو گاڑنے کا اعتبار ہوگا ویسے ہی رکھنے کا اعتبار نہیں ہوگا۔ اسی طرح نشان کے طور پر کوئی لکیر کھینچنا بھی سترہ شمار نہیں ہوگا کیونکہ اصل مقصد یہ ہے کہ آدمی اور آگے سے گزرنے والے شخص کے درمیان کوئی رکاوٹ ہونی چاہئے اور زمین پر وہ چیز رکھ دینے یا لکیر کھینچ لینے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو پائے گا۔

شافعی اور حنبلی فقہاء اس بات کے قائل ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ وہ سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے خواہ وہ مسجد میں نماز ادا کر رہا ہو یا گھر میں نماز ادا کر رہا ہو۔ اسے چاہئے کہ وہ دیوار یا ستون کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے۔

اسی طرح اگر وہ کھلی جگہ پر ہو تو اپنے سامنے کسی عصا کو گاڑے یا نیزے کو گاڑے یا اونٹ کو چوڑائی کی سمت میں بٹھالے یا اس کے پالان کو رکھ لے۔

اگر اسے یہ چیزیں دستیاب نہیں ہیں تو وہ اپنے سامنے کی طرف لکیر لگالے گا یا وہ آگے کی طرف چوڑائی کی سمت میں کوئی چیز بچھالے گا۔ جیسا کہ فقہائے شوافع نے یہ بات ذکر کی ہے۔



746- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَبَانَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرُكِّزُ الْحَرْبَةَ ثُمَّ يُصَلِّي إِلَيْهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیزہ گاڑھ لیا کرتے تھے اور پھر اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لیتے تھے۔

## 5- باب الأمر بالدنو من السترة

باب: سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم

747- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ ."

☆☆ حضرت اہل بن ابوشمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے قریب رہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کرے (شاید اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص آدمی اور سترے کے درمیان میں سے گزر نہ جائے)"۔

## 6- باب مقدار ذلك

باب: اس کی مقدار کا بیان

748- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَيَلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ

746- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة إلى الحربة (الحديث 498) تحفة الإشراف (8172).

747- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب الدنو من السترة (الحديث 695). تحفة الإشراف (4648).

748- أخرجه البخاري في الصلاة، باب . 97 . (الحديث 505 و 506)، وفي الحج، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 1599) معناه . و

أخرجه أبو داود في المناسك (الحج)، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 2024). والحديث عند: البخاري في الصلاة، باب قول الله تعالى:

(وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (الحديث 397)، وباب الأبواب والفتق للكعبة والمساجد (الحديث 468)، وباب الصلواتين السوريتين

في غير جماعة (الحديث 504 و 505)، وفي التهجد، باب ما جاء في الطلوع متى متى (الحديث 1167)، وفي الحج، باب اغلاق البيت و

يصلى في أي نواحي البيت شاء (الحديث 1598)، وفي الجهاد، باب الردف على الحمار (الحديث 2988)، وفي السفر، باب دخول النبي

صلى الله عليه وسلم من أعلى مكة (الحديث 4289) تعليقا وباب حجة الوداع (الحديث 4400). و مسلم في الحج، باب استحباب دخول

الكعبة للحجاج وغيره للصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها (الحديث 388 و 389 و 390 و 391 و 392 و 393 و 394). و أبي داود في

المناسك (الحج)، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 2023 و 2025). و النسائي في المساجد، الصلاة في الكعبة (الحديث 691)، و في

المناسك (الحج)، دخول البيت (الحديث 2905 و 2906) و موضع الصلاة في البيت (الحديث 2907 و 2908). و ابن ماجه في المناسك، باب

مناسك الحج، دخول البيت (الحديث 3063) تحفة الإشراف (2037 و 8331).

وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْتَرِيَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْتَرِ بِحِجَابٍ أَوْ بِمِثْلِهَا وَبِغَيْرِهَا مِنْ أَسْبَابِهَا  
وَيَسْتَرِ بِحِجَابٍ أَوْ بِمِثْلِهَا وَبِغَيْرِهَا مِنْ أَسْبَابِهَا

یہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اپنے سر کو ڈھکیا اور اس کے نیچے سے نماز پڑھی۔ اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کو ڈھکیں تو اللہ تعالیٰ اس سے فریاد کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا کیا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون کو اپنے بائیں طرف رکھا تھا اور دوسری ستون کو اپنے دائیں طرف رکھا تھا اور تین ستون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کی طرف تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس وقت خانہ کعبہ میں چھ ستون ہوا کرتے تھے۔

(حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا

فاصلہ تھا۔

شرح

سترہ کی مقدار کے بارے میں بھی فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: سترہ کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ وہ ایک بالشت لہبا ہونا چاہئے اور ایک انگلی جتنا موٹا ہونا چاہئے۔

7- باب ذِکْرِ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا يَقْطَعُ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي سِتْرَةٌ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے اور کون سی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے

جبکہ نمازی کے سامنے سترہ موجود نہ ہو؟

749- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ أَنبَانَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ الْحِوْرَةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ الْحِوْرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ." قُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَحْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ "الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ."

☆ ☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

749- أخبر جرحه مسلم في الصلاة، باب قدر ما يسر المصلي (الحديث 265). وكرجه ابو داود في الصلاة، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 702) بسجوه. وكرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء انه لا يقطع الصلاة الا الكلب والحمار والمرأة (الحديث 338). وكرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 952) مختصراً. والحديث عند: ابن ماجه في الصيد، باب صيد كلب المجوس و الكلب الأسود البهيم (الحديث 3210). تحفة الاشراف (11939).

”جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو اگر اس کے سامنے پالان کے پیچھے والی لکڑی کے برابر کوئی چیز موجود ہو تو وہ اسے سترہ بنا لے اگر اس کے سامنے پالان کی پیچھے والی لکڑی کی مانند کوئی چیز نہ ہو تو پھر عورت گدھا اور سیاہ کتا اس کے (آگے سے گزر کر) اس کی نماز کو توڑ دیں گے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: سیاہ کتے کا کیوں ذکر کیا گیا، زرد یا سرخ کتے کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟ تو حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سوال کیا جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ”سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔“

### شرح

اس بات پر مذاہب اربعہ میں اتفاق پایا جاتا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے اور وہ باطل نہیں ہوتی ہے۔ تاہم اگر نمازی گزرنے والے شخص کو روکنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس سے نماز میں کمی آجاتی ہے۔ تاہم امام احمد بن حنبل سے یہ روایت منقول ہے کہ کوئی بھی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے۔ البتہ اگر سیاہ کتا نمازی کے آگے سے گزر جائے تو (اس کا حکم مختلف ہے یعنی اس کے نمازی کے آگے سے گزر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے)

اہل ظاہر نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ خاتون کتے یا گدھے کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

750 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ وَهَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبَّادِ بْنِ زَيْدٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ . قَالَ يَحْيَى رَفَعَهُ شُعْبَةُ .

☆ ☆ قنادہ بیان کرتے ہیں میں نے جابر بن زید سے دریافت کیا: کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے تو انہوں نے بتایا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: حیض والی عورت اور کتا (نمازی سے آگے سے گزر کر نماز کو توڑ دیتے ہیں)۔

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں شعبہ نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

751 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى آتَانَ لَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بَعْرَفَةَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا .

750- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب ما یقطع الصلاة (الحديث 703) . و اخرجہ ابن ماجہ فی إقامة الصلاة و السنن فیہا، باب ما یقطع الصلاة (الحديث 949) . تحفة الاشراف (5379) .

751- اخرجہ البخاری فی العلم، باب من یصح سماع الصغیر (الحديث 76) بنحوہ، و فی الصلاة، باب سترۃ الامام سترۃ من خلفہ (الحديث 493)، و فی الاذان، باب وضوء الصبيان (الحديث 861) بنحوہ، و فی جزاء الصيد، باب حج الصبيان (الحديث 1857)، و فی المغازی، باب حجة الوداع (الحديث 4412) بنحوہ . و اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب سترۃ المصلی (الحديث 254 و 255 و 256 و 257) بنحوہ و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال الحمار لا یقطع الصلاة (الحديث 715) بنحوہ . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء لا یقطع الصلاة شیء (الحديث 337) بنحوہ . و اخرجہ ابن ماجہ فی إقامة الصلاة و السنة فیہا، باب ما یقطع الصلاة (الحديث 947) بنحوہ . تحفة الاشراف (5734) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے نبی اکرم ﷺ اس وقت عرفہ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے پھر انہوں نے ایک بات ذکر کی جس کا مطلب یہ تھا کہ ہم ایک صاف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرے اور ہم اس سے اتر گئے ہم نے اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا نبی اکرم ﷺ سے اس حوالے سے ہمیں کچھ بھی نہیں کہا۔

752 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ زَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا لَيْسَ بِأَدِيَّةٍ لَنَا وَلَنَا كُتَيْبَةٌ وَحِمَارَةٌ تَرَعَى فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزُجِرَا وَلَمْ يُؤَخِّرَا .

☆☆ عباس بن عبید اللہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے ہماری زرعی زمین پر تشریف لائے ہمارے پاس ایک چھوٹی سی کتیا تھی اور ایک گدھی تھی جو چر رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی تو وہ دونوں آپ ﷺ کے سامنے تھیں لیکن ان دونوں کو جھڑکا بھی نہیں گیا اور پیچھے بھی نہیں کیا گیا۔

753 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ الْحَكَمَ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقِبَ بْنَ الْجَزَّارِ يُحَدِّثُ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَزَلُوا وَدَخَلُوا مَعَهُ فَصَلُّوا وَلَمْ يَنْصَرِفْ فَجَانَّتْ جَارِيَتَانِ تَسْعِيَانِ مِنْ بَيْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخَذَتَا بُرُكْبَتَيْهِ فَفَرَعَا بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے گزرے ان کے ساتھ بنو ہاشم کے ایک نوجوان تھے یہ دونوں گدھے پر سوار تھے یہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے گزرے نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے یہ لوگ اپنے جانور سے اترے اور نماز میں شریک ہو گئے ابھی آپ ﷺ نے نماز مکمل نہیں کی تھی کہ بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والی دو بچیاں بھاگتی ہوئی آئیں اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کو پکڑ لیا، نبی اکرم ﷺ نے انہیں الگ کیا لیکن آپ ﷺ نے نماز کو ختم نہیں کیا (یعنی نماز جاری رکھی)۔

754 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَاذًا

752- أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من قال: الكلب لا يقطع الصلاة (الحديث 718) بنحوه تحفة الاشراف (11045) .

753- أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة (الحديث 716 و717) بنحوه . تحفة الاشراف (5687) .

754- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة الى السرير (الحديث 508) بنحوه . وأخرجه مسلم في الصلاة، باب الاعتراض بين يدي

المصلي (الحديث 271) بنحوه . تحفة الاشراف (15987) .

أَرَدْتُ أَنْ أَلُومَ كَرِهْتُ أَنْ أَلُومَ - فَأَمَرَ بَيْنَ يَدَيْهِ - أَسَلْتُكَ الْبَسْلَاءَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود ہوتی تھی آپ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جب میں نے اٹھنا ہوتا تھا تو مجھے یہ بات پسند نہیں آتی تھی کہ میں اٹھوں اور آپ ﷺ کے سامنے سے گزروں اس لیے میں ایک طرف سے ہو کر اٹھتی تھی۔

## 8 - باب التَّشْدِيدِ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ

باب: نمازی اور اس کے سترے کے درمیان میں سے گزرنے کی شدید مذمت

755 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ."

☆☆ بشر بن سعید بیان کرتے ہیں حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ ان سے اس بارے میں دریافت کرے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے تو حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ اس کو کتنا گناہ ہوگا تو اس کا چالیس (دن) مہینے (یا سال) ٹھہرے رہنا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے۔"

## شرح

نبی اکرم ﷺ نے نمازی کے آگے سے گزرنے سے سختی سے منع کیا ہے اور اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں: نمازی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرتا ہے تو نمازی اس کو روک دے کیونکہ احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہی حکم دیا ہے کہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہے اور نمازی اسے روک دے اور وہ شخص نہ مانے تو نمازی کو چاہئے کہ اس شخص کے ساتھ جھگڑا کرے۔

756 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ

755- أخرجه البخاري في الصلاة، باب المار بين يدي المصلي (الحديث 510). وأخرجه مسلم في الصلاة، باب منع المار بين يدي المصلي (الحديث 261). وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما نهى عنه من المرور بين يدي المصلي (الحديث 701). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية المرور بين يدي المصلي (الحديث 336). وأخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة والنسبة فيها، باب المرور بين يدي المصلي (الحديث 945) بنحوه. تحفة الاشراف (11884).

756- أخرجه مسلم في الصلاة، باب منع المار بين يدي المصلي (الحديث 258). وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يومر المصلي ان يترأ عن الممر بين يديه (الحديث 697) و (الحديث 698) مطولاً. وأخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة والنسبة فيها، باب ادرا ما استطعت (الحديث 954) بنحوه مطولاً. تحفة الاشراف (4117).

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَامِلَهُ ."  
 ☆ ☆ حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
 "جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ کسی کو بھی اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے، اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا تو وہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے۔"

## 9- باب الرخصة في ذلك

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

757- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ بِيَحْذَرُهُ فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَكَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ أَحَدًا .  
 ☆ ☆ کثیر بن کثیر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے کنارے پر دو رکعات نماز ادا کی، اس وقت آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔

## 10- باب الرخصة في الصلاة خلف النائم

باب: سوئے ہوئے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت

758- أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا رَافِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ عَلَى فَرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ أَيْقَطِنِي فَأَوْتِرْتُ .  
 ☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضي الله عنها بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کر لیا کرتے تھے جبکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چوڑائی کی سمت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹی ہوئی ہوتی تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا کرنے لگتے تو مجھے بیدار کر دیتے تھے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی تھی۔

شرح

اس بابت پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ ایسے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے جس کا رخ نمازی کی طرف ہو۔

757- أخرجه أبو داود في المناسك (الحج)، باب في مكة (الحديث 2016) بسنناه . وأخرجه النسائي في مناسك الحج، ابن يهلي ركني الطواف (الحديث 2959) وأخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الركنين بعد الطواف (الحديث 2958) . تحفة الاشراف (11285) .  
 758- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة خلف النائم (الحديث 512)، وفي الوتر، باب الاقفاط النبي صلى الله عليه وسلم أهله بالوتر (الحديث 997) . تحفة الاشراف (17312) .

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں اس شخص کو سجدہ کرنے کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے اور یہ عمل احناف کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔

## 11 - باب النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى الْقَبْرِ

باب: قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت

759 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثِدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا".  
 ☆☆ حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "قبروں کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہ کیا کرو اور ان پر بیٹھا بھی نہ کرو۔"

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابو الحسن سندھی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے، قبر کی طرف رخ کرنے میں قبر کی عبادت کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے اور قبر پر بیٹھنے سے مراد بظاہر تو یہی ہے کہ اس پر بیٹھا جائے جیسا کہ بیٹھنے کا متعارف معنی ہے۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد قضاے حاجت کرنے کا کناہ ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## 12 - باب الصَّلَاةِ إِلَى ثَوْبٍ فِيهِ تَصَاوِيرٌ

باب: ایسے کپڑے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم جس میں تصویریں موجود ہوں

760 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "يَا عَائِشَةُ أَخْرِبِي عَنِّي". فَتَزَعَّتْهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں میں نے اسے گھر میں موجود طاق کے سامنے لٹکا دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

759- أخرجه مسلم في الجنائز، النهي عن الجلوس القبر و الصلاة عليه (الحديث 97 و 98). وأخرجه أبو داود في الجنائز باب في كراهية القعود على القبر (الحديث 3229). وأخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في كراهية المشي على القبور و الجلوس عليها و الصلاة بها (الحديث 1050 و 1051). تحفة الاشراف (11169).

760- أخرجه مسلم في اللباس و التزيين، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه بان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتا فيه صورة ولا كلب (الحديث 93). وأخرجه النسائي في الزينة، النساوير (الحديث 5369). تحفة الاشراف (17494).

ارشاد فرمایا:

”اے عائشہ! اسے میرے سامنے سے ہٹا دو“ تو میں نے اسے ہٹا دیا اور میں نے اس کا کلیہ بتالیا۔

شرح

اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی تصویر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تصویروں کی بھی عبادت کی جاتی ہے تو اس صورت میں تصویروں کی عبادت کے ساتھ مشابہت لازم آئے گی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اگر سامنے کی طرف تصویر لگی ہوئی ہو تو نمازی کی نظر اس پر پڑے گی جس کے نتیجے میں اس کے خیالات میں انتشار آئے گا اور وہ اپنی نماز سے غافل ہو جائے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ قبلہ کی طرف میں کوئی بھی چیز لگی ہوئی ہو خواہ وہ قرآن مجید ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو۔

البتہ اگر انہیں زمین پر رکھا گیا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ احتاف اس بات کے قائل ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے مصحف (یعنی قرآن مجید) لٹکا ہوا ہو یا کوئی تلواریں لگی ہوئی ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے: ان دونوں کی عبادت نہیں کی جاتی ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص کسی ایسے بچھونے پر نماز ادا کر رہا ہو جس پہ تصویریں بنی ہوئی ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اس صورت میں تصویروں کی اہانت لازم آتی ہے۔

### 13 - باب الْمُصَلِّي يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ سُتْرَةٌ

باب: جب امام اور نمازی کے درمیان سترہ موجود ہو تو اس کا حکم

761 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرَةٌ يَسْطُهَا بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهَا بِاللَّيْلِ فَيَصَلِّي فِيهَا فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَهُمُ الْحَصِيرَةُ فَقَالَ "اَكْتَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ" ثُمَّ تَرَكَ مُصَلَّاهُ ذَلِكَ فَمَا عَادَ لَهُ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا اثْبَتَهُ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مخصوص چٹائی تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت

761- أخرجه البخاري في الاذان، باب صلاة الليل (الحديث 730) مختصراً. وفي اللباس، باب الجلوس على الحصير ونحوه (الحديث 5861). وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره (الحديث 215). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يستر المصلي (الحديث 942) مختصراً. والحديث عند: أبي داود في الصلاة، باب ما يومره من القصد في الصلاة (الحديث 1368). تحفة الاشراف (17720).



بچھالیا کرتے تھے اور رات کے وقت اس کا پردہ بنا لیا کرتے تھے اور آپ ﷺ اس کی اوٹ میں نماز ادا کیا کرتے تھے لوگوں کو اس بات کا پتہ چل گیا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے حالانکہ نبی اکرم ﷺ اور ان لوگوں کے درمیان چٹائی (کا پردہ) حائل تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اتنا ہی عمل اپنے اوپر لازم کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے اس وقت تک منقطع نہیں ہوتا جب تک تم لوگ اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز کی اس مخصوص جگہ کو ترک کر دیا اور آپ ﷺ دوبارہ وہاں تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ جب کوئی کام کرتے تھے تو اسے باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔

## 14 - باب الصَّلَاةِ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب: ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنا

762 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ "أَوَّلِكُمْ تَوْبَانِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟“

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سائل کا انکار کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ کسی بھی عقل مند کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے جواز میں شک نہیں ہونا چاہئے۔

البتہ علماء نے یہ بات ذکر کی ہے: اگر آدمی کو میسر ہوں تو دو کپڑے پہن کر نماز ادا کرے لیکن یہ دوسرا معاملہ ہے باقی اللہ

بہتر جانتا ہے۔

762- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في التوبة الواحد ملتحفاً به (الحديث 358)، وأخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة في توبة واحد وصفة لبسه (الحديث 275). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب جماع أبواب ما يضيئ فيه (الحديث 625). تحفة الأشراف (13231).

جس لباس میں نماز جائز ہو جاتی ہے وہ ایسا لباس ہے جس کے ذریعے شرم گاہ کو ڈھانپا جاسکے۔ تاہم فضیلت اس امر میں ہے آدمی دو یا اس سے زیادہ کپڑے پہن کر نماز ادا کرنے کیونکہ اس صورت میں ستر کی زیادہ پردہ پوشی ہو جاتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا:

”جب اللہ تعالیٰ کشارگی عطا کر دے تو تم بھی کشارگی کو اختیار کرو آدمی کو چاہئے کہ اچھے کپڑے پہنے آدمی تہبند اور چادر، تہبند اور قمیص، تہبند اور قبا، شلووار اور چادر، شلووار اور قمیص، شلووار اور قبا، پاجامہ اور قمیص میں نماز ادا کرے۔

763 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرْفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ .

☆☆☆ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے نبی اکرم ﷺ نے اس کے کنارے مخالف سمت میں اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

## 15 - باب الصَّلَاةِ فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ

باب: ایک ہی قمیص میں نماز ادا کرنا

764 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا كُونَ فِي الصَّيْدِ وَالْيَسِّ عَلَيَّ إِلَّا الْقَمِيصُ أَفَأُصَلِّي فِيهِ قَالَ ”وَزُرَّهٌ عَلَيْكَ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ .“

☆☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں شکار کے لیے گیا ہوتا ہوں اس وقت میں نے صرف ایک قمیص پہنی ہوتی ہے کیا میں اس میں نماز ادا کر لیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم اس کے گریبان کو ٹانگ لیا کرو خواہ کانٹے کے ذریعے ہی ایسا کرو۔“

## 16 - باب الصَّلَاةِ فِي الْإِزَارِ

باب: صرف تہبند میں نماز ادا کرنا

764 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِينَ أَرْزَهُمْ كَهَيْئَةِ الصَّبِيَانِ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا

763- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحقاً به (الحديث 354) مختصراً و (الحديث 355 و 356) . وأخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد وصفه ليه (الحديث 278 و 279) . وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الثوب الواحد (الحديث 339) مختصراً . وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب الصلاة في الثوب الواحد (الحديث 1049) . تحفة الاشراف (10684) .

764- أخرجه ابو داود في الصلاة، باب في الرجل يصلي في قميص واحد (الحديث 632) . تحفة الاشراف (4533) .

تَرْفَعْنَ رُءُءًا وَمَسْكَنٌ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرَّجَالُ جُلُوسًا .

☆☆ حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے اور انہوں نے بچوں کی طرح اپنے تہبند باندھے ہوئے ہوتے تھے تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنا سر اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد سیدھے ہو کر نہیں بیٹھ جاتے۔

766 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا رَجَعَ قَوْمِي مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا إِنَّهُ قَالَ "لِيَوْمِكُمْ أَكْثَرُكُمْ قِرَاءَةً لِلْقُرْآنِ" قَالَ فَذَعَرُونِي فَعَلِمُونِي الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَكُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ مَفْتُوقَةٌ فَكَانُوا يَقُولُونَ لِابْنِي أَلَا تَعْطِي عَنَّا اسْتِ أَيْنِكَ .

☆☆ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میری قوم کے افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آئے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "تمہاری امامت وہ شخص کرے گا جسے سب سے زیادہ قرآن آتا ہو۔"

راوی کہتے ہیں: پھر ان لوگوں نے مجھے بلایا اور انہوں نے مجھے رکوع اور سجدے کا طریقہ تعلیم دیا تو میں نے ان لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کر دی میرے جسم پر جو چادر تھی وہ پھٹی ہوئی تھی تو لوگوں نے میرے والد سے کہا: تم اپنے بیٹے کی سرین کو ڈھانپو گے نہیں؟

## 17 - باب صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَى امْرَأَتِهِ

باب: آدمی کا ایسے کپڑے پر نماز ادا کرنا جس کا کچھ حصہ اس کی بیوی پر ہو

767 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَى مِرْطَ بَعْضُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے میں

765 - أخرجه البخاري في الصلاة، باب إذا كان الثوب ضيقاً (الحديث 362)، وفي الأذان، باب عقد الثياب وشدّها (الحديث 814)، وفي العمل في الصلاة، باب إذا قيل للمصلي تقدم أو انتظر فانتظر فلا بأس (الحديث 1215). وأخرجه مسلم في الصلاة، باب امر النساء المصليات وراء الرجال أن لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتى يرفع الرجال (الحديث 133). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي (الحديث 630). تحفة الأشراف (4681).

766 - أخرجه البخاري في المغازي، باب 53. (الحديث 4302) مطولاً وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب من أحق بالأمامة (الحديث 585 و586 و587) والحديث عند: النسائي في الأذان، اجتزاء المرأة بأذان غيره في الحضر (الحديث 635)، وفي الإمامة، امامة الغلام قبل أن يحتلم (الحديث 788). تحفة الأشراف (4565).

767 - أخرجه مسلم في الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (الحديث 274). وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب في الرخصة في ذلك (الحديث 370). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب في الصلاة في ثوب الحائض (الحديث 652). تحفة الأشراف (16308).

آپ ﷺ کے پہلو میں ہوتی تھی، میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور مجھ پر ایسی چادر ہوتی تھی جس کا کچھ حصہ نبی اکرم ﷺ پر ہوتا تھا۔

## 18 - باب صلاة الرجل في الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيء

باب: آدمی کا ایسے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا کہ اس کے کندھے پر کوئی بھی چیز موجود نہ ہو

768 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"کوئی بھی شخص صرف ایک کپڑا پہن کر اس طرح سے نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھے پر اس کا کچھ بھی حصہ نہ

ہو۔"

## 19 - باب الصلاة في الحرير

باب: ریشمی کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا

769 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغَبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ

بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُرْسِلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَتَزَعَّه نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ "لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ".

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کو ریشم سے بنی ہوئی "قبا" تحفے کے طور پر پیش کی گئی

آپ ﷺ نے اسے پہنا اور آپ ﷺ نے وہ پہن کر نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو آپ ﷺ نے

ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے سختی سے اتار دیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے۔"

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے ریشم پہننے کا جو ذکر ہے، یہ ریشم کی حرمت کے حکم کے

نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

768 - أخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد و صفة لبسه (الحديث 277). و أخرجه أبو داود في الصلاة، باب جماع أبواب ما

يصلى فيه (الحديث 626) بنحوه. تحفة الاشراف (13678).

769 - أخرجه البخاري في الصلاة، باب من صلى في فروج حرير ثم نزع (الحديث 375)، وفي اللباس، باب القباء و فروج حرير و هو القباء

(الحديث 5801). و أخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و حاتم الذهب و الحرير

على الرجل و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل ما لم يزد على اربع اصابع (الحديث 23). تحفة الاشراف (9959).

## 20 - باب الرخصة في الصلاة في خميصية لها اعلام

باب: ایسی چادر لپیٹ کر نماز ادا کرنا جس پر نقش و نگار بنے ہوئے ہوں

770 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمَيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ "شَغَلَتْنِي أَعْلَامٌ هَذِهِ أَذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِأَنْبِجَانِيهِ."

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسی چادر لپیٹ کر نماز ادا کی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس کے نقش و نگار نے میری توجہ منتشر کر دی تھی تم یہ جا کر ابو جہم کو دے دو اور اس کی انبجانی چادر میرے پاس لے آؤ۔"

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام سیوطی فرماتے ہیں۔ حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ کا نام عامر تھا اور ایک قول کے مطابق عبید بن حذیفہ تھا۔ روایت میں استعمال ہونے والے لفظ انبجانی چادر کی نسبت انبجان نامی جگہ کی طرف ہے یہ ایسی چادر تھی جو اون سے بنائی گئی تھی اور اس پر کوئی نقش و نگار وغیرہ نہیں بنے ہوئے تھے اور یہ ذرا کم موٹی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی پہلی چادر حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ کی طرف اس لئے بھجوا دی تھی کیونکہ حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ نے ہی وہ چادر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیے کے طور پر پیش کی تھی۔

اور ان سے نبی اکرم ﷺ نے انبجانی چادر اس لئے منگوائی تھی تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کا تحفہ مسترد کر دیا ہے۔

## 21 - باب الصلاة في الثياب الحمر

باب: سرخ کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا

771 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فَرَكَّزَ عَنزَةً فَصَلَّى إِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ.

770 - أخرجه البخاري في الاذان، باب الالتفات في الصلاة (الحديث 752). - وأخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب كراهة الصلاة، في ثوب له اعلام (الحديث 61). - وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب النظر في الصلاة (الحديث 914)، وفي اللباس، باب من كرهه (الحديث 4053). - وأخرجه ابن ماجه في اللباس، باب لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3550). - تحفة الاشراف (16434). - 771 - انفرد به النسائي. - تحفة الاشراف (11808).

☆☆☆ عون بن ابو جہید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مرغ رنگ کا کپڑا پہن کر آئے تھے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا شروع کی اس نیزے کے دوسری طرف سے کچھ ٹھکانے اور گھسے ہوئے کپڑے تھے۔

### شرح

جس لباس کو پہن کر نماز ادا کرنا حرام ہے اس کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم وہ ہے جو مردوں اور خواتین دونوں کے لئے عام ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو نجس ہو یعنی وہ کپڑا جو نجس ہو۔ ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا درست نہیں ہوتا اور ایسے کپڑے پر نماز ادا کرنا بھی درست نہیں ہوتا۔ کیونکہ نجاست پاک ہونا نماز کے درست ہونے کے لئے شرط ہے۔ دوسری قسم وہ ہے کہ جس کپڑے کو غضب کیا گیا ہو ایسے کپڑے میں حنابلہ کے نزدیک نماز ادا کرنا درست نہیں ہے۔ جمہور کے نزدیک ایسے کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنا درست ہے۔ لباس کی دوسری قسم جو مردوں کے لئے حرام ہے۔ عورتوں کے لئے حلال ہے اس میں ریشمی لباس سونے کے ذریعے بنا گیا لباس شامل ہیں۔ مرد کے لئے اسے بچھا کر اس پر نماز ادا کرنا اور اسے پہننا حرام ہے۔ اس بارے میں فقہاء کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مردوں کے لئے ریشم پہننا حرام ہے البتہ کسی عارضے یا عذر کی وجہ سے اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

## 22 - باب الصَّلَاةِ فِي الشِّعَارِ

باب: بڑی چادر میں نماز ادا کرنا

772 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو الْقَاسِمِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِتٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَغْلُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ مَعِيَ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ لَمْ يَغْلُهُ إِلَى غَيْرِهِ .

☆☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک بڑی چادر میں ہوتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کوئی چیز لگ جاتی تو آپ ﷺ اس جگہ کو دھولیتے تھے جہاں وہ چیز لگی ہوتی تھی۔ آپ ﷺ اس کے علاوہ (چادر کے) کسی دوسرے حصے کو نہیں دھوتے تھے اور آپ ﷺ اسی میں نماز ادا کر

لیتے تھے پھر آپ ﷺ میرے قریب ہو جاتے تھے پھر اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کوئی چیز لگ جاتی تو پھر آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے لیکن (جہاں وہ چیز لگی ہوتی تھی) اس کے علاوہ (مجھے کو نہیں دھوتے تھے)۔

## 23 - باب الصَّلَاةِ فِي الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں میں نماز ادا کرنا

773- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا .

☆☆ ہمام بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے پیشاب کیا پھر انہوں نے پانی منگوا یا پھر انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا پھر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

اس حدیث میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے موزے پہن کر نماز ادا کی تھی۔ فقہاء کے مابین اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ موزے پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہے۔

## 24 - باب الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

باب: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا

774- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَعَسَّانَ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ - وَأَسْمُهُ سَعِيدٌ - بَنُ يَزِيدَ بَصْرِيٌّ - نَفَقَةً قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ سعید بن یزید بصری بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جوتے پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

773- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الخفاف (الحديث 387). والحديث عند: مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 72). والترمذي في الطهارة، باب في المسح على الخفين (الحديث 93). والنسائي في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 118). وابن ماجه في الطهارة، و سننها، باب ما جاء في المسح على الخفين (الحديث 543). تحفة الاشراف (3235).  
774- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في النعال (الحديث 386)، وفي اللباس، باب النعال السبعية وغيرها (الحديث 5850). وأخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الصلاة في النعالين (الحديث 60). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الصلاة في النعال (الحديث 400). تحفة الاشراف (866).

## شرح

علامہ بدرالدین محمود عینی فرماتے ہیں: علامہ ابن بطال نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ علماء کے نزدیک اگر جوتوں میں نجاست نہ لگی ہوئی ہو تو انہیں پہن کر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر جوتوں میں نجاست لگی ہوئی ہو تو آدمی انہیں پونچھ لے اور ان جوتوں میں نماز ادا کر لے۔

علماء نے جوتے کو نجاست سے پاک کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ترنجاست پر پاؤں رکھ دے تو یہ بات جائز ہے کہ وہ اس جوتے کو مٹی کے ذریعے پونچھ لے اور نماز ادا کر لے۔

امام مالک اور امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں: ترنجاست کو صرف پانی کے ذریعے ہی دھویا جاسکتا ہے، لیکن اگر وہ نجاست خشک ہو تو اسے پونچھ کر صاف کرنا جائز ہے۔

جبکہ امام شافعی فرماتے ہیں: ایسا صرف پانی کے ذریعے کیا جاسکتا ہے خواہ وہ موزے پر لگی ہوئی ہو، جوتے پر لگی ہوئی ہو یا ان کے علاوہ کسی اور چیز پر لگی ہوئی ہو۔

شیخ ابن دقیق العید فرماتے ہیں: جوتے میں نماز ادا کرنا رخصت ہے یہ مستحب نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ چیز نماز کے اصل مقصود میں شامل ہے۔

(عینی فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں یہ مستحب کیوں نہیں ہوگا؟ بلکہ ایسا کرنا تو سنت ہے کیونکہ امام ابو داؤد نے اپنی ”سنن“

میں یہ بات نقل کی ہے۔

”یعنی بن شداد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، یہودیوں کی مخالفت کرو

کیونکہ وہ لوگ جوتے پہن کر نماز ادا نہیں کرتے ہیں اور موزوں میں نماز ادا نہیں کرتے ہیں۔“

امام حاکم نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس اعتبار سے یہودیوں کی مخالفت کے ارادے کے تحت ایسا کرنا مستحب ہوگا تاہم ایسا کرنا سنت نہیں ہے کیونکہ جوتے

پہن کر نماز ادا کرنا بذات خود مقصود نہیں ہے۔

اسی طرح امام ابو داؤد نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو نیچے پاؤں (نماز ادا کرتے ہوئے) بھی دیکھا ہے اور جوتا پہن کر بھی دیکھا ہے۔“

تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جوتے پہن کر نماز ادا کرنا کسی کراہت کے بغیر جائز ہے۔

امام غزالی نے ”احیاء العلوم“ میں اہل علم کا یہ بیان نقل کیا ہے: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔



## 25 - باب آين يَضَعُ الْإِمَامُ نَعْلَيْهِ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ

باب: جب امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو اس وقت وہ اپنے جوتے کہاں رکھے گا؟

775 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَرِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر نماز ادا کی تو آپ ﷺ

نے اپنے جوتے اپنے بائیں طرف رکھے۔



## 10 - كِتَابُ الْإِمَامَةِ

امامت (سے متعلق روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”امامت“ (سے متعلق روایات) میں 65 تراجم ابواب اور 98 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 64 ہوگی۔

### 1- باب ذِكْرِ الْإِمَامَةِ وَالْجَمَاعَةِ إِمَامَةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

امامت اور جماعت کا تذکرہ اہل علم و فضل کا امامت کرنا

776- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَاتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسَهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو انصار نے یہ کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے ہوگا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس آئے اور بولے: کیا تم لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، تو تم میں سے کس کو یہ بات اچھی لگے گی کہ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے نکل جائے، تو انصار نے کہا: ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

شرح

ہر وہ شخص جس کی اقتدا کی جاتی ہے بھلائی یا برائی میں جس کی پیروی کی جاتی ہو وہ امام ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”اور ہم نے ان میں سے آئمہ بنائے جو ہمارے حکم کے تحت رہنمائی کرتے تھے۔“ (الانبیاء: 21)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”اور ہم نے انہیں امام بنایا ہے جو جہنم کی طرف بلا تے ہیں۔“

شریعت اسلامیہ کی روشنی میں امامت کی دو قسمیں ہیں:

امامت کبریٰ، اس سے مراد مسلمانوں کا خلیفہ ہونا ہے اور امامت صغریٰ اس سے مراد مسلمانوں کا نماز میں پیشوا ہونا ہے۔

کسی بھی شخص کے امام ہونے کے لئے درج ذیل شرائط پائی جاتی ہیں۔

(i) پہلی شرط یہ ہے کہ امام کو مسلمان ہونا چاہئے۔

اس لئے اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی بھی کافر کی امامت میں نماز ادا نہیں ہو سکتی۔

(ii) دوسری شرط امام کا عاقل ہونا ہے کیونکہ پاگل شخص کی نماز بذات خود درست نہیں ہوگی۔

(iii) تیسری شرط یہ ہے کہ بالغ ہونا چاہئے کوئی بھی نابالغ سمجھدار شخص امامت نہیں کر سکتا فرض نماز ہو یا نقل نماز ہو یہ حکم

احناف کے نزدیک ہے۔

مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک نابالغ فرض نماز میں امامت نہیں کر سکتا، نوافل میں امامت کر سکتا ہے۔

ایسا بچہ جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو لیکن سمجھدار ہو اس کی اقتدا میں بالغ شخص نماز ادا کر سکتا ہے۔

(iv) چوتھی شرط امام کا مذکر ہونا ہے۔ اس لئے کوئی بھی عورت کسی مرد کی امام نہیں بن سکتی۔ اسی طرح کوئی بیچوا کسی مرد کا

امام نہیں بن سکتا۔ فرض اور نفل کے بارے میں یہی حکم ہے۔

(v) امامت کے لئے پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ حدیث اور نجاست سے پاک ہو۔

(vi) امام کے لئے چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ اچھے طریقے سے قرأت کر سکتا ہو، ارکان اچھے طریقے سے ادا کر سکتا ہو۔

اس لئے جو شخص قرآن اچھے طریقے سے پڑھ سکتا ہو وہ ایسے شخص کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھ سکتا جو قرآن اچھے طریقے

سے نہیں پڑھ سکتا۔

(vii) ساتویں شرط یہ ہے کہ امام کسی دوسرے کا مقتدی نہ ہو۔

(viii) آٹھویں شرط حنابلہ اور احناف کے نزدیک ہے کہ امام میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے جیسے اس کی نکسیر نہ جاری رہتی

ہو یا اسے پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری نہ ہو جس شخص کو کوئی عذر لاحق ہو وہ اپنے جیسے عذر والے لوگوں کی امامت کر سکتا

ہے لیکن تندرست شخص کی امامت نہیں کر سکتا ہے۔

(ix) نویں شرط یہ ہے کہ امام کی زبان درست ہونی چاہئے یعنی وہ حروف کو صحیح طور پر ادا کر سکتا ہو اس لئے تو تلے شخص کی

امامت احناف کے نزدیک درست نہیں ہے۔

امام نسائی نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جو شخص علم یا فضیلت کا مالک ہو وہ امامت

کا زیادہ حقدار ہوگا۔ اس کی مزید جزئیات ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

## امامت کے احکام

### جماعت کے احکام

مسئلہ: جماعت سنت مؤکدہ ہے، متون میں اسی طرح تحریر ہے۔ (غلامہ، محیط، محیط، نسبی)

مسئلہ: ”الغایہ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: بہت سے مشائخ نے اسے واجب قرار دیا ہے جبکہ ”المفید“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے اسے سنت اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔

مسئلہ: باجماعت نماز ادا کرنا بالغ، عاقل، آزاد اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی قدرت رکھنے والے مردوں پر لازم ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: جب کسی شخص کی باجماعت نماز فوت ہو جاتی ہے تو اب اس پر یہ بات لازم نہیں ہوگی کہ وہ کسی دوسری مسجد کو تلاش کر کے وہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش کرے اس بارے میں ہمارے فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے تاہم اگر وہ کسی دوسری مسجد میں جا کر ان لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر لے تو یہ بہتر ہے اور اگر وہ اپنے قبیلے (یعنی محلے) کی مسجد میں نماز ادا کر لے تو یہ بھی بہتر ہے۔

مسئلہ: امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ایسی صورت میں وہ اپنے گھر والوں کو اکٹھا کرے اور انہیں نماز پڑھا

مسئلہ: عذر کی وجہ سے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ساقط ہو جاتا ہے اس لیے بیمار، لنگڑے، اپاہج، جس شخص کا دایاں ہاتھ اور بائیں پاؤں کٹا ہوا ہو یا اس کے برعکس کئے ہوئے ہوں یا صرف پاؤں کٹے ہوئے ہوں یا جو شخص فالج کی بیماری کی وجہ سے چل نہ سکتا ہو یا بہت عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے جانہ سکتا ہو یا نابینا ہو تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان پر باجماعت نماز ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق بارش، کچھ پھردی، بہت زیادہ تاریکی کی وجہ سے بھی جماعت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اندھیری رات میں اگر تیز ہوا چل رہی ہو تو بھی جماعت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے، تاہم دن کے وقت یہ عذر نہیں ہو

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت ہو تو جماعت ساقط ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے گھر سے باہر نکلا تو قرض خواہ اسے قید کر دے گا یا کسی شخص نے سفر کے لیے روانہ ہوتا ہے اور جماعت بھی کٹری ہو گئی ہے اور اس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کی تو قافلہ رخصت ہو جائے گا یا کوئی شخص کسی بیمار کی خدمت کر رہا تھا (اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بیمار کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہو) یا اپنے مال کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو یا جب کھانا سامنے موجود ہو اور شدید بھوک لگی ہوئی ہو تو ان سب صورتوں میں جماعت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: جمعہ کی نماز کے علاوہ ہر نماز میں جب ایک سے زیادہ آدمی موجود ہوں تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جاسکتی ہے خواہ امام کے ہمراہ ایک سمجھ دار (ناپانچ) لڑکا ہی کیوں نہ ہو۔ (سراجہ)  
مسئلہ: لوگوں کو اہتمام کے ساتھ بلا کر نفل نماز باجماعت ادا کرنا مکروہ ہے۔

## 2- باب الصَّلَاةِ مَعَ اَئِمَّةِ الْجَوْرِ

باب: ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

777- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا زِيَادُ الصَّلَاةِ فَاتَانِي ابْنُ صَامِتٍ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صُنْعَ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلِيٌّ شَفْتَيْهِ وَضَرَبَ عَلِيٌّ فِخْدِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فِخْدِي كَمَا ضَرَبْتُ فِخْدَكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فِخْدِي كَمَا ضَرَبْتُ فِخْدَكَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قِيَّتْهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي صَلَّيْتُ فَلَا أَصَلِّي."

☆ ☆ ابو العالیہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ زیاد (نامی گورنر) نے نماز تاخیر سے ادا کی۔ ابن صامت میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کے لیے کرسی رکھی وہ اس پر تشریف فرما ہوئے میں نے ان کے سامنے زیاد کے طرز عمل کا تذکرہ کیا تو انہوں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے میرے زانو پر ہاتھ مارا اور بولے: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس طرح کا سوال کیا تھا جس طرح کا تم نے مجھ سے کیا ہے تو انہوں نے بھی میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے۔ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تھی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو سوال تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

"تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لو اگر تم اس نماز کو (ظالم حکمرانوں) کے ساتھ پاتے ہو تو پھر دوبارہ اسے ادا کر لو یہ نہ کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اس لیے اب نہیں پڑھوں گا۔"

778- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُونَ أَقْوَامًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقِيَّتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قِيَّتْهَا وَصَلُّوا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً."

777- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب کراهية تاخير الصلاة عن وقتها المختار و ما يفعله المأموم اذا اخرها الامام (الحديث 241 و 242 و 244). و اخرجہ النسائي في الامامة، اعاد الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة (الحديث 858) تحفة الاشراف (11948).

778- اخرجہ ابن ماجه في العامة الصلاة و السنة ليهما، باب ما جاء ليهما اذا اخروا الصلاة عن وقتها (الحديث 1255). تحفة الاشراف (9211).

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”عنقریب تمہارا ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے گا جو نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا نہیں کریں گے، اگر تم ان لوگوں کو پالو تو تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لینا اور پھر ان لوگوں (یعنی سرکاری اماموں یا حکمرانوں) کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینا اور اسے نفل قرار دینا“۔

شرح

اس بات کا تذکرہ کہ کون شخص امامت کر سکتا ہے؟

مسئلہ: مرغینانی فرماتے ہیں کہ خواہش نفس کے پیروکار اور بدعتی شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔  
 مسئلہ: رافضی، جہمی، قدری، مشبہ اور قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا بھی جائز نہیں ہے۔  
 مسئلہ: اس تمام گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی بدعتیہ شخص کا عقیدہ ایسا ہو کہ جس کے قائل کی تکفیر نہ کی جاتی ہو، تو اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنا کراہیت کے ساتھ جائز ہوگا، ورنہ جائز نہیں ہوگا۔ (تبین، خلاصہ)۔ یہی قول صحیح ہے۔ (بدائع)  
 مسئلہ: جو شخص معراج کا انکار کرتا ہے، تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا، اگر وہ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک کے سفر کا انکار کرتا ہے، تو وہ کافر ہوگا اور اگر وہ بیت المقدس سے آگے (آسمانوں تک) معراج کا انکار کرتا ہے، تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی بدعتی یا فاسق کے پیچھے نماز ادا کر لیتا ہے، تو اسے باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب مل جائے گا لیکن اتنا ثواب حاصل نہیں ہوگا جو کسی پرہیزگار (صحیح العقیدہ) شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے حاصل ہوتا۔ (خلاصہ)  
 مسئلہ: تیمم کر کے نماز ادا کرنے والے کا وضو کر کے نماز ادا کرنے والوں کی امامت کرنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے نزدیک جائز ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: شیخ الاسلام نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ اختلاف اس وقت ہوگا جب وضو کر کے نماز ادا کرنے والوں کے پاس پانی موجود نہ ہو، کیونکہ اگر ان کے پاس پانی موجود ہوگا تو پھر تیمم کرنے والا شخص ان وضو کرنے والوں کی امامت نہیں کر سکے گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: وضو کر کے نماز ادا کرنے والے کا تیمم کر کے نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کرنا کسی اختلاف کے بغیر جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ایک معذور دوسرے معذور کی اقتداء کر سکتا ہے، اگر ان دونوں کا عذر ایک ہو، لیکن اگر دونوں کا عذر مختلف ہو، تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا۔ (تبین)

مسئلہ: اس اصول کے پیش نظر جس شخص کو ہوا بکثرت خارج ہونے کی بیماری ہو، وہ اس شخص کی اقتداء نہیں کر سکے گا جسے پیشاب کے قطرے نکلنے کی بیماری ہو۔ (بجرائق)

مسئلہ: البتہ کوئی پاک شخص ایسے شخص کی اقتداء نہیں کرے گا جسے پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری ہو اسی طرح پاک عورتیں استحاضہ کا شکار عورت کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کریں گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: جو شخص وضو کے دوران پاؤں دھوتا ہے وہ اس شخص کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے جس نے وضو کے دوران موزے پر سح کیا ہو یا پٹی پر سح کیا ہو۔

مسئلہ: اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنے والا شخص اس شخص کی امامت کر سکتا ہے جو اشارے کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو اس طرح برہنہ شخص اس شخص کی امامت کر سکتا ہے جو برہنہ ہو۔ (غلامہ)

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ برہنہ لوگ الگ الگ بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کریں گے، لیکن اگر وہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں تو ان کا امام درمیان میں کھڑا ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ (جوہرہ نیرہ سراج الوہاب)

مسئلہ: کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والا شخص اس شخص کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو، لیکن رکوع اور سجدہ کرتا ہو، لیکن جو شخص رکوع اور سجدہ کرتا ہے وہ اس شخص کی اقتداء نہیں کر سکتا جو صرف اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: دیہاتی، نابینا، غلام، زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شخص اور فاسق کی امامت جائز ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: تاہم مکروہ ہے، متون میں یہی بات تحریر ہے۔

مسئلہ: مرد خواتین کی امامت کر سکتا ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ خلوت نہ ہو، اگر خلوت ہو اور امام ان سب خواتین کا یا ان میں سے کچھ خواتین کا محرم ہو تو جائز ہوگا، تاہم پھر بھی یہ مکروہ ہے۔ (نہایہ بحوالہ شرح طحاوی)

مسئلہ: جمعہ کی نماز میں عورت مرد کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتی ہے، اگرچہ مرد نے اس کی امامت کی نیت نہ کی ہو اسی طرح عیدین کی نماز میں بھی اقتداء کر سکتی ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: خاتون کا صرف خواتین کی امامت کرنا مکروہ ہے خواہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو، البتہ جنازے کی نماز کا حکم مختلف ہو گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر صرف خواتین باجماعت نماز ادا کر رہی ہوں تو ان کی امامت ان کے درمیان میں کھڑی ہو، تاہم امام کے درمیان میں کھڑی ہونے کے باوجود کراہت زائل نہیں ہوگی اور اگر امام آگے کھڑی ہو جاتی ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: خواتین کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ تنہا نماز ادا کریں۔ (غلامہ)

مسئلہ: تو تلہ شخص اگر بعض حروف کی ادائیگی پر قادر نہ ہو تو اس کی امامت درست نہیں ہوگی، البتہ وہ اپنے جیسے دیگر تو تلہ افراد کی امامت کر سکتا ہے، اس وقت جب حاضرین میں کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جو ان حروف کو صحیح طریقے سے ادا کر سکتا ہو، اگر

حاضرین میں کوئی ایسا شخص موجود ہو تو امام سمیت تمام متقدمین کی نماز فاسد ہوگی۔

مسئلہ: جو شخص قرآن میں صحیح مقام پر وقف نہ کر سکتا ہو اسے امامت نہیں کرنی چاہیے اسی طرح جو شخص قرآن کی تلاوت کے دوران بہت زیادہ کھٹکھارتا ہو یا جس سے ”ت“ یا ”ف“ مشکل سے ادا ہوتی ہو ایسے شخص کو بھی امامت نہیں کرنی چاہیے۔  
مسئلہ: جو شخص مشقت کے ساتھ حروف کی ادائیگی کرتا ہے لیکن جب وہ حروف ادا کرتا ہے تو صحیح ادا کرتا ہے ایسے شخص کی امامت مکروہ نہیں ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر قاری کسی ان پڑھ (جسے قرآن صحیح پڑھنا نہ آتا ہو) کی اقتداء میں نماز شروع کر دے تو اس کی نماز شروع ہی نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس نے ان پڑھ کی اقتداء میں نفل نماز شروع کی اور بعد میں توڑ دی تو بعد میں اس پر قضاء واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی فاسق شخص جمعہ کی نماز کی امامت کرتا ہے اور لوگ اسے روکنے سے عاجز ہیں تو بعض فقہاء کے قول کے مطابق جمعہ کی نماز میں اسی کی اقتداء کر لی جائے گی اس کی امامت کی وجہ سے جمعہ کو ترک نہیں کیا جائے گا البتہ جمعہ کی نماز کے علاوہ باقی تمام نمازیں کسی دوسرے امام کی اقتداء میں ادا کی جائیں گی اس فاسق کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔

(ظہیریہ)

مسئلہ: جب کوئی شخص امامت کرتا ہو اور اس کے مقتدی اسے ناپسند کرتے ہوں تو اگر لوگوں کی ناپسندیدگی کی وجہ سے اس شخص کا کوئی قصور ہے تو ایسے شخص کا امام بننا مکروہ ہوگا لیکن اگر وہی شخص امامت کا زیادہ مستحق ہے (اور لوگ ذاتی طور پر اسے پسند نہیں کرتے) تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: امام کے لیے طویل نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ (تیمین)

مسئلہ: امام کو چاہیے کہ وہ مسنون مقدار سے زیادہ قرأت نہ کرے اور جماعت میں شریک افراد کی حالت کی رعایت کرے۔ (جوہرہ نیرہ)

### 3- باب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

باب: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

779- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأُكُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ فِي الْهِجْرَةِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسَّنَةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السَّنَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا وَلَا تَوَمَّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَقْعُدْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ."

779- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 290 و 291). و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 582 و 583 و 584). و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في احق بالامامة (الحديث 235). و اخرجه النسائي في الامامة، اجتماع القوم و فيهم الوالي (الحديث 782) مختصراً و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من احق بالامامة (الحديث 980). تحفة الاشراف (9976).



☆ ☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”لو کون کی امامت وہ شخص کرے گا جو اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتا ہو (یعنی زیادہ آیات کا حافظ ہو) اگر وہ لوگ قرأت میں برابر ہوں، تو جس شخص نے ان میں پہلے ہجرت کی ہو، اگر وہ لوگ ہجرت کے حوالے سے بھی ایک جیسی حیثیت کے مالک ہوں، تو جو شخص سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو، اگر سنت کے علم کے حوالے سے بھی وہ لوگ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں، تو جس شخص کی عمر زیادہ ہو، تم کسی دوسرے شخص کی سربراہی کے علاقے میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی امامت نہ کرنا اور نہ ہی اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر بیٹھنا۔“

### شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: امامت کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو نماز کے درست ہونے یا فاسد ہونے کے بارے میں زیادہ فقہی احکام کا علم رکھتا ہو۔ مزید یہ کہ وہ ظاہری گناہوں سے اجتناب کرتا ہو اور اسے فرض مقدار کے برابر قرآن آتا ہو، یعنی اتنا قرآن آتا ہو جس کی تلاوت کے ذریعے نماز ادا کرنا درست ہو۔ اس کے بعد وہ جو قرأت میں تلاوت اور تجوید اچھے طریقے سے کر سکتا ہو۔ اس کے بعد وہ شخص جو زیادہ پرہیزگار ہو یعنی مشتبہ چیزوں سے بچتا ہو۔ اس کے بعد وہ شخص جس کی عمر زیادہ ہو کیونکہ اس میں زیادہ خشوع و خضوع پایا جائے گا۔ اس کے بعد وہ شخص جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں یعنی اسے لوگ پسند کرتے ہوں۔ اس کے بعد وہ شخص جو تہجد کی نماز باقاعدگی سے ادا کرتا ہو۔ اس کے بعد وہ شخص جو نسب کے اعتبار سے شرف رکھتا ہو پھر وہ شخص جو ظاہری لباس کے اعتبار سے جامہ زیب ہو۔ اگر مختلف لوگ ان تمام حوالوں سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے گی یا پھر حاضرین کو یہ اختیار ہوگا کہ کسی ایک کو امام منتخب کر لیں۔ اگر لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو جس شخص کے حق میں زیادہ لوگ ہوں اسے امام بنا لیا جائے۔

امام نسائی نے آگے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے زیادہ تر کی تشریح اسی شرح میں آجائے گی۔

امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

مسئلہ: امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہوگا جو نماز کے احکام کے بارے میں زیادہ واقفیت رکھتا ہو۔

(مضمرات: بحر الرائق)

مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہوگا کہ جب وہ اتنی قرأت جانتا ہو کہ سنت طریقے کے مطابق قرأت کر سکے۔ (تبین)

مسئلہ: اس کے لیے یہ بات بھی شرط ہوگی کہ اس کی دینی حیثیت پر کوئی الزام موجود نہ ہو۔ (نقائہ نہایہ)

مسئلہ: ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ شخص ظاہری گناہوں سے بچتا ہو، خواہ کوئی دوسرا شخص اس سے زیادہ پرہیزگاری کیوں نہ

ہو۔ (محیطِ زاہدی)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو نماز سے متعلق مسائل کا علم ہو، اگرچہ وہ اس کے علاوہ دیگر علوم نہ جانتا ہو، تو وہی شخص اس کا زیادہ مستحق

ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر نماز کے احکام کے حوالے سے دو آدمیوں کا علم برابر ہو، تو جس شخص کو علم قرأت میں زیادہ مہارت ہو، یعنی وہ وقف کی جگہ وقف کرتا ہو، وصل کی جگہ وصل کرتا ہو، شد کی جگہ شد کرتا ہو، تخفیف کی جگہ تخفیف کرتا ہو، وہ زیادہ مستحق ہوگا۔ (کتابیہ)

مسئلہ: اگر اس حوالے سے بھی برابر ہوں، تو جو زیادہ پرہیزگار ہے، وہ زیادہ مستحق ہوگا۔

مسئلہ: اگر دو آدمی اس حوالے سے بھی برابر ہوں، تو جو شخص زیادہ عمر والا ہے، وہ زیادہ مستحق ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر وہ دونوں اس حوالے سے بھی برابر ہوں، تو جس کا اخلاق اچھا ہو، وہ زیادہ مستحق ہوگا، اگر وہ دونوں اس حوالے

سے بھی برابر ہوں، تو جس کا حسب زیادہ بہتر ہوگا، وہ زیادہ مستحق ہوگا، اگر وہ دونوں اس حوالے سے بھی برابر ہوں، تو جو زیادہ

خوبصورت ہے، وہ زیادہ مستحق ہوگا۔ (فتح القدر)

مسئلہ: یہاں خوبصورت ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو شخص رات کے وقت زیادہ نوافل ادا کرتا ہو۔ (کانی)

مسئلہ: اگر وہ دونوں اس حوالے سے بھی برابر ہوں، تو جو شخص نسب کے اعتبار سے بہتر ہو، وہ مستحق ہوگا۔ (فتح القدر)

مسئلہ: لہذا جو شخص زیادہ کامل ہوگا، وہی زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اصل مقصد یہ ہے

کہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ افراد شریک ہوں اور ایسے افراد کی طرف لوگوں کی رغبت زیادہ ہوتی ہے۔ (تہمین)

مسئلہ: اگر گھر میں باجماعت نماز ادا کی جا رہی ہو اور مہمان بھی آئے ہوئے ہوں، تو گھر کا مالک امامت کا زیادہ مستحق ہوگا،

لیکن اگر کوئی بادشاہ، قاضی (یا عالم) گھر آیا ہو، تو اس کی تعظیم کے لیے اسے مصطفیٰ امامت پر آگے کر دیا جائے، تو یہ افضل ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی گھر میں کرائے دار بھی ہو اور مالک مکان بھی ہو اور مہمان بھی موجود ہوں، تو جماعت کی اجازت دینے کا حق

کرایہ دار کو حاصل ہوگا اور اسی سے اجازت طلب کی جائے گی۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی دوسرے کو مکان مستعار دیا، تو مستعار دینے والے کے مقابلے میں مستعار لینے والا

شخص زیادہ حقدار ہوگا۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر مسجد میں کوئی ایسا شخص آ جائے جو اس مسجد کے امام سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو، تو بھی اس مسجد کا امام نماز پڑھانے

کا زیادہ حقدار ہوگا۔ (تہمین)

مسئلہ: اگر محلے میں صرف ایک ہی شخص امامت کے لائق ہو، تو اس پر امامت کرنا لازم نہیں ہوگا اور اگر وہ امامت نہیں کرتا، تو

گنہگار نہیں ہوگا۔ (تہمین)

#### 4- باب تقدیم ذوی السن

باب: عمر رسیدہ شخص (کو امامت کے لیے آگے کرنا)

780- أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِيُّ عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمِّي لِي - وَقَالَ مَرَّةً أَنَا وَصَاحِبُ لِي - فَقَالَ "إِذَا سَافَرْتُمَا فَادْنَا وَاقِيمَا وَلْيَوْمَ مَكَّمَا أَكْبَرُكُمَا ."

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اور میرا ایک بچا زاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) میرا ایک ساتھی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب تم دونوں سفر کرو تو تم دونوں اذان دو تم دونوں اقامت کہو اور تم دونوں میں سے امامت وہ شخص کرے جس کی عمر زیادہ ہے۔“

#### 5- باب اجتماع القوم فی موضعٍ هم فیہ سواء

باب: کچھ لوگوں کا ایسی جگہ پر جمع ہونا جہاں وہ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں

781- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَوْمْتَهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحْقُهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب تین لوگ موجود ہوں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حقدار شخص وہ ہوگا جو قرآن کا زیادہ علم رکھتا ہو (یعنی زیادہ آیات کا حافظ ہو)۔“

#### 6- باب اجتماع القوم وفيهم الوالي

باب: لوگوں کا اکٹھے ہونا جبکہ ان کے درمیان والی (حکمران سردار یا محلے کا مخصوص امام) موجود ہو

782- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ زَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَوْمَ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلِسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ."

780- تقدم في الاذان، باب اذان المنفردين في السفر (الحديث 633).

781- اخرجہ مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من اُحق بالامامة (الحديث 289). و اخرجہ النسائي في الامامة، الجماعة اذا كانوا

ثلاثاً (الحديث 839). - تحفة الاشراف (4372).

782- تقدم في الامامة، من اُحق بالامامة (الحديث 779).

☆☆ حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”کوئی بھی شخص کسی دوسرے شخص کی سربراہی میں اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے۔“

## 7- باب إِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِيَّ هَلْ يَتَأَخَّرُ

باب: جب رعایا میں سے کوئی شخص آگے ہو کر نماز پڑھانا شروع کر دے اور پھر والی بھی آجائے

تو کیا وہ (رعایا کا فرد) پیچھے ہٹ جائے گا؟

783- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ نَبِيَّ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِي أَنْاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتْ الْأُولَى فَجَاءَ يَلَالُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتْ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تُوَمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ . فَأَقَامَ يَلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ بِالنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَآخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرَةٍ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَأَاهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا التَّفَتُّ إِلَيْهِ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشْرَثَ إِلَيْكَ .“ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہونے والی ہے تو نبی اکرم ﷺ ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے آپ کے ساتھ کچھ دیگر افراد بھی تھے نبی اکرم ﷺ وہاں خاص دیر مصروف رہے نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلالؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت ابو بکر! نبی اکرم ﷺ تو تشریف نہیں لاسکے ہیں نماز کا وقت ہو چکا ہے کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: ٹھیک ہے! اگر تم یہ چاہتے ہو (تو میں نماز پڑھا دیتا ہوں) پھر حضرت بلالؓ نے اقامت کہی، حضرت ابو بکرؓ آگے بڑھے انہوں نے لوگوں کے لیے تبکیر کہہ دی، اسی دوران نبی اکرم ﷺ صفوں کے درمیان

783- أخرجه البخاري في السهو، باب الإشارة في الصلاة (الحديث 1234). و أخرجه مسلم في الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم إذا تأخر الإمام و لم يخالفوا مفسده بالتقديم (الحديث 102). تحفة الاشراف (4776).

میں سے چلتے ہوئے تشریف لے آئے یہاں تک کہ آپ ﷺ پہلی صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے بکثرت تالیاں بجائیں انہوں نے توجہ کی تو نبی اکرم ﷺ موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارے کے ذریعے حکم دیا کہ وہ نماز پڑھاتے رہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اٹلے قدموں پیچھے آ گئے یہاں تک کہ وہ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ آگے بڑھ گئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف توجہ کی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! جب تمہیں نماز کے دوران ضرورت پیش آئی تھی تو تم نے تالیاں بجانی کیوں شروع کر دی تھیں؟ تالیاں بجانے کا حکم تو خواتین کے لیے ہے جب نماز کے دوران کسی شخص کو ضرورت پیش آ جائے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے کیونکہ جب بھی کوئی شخص (یعنی امام) سبحان اللہ کی آواز سنے تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو تم نے لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھائی؟

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے آگے نماز پڑھائے۔

## 8 - باب صَلَاةِ الْإِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ مِّنْ رَّعِيَّتِهِ

باب: امام کا اپنی رعایا کے کسی فرد کے پیچھے نماز ادا کرنا

784 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ صَلَّى فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ مَّتَوَشَّحًا خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ .  
☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے آخری نماز جو باجماعت ادا کی تھی اس میں آپ ﷺ نے ایک ہی کپڑا پہنا ہوا تھا جسے آپ ﷺ نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا آپ ﷺ نے وہ نماز حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی تھی۔

785 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَيْسَى - صَاحِبُ الْبُصْرِيِّ - قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى لِلنَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ .  
☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ نبی اکرم ﷺ صف میں موجود تھے۔

784- انفرادیہ النسائی . تحفة الاشراف (594) .

785- اخرجه الترمذي في الصلاة، باب منه (الحديث 362) بنحوه . تحفة الاشراف (17612) .

## 9 - باب إمامة الزائر

باب: ملاقات کے لیے آنے والے شخص کا امامت کرنا

786 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ بَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلَى لَنَا عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا زَارَ أَحَدُكُمْ قَوْمًا فَلْيُصَلِّينَ بِهِمْ".

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جب کوئی شخص کچھ لوگوں سے ملاقات کے لیے جائے تو وہ ان کی امامت ہرگز نہ کرے۔"

## 10 - باب إمامة الأعمى

باب: نابینا شخص کا امامت کرنا

787 - أَخْبَرَنَا هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ - أَنَّ عَتَبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَوْمَ قَوْمِهِ وَهُوَ أَعْمَى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرٌ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخِذْهُ مُصَلًّى . فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ . " فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے افراد کی امامت کرتے تھے وہ نابینا تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ بعض اوقات تاریکی زیادہ ہوتی ہے یا بارش ہو رہی ہوتی ہے یا پانی بہ رہا

786 - أخرجه أبو داود في الصلاة، باب إمامة الزائر (الحديث 596) مطولاً . و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء فيمن زار قوماً لا يصلون بهم (الحديث 356) مطولاً . تحفة الاشراف (11186) .

787 - أخرجه البخاري في الصلاة، باب المساجد، في البيوت (الحديث 425) مطولاً، وفي الاذان، باب الرخصة في المطر والعلّة ان يصل في رحله (الحديث 667) باب من لم يرد السلام على الامام و اكتفى بتسليم الصلاة (الحديث 840) بنحوه، و في التهجد، باب صلاة التواكل جماعة (الحديث 1185 و 1186) مطولاً، و في الاطعمة، باب الخزيرة (الحديث 540) مطولاً و أخرجه مسلم في الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة (الحديث 54 و 55) . مطولاً، و في المساجد و مواضع الصلاة، باب الرخصة في التعلف عن الجماعة لعنوا (الحديث 263 و 264 و 265) مطولاً . و أخرجه النسائي في السهو، تسليم المأموم حين يسلم الامام (الحديث 1326) مطولاً . و أخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب المساجد في النور (الحديث 754) مطولاً . و الحديث عند البخاري في الصلاة، باب اذا دخل بيتاً يصلح حيث شاء لو حث امر ولا يتجس (الحديث 424) ، و في الاذان، باب اذا زار الامام قوماً فلهم (الحديث 686) ، و باب يسلم حين يسلم الامام (الحديث 838) ، و باب من لم يرد السلام على الامام و اكتفى بتسليم الصلاة (الحديث 839) ، و في المغازي، باب 12 . (الحديث 4009 و 4010) و في الرقاق، باب العمل الذي يبغى به وجه الله (الحديث 6423) ، و في استجابة المرتدين و المعاندين و قتالهم، (الحديث 2938) . و النسائي في الامامة، الجماعة للناقلة (الحديث 843) تحفة الاشراف (9750) .

ہوتا ہے تو میری نظر کمزور ہے (اس لیے میں مسجد تک نہیں جا پاتا) یا رسول اللہ! آپ ﷺ میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کر لیجئے تاکہ میں اس جگہ کو اپنے لیے جائے نماز بنا لوں۔ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم کہاں یہ پسند کرتے ہو کہ میں وہاں تمہارے لیے نماز ادا کر لوں؟ انہوں نے اپنے گھر کی ایک مخصوص جگہ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس جگہ نماز ادا کی۔

شرح

احناف، مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک نابینا کی امامت مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ وہ صحیح طریقے سے نجاست سے نہیں بچ سکتا۔ تاہم احناف نے ایک صورت کا استثناء کیا ہے وہ یہ کہ اگر وہ نابینا تمام حاضرین سے زیادہ علم رکھتا ہو تو پھر وہ امامت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

شوافع نے کسی کراہت کے بغیر نابینا شخص کی امامت کو درست قرار دیا ہے کیونکہ نابینا شخص میں خشوع و خضوع زیادہ پایا جاتا ہے۔

## 11 - باب إِمَامَةِ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ

باب: بچے کا بالغ ہونے سے پہلے امامت کرنا

788 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ الْجَرَمِيُّ قَالَ كَانَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الرُّكْبَانُ فَتَعَلَّمُ مِنْهُمْ الْقُرْآنَ فَاتَى أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لِيَوْمِكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا" فَجَاءَ أَبِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لِيَوْمِكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا" فَتَنظَرُوا فَكُنْتُ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَكُنْتُ أَوْمَهُمْ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانَ سِنِينَ .

☆☆ حضرت عمرو بن سلمہ جرمی بیان کرتے ہیں ہمارے علاقے سے قافلے گزرا کرتے تھے تو میں نے ان سے قرآن سیکھ لیا تھا (فتح مکہ کے بعد) میرے والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم لوگوں کی امامت وہ شخص کرے گا جس کو زیادہ قرآن آتا ہو۔"

میرے والد (ہمارے علاقے میں) واپس آئے اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "تمہاری امامت وہ شخص کرے گا جو تم میں سب سے زیادہ قرآن کا علم رکھتا ہو۔"

جب لوگوں نے اس بارے میں تحقیق کی تو مجھے سب سے زیادہ قرآن کی آیات یاد تھیں تو میں نے ان لوگوں کی امامت شروع کر دی حالانکہ اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی۔

788- أخرجه البخاري في المغازي، باب . 53 . (الحديث 4302) مطولاً . وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب من أحق بالإمامة (الحديث 585 و 586 و 587) بسحوه . وأخرجه النسائي في القبلة، الصلاة في الأزار (الحديث 766) بسحوه . والحديث عند النسائي في الأذان، اجتزاء المرأة بأذان غيره في الحضر (الحديث 635) . تحفة الأشراف (4565) .

شرح

احناف کے نزدیک کوئی نابالغ بچہ بالغ افراد کی امامت نہیں کر سکتا۔ فرض نماز میں بھی نہیں اور نفل میں بھی نہیں جبکہ مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک فرض نماز میں نابالغ امامت نہیں کر سکتا۔ نفل نماز میں، جیسے نماز تراویح، نماز کسوف میں اسے امام بنایا جاسکتا ہے۔

جبکہ شوافع کے نزدیک اگر نابالغ بچہ سمجھ دار ہو تو اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز ہے۔

## 12 - باب قِيَامِ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْإِمَامَ

باب: لوگوں کا امام کو دیکھ کر کھڑے ہونا

789 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي" .

☆☆ عبد اللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جب اقامت کہہ دی جائے تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہیں لیتے۔"

## 13 - باب الْإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

باب: اگر امام کو اقامت کہنے کے بعد کوئی کام پیش آ جائے

790 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی، لیکن نبی اکرم ﷺ پست آواز میں ایک صاحب کے ساتھ گفتگو کرتے رہے آپ ﷺ (کی گفتگو اتنی طویل تھی) کہ آپ ﷺ نماز کے لیے اس وقت کھڑے ہوئے جب لوگ (درمیان میں) سوچکے تھے۔

## 14 - باب الْإِمَامِ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهِ فِي مَصَلَاةٍ أَنَّهُ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

باب: اگر امام کو اپنی جائے نماز پر کھڑے ہونے کے بعد یہ بات یاد آئے کہ وہ پاک نہیں ہے

791 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

789- تقدم في الاذان، القامة المودن عند خروج الامام (الحديث 686) .

790- أخرجه مسلم في الحيض، باب الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء (الحديث 123) . تحفة الاشراف (1003) .



وَالْوَلِيدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَاةٍ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ "مَكَانَكُمْ" ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ فَاغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہہ لی گئی لوگوں نے صفیں درست کر لیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنی جائے نماز پر آ کر کھڑے ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات یاد آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو غسل ہی نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر واپس تشریف لے گئے پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا تھا ہم لوگ (اس دوران) صفوں میں ہی موجود رہے۔

## 15 - باب استخلاف الإمام إذا غاب

باب: جب امام خود موجود نہ ہو تو اس کا کسی کو اپنا نائب مقرر کرنا

792 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ عَنِّ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ قَالَ بَيْنَ نَبِيِّ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اتَّاهُمُ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ "يَا بِلَالُ إِذَا حَضَرَ الْعَصْرُ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ" . فَلَمَّا حَضَرَتْ أَدْنَى بِلَالٍ ثُمَّ أَقَامَ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقَدَّمَ . فَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَصَفَّحَ الْقَوْمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ التَّصْفِيحَ لَا يُمَسِّكُ عَنْهُ التَّفَتُّ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِيَدِهِ فَحَمِدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ امْضِ ثُمَّ مَشَى أَبُو بَكْرٍ الْقَهْقَرَى عَلَى عَقْبِيهِ فَنَاحَرَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ "يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضِيَّتٌ" . فَقَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ لِلنَّاسِ "إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فَلْيَسْبِحِ الرَّجَالَ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ" .

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا اس بات کی اطلاع

791- أخرجه البخاري في الاذان، باب هل يخرج من المسجد لظة (الحدیث 639) بنحوه، و باب اذا قال الامام (مکانکم) حتى رجع التطروه (الحدیث 640) بنحوه . و أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، متى يقوم الناس للصلاة (الحدیث 158) بنحوه . و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الجنب يصلي بالقوم و هو ناس (الحدیث 235) و الحدیث عند: مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، متى يقوم الناس للصلاة (الحدیث 159) . و ابی داود في الصلاة باب في الصلاة تقام و لم يات الامام بتطروته قعوداً (الحدیث 541) . تحفة الاشراف

(15200) .

792- أخرجه ابو داود في الصلاة باب التصفيح في الصلاة (الحدیث 941) مختصراً . و الحدیث عند: البخاري في الاحكام، باب الامام ياتي

792- أخرجه ابو داود في الصلاة باب التصفيح في الصلاة (الحدیث 7190) . تحفة الاشراف (4669) .

نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے ان کی طرف تشریف لے جانے گئے آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”اے بلال! جب عصر کا وقت ہو جائے اور میں نہ آؤں تو تم ابو بکر سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔“

جب نماز کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر انہوں نے اقامت کہی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ آگے ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے ہوئے انہوں نے نماز شروع کر دی اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ صفوں میں سے گزرتے ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے تو ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو زیادہ تالیاں محسوس ہوئیں تو انہوں نے توجہ کی (انہیں نبی اکرم ﷺ نظر آگئے) نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے انہیں اشارہ کیا (کہ تم نماز پڑھاتے رہو) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا ہے کہ تم نماز پڑھاتے رہو پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اٹے قدموں چلتے ہوئے پیچھے ہو گئے جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ملاحظہ کی تو آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو تم نے کیوں نماز جاری نہیں رکھی؟

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول کی امامت کرے پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا:

”جب تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور خواتین تالیاں بجائیں گی۔“

## 16 - باب الإِتِّمَامِ بِالْإِمَامِ

باب: امام کی پیروی کرنا

793 - أَخْبَرَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ يَبْعُدُونَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ "إِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ."

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ دائیں پہلو کے بل گھوڑے سے گر گئے صحابہ کرام آپ ﷺ کی عیادت کرنے کے لیے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نماز کا وقت ہو گیا (نبی اکرم ﷺ نے نماز

793- أخرجه البخاري في الاذان، باب يهوي بالتكبير حين يسجد (الحديث 705) مطولاً. وأخرجه مسلم مطولاً، باب اتمام المأموم بالإمام

(الحديث 771) مطولاً. وأخرجه النسائي في التطبيق، باب ما يقول المأموم (الحديث 1060) وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والنسبة فيها،

باب ما جاء في انما جعل الامام ليؤتم به (الحديث 1238) مطولاً. تحفة الاشراف (1485) .

پڑھائی) جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ جب وہ سجدے میں جائے تو تم بھی سجدے میں جاؤ اور جب وہ سمیع اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو۔“

شرح

کن چیزوں میں امام کی متابعت کی جائے گی اور کن چیزوں میں امام کی متابعت نہیں کی جائے گی؟  
مسئلہ: پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام انہیں ترک کر دیتا ہے تو مقتدی بھی امام کی متابعت کرتے ہوئے اسے ترک کر دے گا۔

مسئلہ: نماز عید کی اضافی تکبیریں پہلا قعدہ سجدہ تلاوت سجدہ سہو دعائے قنوت اگر رکوع کے قنوت ہونے کا اندیشہ ہو۔  
(الوجیز از کردری)

مسئلہ: لیکن رکوع کے قنوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو وہ مقتدی دعائے قنوت پڑھنے کے بعد رکوع میں جائے گا۔ (غلام)  
مسئلہ: چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام جان بوجھ کر انہیں ترک کر دیتا ہے تو مقتدی امام کی پیروی نہیں کرے گا۔  
مسئلہ: اگر امام جان بوجھ کر نماز میں کوئی اضافہ سجدہ کر لیتا ہے یا پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔ (الوجیز از کردری)  
مسئلہ: اگر امام پانچویں رکعت میں سجدہ کرنے سے پہلے بیٹھ گیا اور پھر بعد میں سلام پھیرا تو مقتدی بھی اس کے ساتھ سلام پھیر دے گا لیکن اگر امام پانچویں رکعت کے سجدے میں چلا گیا تو مقتدی اسی وقت سلام پھیر دے گا۔  
مسئلہ: ۹ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام انہیں ترک کر دے تو مقتدی انہیں ادا کرے گا۔

مسئلہ: تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا، ثناء پڑھنا، اگر امام سورہ فاتحہ کی تلاوت شروع کر چکا ہو یا کسی دوسری سورت کی تلاوت شروع کر چکا ہو تو امام محمد ﷺ کے نزدیک اس وقت مقتدی ثناء نہیں پڑھے گا جبکہ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کی رائے مختلف ہے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر امام رکوع یا سجدے میں جانے کی تکبیر چھوڑ دیتا ہے یا رکوع یا سجدے میں تسبیح نہیں پڑھتا یا سمیع اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا ترک کر دیتا ہے یا تشہد نہیں پڑھتا یا سلام پھیرتے وقت سلام کے الفاظ استعمال نہیں کرتا یا تشریح کی تکبیریں نہیں کہتا تو مقتدی انہیں ادا کرے گا۔

## 17 - باب الْإِتِمَامِ بِمَنْ يَأْتُمُ بِالْإِمَامِ

باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی پیروی کر رہا ہو

794 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخَّرًا فَقَالَ "تَقَدَّمُوا فَاتَّمُوا بِي وَلِيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ."

☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اصحاب کو دیکھا وہ پیچھے تھے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ آگے جاؤ اور میری پیروی کرو اور جو تم سے پیچھے ہیں وہ تمہاری پیروی کریں جو لوگ پیچھے ہٹنے کی کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے کر دے گا۔"

795 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ أَبِي نَضْرَةَ نَحْوَهُ .

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

796 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ

سَمِعْتُ عُيَيْدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى قَاعِدًا وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز

پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آگے موجود تھے اور بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھے۔

شرح

### بیمار شخص کی نماز کے احکام

مسئلہ: جب کوئی بیمار کھڑا ہونے کے قابل نہ ہو تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کر لے گا اور بیٹھ کر ہی رکوع اور سجدہ کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: قابل نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ کھڑا ہونے کے نتیجے میں اسے ضرر لاحق ہو فتویٰ اسی قول پر ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: اگر کھڑا ہونے کی وجہ سے بیماری میں اضافے، صحت میں تاخیر یا چکر آنے کی شکایت ہو تو بھی یہی حکم ہوگا۔

(تیسرین)

مسئلہ: اگر کھڑے ہونے سے جسم کے کسی بھی حصے میں درد محسوس ہوتا ہے تو بھی یہی حکم ہوگا۔

794- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فلاول منها و الازدحام علی الصف الاول و السابقة اليها و تقديم

اولي الفضل و تربيهم من الامام (الحديث 130) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب صف النساء، و كراهية التاخر عن الصف الاول (الحديث

680) . و اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من يستحب ان يلي الامام (الحديث 978) . تحفة الاشراف (4309) .

795- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فلاول منها و الازدحام علی الصف الاول و السابقة اليها و تقديم

اولي الفضل و تربيهم من الامام (الحديث 130) . تحفة الاشراف (4331) .

796- الفردبه النسائي . تحفة الاشراف (16319) .

مسئلہ: لیکن اگر تھوڑی تکلیف ہو تو پھر قیام کو ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (کافی)

کچھ دیر کے لیے قیام کے قابل ہونے کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص تھوڑی دیر کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے تو جتنی دیر تک وہ کھڑا ہو سکتا ہے اتنی دیر قیام کرے گا، اس کے بعد بیٹھ جائے گا۔

مسئلہ: شمس الائمہ حلوانی کے نزدیک یہی حکم ہے، وہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اگر قیام کو چھوڑ دے گا تو اس کے بارے میں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔ (غلام)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سہارے لے کر کھڑا ہونے پر قادر ہو تو صحیح یہ ہے کہ وہ سہارے لے کر کھڑا ہو جائے گا، اس کے لیے بیٹھنا جائز نہیں ہوگا، خواہ وہ سہارا عصا کے سہارے ہو یا اپنے خادم کے سہارے ہو۔ (تبیین)

مسئلہ: کوئی ایسا بیمار ہے جو اپنے گھر میں کھڑا ہو کر نماز ادا کر سکتا ہے لیکن اگر گھر سے باہر نکلے تو کھڑا نہیں ہو سکے گا تو اس کے بارے میں مشائخ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، مختار یہی ہے کہ وہ شخص اپنے گھر میں ہی کھڑا ہو کر نماز ادا کر لے، فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: جب کوئی شخص بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے تو وہ کس طرح نماز ادا کرے گا؟ اس بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ جس طرح بیٹھنا اس کے لیے آسان ہوگا، اسی طرح بیٹھ جائے گا۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (یعنی شرح ہدایہ)

بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے احکام

مسئلہ: اگر وہ بیمار سیدھا بیٹھنے پر قادر نہ ہو اور کسی دیوار یا آدمی کا سہارا لے کر بیٹھنے پر قادر ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس طرح سہارا لے کر بیٹھ کر نماز ادا کر لے۔

مسئلہ: مختار قول کے مطابق ایسے شخص کے لیے لیٹ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جب کوئی شخص قیام نہیں کر سکتا، رکوع نہیں کر سکتا، سجدہ نہیں کر سکتا، لیکن بیٹھ سکتا ہے تو وہ بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کر لے گا۔

مسئلہ: اور سجدہ کرتے ہوئے رکوع کے مقابلے میں اپنے سر کو زیادہ جھکا دے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر وہ شخص رکوع اور سجدہ برابر کرتا ہے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص قیام کر سکتا ہے لیکن رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا تو اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کرے۔

مسئلہ: اگر وہ کھڑا ہو کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کر لیتا ہے تو ہمارے نزدیک یہ جائز ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنے والا شخص سجدہ سہو بھی اشارے کے ساتھ ہی کرے گا۔ (محیط)

مسئلہ: اشارے سے نماز ادا کرنے والے شخص کے سامنے کوئی لکڑی یا تکیہ وغیرہ رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص رکوع اور سجدے میں سر نہیں جھکا سکتا اور لکڑی اُس کی پیشانی سے لگا دی جائے تو نماز درست نہیں ہوگی یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر تکیہ زمین پر رکھا ہو اور وہ شخص اُس پر سجدہ کرتا ہے تو نماز جائز ہوگی۔ (خلاصہ)

بیٹھ کر نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہونا

مسئلہ: جب کوئی شخص بیٹھ کر بھی نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ دونوں پاؤں قبلہ کی طرف کر لے گا اور اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرے گا۔

مسئلہ: مناسب یہ ہوگا کہ اُس کے سر کے نیچے ایک تکیہ رکھ دیا جائے تاکہ بیٹھنے کے مشابہ ہو جائے اور رکوع اور سجدے کا اشارہ اچھی طرح سے کر سکے۔

مسئلہ: اگر وہ شخص پہلو کے بل لیٹ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے اشارے کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ تاہم پہلی صورت زیادہ بہتر ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر وہ شخص دائیں کروٹ لیٹنے پر قادر نہ ہو تو بائیں کروٹ کے بل لیٹ جائے گا۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: تندرست آدمی نے نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی پھر اُسے کوئی ایسی بیماری لاحق ہوئی جس کے نتیجے میں وہ قیام نہیں کر سکتا تو اب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اور بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کرے گا۔

مسئلہ: اگر رکوع اور سجدہ کرنے پر بھی قادر نہیں ہے تو بیٹھ کر اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا اور اگر بیٹھنے پر بھی قادر نہیں ہے تو لیٹ کر اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا۔ (تیمین)

مسئلہ: جب کوئی شخص بیٹھ کر رکوع اور سجدے کے ہمراہ نماز ادا کر رہا ہو اور نماز کے دوران ہی وہ تندرست ہو جائے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ باقی نماز کھڑے ہو کر ادا کرے گا۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ تھوڑی نماز اشارے کے ساتھ ادا کر چکا ہو اور پھر رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہو تو اس بات پر اکتفا ہے کہ وہ از سر نو نماز ادا کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہ حکم اُس وقت ہے کہ جب اُسے یہ قدرت اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اشارے کے ذریعے رکوع اور سجدہ کر چکا تھا، لیکن اگر اُس نے اشارے کے ذریعے صرف نماز کا آغاز کیا تھا اور پہلی رکعت کا رکوع یا سجدہ نہیں کیا تھا تو اب وہ اسی نماز کو آگے جاری رکھ سکتا ہے۔ (جوہرہ نمبرہ)

مسئلہ: اگر بیمار شخص سر کا اشارہ کرنے سے بھی عاجز ہو تو ظاہر الروایۃ کے مطابق اُس سے نماز کی فرضیت ساقط ہو جائے گی۔

آنکھ یا بھنوں کے ذریعے اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا

مسئلہ: آنکھ یا بھنوں کے اشارے کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا پھر جب اس شخص کی صحت بہتر ہو جاتی ہے تو کیا اس پر ان نمازوں کی قضاء لازم ہوگی؟ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض فقہاء نے یہ بات کہی ہے کہ اگر ایک دن اور ایک رات سے زیادہ عرصے تک یہ حالت برقرار رہتی ہے تو قضاء لازم نہیں ہوگی اور اگر اس سے کم عرصے تک برقرار رہتی ہے تو قضاء لازم ہوگی اور اس کا حکم بے ہوشی کی مانند ہوگا یہی قول صحیح ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (ظہیر زیہ)

مسئلہ: اگر وہ شخص ایسی بیماری کے دوران ہی انتقال کر جاتا ہے تو اس پر وہ نمازیں لازم نہیں ہوں گی اور ان نمازوں کا فدیہ بھی لازم نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: ”تجرید“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے کہ بیمار شخص نماز میں تندرست آدمی کی طرح قرأت کرے گا، تسبیح پڑھے گا، تشهد پڑھے گا، اگر وہ اس قابل نہ ہو تو وہ نماز کو ترک کر دے گا۔ (۳۲ تاریخانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مسلسل پانچ نمازوں کے اوقات تک بے ہوش رہتا ہے تو وہ ان نمازوں کی بعد میں قضاء کر لے گا، لیکن اگر اس سے زیادہ وقت گزر جائے تو پھر وہ قضاء نہیں کرے گا۔ جنوں کا حکم بھی بے ہوشی کی مانند ہے۔

.....

797- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ ابْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى - قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ الرَّوَّاسِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُنَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے موجود تھے جب نبی اکرم ﷺ تکبیر کہتے تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں تکبیر کہہ کر ہمیں سنا دیتے تھے۔

## 18- باب مَوْقِفِ الْإِمَامِ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً وَالْإِخْتِلَافِ فِي ذَلِكَ

باب: جب تین افراد موجود ہوں تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ (کون سی ہوگی؟)

اس بارے میں اختلاف کا بیان

798- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنَتْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ وَبِحَلْقَمَةَ قَالَ لَا دَخَلَنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَصِفُ النَّهَارَ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ أُمْرَاءُ يَشْتَعِلُونَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلُّوا لَوْ قُتِلَتْهَا . ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ .

797- أخرجه مسلم في الصلاة باب التمام المأموم بالامام (الحديث 85) . نسخة الاشراف (2786) .

798- أخرجه ابو داود في الصلاة، باب اذا كانوا ثلاثة كيف يقومون (الحديث 613) مختصراً . نسخة الاشراف (9173) .

798- أخرجه ابو داود في الصلاة، باب اذا كانوا ثلاثة كيف يقومون (الحديث 613) مختصراً . نسخة الاشراف (9173) .

☆☆ اسود اور علقمہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ دوپہر کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: عنقریب ایسے حکمران آجائیں گے جو نماز کو تاخیر سے ادا کیا کریں گے تو تم لوگ نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا کرنا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے میرے اور میرے ساتھی کے درمیان کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ اور یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

### شرح

باجماعت نماز ادا کرنے کا ایک منظم طریقہ ہے جو سنت سے ثابت ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ امام آگے کھڑا ہوگا اور مقتدی اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔ خواہ وہ مقتدی مرد ہوں یا خواتین ہوں۔

صرف ایک صورت میں حکم مختلف ہے وہ یہ کہ اگر کچھ لوگ برہنہ حالت میں ہوں اور انہوں نے باجماعت نماز ادا کرنا ہو تو ان کا امام ان کے درمیان میں کھڑا ہوگا۔ یہ حکم حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک مستحب ہے۔

اگر امام کے ہمراہ ایک فرد ہو تو مستحب یہ ہے کہ وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور امام سے کچھ پیچھے کھڑا ہوگا۔ جمہور کے نزدیک اس ایک مقتدی کا امام کے برابر کھڑے ہونا، امام کے بائیں طرف کھڑے ہونا یا امام کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہوگا کیونکہ یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص اس طرح کھڑے ہو کر نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کی نماز درست ہوگی۔ فاسد نہیں ہوگی البتہ حنابلہ کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

اگر امام کی اقتدا میں ایک مرد اور ایک خاتون ہوں تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور خاتون اس مرد کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

اگر امام کے ساتھ دو مرد ہوں تو وہ دونوں امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے مختلف ہے کیونکہ ان کے نزدیک اس صورت میں امام ان دونوں کے درمیان میں کھڑا ہوگا۔

اگر امام کی اقتدا میں کچھ مرد کچھ بچے کچھ بیجڑے اور کچھ خواتین ہوں تو امام کے پیچھے پہلے مردوں کی صف ہوگی پھر بچوں کی پھر بیجڑوں کی اور پھر خواتین کی ہوگی۔

799- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ قُرْوَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ غُلَامٍ لِحَدِيثِهِ يُقَالُ لَهُ مَسْعُودٌ فَقَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ يَا مَسْعُودُ أَلَيْتَ أَبَا تَمِيمٍ - يَعْنِي مَوْلَاهُ - فَقُلْتُ لَهُ يَحْمِلُنَا عَلَى بَعِيرٍ وَيَبْعَثُ إِلَيْنَا بِزَادٍ وَدَلِيلٍ يَدُلُّنَا . فَجِئْتُ إِلَى مَوْلَايَ فَأَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ مَعِيَ بَعِيرٍ وَوَطْبٍ مِنْ لَبَنٍ فَجَعَلْتُ أَخُذُ بِهِمْ فِي إِخْفَاءِ الطَّرِيقِ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ عَرَفْتُ الْإِسْلَامَ وَأَنَا مَعَهُمَا فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقُمْنَا



خَلْفَهُ

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَرِيْدَةُ هَذَا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ لِيْنِ الْحَدِيْثِ .

☆ ☆ بریدہ بن سفیان اپنے دادا کے غلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان کا نام مسعود تھا، وہ صاحب بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے مسعود! تم ابوتیم کے پاس جاؤ، یعنی اپنے آقا کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ ہمیں سواری کے لیے اونٹ دے اور ہماری طرف زاد سفر اور رہنمائی کرنے والا ایک شخص بھی بھیج دے جو ہماری رہنمائی کر سکے۔ مسعود بیان کرتے ہیں میں اپنے آقا کے پاس آیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو اس نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور دودھ کا ایک مشکیزہ بھیج دیا۔ میں ان حضرات کو ساتھ لے کر خفیہ راستے پر چلا رہا، نماز کا وقت ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے دائیں طرف کھڑے ہو گئے، مجھے اسلامی تعلیمات کا علم تھا اور میں ان دونوں کے ساتھ ہی تھا، اس لیے میں آگے ہوا اور ان دونوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیچھے کر دیا اور ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس روایت کا راوی بریدہ مستند نہیں ہے۔

شرح

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے احکام

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ ایک شخص ہو یا ایک قریب البلوغ لڑکا ہو جو نماز کے احکام کو سمجھتا ہو، تو امام اسے اپنے دائیں طرف کھڑا کرے گا، مختار قول یہی ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر امام اسے اپنے بائیں طرف کھڑا کر لیتا ہے، تو بھی جائز ہے، لیکن ایسا کرنا برا ہوگا۔ (محیط نحسی)

مسئلہ: اگر امام اسے اپنے پیچھے کھڑا کر لے تو بھی جائز ہوگا، تاہم بعض فقہاء نے اسے مکروہ کہا ہے اور یہی قول صحیح ہے۔

(بدائع)

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ دو مقتدی ہوں تو وہ دونوں اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے، اگر امام کے ہمراہ ایک مرد ہو اور ایک قریب البلوغ لڑکا ہو تو وہ بھی اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

مسئلہ: اگر امام کی اقتداء میں ایک مرد اور ایک عورت ہو، تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور خاتون امام کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ دو مرد اور ایک خاتون ہوں تو دونوں مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے اور خاتون ان کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ صرف دو مرد ہوں تو امام ان کے درمیان کھڑا ہو جائے تو وہ نماز جائز ہوگی۔

مسئلہ: امام کے بعد مردوں کی صف ہوگی، مردوں کے بعد لڑکوں کی صف ہوگی، لڑکوں کے بعد بچروں کی صف ہوگی۔ ان

کے بعد خواتین کی صف ہوگی اور ان کے بعد قریب الہلوغ لڑکیوں کی صف ہوگی۔

مسئلہ: خواتین کا ہا جماعت نماز میں شریک ہونا مکروہ ہے، البتہ عمر رسیدہ خواتین فجر، مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہو سکتی ہیں، لیکن ہمارے زمانے کی صورت حال کے مطابق کسی بھی نماز میں کسی بھی خاتون کا مسجد میں آنا مکروہ ہے۔

(کافی)

مسئلہ: یہی قول مختار ہے۔ (تمیین)

مسئلہ: امام کو چاہیے کہ صف کے بالکل درمیان کے مقابلے میں کھڑا ہو، اگر امام دائیں طرف ہو جاتا ہے یا بائیں طرف ہو جاتا ہے، تو سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے ایسا کرنا برا ہوگا۔ (تمیین)

مسئلہ: امام کے عین پیچھے وہ شخص کھڑا ہونا چاہیے جو مقتدیوں میں سب سے افضل ہو۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: دوسری صف کے مقابلے میں پہلی صف میں کھڑا ہونا اور تیسری صف کے مقابلے میں دوسری صف میں کھڑا ہونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

مسئلہ: مقتدی کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ امام کے قریب ترین کھڑا ہو، اگر مختلف مقامات امام کے قریب ترین ہوں تو دائیں طرف والے حصے کو زیادہ فضیلت حاصل ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: باجماعت نماز میں اگر کوئی عورت مرد کے برابر آ کر کھڑی ہو جاتی ہے تو اس کے نتیجے میں مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، لیکن اس کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ عورت صحبت کے قابل ہو، یہاں تک کہ کوئی ایسی لڑکی ہو جو نماز کے احکام کو سمجھتی ہو، لیکن کم عمری کی وجہ سے اس کی طرف رغبت نہ ہوتی ہو، تو اگر وہ نماز میں مرد کے ساتھ آ کر کھڑی ہو جاتی ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (کافی)

مسئلہ: دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نماز رکوع اور سجدے والی ہونی چاہیے، اگرچہ مرد اور عورت دونوں اشارے کے ساتھ ہی نماز ادا کر رہے ہوں۔

مسئلہ: تیسری شرط یہ ہے کہ مرد اور خاتون تکبیر تحریرہ کے اعتبار سے نماز میں شریک ہوں۔

مسئلہ: چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ دونوں ایک ہی جگہ پر کھڑے ہوں، یہاں تک کہ اگر مرد چبوترے پر ہو، عورت زمین پر ہو اور وہ چبوترے ایک عام انسان کے قد جتنا اونچا ہو، تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: پانچویں شرط یہ ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہونی چاہیے، اگر ان دونوں کے درمیان ستون حائل ہو جاتا ہے، تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: درمیان میں حائل ہونے والی چیز کی مقدار وہ ہوگی جسے سترے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہو۔

مسئلہ: چھٹی شرط یہ ہے کہ عورت ایسی ہونی چاہیے جس کی نماز صحیح ہوتی ہے، اس اعتبار سے اگر کوئی پاگل عورت مرد کے ساتھ آ کر کھڑی ہو جاتی ہے، تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (کافی)

مسئلہ: ساتویں شرط یہ ہے کہ امام نے خواتین کو نماز پڑھانے کی نیت کی ہو۔  
 مسئلہ: اس کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ وہ عورت ایک پورے رکن کی ادائیگی کے دوران مرد کے ساتھ کھڑی رہی ہو۔  
 مسئلہ: ایک یہ بات بھی شرط ہے کہ ان دونوں کی نماز پڑھنے کی جہت ایک ہونی چاہیے یہاں تک کہ اگر ان کی جہت مختلف ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: جہت کا یہ اختلاف صرف دو صورتوں میں ہو سکتا ہے ایک یہ کہ وہ دونوں خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھ رہے ہوں اور (دونوں نے مخالف سمت کا رخ کیا ہو) دوسری صورت یہ ہے کہ وہ دونوں اندھیرے میں نماز پڑھ رہے ہوں اور دونوں نے اپنی رائے کے ساتھ مختلف جہت کو قبلہ مقرر کیا ہو۔

مسئلہ: یہاں یہ اصول یاد رکھنا چاہیے کہ اس حکم میں تمام خواتین شامل ہوں گی خواہ مرد کے ساتھ آ کر کھڑے ہونے والی اجنبی عورت ہو یا محرم ہو یا اس کی بیوی ہو یا کم عمر لڑکی ہو جس کی طرف رغبت کی جاتی ہو یا بوڑھی عورت ہی کیوں نہ ہو جس میں مردوں کو دلچسپی نہیں ہوتی ہے۔ (کفایہ)

مسئلہ: خاتون کے ساتھ آ کر کھڑے ہونے سے صرف تین قسم کے مردوں کی نماز فاسد ہوتی ہے ایک وہ جو اس کے دائیں طرف کھڑا ہو ایک وہ جو اس کے بائیں طرف کھڑا ہو ایک وہ جو اس کے پیچھے کھڑا ہو اس کے علاوہ اور کسی کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (تبیین)

مسئلہ: فتویٰ اسی پر ہے۔ (تاتارخانیہ)

## 19 - باب إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً وَامْرَأَةً

باب: جب تین آدمی اور ایک خاتون موجود ہوں تو کھڑے ہونے کی ترتیب کیا ہوگی؟

800 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مَلِيكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَطَامٍ قَدْ صَنَعَتْهُ لَهُ فَاكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ "قَوْمُوا فَلَا صَلَیْ لَكُمْ". قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَبَسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّقْتُ أَنَا وَالنِّتْمُ وَرَأَيْتُهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ان کی دادی (یا نانی) سیدہ ملیکہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی کھانے

کی دعوت کی جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے تیار کیا تھا نبی اکرم ﷺ نے وہ کھانا کھایا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أُطْهُوا تَاكَةً فِي تَمِّ لَوْ كُنَّا كَوْمًا يَزِيدُونَ"

800- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة على الحصير (الحديث 380)، وفي الإذان، باب وضوء الصبيان (الحديث 860). وأخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز الجماعة في الثالثة والصلاة على حصير وخمرة وثوب وغيرها من الطاهرات (الحديث 266). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب إذا كانوا ثلاثة كيف يقومون (الحديث 612). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلّي ومعه الرجال والنساء (الحديث 234). تحفة الأشراف (197).

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اٹھ کر چٹائی کے پاس آیا جو طویل استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، میں اور یتیم (لڑکا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے، جبکہ بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔

## 20 - باب إِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ

باب: جب دو آدمی اور دو خواتین موجود ہوں (تو ان کا نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہوگا؟)

801 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَالتَّيْتِمُ وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَاتِي فَقَالَ "قَوْمُوا فَلَا صَلَواتِي بِكُمْ" قَالَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ - قَالَ - فَصَلَّيْنَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، وہاں اس وقت میں تھا، میری والدہ تھیں، ایک یتیم لڑکا تھا اور سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا تھیں جو میری خالہ تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم لوگ کھڑے ہو جاؤ، تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔"

راوی کہتے ہیں: اس وقت نماز کا وقت نہیں تھا۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی (یعنی نفل) نماز پڑھائی۔

802 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّهُ وَخَالَاتُهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَنَسٌ عَنْ يَمِينِهِ وَأُمُّهُ وَخَالَاتُهُ خَلْفَهُمَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی والدہ اور ان کی خالہ (گھر میں موجود تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا، جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور ان کی خالہ ان دونوں حضرات کے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔

## 21 - باب مَوْقِفِ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ

باب: جب امام کے ہمراہ ایک بچہ اور ایک خاتون ہو تو وہ کہاں کھڑا ہوگا؟

801- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الجماعة فی النافلة و الصلاة علی حصر و خمر و ثوب و غیرها من الطاهرات (الحديث 268) مطولاً . والحديث عند: مسلم فی فضائل الصحابة، باب من فضائل انس بن مالك رضي الله عنه (الحديث 142) . تحفة الاشراف (409) .

802- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الجماعة فی النافلة و الصلاة علی حصر و خمر و ثوب و غیرها من الطاهرات (الحديث 269) بنحوه . و اخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب الرجلین یوم احدیما صاحب کیف یقومان (الحديث 609) بنحوه . مختصراً و اخرجہ ابن ماجه فی القامة الصلاة و السنة فیها، باب الاثنان جماعة (الحديث 975) بنحوه مختصراً . و اخرجہ النسائی فی الامامة، موقف الامام اذا كان مع صبي و امرأة (الحديث 804) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (1609) .

803 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ قَزَعَةَ مَوْلَى لِعَبْدِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى إِلَيَّ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلِّي مَعَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز ادا کی جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز ادا کر رہی تھیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

804 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ صَلَّى بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَنَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ہمارے گھر کی ایک خاتون کو نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور وہ خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی تھیں۔

## 22 - باب مَوْقِفِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ صَبِيٍّ

باب: جب مقتدی بچہ ہو تو امام کس جگہ کھڑا ہوگا؟

805 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَثُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ بِي هَلْ كَذَا فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لیے اٹھے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اس طرح پھر میرا سر پکڑ اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔

## 23 - باب مَنْ يَلِي الْإِمَامَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ

باب: امام کے پیچھے اس کے قریب کون ہوگا اور پھر اس کے بعد کون ہوگا؟

806 - أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ "لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلَفَ"

803- انفرادیہ النسائی، و سیاتی فی الامامة، الجماعة اذا كانوا ثلاثة رجل و صبی و امرأة (الحديث 840). تحفة الاشراف (6206).

804- تقدم فی الامامة. اذا كانوا رجلين و امراتين (الحديث 802).

805- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب اذا لم یتر الامام ان یوم لم یجاء قوم فامهم (الحديث 699). تحفة الاشراف (5529).

806- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب اذا لم یتر الامام ان یوم لم یجاء قوم فامهم (الحديث 699). تحفة الاشراف (5529).

قُلُوبِكُمْ لِيَلْبِسَنِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ . قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ .

☆☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نماز شروع ہونے سے پہلے ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ اختلاف نہ کرو (یعنی آگے پیچھے کھڑے نہ ہو) ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں اور اس کے بعد (کے مرتبے کے لوگ) ان کے پیچھے کھڑے ہوں پھر اس کے بعد کے لوگ ان کے پیچھے کھڑے ہوں۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آج تم لوگوں کے درمیان شدید ترین اختلافات پائے جاتے ہیں۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابو معمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سخرہ ہے۔

### شرح

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام کی اقتداء میں امام کے قریب وہ لوگ ہونے چاہئیں جو زیادہ سمجھدار اور تجربہ کار ہوں۔ روایت کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ ”احلام“ لفظ ”حلم“ کی جمع ہے جس کا مطلب عقل ہے۔ اسی طرح لفظ ”النہی“ لفظ ”نہیۃ“ کی جمع ہے اور اس کا معنی بھی عقل ہے۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے: میرے قریب مرد کھڑے ہوں پھر اس کے بعد قریب البلوغ لڑکے پھر ان کے بعد خواتین کی صف ہو۔

807- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدِّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي الشَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مَجْلِسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدِّمِ فَجَبَدَنِي رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي جَبْدَةً فَتَحَانَنِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ إِذَا هُوَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُوكَ اللَّهُ إِنْ هَذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ فَقَالَ هَلْكَ أَهْلُ الْمُعَدِّ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلَا نَأْتِيكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيْهِمْ أَسَى وَلَكِنْ أَسَى عَلَى مَنْ أَصَلُوا . قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا يَعْنِي بِأَهْلِ الْمُعَدِّ قَالَ الْأَمْرَاءُ .

☆☆ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں میں مسجد میں آگے والی صف میں موجود تھا میرے پیچھے موجود ایک شخص نے مجھے

806- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام علی الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تفریہم من الامام (الحديث 122) . و اخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب من يستحب ان يلي الامام في الصف و كراهية التاخر (الحديث 674) مختصراً . و اخرجہ النسائي في الامامة، ما يقول الامام اذا تقدم في تسوية الصفوف (الحديث 811) . و اخرجہ ابن ماجه في امامة الصلاة و السنة فيها، باب من يستحب ان يلي الامام (الحديث 976) . تحفة الاشراف (9994) .

زور سے کھینچا اور مجھے پیچھے ہٹا کر خود اس جگہ کھڑا ہو گیا، اللہ کی قسم! اپنی نماز کی وجہ سے مجھے سمجھ نہیں آسکی۔ جب اس شخص نے نماز مکمل کی تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما تھے انہوں نے فرمایا:

اے لڑکے! اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کچھ برائے کرنے یہ نبی اکرم ﷺ کی ہمیں ہدایت تھی کہ ہم آپ ﷺ کے قریب کھڑے ہوں، پھر انہوں نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور بولے: رب کعبہ کی قسم! اہل عقد ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا، پھر بولے: اللہ کی قسم! ان لوگوں پر کوئی افسوس نہیں ہے، افسوس ان لوگوں پر ہے جنہیں ان لوگوں نے گمراہ کیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا، کہ اے ابو یعقوب! اہل عقد سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حکمران۔

## 24 - باب اِقَامَةِ الصُّفُوفِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ

باب: امام کے آنے سے پہلے صفیں درست کرنا

808 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا فَقَدَلَّتِ الصُّفُوفُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَصَلَاةٍ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَانصَرَفَ فَقَالَ لَنَا "مَكَانَكُمْ". فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا قَدْ اغْتَسَلَ بِرَأْسِهِ مَاءً فَكَبَّرَ وَصَلَّى.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نماز کے لیے اقامت گہ دی گئی، ہم لوگ کھڑے ہو گئے، صفیں ٹھیک کر لی گئیں، نبی اکرم ﷺ کے ہمارے پاس تشریف لانے سے پہلے ایسا ہو گیا، پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ اپنی جائے نماز پر کھڑے ہوئے، لیکن تکبیر کہنے سے پہلے آپ ﷺ واپس چلے گئے، آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ اپنی جگہ پر رہنا! تو ہم کھڑے ہو کر ہی آپ ﷺ کا انتظار کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ پھر ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے غسل کیا تھا اور آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور نماز پڑھانا شروع کی۔

## 25 - باب كَيْفَ يَقُومُ الْإِمَامُ الصُّفُوفَ

باب: امام صفیں کس طرح درست کروائے؟

809 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَمَائِكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ الصُّفُوفَ كَمَا تَقُومُ الْقِدَاحُ فَأَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ

808 - اخبره البخاري في الفسل، باب اذا ذكر في المسجد، له جنب خرج كما هو ولا يتيمم (الحديث 275). واخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب متى يقوم الامام (الحديث 167). واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب يصلي بالقوم وهو ناس (الحديث 235) تحفة الاشراف (15309) -

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَتَقِيَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيَخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ"

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح صفیں درست کروایا کرتے تھے جس طرح تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا تھا تو یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
"تم لوگ یا تو صفیں ٹھیک رکھو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔"

شرح

امام کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صفیں درست کرنے، آدمیوں کے درمیان خالی جگہ پر کرنے اور کندھے برابر رکھنے کی ہدایت کرے۔

810- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ مِنْ نَاحِيَةِ الْيَمِينِ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُورَنَا وَيَقُولُ "لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ" . وَكَانَ يَقُولُ "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُتَقَدِّمَةِ"

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک صفیں درست کروایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: اختلاف نہ کرو (یعنی آگے پیچھے نہ کھڑے ہو) ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا)  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آگے والی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

## 26- بَاب مَا يَقُولُ الْإِمَامُ إِذَا تَقَدَّمَ فِي تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

باب: جب امام صفیں درست کرنے کے لیے آگے بڑھے تو اُس وقت کیا کہے؟

811- أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَيَقُولُ "اسْعُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَلِيَلْتَنِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ"

809- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب تسوية الصفوف و امامتها و فضل الاول و لاول منها و الازحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تفریہم من الامام (الحدیث 128) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحدیث 663) بنحوه . و اخرجہ ابن ماجہ فی امامة الصلاة و السنة فيها، باب امامة الصفوف (الحدیث 994) بنحوه . و الحدیث عند: ابی داؤد فی الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحدیث 665) . و الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی امامة الصف (الحدیث 227) تحفة الاشراف (11620) .  
810- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحدیث 664) بنحوه . تحفة الاشراف (1776) .  
811- تقدم فی الامامة، من يلي الامام ثم الذي يليه (الحدیث 806) .



☆☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرمایا کرتے تھے: سیدھے رہو! اختلاف نہ کرو! (یعنی آگے پیچھے کھڑے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا اور تم میں سے سمجھ دار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں، اس کے بعد ان سے کم مرتبے کے لوگ ہوں، اس کے بعد ان سے کم مرتبہ کے لوگ ہوں۔

## 27 - باب اَکْمَ مَرَّةٍ یَقُولُ اسْتَوُوا

باب: کتنی مرتبہ یہ کہا جائے گا: ”سیدھے ہو جاؤ“

812 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ”اسْتَوُوا اسْتَوُوا اسْتَوُوا“ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ .“

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

”سیدھے ہو جاؤ! سیدھے ہو جاؤ! سیدھے ہو جاؤ! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اپنے پیچھے بھی تمہیں اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح میں تمہیں اپنے سامنے دیکھ سکتا ہوں۔“

## 28 - باب حَيْثُ الْإِمَامِ عَلَى رِصِّ الصُّفُوفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا

باب: امام کا صفوں کو ملانے اور ایک دوسرے کے قریب رکھنے کی ترغیب دینا

813 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ ”اقْبِمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي .“

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، تو تکبیر کہنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا:

”صفیں قائم رکھو! نہیں ملا کے رکھو! کیونکہ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی تمہیں دیکھ لیتا ہوں۔“

814 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”رَاصُوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَادُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَدَفُ .“

812- انفرادہ النسائي . تحفة الاشراف (381) .

813- انفرادہ النسائي و سبائي في الامارة، الجماعة للفات من الصلاة (الحديث 844) . تحفة الاشراف (595) .

814- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 667) . تحفة الاشراف (1132) .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”صفوں کو ملا کر رکھو اور ایک دوسرے کے قریب قریب رہو، گردنوں کو برابر رکھو، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، میں شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ وہ صف کے درمیان موجود خالی جگہ میں داخل ہو جاتے ہیں، یوں جیسے وہ چھوٹی بکریاں (یعنی بکری کے بچے) ہوں۔“

815- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ." قَالُوا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ "يَتَمُونَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاصُونَ فِي الصَّفِّ."

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگ اس طرح صف قائم کیوں نہیں کرتے، جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف قائم کرتے ہیں۔“

لوگوں نے عرض کی: فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کس طرح صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں، پھر دوسری صف اس کے قریب بناتے ہیں۔“

## 29- باب فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ عَلَى الثَّانِي

باب: پہلی اور دوسری صف (میں شامل ہونے) کی فضیلت

816- أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمَاصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً.

☆☆ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لیے تین مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے اور دوسری صف والوں کے لیے ایک مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے۔

## 30- باب الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ

باب: آخری صف (کے بارے میں روایت)

815- أخرجه مسلم في الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة والنهي عن الإشارة باليد ورفعها عند السلام وإتمام الصفوف والتواضع فيها والأمر بالاجتماع (الحديث 119) مطولاً. وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 661). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب إقامة الصفوف (الحديث 992). تحفة الأشراف (2127).

816- أخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة، السنة فيها، باب فضل الصف المقدم (الحديث 996) بمعناه. تحفة الأشراف (9884).

817 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِيْمُوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ الْيَدَى يَلِيهِ وَإِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ".  
 ☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
 "پہلی صف کو مکمل کرو پھر اس کے بعد والی (صفوں کو مکمل کرو) اگر کوئی کمی ہو تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔"

### 31 - بَاب مَنْ وَصَلَ صَفًّا

باب: جو شخص صف کو ملاتا ہے (اس کی فضیلت)

818 - أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَثْرُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ".  
 ☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
 "جو شخص صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے اور جو شخص صف کو توڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توڑ دیتا ہے۔"

### 32 - بَاب ذِكْرِ خَيْرِ صُفُوفِ النِّسَاءِ وَشَرِّ صُفُوفِ الرِّجَالِ

باب: خواتین کی سب سے زیادہ بہتر اور مردوں کی سب سے کم بہتر صف کا تذکرہ

819 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوْلَاهَا وَشَرُّهَا إِخْرَاهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ إِخْرَاهَا وَشَرُّهَا أَوْلَاهَا".

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مردوں کی سب سے بہترین صف سب سے پہلی صف ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے آخری ہوتی ہے جبکہ خواتین کی سب سے بہتر صف سب سے آخری ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے پہلی ہوتی ہے۔"

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: حدیث کے الفاظ میں "سب سے بہتر" سے مراد وہ صف ہے جس میں زیادہ اجر پایا جاتا ہے اور "کم بہتر" سے مراد وہ صف ہے جس میں کم اجر پایا جاتا ہے۔

817- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 671). تحفة الاشراف (1195).

818- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 666). مطولاً تحفة الاشراف (7380).

819- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 132). تحفة الاشراف (12596).

## 33 - باب الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

باب: ستونوں کے درمیان صف قائم کرنا

820 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَلَقَعُونَا حَتَّى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجَعَلَ أَنَسٌ يَتَأَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ عبد الحمید بن محمود بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ہم نے ایک حکمران کے پیچھے نماز ادا کی لوگوں نے ہمیں پرے کر دیا یہاں تک کہ ہم کھڑے ہوئے اور ہم نے دستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ پیچھے بٹے اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم اس سے بچا کرتے تھے۔

شرح

اس روایت کی بنیاد پر بعض فقہاء نے ستونوں کے درمیان کھڑے ہونے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ان چیزوں کا بیان جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بنتی ہیں یا رکاوٹ نہیں بنتی ہیں

مسئلہ: اقتداء میں تین چیزیں رکاوٹ بنتی ہیں ان میں سے پہلی چیز عام راستہ ہے جس پر سے (سامان کی) گاڑیاں اور سامان سے لدے ہوئے اونٹ گزرتے ہیں۔ (شرح لمحادی)

مسئلہ: اگر امام اور مقتدی کے درمیان ایسا راستہ ہو جس پر سے (سامان کی لدی ہوئی) گاڑیاں اور (سامان سے لدے ہوئے) جانور نہیں گزر سکتے تو وہ راستہ اقتداء میں رکاوٹ نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہوگا جب اس راستے پر بھی صفیں نہ بنی ہوئی ہوں لیکن اگر صفیں بنی ہوئی ہوں تو اقتداء میں بڑا راستہ بھی رکاوٹ نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر امام سڑک پر کھڑا ہوا ہے اور سڑک کی لمبائی کی سمت میں لوگ اس کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے ہوئے ہیں تو اگر امام اور اس کے پیچھے موجود صف میں اتنا فاصلہ نہیں ہے کہ درمیان میں سے گاڑی گزر سکے تو نماز جائز ہوگی اور یہی حکم پیچھے کی تمام صفوں کے بارے میں ہوگا، یعنی دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہیں ہونا چاہیے کہ ان کے درمیان میں سے گاڑی گزر جائے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جنگل (یا ویرانے) میں اگر دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ آ جائے جو دو صفوں کے برابر ہو تو یہ اقتداء میں رکاوٹ

بنے گا۔

مسئلہ: لیکن عید گاہ میں اگر دو صفوں کے برابر یا اس سے زیادہ فاصلہ آ جاتا ہے تو یہ اقتداء میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

- مسئلہ: جنازہ گاہ میں اس صورت حال کے حکم کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
- مسئلہ: نوازل کے بیان کے مطابق جنازہ گاہ بھی مسجد کے حکم میں شمار ہوگی۔ (غلامہ)
- مسئلہ: دوسری رکاوٹ بڑی نہر ہے جسے پل کے بغیر پار کرنا ممکن نہ ہو۔ (شرح طحاوی)
- مسئلہ: لیکن اگر نہر پر پل موجود ہو اور اس پر بھی صفیں کھڑی ہوئی ہوں تو اب نہر کے دوسری طرف موجود افراد کے لیے اقتداء میں رکاوٹ نہیں ہوگی۔
- مسئلہ: تیسری رکاوٹ خواتین کی پوری صف کا (مقتدی اور امام) کے درمیان آ جانا ہے۔
- مسئلہ: اگر مقتدی اور امام کے درمیان خواتین کی پوری صف موجود ہو تو خواتین کی اس صف سے پیچھے صفیں قائم کرنے والے مردوں کی نماز استحسان کے اعتبار سے فاسد ہوگی۔

### 34- باب الْمَكَانِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ

باب: صف میں کون سی جگہ کھڑے ہونا مستحب ہے؟

- 821- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبِّتُ أَنْ أَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ .
- ☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے ہوں۔

### 35- باب مَا عَلَى الْإِمَامِ مِنَ التَّخْفِيفِ

باب: امام پر لازم ہے کہ وہ مختصر نماز ادا کرے

- 822- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا صَلَّيْنَا أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ فَإِذَا صَلَّيْنَا أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ"

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو مختصر نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں بیمار، کمزور اور عمر رسیدہ افراد بھی ہوتے ہیں، البتہ جب کوئی شخص اکیلا نماز ادا کر رہا ہو تو جتنا اس کا جی چاہے طویل نماز ادا کرے۔“

821- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب يمينا الامام (الحديث 62) مطولا و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الامام ينحرف بعد التسليم (الحديث 615). و أخرجه ابن ماجه في امامة الصلاة و السنة فيها، باب فضل ميمنة الصف (الحديث 1006) بنحوه . تحفة الاشراف (1789).

822- أخرجه البخاري في الاذان، باب اذا صلى لنفسه فليطول ما شاء (الحديث 703). و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في تخفيف الصلاة (الحديث 794). تحفة الاشراف (13815).

شرح

امام کے لئے اس بات کو مستحب قرار دیا گیا ہے کہ وہ لوگوں کی حالت کی رعایت کرتے ہوئے نماز میں اتنی طویل قرأت نہ کرے کہ جس کی وجہ سے کچھ لوگ اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں تاہم اگر امام کو یہ اطمینان ہو کہ لوگ طویل قرأت کرنے سے اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوں گے تو وہ طویل قرأت بھی کر سکتا ہے جیسا کہ اگلے باب کی روایت میں یہی بات موجود ہے۔  
نبی اکرم ﷺ طویل سورت کی قرأت بھی کر لیا کرتے تھے۔

823 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَخَفَّ

النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ -

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ مکمل لیکن سب سے مختصر نماز ادا کرتے تھے۔

824 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ فَاسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَوْجِزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ"

☆☆ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں پھر مجھے کسی بچے کے رونے کی آواز آتی ہے تو میں اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ میں اس کی والدہ کو مشقت کا شکار کر دوں۔"

### 36 - باب الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي التَّطْوِيلِ

باب: امام کے لیے طویل نماز پڑھانے کی اجازت

825 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيفِ وَيَوْمُنَا بِالصَّافَاتِ -

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ مختصر نماز پڑھانے کا حکم دیتے تھے اور آپ ﷺ

ہمیں نماز پڑھتے ہوئے سورۃ الضحیٰ کی تلاوت کرتے تھے

823 - أخرجه مسلم في الصلاة، باب امر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام (الحديث 189). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء إذا

أحذكم الناس فليخفف (الحديث 237). تحفة الاشراف (1432).

824 - أخرجه البخاري في الاذان، باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي (الحديث 707)، وباب انتظار الناس قيام الامام العالم (الحديث

868). وأخرجه ابو داود في الصلاة، باب تخفيف الصلاة للامر يحدث (الحديث 789). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب

الامام يخفف الصلاة إذا حدث امر (الحديث 991). تحفة الاشراف (12110).

825 - أخرجه النسائي. تحفة الاشراف (6749).

## 37 - باب مَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران امام کے لیے کس حد تک کوئی عمل کرنا جائز ہے؟

826 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ حَامِلٌ أَمَامَةَ بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا .

☆☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ ﷺ نے حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا (جو نبی اکرم ﷺ کی نواسی تھیں) کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا جب آپ ﷺ رکوع میں گئے تو آپ ﷺ نے انہیں نیچے کھڑا کر دیا جب آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا تو انہیں دوبارہ اٹھالیا۔

## 38 - باب مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ

باب: امام سے پہلے (کوئی رکن ادا کرنا)

827 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْأَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے سے) سر اٹھالیتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔"

شرح

أحناف اس بات کے قائل ہیں۔ نماز کے فرائض میں امام کی متابعت کرنا فرض ہے۔ واجبات میں متابعت کرنا واجب ہے اور سنتوں میں متابعت کرنا سنت ہے اس لئے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع کو ترک کر دیتا ہے یعنی امام سے پہلے رکوع کر لیتا ہے یا اس کے بعد رکوع کرتا ہے امام کے ساتھ رکوع نہیں کرتا۔

امام سے پہلے سجدہ کر لیتا ہے یا اس کے بعد سجدہ کرتا ہے۔ امام کے ساتھ سجدہ نہیں کرتا تو اس کی وہ رکعت لغو ہو جائے گی جس میں متابعت نہیں پائی گئی ہے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس شخص پر یہ بات واجب ہوگی وہ اس ایک رکعت کی قضا

826-تقدم في المساجد ، ادخال الصبيان المساجد (الحديث 710) .

827-اخرجه مسلم في الصلاة، باب تحريم سبق الامام بركوع او سجود و نحوها . (الحديث 114) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء من التشديد في الذي يرفع راسه قبل الامام (الحديث 582) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب النهي ان يسبق الامام بالركوع و السجود (الحديث 961) . تحفة الاشراف (14362) .

کرنے ورنہ اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص دعائے قنوت میں امام کی متابعت ترک کر دیتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا کیونکہ اس نے ایک واجب کو ترک کیا ہے اور اگر کوئی شخص رکوع کی تسبیحات میں متابعت کو ترک کر دیتا ہے تو وہ سنت کو ترک کرنے والا شمار ہوگا۔

اس حدیث میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں: ”اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے“۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام سیوطی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کے مفہوم کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ راجح قول یہی ہے کہ اس سے ظاہری مفہوم مراد ہے۔

تاہم ایک قول کے مطابق اس سے مراد مجازی طور پر بے وقوفی اور حماقت ہے۔

828 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوا .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے جب نبی اکرم ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو لوگ اس وقت تک کھڑے رہتے تھے جب تک وہ آپ ﷺ کو سجدے میں نہیں دیکھ لیتے تھے پھر وہ لوگ سجدے میں جایا کرتے تھے۔

829 - أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَقْرَبِ الصَّلَاةَ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ . فَلَمَّا سَلَّمَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمْ الْقَائِلُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ فَأَرَمَ الْقَوْمُ . قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ ”إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ يُسَبِّحُكُمْ اللَّهُ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ .“ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”فَتِلْكَ بِتِلْكَ“ .

828- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب متى يسجد من خلف الامام (الحديث 690) بنحوه، و باب رفع البصر الى الامام في الصلاة (الحديث 747)، و باب السجود على سبعة اعظم (الحديث 811) بنحوه . و اخرجہ مسلم في الصلاة، باب متابعة الامام والعمل بعده (الحديث 197 و 198) بنحوه . و اخرجہ ابوداؤد في الصلاة، باب ما يورثه المأموم من اتباع الامام (الحديث 620) . و اخرجہ الترمذی في الصلاة، باب ما جاء في كراهية ان يبادر الامام بالركوع و السجود (الحديث 281) بنحوه . تحفة الاشراف (1772) .

829- اخرجہ مسلم في الصلاة، باب التشهد في الصلاة (الحديث 62 و 63 و 64) مطولاً . و اخرجہ ابوداؤد في الصلاة، باب التشهد (الحديث 972 و 973) مطولاً . و اخرجہ النسائي في الافتاء، باب قوله ربنا ولك الحمد (الحديث 1063) و نوع آخر من التشهد (الحديث 1172) و في السهو، نوع آخر من التشهد (الحديث 1279) و اخرجہ ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اذا قرأ الامام فانصتوا (الحديث 847) مختصراً و الحديث عند: ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في التشهد (الحديث 901) . تحفة الاشراف (8987) .



☆☆ حطان بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب وہ قعدہ میں تھے اس وقت ایک شخص اندر آیا اور بولا: نماز کو نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا:

یہ کلمہ کس شخص نے کہا ہے؟ تو لوگ خاموش رہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حطان! شاید تم نے یہ کلمہ کہا ہے تو حطان نے کہا: نہیں! حطان کہتے ہیں کہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ شاید وہ اس حوالے سے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کریں گے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے کے طریقے اور آداب کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”امام اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم لوگ آمین کہو۔

اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا جب وہ رکوع میں جائے تو تم لوگ بھی رکوع میں چلے جاؤ جب وہ سر اٹھائے اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو اللہ تعالیٰ تمہاری اس بات کو سن لے گا جب وہ سجدے میں جائے گا تو تم لوگ بھی سجدے میں چلے جاؤ جب وہ سر اٹھائے تو تم لوگ بھی اٹھ جاؤ امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے اٹھنا چاہیے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا۔“

### 39- باب خُرُوجِ الرَّجُلِ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَفَرَاغِهِ مِنْ صَلَاتِهِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ

باب: کسی شخص کا امام کی نماز سے الگ ہو کر مسجد کے کونے میں اکیلے نماز ادا کر لینا

830- أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِنَارٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ مُعَاذِ فَطَوَّلَ بِهِمْ فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلَّى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبَّأَ قَضَى مُعَاذُ الصَّلَاةَ قِيلَ لَهُ إِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا . فَقَالَ مُعَاذٌ لَيْنَ أَصْبَحْتُ لَا ذِكْرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَاتَى مُعَاذُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَارْسَل رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَالَ ”مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ .“ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمِلْتُ عَلَى نَاضِحِي مِنَ النَّهَارِ فَجِئْتُ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

830- أخرجه البخاري في الإذعان، باب من شكوا إمامه إذا طول (الحديث 705) بمعناه مختصراً وأخرجه النسائي في الافتتاح، القراءة في المغرب بسبح اسم ربك الأعلى (الحديث 893) مختصراً، والحديث عند: النسائي في الافتتاح، القراءة في العشاء الآخرة بسبح اسم ربك الأعلى (الحديث 996). تحفة الأشراف (2582).

فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ لَقَرَأَ سُورَةَ كَذًّا وَكَذًّا فَطَوَّلَ فَأَنْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَفْتَانٌ يَا مُعَاذُ أَفْتَانٌ يَا مُعَاذُ ."

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک انصاری آیا نماز کھڑی ہو چکی تھی وہ شخص مسجد میں آیا اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا شروع کی۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے طویل قرأت شروع کر دی وہ شخص پیچھے ہٹا تو اس نے مسجد کے کونے میں نماز ادا کی اور چلا گیا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی تو ان سے کہا گیا: فلاں شخص نے اس طرح کیا ہے۔ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ ضرور کروں گا۔

پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلوایا اور دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سارا دن اونٹ کے ذریعے پانی لاتا رہا ہوں پھر میں آیا اس وقت نماز کھڑی ہو چکی تھی میں مسجد میں آیا میں ان کی اقتداء میں نماز میں شریک ہوا تو انہوں نے فلاں فلاں سورت پڑھنی شروع کر دی اور نماز لمبی کر دی تو میں اس سے پیچھے ہٹا میں نے مسجد کے کونے میں نماز ادا کی (اور چلا گیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو!

اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو!

اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو!

#### 40 - باب الْإِيْتِمَامِ بِالْإِمَامِ يُصَلِّي قَاعِدًا

باب: ایسے امام کی پیروی کا حکم جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو

831 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَضَرَعَ عَنْهُ فَجَحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ فَعُوذًا فَلَمَّا أَنْصَرَفَ قَالَ "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ ."

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر گئے جس کے نتیجے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں پہلو پر چوٹ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نمازیں بیٹھ کر ادا کیں ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور بیٹھ گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

831- أخرجه البخاري في الاذان، باب الما جعل الامام ليؤتم به (الحديث 689). وأخرجه مسلم في الصلاة، باب العمام المأموم بالامام

(الحديث 80). وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الامام يصلي من قعود (الحديث 601). تحفة الاشراف (1529).

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ رکوع میں جائے تو تم لوگ بھی رکوع میں جاؤ جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لَيْنَ حَمْدِهِ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔“

832- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ رَاهِمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَلَالُ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ ”مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ.“ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَأَنَّهُ مَتَى يَقُومُ فِي مَقَامِكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ قَلْوًا أَمَرْتُ عُمَرَ . فَقَالَ ”مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ.“ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَهُ فَقَالَتْ لَهُ . فَقَالَ ”إِن كُنَّا لَأَنْتَنَ صَوَاحِبَاتِ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ.“ قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَفْسِهِ خَفَّةً . قَالَتْ - فَقَامَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَاةٍ تَحُطَّانِ فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ فَذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ قُمْ كَمَا أَنْتَ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ جَالِسًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ زم دل کے آدمی ہیں جب وہ آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو بلند آواز میں قرأت نہیں کر سکیں گے اگر آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں تو یہ مناسب ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:) میں نے حفصہ سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ سے کہو! سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ کہا گیا جب انہوں نے نماز شروع کی تو نبی اکرم ﷺ کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کھڑے

832- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب حد المريض أن يشهد الجماعة (الحديث 664)، وباب من اسمع الناس تكبير الامام (الحديث 712 و 713). واخرجہ مسلم فی الصلاة، باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس وان من صلى خلف امام جالس لعجزه عن القيام لزمه القيام اذا قدر عليه ونسخ القعود خلف القاعد في حق من قدر على القيام (الحديث 95 و 96). واخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه (الحديث 1232). تحفة الاشراف

ہوئے آپ ﷺ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے جب آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی آہٹ محسوس ہوئی وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اسی طرح کھڑے رہو جیسے ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر کے بائیں طرف آکر بیٹھ گئے تو نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔

833- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تَحْلِي لِي نَبِيَّ عَنْ مَرَضٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَصَلَّى النَّاسُ . " فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَقَالَ "ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِنْخَضِ . " فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَبْنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ "أَصَلَّى النَّاسُ . " قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَقَالَ "ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِنْخَضِ . " فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَبْنُوءَ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ "أَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ . " فَجَاءَهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ . وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا رَقِيقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ . فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ . فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِيفَةً فَجَاءَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَأَمَرَهُمَا فَاجْلَسَا إِلَى جَنْبِهِ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا . فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثْتَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ . فَحَدَّثْتُهُ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمْتُ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا . قَالَ هُوَ عَلِيُّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ .

☆ ☆ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا کہ آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ! وہ آپ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے ایک بڑے برتن میں پانی رکھو۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) ہم نے ایسا

833- اخرج البخاري في الاذان، باب انما جعل الامام ليؤتم به (الحديث 687). واخرجه مسلم في الصلاة، باب استخلاف الامام اذا مرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس وان من صلى خلف امام جالس لعجزه عن القيام لزمه القيام اذا قدر عليه ونسخ التعمود خلف القاعد في حق من قدر على القيام (الحديث 90). تحفة الاشراف (16317).

کیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے غسل کیا، پھر آپ ﷺ اٹھنے لگے تو آپ ﷺ پر غشی کی کیفیت طاری ہو گئی، پھر آپ ﷺ کو افاقہ محسوس ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے کسی بڑے برتن میں پانی رکھو، پھر ہم نے ایسا ہی کیا، آپ ﷺ نے اس کے ذریعے غسل کیا، پھر جب آپ ﷺ اٹھنے لگے تو پھر آپ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ پھر تیسری مرتبہ بھی آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: کہ لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے نبی اکرم ﷺ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا، کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں، قاصدان کے پاس آیا اور بولا: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے، کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی تھے، انہوں نے فرمایا، کہ اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ تو انہوں نے عرض کی: آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں، ان دنوں میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہی لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لے کر تشریف لے گئے، ان دو میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا، تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا، کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں صاحبان کو ہدایت کی کہ آپ ﷺ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھادیں، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے اور لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے، جبکہ نبی اکرم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی (اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کی)۔

راوی کہتے ہیں: بعد میں میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: کیا میں آپ کو وہ حدیث سناؤں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں مجھے سنائی تھی، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اس کی کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا، البتہ انہوں نے یہ دریافت کیا، کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن صاحب کا نام تمہارے سامنے لیا تھا؟ جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

## 41- باب اختلاف نية الإمام والمأموم

باب: امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف کا حکم

834- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ يُؤْمَهُمْ فَأَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الصَّلَاةَ وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ يُؤْمَهُمْ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَأَخَّرَ فَصَلَّى ثُمَّ

834- أخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في العشاء (الحديث 178). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب إمامة من يصلي بقوم وقد صلى تلك الصلاة (الحديث 600) مختصراً. و باب في تخفيف الصلاة (الحديث 790). تحفة الإشراف (2532).

خَرَجَ فَقَالُوا نَأْفَقْتُ يَا فُلَانًا . فَقَالَ وَاللَّهِ مَا نَأْفَقْتُ وَلَا يَتَّبِعَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُهُ . فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَأْتِينَا فَيُؤْمِنُنَا وَإِنَّكَ أَخْرَجْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّا مَا فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ وَالْمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا مُعَاذُ أَفَتَأْنِ أَنْتَ أَقْرَأَ بِسُورَةٍ كَذَا وَسُورَةٍ كَذَا ."

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے پھر وہ اپنی قوم میں واپس جاتے تھے اور ان لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی، پھر وہ اپنی قوم میں واپس گئے اور انہیں نماز پڑھانا شروع کی، انہوں نے سورۃ البقرہ پڑھنی شروع کر دی، ان کے پیچھے موجود افراد میں سے ایک شخص نے یہ سنا تو پیچھے ہٹا، اس نے اکیلے نماز ادا کی اور چلا گیا۔ لوگوں نے کہا: اے فلاں! تم منافق ہو گئے ہو۔ تو وہ شخص یولا: اللہ کی قسم! میں منافق نہیں ہوا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور جاؤں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتاؤں گا۔ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت معاذ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی، پھر وہ ہمارے پاس آئے اور ہمیں نماز پڑھانا شروع کی، گزشتہ رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تاخیر سے ادا کی تھی، حضرت معاذ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی، پھر یہ واپس آئے، انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی اور سورۃ البقرہ پڑھنی شروع کر دی، میں نے یہ سنا تو میں پیچھے ہٹا، میں نے اکیلے نماز ادا کر لی، ہم لوگ کھیتوں میں محنت مزدوری کرنے والے لوگ ہیں (ہم سے اتنا طویل قیام نہیں ہوتا)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو، تم فلاں فلاں سورت پڑھ لیا کرو۔

### شرح

اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: امام اور مقتدی کی نماز میں اتحاد ہونا چاہئے اور اس اتحاد کی صورت یہ ہے، مقتدی کے لئے یہ بات ممکن ہو کہ وہ اسی نماز میں شامل ہو سکے جس نماز کی نیت امام نے کی تھی۔

اسی طرح امام کی نماز مقتدی کو متضمن ہو سکے۔

اس اعتبار سے فرض نماز ادا کرنے والا، نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کر سکتا، کیونکہ اقتداء کرتے

ہوئے بنا کی جاتی ہے اور فرضیت کی صفت امام کے حق میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے معدوم چیز پر بنا درست نہیں ہوگی۔

اسی طرح جو شخص کوئی ایک فرض نماز ادا کر رہا ہے وہ دوسری فرض نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کر سکتا

کیونکہ اقتداء میں شرکت اور موافقت پائی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے سبب فعل اور صفت کے اندر متحد ہونا ضروری ہوگا۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اقتدا میں تکبیر تحریمہ کی بناء تکبیر تحریمہ پر کی جاتی ہے۔

تاہم نفل نماز ادا کرنے والا شخص فرض نماز ادا کرنے والے کی اقتدا میں نماز ادا کر سکتا ہے، کیونکہ اس صورت میں کمزور چیز کی بناء قوی چیز پر کی گئی ہے اور یہ جائز ہے۔

تاہم صحیح قول کے مطابق تراویح میں ایسا نہیں ہو سکتا یعنی کوئی تراویح کی نماز ادا کرنے والا کسی فرض نماز ادا کرنے والے کی اقتدا نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ایک مخصوص طرز اور طریقے کی سنت ہے اس لئے اس میں اس مخصوص طرز اور طریقے کی رعایت کی جائے گی۔

835- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بِاللَّيْلِ خَلْفَهُ رَكَعَتَيْنِ وَبِاللَّيْلِ جَاءُوا رَكَعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلَهُوَ لَأَيُّ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف پڑھاتے ہوئے اپنے پیچھے موجود افراد کو دو رکعات پڑھائیں پھر ان کے بعد جو لوگ آئے آپ ﷺ نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں اس طرح نبی اکرم ﷺ کی چار رکعات ہو گئیں اور ان سب لوگوں نے دو دو رکعات ادا کیں۔

## 42- باب فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

836- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَيَّ صَلَاةِ الْفَلْدِ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔"

شرح

باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے فضیلت رکھتا ہے۔ اس بارے میں مختلف روایات منقول ہیں جن میں باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔ ایک روایت لفظی اختلاف کے ساتھ امام نسائی نے یہاں نقل کی ہے جب کہ ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے۔

835- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب من قال: يصلي بكل طائفة ركعتين (الحديث 1248) بنحوه مطولاً. و اخرجہ النسائي في صلاة الخوف، (حديث 1550 و 1554). تحفة الاشراف (11663).

836- اخرجہ البخاري في الاذان، باب فضل صلاة الجماعة (الحديث 645). و اخرجہ مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة، (الحديث 249). تحفة الاشراف (8367).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ کل جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو مسلمان حاضر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نمازوں کی حفاظت کرے جیسے ہی ان کے لئے اذان دی جائے تو وہ (باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے چل پڑے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت سے متعلق کچھ سنتیں مقرر کی ہیں اور یہ نمازیں (باجماعت ادا کرنا) ان ہدایت والی سنتوں میں شامل ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے ہو جس طرح باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے شخص نے اپنے گھر میں نماز ادا کی ہے تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے جو شخص بھی وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور کسی مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں جو وہ شخص اٹھاتا ہے اسے ایک نیکی عطا کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے ایک درجے کو بلند کرتا ہے اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے ہم لوگ جماعت سے پیچھے رہ جانے والے کو طے شدہ منافق سمجھتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا گیا اور صف میں لاکر کھڑا کیا گیا۔“  
اسی طرح باجماعت نماز ادا کرنا قیامت کے دن مسلمان کے لئے نور کے حصول کا باعث ہوگا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”تاریکیوں میں مسجد کی طرف چل کے جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری دے دو۔“<sup>۱</sup>

### باجماعت نماز کا حکم

احناف اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں۔ جمعہ کے علاوہ دیگر تمام فرض نمازوں کو باجماعت ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے اور یہ حکم ان مردوں کے لئے ہے جو عاقل ہوں اور کسی حرج کے بغیر مسجد تک آنے کی قدرت رکھتے ہوں۔  
اس اعتبار سے خواتین، بچوں، پاگلوں، غلاموں، لنگڑوں، بیماروں، انتہائی بوڑھے افراد وغیرہ پر باجماعت نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔

اس عمل کو سنت اس لئے قرار دیا گیا ہے کیونکہ امام نسائی نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس میں باجماعت نماز ادا کرنے کی زیادہ فضیلت کا تذکرہ ہے۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنا مستحب امور سے تعلق رکھتا ہے اور گویا کہ یہ ایک ایسا کام ہے جو واجب نماز سے اضافی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا یہ مطلب بنتا ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تمہارا نماز ادا کرنے سے زیادہ کامل ہوتا ہے اور کمال وہ چیز ہوتی ہے جو اصل اجزاء سے اضافی ہوتی ہے۔



فقہائے شوافع اس بات کے قائل ہیں: باجماعت نماز ادا کرنا آزاد اور مقیم مردوں کے لئے فرض کفایہ ہے تاکہ باجماعت نماز ادا کرنے کے شعار کو باقی رکھا جاسکے اور یہ ہر چھوٹے اور بڑے شہر میں باقی رہے گا یہاں تک کہ اگر کسی بستی کے لوگ اجتماعی طور پر باجماعت نماز ادا نہیں کرتے تو ان سے جنگ کی جائے گی۔

حنبلیہ اس بات کے قائل ہیں: باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

837 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ بِنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحَدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ جُزْأً."  
 ☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
 "باجماعت نماز ادا کرنا کسی شخص کے تہا نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔"

838 - أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ الْفِدَى خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً."  
 ☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:  
 "باجماعت نماز ادا کرنا تہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔"

#### 43 - باب الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً

باب: جب تین آدمی موجود ہوں، تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے

839 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَوْمُهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ."  
 ☆☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
 "جب تین آدمی موجود ہوں، تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہوگا جو زیادہ آیات کا حافظ ہو۔"

#### 44 - باب الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً رَجُلٌ وَصَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ

باب: جب تین افراد میں سے ایک مرد، ایک بچہ اور ایک خاتون ہو، تو ان کی جماعت کا حکم

837- أخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التغلف عنها (الحديث 245). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في فضل الجماعة (الحديث 216) تحفة الاشراف (13239).

838- انفراديه النسائي. تحفة الاشراف (17471).

839- تقدم في الامامة، اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء (الحديث 781).

840 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ قَزْعَةَ مَوْلَى لِعَبْدِ الْقَيْسِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى إِلَيَّ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تَصَلِّي مَعَنَا وَإِنَّا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي مَعَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز ادا کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے موجود تھیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہی تھیں اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا۔

## 45 - باب الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانُوا اثْنَيْنِ

باب: جب دو افراد ہوں تو باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم

841 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے مجھے پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔

842 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ - قَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ - قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَالَ "أَشْهَدُ فَلَانَ الصَّلَاةَ" قَالُوا لَا . قَالَ "فَلَانَ" قَالُوا لَا . قَالَ "إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مِنَ أَثْقَلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَاتَوَهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَالصَّفِّ الْأَوَّلُ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُونَ فَضِيلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَصَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحَدَهُ وَصَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانُوا أَكْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ" .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص نماز میں شریک ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں شخص

840- تقدم في الامامة، موقف الامام اذا كان معه صبي وامرأة (الحديث 803) .

841- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 193) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الرجلين يوم احدهما صاحبه كيف يقومان (الحديث 610) مطولاً . تحفة الاشراف (5908) .

842- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة (الحديث 554) . والحديث عند: ابن ماجه في المساجد والجماعات، باب فضل الصلاة في جماعة (الحديث 790) . تحفة الاشراف (36) .

شریک ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ دو نمازیں (یعنی فجر اور عشاء کی نماز) منافقین پر بھاری ہوتی ہیں، اگر انہیں یہ پتا ہو کہ ان دونوں کا اجر و ثواب کیا ہے تو وہ ان دونوں میں شریک ہوں خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے۔“

(باجماعت نماز میں) پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہوتی ہے، اگر تمہیں اس کی فضیلت کا پتا چل جائے تو تم جلدی اس تک پہنچنے کی کوشش کرو، کسی شخص کا کسی دوسرے کے ساتھ مل کر نماز ادا کر لینا، اس کے اکیلے نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور ایک شخص کا دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک شخص کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے، اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے (یعنی جماعت میں جتنے افراد زیادہ ہوں گے اتنی ہی زیادہ فضیلت حاصل ہوگی)۔“

#### 46 - باب الْجَمَاعَةُ لِلنَّافِلَةِ

باب: باجماعت نوافل ادا کرنا

843 - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مَحْمُودٍ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ السُّيُولَ لَتَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِنِي فَتُصَلِّيَ فِي مَكَانٍ مِنْ بَيْتِي اتَّخِذْهُ مَسْجِدًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”سَنْفَعُكَ .“ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”أَيْنَ تَرِيدُ .“ فَأَشْرَفْتُ إِلَى نَاحِيَةِ مَنْ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں، حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب سیلابی پانی آتا ہے تو میرے اور میرے محلے (کی مسجد) کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کریں تاکہ میں اسی جگہ کو نماز کے لیے مخصوص کر لوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم ایسا کریں گے۔ پھر نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے، تو دریافت کیا: تم کہاں چاہتے ہو (کہ وہاں میں نماز ادا کروں) انہوں نے مکان کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا، نبی اکرم ﷺ وہاں کھڑے ہوئے، ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی،

843- اخرجہ البخاری فی الصلاة، باب اذا دخل بیتا یصلی حیث شاء او حیث امر و لا یتجسس (الحديث 424) مختصراً، و باب المساجد فی البیوت (الحديث 425) مطولاً، و باب اذا زاد الامام قوماً فامهم (الحديث 686) مختصراً، و باب من لم یردد السلام علی الامام و اکتفی بتسلیم الامام (الحديث 839 و 840) و فی التهجید، باب صلاة النوافل جماعة (الحديث 1185 و 1186) مطولاً، و فی الاطعمة، باب الخزیرة (الحديث 5401) مطولاً، و اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب الرخصة فی التخلف عن الجماعة بعدد (الحديث 263 و 264 و 265) مطولاً، و اخرجہ النسائی فی السهو، تسلیم المأموم حین یسلم الامام (الحديث 1326) و اخرجہ ابن ماجه فی المساجد و الجماعات، باب المساجد فی الدور (الحديث 754) مطولاً، و الحديث عند: البخاری فی الاذان، باب یسلم حین یسلم الامام (الحديث 838)، و باب الرخصة فی المطر و العلة ان یصلی فی رحله (الحديث 667)، و فی المغازی؛ باب 12. (الحديث 4009 و 4010)، و فی الرقاق، باب العمل الذي یتبع به وجه الله (الحديث 6423)، و فی استتابة المرتدین و المعاندين و قتالهم (الحديث 6938). و مسلم فی الايمان، باب الدلیل علی ان من مات علی

آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی۔

## 47- باب الْجَمَاعَةِ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: قضاء نماز کو باجماعت ادا کرنا

844- اُنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اُنْبَانَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يُكْتَبَرَ فَقَالَ "اَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ ."

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو آپ ﷺ تکبیر کہنے سے پہلے ہماری طرف رخ کر کے ارشاد فرماتے تھے:

"اپنی صفیں درست رکھو ان کے درمیان فاصلہ کم رکھو کیونکہ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی تمہیں دیکھ لیتا ہوں۔"

845- اَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ - وَاسْمُهُ عَبَثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ - عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَسَتْ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ . قَالَ "اِنِّي اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ . " قَالَ بِلَالٌ اَنَا اَحْفَظُكُمْ . فَاَضْطَجَعُوا فَنَامُوا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ اِلَى رَاِحِلَتِهِ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ "يَا بِلَالُ اَيْنَ مَا قُلْتَ . " قَالَ مَا اَلْقَيْتَ عَلَيَّ نَوْمَةً مِثْلَهَا قَطُّ . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ فَرَدَّهَا حِيْنَ شَاءَ فَمَنْ يَا بِلَالُ فَاِذِنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ . " فَقَامَ بِلَالٌ فَاِذَنْ فَتَوَضَّؤُوا - يَعْنِي حِيْنَ اِرْتَفَعَتِ الشَّمْسُ - ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِهَمِّمْ .

☆☆ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ اسی دوران حاضرین میں سے کسی نے گزارش کی: یا رسول اللہ! اگر آپ ﷺ رات کے وقت پڑاؤ کر لیں، تو مناسب ہوگا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم لوگ نماز کے وقت سوئے رہ جاؤ گے۔"

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ لوگوں کی حفاظت کروں گا، (یعنی نماز کے وقت کا خیال رکھوں گا) تو سب لوگ لیٹ گئے اور سو گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پالان کے ساتھ اپنی پشت لگائی اور (وہ بھی سو گئے) نبی اکرم ﷺ جب بیدار ہوئے تو اس وقت سورج نکل چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تم نے جو کہا تھا وہ کیا ہوا؟ تو انہوں نے عرض کی: ایسی گہری نیند

844- تقدم في الامامة، حث الامام على رص الصفوف والمقاربة بينها (الحديث 813) .

845- اخرجه ابو داود في الصلاة، باب في من نام عن الصلاة او نسيها (الحديث 439 و 440) . والحديث عند البخاري في الصلاة، باب

الاذان بعد ذهاب الوقت (الحديث 595)، وفي التوحيد، باب في المشيئة والارادة (الحديث 7471) . تحفة الاشراف (12096) .

مجھے کبھی نہیں آئی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب چاہا اس نے تمہاری ارواح کو قبض کر لیا اور جب چاہا انہیں واپس کر دیا، اے بلال! تم اٹھو اور لوگوں کی نماز کے لیے اذان دو۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے اذان دی، لوگوں نے وضو کیا، یعنی اس وقت جب سورج بلند ہو چکا تھا اس وقت نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

#### 48 - باب التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت

846 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حَيْبِشٍ الْكَلَاعِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَيْنَ مَسْكِنُكَ قُلْتُ فِي قَرْيَةٍ دُونَ حِمَصَ . فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ وَلَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذَّنْبُ الْقَاصِيَةَ . " قَالَ السَّائِبُ يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ الْجَمَاعَةَ فِي الصَّلَاةِ .

☆☆☆ معدان بن ابوظلمہ یعمری بیان کرتے ہیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: حمص کے قریب ایک گاؤں میں تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس بستی میں یا جس جنگل میں تین افراد رہتے ہوں اور وہاں نماز قائم نہ کی جائے تو شیطان ان لوگوں پر غالب آ جاتا ہے اس لیے تم پر باجماعت نماز ادا کرنا لازم ہے کیونکہ بھیریا اس بکری کو کھالیتا ہے جو الگ ہوتی ہے۔“

سائب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہاں جماعت سے مراد باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔

#### 49 - باب التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلْفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت

847 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ بِحَطَبٍ فَيَحْطَبَ ثُمَّ أَمُرَّ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ أَمُرَّ رَجُلًا فَيُؤَمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رَجَالٍ فَأَحْرِقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا أَوْ مَرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ . "

846- أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة (الحدیث 547) . تحفة الاشراف (10967)

847- أخرجه البخاري في الاذان، باب وجوب صلاة الجماعة (الحدیث 644) و في الاحكام، باب اخراج الخصوم و اهل الريب من البيوت بعد المعرفة (الحدیث 7224) . تحفة الاشراف (13832) .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں وہ اکٹھی ہو جائیں تو پھر میں نماز کے لیے حکم دوں اس کے لیے اذان دی جائے پھر میں کسی شخص کو کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شریک نہیں ہوئے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر انہیں یہ پتا ہو کہ انہیں گوشت سے بھر پور کوئی ہڈی مل جائے گی یا دو اچھی قسم کے پائے مل جائیں گے تو وہ عشاء کی نماز (باجماعت) میں ضرور شریک ہوں۔“

## 50- باب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ

باب: ایسی جگہ باقاعدگی کے ساتھ نمازیں ادا کرنا، جہاں سے ان نمازوں کے لیے بلایا جاتا ہے

848- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي

الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَيَّ هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنِّي لَا أَحْسَبُ مِنْكُمْ أَحَدًا إِلَّا لَهُ مَسْجِدٌ يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِهِ فَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكَتُمْ مَسَاجِدَكُمْ لَتَرَكَتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكَتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَمْشِي إِلَى صَلَاةٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً أَوْ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ يَكْفِرُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومٌ نِفَاقُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ فِي الصَّفِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ کل جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں حاضر ہو تو اس وقت وہ مسلمان شمار ہو اُسے ان پانچ نمازوں کو باقاعدگی کے ساتھ وہاں ادا کرنا چاہیے جہاں سے ان کے لیے بلایا جاتا ہے (یعنی مسجد میں باجماعت ادا کرنا چاہیے)۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت سے متعلق طریقے مقرر کیے ہیں اور یہ (نمازیں) ہدایت کے ان طریقوں میں شامل ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اپنے لیے نماز کی جگہ مخصوص کر لیتا ہے اور اپنے گھر میں اس مخصوص جگہ پر نماز ادا کرتا ہے تو اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو گے اور مسجدوں کو چھوڑ دو گے تو تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کرنے والے شمار ہو گے اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کر دو گے تو تم لوگ گمراہی کا شکار ہو جاؤ گے جو بندہ مسلم وضو کرتا ہے اور اچھی

848- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الہدی (الحديث 257) . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب

التشديد فی ترک الجماعة (الحديث 550) مختصراً تحفة الاشراف (9502) .

طرح وضو کرتا ہے پھر وہ نماز ادا کرنے کے لیے (مسجد کی طرف) جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے عوض میں اسے ایک نیکی نصیب کرتا ہے یا اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے یا اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ مجھے اپنے (یعنی صحابہ کرام) کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم لوگ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھایا کرتے تھے (تا کہ ہمارے قدم زیادہ شمار ہوں) اور مجھے یہ بھی یاد ہے ہم یہ سمجھتے تھے کہ باجماعت نماز سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا جس کا منافق ہونا متعین ہو مجھے ایک شخص کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر (باجماعت نماز میں شریک ہونے کے لیے) آیا تھا یہاں تک کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا گیا۔

849 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الصَّلَاةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَأِذِنَ لَهُ فَلَمَّا وُلِّيَ دَعَاهُ قَالَ لَهُ "اتَّسَمِعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ" قَالَ نَعَمْ . قَالَ "فَاجِبٌ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میرے ساتھ مجھے (مسجد) لے کر جانے والا کوئی شخص نہیں ہے جو نماز کے لیے مجھے ساتھ لے جایا کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اُس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ اجازت دیں کہ وہ اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی جب وہ مڑ کر واپس جانے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اُس سے دریافت کیا کہ کیا تمہیں اذان کی آواز آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس کا جواب دو (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہوا کرو)۔

850 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْبُهَوَامِ وَالسَّبَاعِ . قَالَ "هَلْ تَسْمَعُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ" . قَالَ نَعَمْ . قَالَ "فَحَتَّى هَلَا" . وَكَمْ يُرَخِّصُ لَهُ .

☆☆ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مدینہ منورہ میں کثیرے کھوڑے اور درندے زیادہ ہوتے ہیں (اس لیے میرے لیے مسجد تک آنا مشکل ہوتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں حتی علی الصلوٰۃ حتی علی الفلاح (یعنی اذان کے کلمات) سنائی دیتے ہیں انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی طرف آیا کرو۔

849- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة، باب یجب التیان المسجد علی من سمع النداء ( الحدیث 255 ) . تحفة الاشراف

(14822) .

850- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب فی التشدید فی ترک الجماعة ( الحدیث 553 ) . تحفة الاشراف (10787) .

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس بات کی اجازت نہیں دی۔

## 51 - باب العُذْرِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کا عذر

851 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَرْقَمَ كَانَ يَوْمَ أَصْحَابِهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ الْغَائِظَ فَلْيَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ".

☆☆ هشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہما اپنے ساتھیوں کی امامت کیا کرتے تھے ایک دن نماز کا وقت ہوا تو وہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے جب واپس آئے تو فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کسی شخص کو قضائے حاجت کی ضرورت محسوس ہو تو نماز سے پہلے وہ اس سے فارغ ہو جائے۔"

852 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَايْتُوا بِالْعِشَاءِ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کے لیے کھانا آجائے اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔"

853 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ -

☆☆ ابوالملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حنین میں موجود تھے وہاں بارش شروع ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ایک شخص نے یہ اعلان کیا کہ تم لوگ اپنی رہائش کی جگہ پر ہی (یعنی جہاں تم نے پڑاؤ کیا ہوا ہے) وہاں نماز ادا کر لو۔

851- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب ابصلي الرجل وهو هافن (الحديث 88) مطولاً . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء إذا أقيمت الصلاة وجد أحدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء (الحديث 142) مطولاً . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في النهي للمحالفن ان يبصلي (الحديث 616) . تحفة الاشراف (5141) .

852- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد أكله في الحال و كراهة الصلاة مع مدافعة الاخيشين (الحديث 64) . وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء إذا حضر العشاء و أقيمت الصلاة فابدؤا بالعشاء (الحديث 353) . وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب إذا حضرت الصلاة و وضع العشاء (الحديث 933) . تحفة الاشراف (1486) .

853- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب الجمعة في اليوم المطير (الحديث 1057) و (الحديث 1059) بمعناه مطولاً . و الحديث عند: أبي داود في الصلاة، باب الجمعة في اليوم المطير (الحديث 1058) . تحفة الاشراف (133) .



## 52 - باب حَدِّ إِذْرَاكِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت کو پانے کی حد کیا ہے؟

854 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ طَخْلَافٍ عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ الْفَهْرِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِثْلَ أَجْرٍ مَنْ حَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر وہ نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور لوگوں کو پاتا ہے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو نماز میں شریک ہونے والوں کی مانند اجر دے گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔"

855 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ الْحَكِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَاسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ."

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے چل کر جائے اور لوگوں کے ساتھ اُسے ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جماعت کے ساتھ ادا کرے یا شاید یہ الفاظ ہیں: مسجد میں ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔"

## 53 - بابِ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ صَلَاةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهِ

باب: آدمی کا تنہا نماز ادا کر لینے کے بعد اسی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا

856 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدَّبِيلِ يُقَالُ لَهُ بَسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ عَنْ

854 - أَخْرَجَهُ ابُو دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ، بَابِ فَمَنْ خَرَجَ بِرَيْدِ الصَّلَاةِ لَسَبَقَ بِهَا (الْحَدِيثُ 564). تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (14281).

855 - أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الطَّهَارَةِ، بَابِ فَضْلِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ (الْحَدِيثُ 13). وَالْحَدِيثُ عِنْدَ: الْبُخَارِيِّ فِي الرِّقَاقِ بَابِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغْرِبْكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغْرِبْكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ. وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا. إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِينَ) (الْحَدِيثُ 6433). تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (9797).

مِخْحَنٍ لَّهِ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَذِّنَ بِالصَّلَاةِ - فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمِخْحَنٌ فِي مَجْلِبِهِ - فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ أَنتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ - لَنْ يَلِيَّ وَلِلَّيْحَى كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّا جِئْنَا فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ "

☆ ☆ حضرت مجنؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی محفل میں موجود تھے نماز کے لیے اذان ہوئی نبی اکرم ﷺ اٹھے (اور نماز ادا کرنے کے لیے) تشریف لے گئے جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو حضرت مجنؓ اسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! لیکن میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لیا کرو اگرچہ تم پہلے ہی اسے ادا کر چکے ہو۔

شرح

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اگر وہ بعد میں اسی نماز کو جماعت کے ساتھ پالیتا ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس نماز کو جماعت کے ساتھ بھی ادا کر لے اور اس کی یہ بعد والی نماز اس کے حق میں نفل بن جائے گی۔

## 54 - بَابِ إِعَادَةِ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلَّى وَحْدَهُ

باب: جو شخص تنہا فجر کی نماز ادا کر چکا ہو اس کا جماعت کے ساتھ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا

857 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ "عَلَىٰ بِهِمَا" قَاتِي بِهِمَا تَرَعَدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ "مَا مَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا" قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا . قَالَ "فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ اتَّيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ" .

☆ ☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں مسجد خیف میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز میں شریک ہوا جب آپ ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو وہاں حاضرین کے پیچھے دو افراد موجود تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لاؤ انہیں آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو وہ دونوں کانپ رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ!

856- انفر دہ النسائی . تحفة الاشراف (11219) .

857- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فيمن صلى في منزله ثم اترك الجماعة يصلي معهم (الحديث 575 و 576) بمعناه . و اخرجه الترمذي في

الصلاة، باب ماجاء في الرجل يصلي وحده ثم يترك الجماعة (الحديث 219) . تحفة الاشراف (11822) .

ہم نے اپنے پڑاؤ کی جگہ پر ہی نماز ادا کر لی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو جب تم اپنے پڑاؤ کی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو پھر تم باجماعت نماز والی مسجد میں آؤ تو تم لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لیا کرو یہ نماز تم دونوں کے لیے نفل بن جائے گی۔

## 55- باب اِعَادَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

باب: نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد اسے باجماعت ادا کرنا

858- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فِجْدِي "كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيَتْ فِي قَوْمٍ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا." قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ "صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَبِلْتَهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ."

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا آپ نے میرے زانو پر ہاتھ مارا (اور پھر فرمایا:) اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ایسے لوگوں کے درمیان باقی رہ جاؤ گے جو نمازوں کو تاخیر سے ادا کیا کریں گے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لو پھر اپنے کام کے لیے چلے جاؤ پھر اگر نماز کے لیے اقامت کہی جائے اور تم مسجد میں موجود ہو تو تم (جماعت کے ساتھ) نماز ادا کر لو۔

## 56- باب سُقُوطِ الصَّلَاةِ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً

باب: جو شخص مسجد میں جماعت کے ساتھ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر لے اس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے

859- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا لَكَ لَا تُصَلِّي قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا تَعَادُ الصَّلَاةَ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ."

☆☆ سلیمان جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلاط میں بیٹھے ہوئے دیکھا لوگ اس وقت کوئی نماز پڑھ رہے تھے میں نے دریافت کیا: اے ابو عبد الرحمن! کیا وجہ ہے کہ آپ نماز نہیں ادا کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نماز ادا کر لی ہے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک ہی دن میں ایک نماز کو دو مرتبہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔

858- تقدم في الامامة، الصلاة مع المة الجور (الحديث 777).

859- اخبره ابو داود في الصلاة، باب فيمن صلى في منزله ثم ادرك الجماعة يصلي معهم (الحديث 579). تحفة الاشراف (7094).

## 57 - باب السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے لیے تیزی سے جانا

860 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا آتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَآتَوْهَا  
تَمَشُّونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَقْضُوا."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم نماز کے لیے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے آؤ تم پر سکون لازم ہے جو حصہ تمہیں مل جائے  
اسے ادا کر لو اور جو گزر چکا ہو اسے بعد میں پورا کر لو۔"

شرح

مسبوق اور لاحق شخص کے احکام

مسئلہ: مسبوق اس شخص کو کہا جاتا ہے جو پہلی رکعت میں امام کے ساتھ شریک نہ ہوا ہو۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: مسبوق کے لیے ایک حکم یہ ہے کہ اگر وہ ایسی رکعت میں شریک ہوا ہے جس میں امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو  
تو اس وقت وہ ثناء نہیں پڑھے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس بارے میں یہ حکم برابر ہے کہ وہ امام کے قریب کھڑا ہوا ہے یا امام سے دور ہے یا امام کی آواز اس تک نہیں آر  
ہی ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ایسا شخص جب بعد میں اپنی نماز قضاء کرنے کے لیے کھڑا ہوگا تو اس وقت ثناء بھی پڑھ لے گا اور اعوذ باللہ بھی پڑھ  
لے گا۔ (قاضی خان، خلاصہ، ظہیر یہ)

مسئلہ: لیکن اگر امام بلند آواز میں قرأت نہ کر رہا ہو تو مقتدی اسی وقت ثناء پڑھ لے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس بارے میں دوسرا حکم یہ ہے کہ مسبوق شخص پہلے امام کے ساتھ نماز ادا کرے گا اس کے بعد جو نماز پہلے گزر چکی  
تھی اسے قضاء کرے گا۔ (محیط نحس)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی گزری ہوئی نماز کو پہلے پڑھ لے اور بعد میں امام کے ساتھ شامل ہو تو بعض فقہاء کے قول کے  
مطابق اس شخص کی نماز فاسد ہوگی اور یہی قول درست ہے۔

مسئلہ: تیسرا حکم یہ ہے کہ تشہد کی مقدار کے بعد امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کو کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔

مسئلہ: ایک حکم یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق اس وقت تک اپنی رہ جانے والی نماز ادا کرنے کے لیے

860- أخرجه مسلم في المساجف و مواضع الصلاة، باب استحباب تبيان الصلاة بوقلر و سكينة و النهي عن تقيتها معيا (المحدث 151).  
و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في المشي الى المسجد (المحدث 329). تحفة الاشراف (13137).

کھڑا نہ ہو جب تک اتنا وقت نہیں گزر جاتا کہ اگر امام پر سجدہ سہولاً لازم ہوتا تو وہ سجدہ سہو کر لیتا۔  
مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ آخری تشہد میں مسبوق امام کی متابعت کرے گا، لیکن تشہد پڑھ لینے کے بعد دعا نہیں مانگے گا۔

مسئلہ: اگر وہ دعا نہیں مانگے گا تو پھر وہ کیا کرے گا، اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ اشہد ان لا اله الا اللہ مقتدی بار بار پڑھتا رہے گا، یہی قول مختار ہے۔ (غیاثیہ)  
مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ اگر مسبوق بھول کر امام کے ساتھ یا امام سے پہلے سلام پھیر دیتا ہے تو اس پر سجدہ سہولاً لازم نہیں ہوگا لیکن اگر وہ امام کے بعد سلام پھیرتا ہے تو سجدہ سہولاً لازم ہوگا۔ (ظہیریہ)  
مسئلہ: لیکن اگر مسبوق جان بوجھ کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیتا ہے یہ سوچ کر کہ اسے امام کے ساتھ سلام پھیر دینا چاہیے اس صورت میں اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: مسبوق شخص کے لیے ایک حکم یہ ہے کہ جو نماز وہ پڑھ رہا ہے قرأت کے حق میں وہ اس کی پہلی نماز ہے اور تشہد کے حق میں وہ اس کی آخری نماز ہے اس لیے اگر وہ مغرب کی تیسری رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہوا بعد میں جب وہ پہلے رہ جانے والی دو رکعات ادا کرے گا تو ان دونوں کے درمیان قعدہ کرے گا اور ان دونوں میں سورہ فاتحہ بھی پڑھے گا اور اس کے ساتھ دوسری سورت بھی پڑھے گا، اگر وہ ان دونوں رکعات میں سے کسی ایک میں قرأت کو ترک کر دیتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ مسبوق شخص جب اپنی نماز ادا کرے گا تو وہ تنہا نماز ادا کرنے والے کی مانند شمار ہو گا البتہ چار احکام میں اس کا حکم منفرد شخص کی مانند نہیں ہوگا۔

مسئلہ: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ وہ کسی کی اقتداء نہیں کر سکتا اور کوئی اس کی اقتداء نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ اگر کوئی ایک مسبوق دوسرے مسبوق کی اقتداء کر لیتا ہے تو اقتداء کرنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، جس کی اقتداء کی گئی ہے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: دوسرا حکم یہ مختلف ہے کہ اگر مسبوق شخص نئے سرے سے نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتا ہے تو اس کی نماز از سر نو شروع ہو جائے گی اور پچھلی نماز منقطع ہو جائے گی، لیکن منفرد کا یہ حکم نہیں ہے۔

مسئلہ: تیسرا اختلاف یہ ہے کہ اگر مسبوق اپنی نماز قضاء کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور مسبوق کے نماز میں شامل ہونے سے پہلے امام پر سہو کے دو سجدے لازم ہو چکے تھے اور نماز کے آخر میں امام نے وہ سجدہ سہو کیا تو مسبوق ان سجدوں میں شریک ہو گا، لیکن تنہا نماز ادا کرنے والا کسی دوسرے کے سہو کی وجہ سے سجدہ سہو نہیں کرتا۔

مسئلہ: چوتھا حکم یہ مختلف ہے کہ مسبوق شخص تشریق کی تکبیریں کہتا ہے جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تنہا نماز ادا کرنے والا شخص تشریق کی تکبیریں نہیں کہتا۔ (فتح القدیر، بحر الرائق)

مسئلہ: مسبوق کے لیے ایک حکم یہ ہے کہ وہ سہو میں امام کی پیروی کرے گا لیکن سلام پھیرنے میں تکبیر کہنے میں اور تلبیہ پڑھنے میں امام کی متابعت نہیں کرے گا، اگر وہ سلام پھیرنے اور تلبیہ پڑھنے میں امام کی متابعت کر لیتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ تکبیر کہنے میں امام کی متابعت کرتا ہے اور اسے یہ پتہ ہے کہ وہ مسبوق ہے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، شخص الائمہ سرخصی اسی بات کے قائل ہیں۔ (ظہیر یہ)

مسئلہ: یہاں تکبیر سے مراد تشریح کی تکبیر کہنا ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اسی حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ اگر امام کو سجدہ تلاوت یاد آ جاتا ہے اور وہ اسے ادا کرنا چاہتا ہے تو اگر مسبوق نے اپنی رکعت کا سجدہ نہیں کیا تھا تو وہ اسے چھوڑ دے گا اور امام کی متابعت کرے گا اور امام کے ساتھ سجدہ تلاوت کرے گا پھر اپنی نماز قضاء کرنے کے لیے کھڑا ہوگا، اگر ایسی صورت میں مقتدی نہیں لوٹتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لاحق اس شخص کو کہا جاتا ہے جو نماز کے آغاز میں امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اس کی باقی نماز فوت ہو جائے، خواہ وہ نیند کی وجہ سے ہو، وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہو، ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے ہو، نماز خوف کا پہلا گروہ بھی لاحق شمار ہوگا۔

مسئلہ: لاحق شخص امام کی اقتداء میں ہوتا ہے اس لیے وہ قرأت نہیں کرے گا، سجدہ سہو نہیں کرے گا۔ (الوجیز از کردری)

مسئلہ: اگر امام سجدہ سہو کرتا ہے تو لاحق اپنی باقی نماز ادا کرنے سے پہلے اس کی متابعت نہیں کر سکے گا جبکہ مسبوق کا حکم اس کے برخلاف ہے۔

مسئلہ: چچہ احکام ایسے ہیں جن میں مسبوق اور لاحق کا حکم مختلف ہے۔

مسئلہ: اگر عورت برابر آ کر کھڑی ہو جائے نماز میں قرأت کرنا، سجدہ سہو میں شامل ہونا، امام کا پہلا قعدہ چھوڑ دینا، سلام کی جگہ امام کا ہنس دینا، امام کا مسافر ہونا اور اس دوران اقامت کی نیت کر لینا، مسبوق کا اپنی نماز میں ایک رکعت میں سجدہ کر لینا۔

### امام اور مقتدی کے درمیان اختلاف سے متعلق چند ذیلی مسائل

مسئلہ: اگر امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہو جائے، مقتدی یہ کہیں کہ آپ نے تین رکعات ادا کی ہیں اور امام یہ کہے کہ میں چار رکعات ادا کر چکا ہوں تو اگر امام کو اپنی بات کا یقین ہو تو وہ اپنی نماز کو نہیں ڈہرائے گا، اگر یقین نہ ہو تو دوبارہ ادا کرے گا۔

مسئلہ: اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو، کچھ کہہ رہے ہوں کہ تین رکعات ادا کی ہیں اور کچھ کہہ رہے ہوں کہ چار رکعات ادا کی ہیں اور امام ان دونوں میں سے کسی ایک فریق کے ساتھ ہو تو جس فریق کے ساتھ امام ہوگا، اس کے قول کو اختیار کیا جائے گا، اگرچہ وہ فریق ایک ہی شخص ہو۔ (غلامہ)

مسئلہ: اگر امام کے ساتھ کوئی بھی شخص نہیں ہے اور امام دوبارہ اس نماز کو ادا کرتا ہے اور وہ سب لوگ دوبارہ اس کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتے ہیں تو ان کی اقتداء صحیح ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر مقتدیوں میں سے ایک شخص کو یقین ہو کہ امام نے تین رکعات ادا کی ہیں اور دوسرے کو یہ یقین ہو کہ امام نے

چار رکعات ادا کی ہیں لیکن باقی سب لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہوں تو امام اور باقی لوگوں پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ (خلاصہ)  
مسئلہ: جس شخص کو نماز پوری ہونے کا یقین ہو اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (محیط)

## 58- باب الإسراع إلى الصلاة من غير سعي

باب: دوڑے بغیر تیزی سے نماز کے لیے جانا

861- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مَنبُودٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَيَتَحَدَّثُ عِنْدَهُمْ حَتَّى يَنْحَدِرَ لِلْمَغْرِبِ . قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِعُ إِلَى الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَيْعِ فَقَالَ "أَفِ لَكَ أَوْ لَكَ" . قَالَ فَكَبَّرَ ذَلِكَ فِي ذُرْعِي فَاسْتَاخَرْتُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُنِي فَقَالَ "مَا لَكَ امْسِ" . فَقُلْتُ أَحَدَّثْتُ حَدَّثًا . قَالَ "مَا ذَاكَ" . "قُلْتُ أَفَلْتِ بِي . قَالَ "لَا وَلَكِنْ هَذَا فَلَانَ بَعَثْتَهُ سَاعِيًا عَلَى بَنِي فُلَانَ فَعَلَّ نَمْرَةً فَنَدَّرَعَ الْآنَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ" .

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی اور بنو عبد الاشہل کے محلے میں تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے واپس آئے۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے لیے تیزی سے آرہے تھے جب ہم بیچ کے (میدان کے) پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم پر افسوس ہے! تم پر افسوس ہے!

تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ بات میرے لیے بڑی پریشانی کا باعث ہوئی، میں کچھ پیچھے ہو گیا، میں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں یہ کلمات ارشاد فرمائے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا؟ چلو نا! میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا؟ میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ تم پر افسوس ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہ الفاظ فلاں شخص کے بارے میں ہیں جسے میں نے بنو فلاں سے وصولی کرنے کے لیے مقرر کیا تھا تو اس نے ایک چادر کی خیانت کی ہے تو اب وہ چادر آگ کی زرہ کے طور پر اسے پہنائی گئی ہے۔

862- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنبُودٌ - رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي رَافِعٍ - عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ . (صحیح)  
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

861- انفرده النسائي، وسياقي في الامامة، الاسراع الى الصلاة، من غير سعي (الحديث 862). تحفة الاشراف (12028).

862- تقدم في الامامة، الاسراع الى الصلاة، من غير سعي (الحديث 861).

## 59 - باب التَّهَجِيرِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز ادا کرنے کے لیے جلدی جانا

863 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمَا . أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّمَا مَثَلُ الْمُتَهَجِّرِ إِلَى الصَّلَاةِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدَى الْبَدَنَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدَى الْبَقْرَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدَى الْكَبْشَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدَى الدَّجَاجَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدَى الْبَيْضَةَ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"نماز کے لیے جلدی جانے والا شخص اس طرح ہے جیسے کوئی شخص اونٹ صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے کوئی گائے صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے کوئی دنبہ صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے کوئی مرغی صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے وہ انڈا صدقہ کرتا ہے۔"

## 60 - باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

باب: اقامت کے وقت نماز ادا کرنا مکروہ ہے

864 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكْرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔"

865 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أُقِيمَتِ

863- انفرديه النسائي . تحفة الاشراف (13473 و 15182) .

864- اخرجہ مسلم في صلاة المسافرين و قصرها ، باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع الموزن (الحديث 63 و 64) . و اخرجہ ابو داؤد في الصلاة ، باب اذا اترك الامام ولم يصل ركعتي الفجر (الحديث 1266) . و اخرجہ الترمذي في الصلاة ، باب ما جاء اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 421) . و اخرجہ النسائي في الامامة ، ما يكره من الصلاة عند الاقامة (الحديث 865) . و اخرجہ ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها ، باب ما جاء في اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 1151) . تحفة الاشراف (14228) .

865- تقديم في الامامة ، ما يكره من الصلاة عند الاقامة (الحديث 864) .



الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ .“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔“

866 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ

أَقِيَمْتُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يَقِيَمُ فَقَالَ ”اتَّصَلِي الصُّبْحَ أَرْبَعًا .“

☆☆ حضرت ابن محسینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں فجر کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو

نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جبکہ مؤذن اس وقت اقامت کہہ رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات پڑھو گے؟

## 61 - باب فِيمَنْ يُصَلِّي رَكَعَتِي الْفَجْرِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

باب: جو شخص فجر کی سنتیں اس وقت ادا کرے جبکہ امام باجماعت نماز شروع کر چکا ہو

867 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ الرَّكَعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ ”يَا فُلَانُ أَيُّهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ .“

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت فجر کی نماز پڑھا رہے تھے

اس شخص نے دو رکعات ادا کیں پھر اس کے بعد باجماعت نماز میں شریک ہوا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے فلاں! تمہاری نماز کون سی والی تھی وہ جو تم نے ہمارے ساتھ ادا کی ہے یا پھر وہ جو تم نے اکیلے ادا کی ہے۔“

## 62 - باب الْمُنْفَرِدِ خَلْفَ الصَّفِّ

باب: صف کے پیچھے کسی شخص کا اکیلے کھڑے ہو کر (باجماعت نماز ادا کرنا)

866 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْإِذَانِ . بَابُ إِذَا أَلْبِثَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ (الْحَدِيثُ 663) بَنُوهُ . وَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِينَ وَ قَصْرَهَا ، بَابُ كِرَاهَةِ الشُّرُوعِ فِي نَالَةِ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ (الْحَدِيثُ 65) بَنُوهُ . وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي الْقَامَةِ الصَّلَاةَ وَ السَّنَةَ فِيهَا ، بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا أَلْبِثَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ (الْحَدِيثُ 1153) بَنُوهُ . تحفة الاشراف (9155) .

867 - أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي صَلَاةِ الْمَسَافِرِينَ وَ قَصْرَهَا ، بَابُ كِرَاهَةِ الشُّرُوعِ فِي نَالَةِ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ (الْحَدِيثُ 67) . وَ أَخْرَجَهُ ابُو دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ ، بَابُ إِذَا ادْرَكَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَصِلْ رَكَعَتِي الْفَجْرِ (الْحَدِيثُ 1265) . وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي الْقَامَةِ الصَّلَاةَ وَ السَّنَةَ فِيهَا ، بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا أَلْبِثَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ (الْحَدِيثُ 1152) . تحفة الاشراف (5319) .

868 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ أَنَا وَبَيْتِي لَنَا خَلْفَهُ وَصَلَّتْ أُمُّ سَلِيمٍ خَلْفَنَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے اور ہمارے ہاں رہنے والے یتیم لڑکے نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی جبکہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے نماز ادا کی۔

869 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُورٌ - يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ - عَنِ ابْنِ مَالِكٍ - وَهُوَ عَمْرُو - عَنِ أَبِي الْجَوَزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ - قَالَ - فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِنَلَا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عِزًّا وَجَلًّا (وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والی ایک خاتون بہت خوبصورت تھیں (آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے مردوں میں سے) بعض افراد اہتمام کے ساتھ اگلی صفوں میں شریک ہوتے تھے تاکہ اس کو دیکھ ہی نہ سکیں جبکہ بعض لوگ اہتمام کے ساتھ پچھلی صف میں شامل ہوتے تھے تاکہ جب وہ سب سے آخر والی صف میں موجود ہوں گے تو جب رکوع میں جائیں گے تو اپنی بغل کے نیچے سے اُسے دیکھ لیں گے تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اور ہم تم میں سے آگے ہونے والوں کے بارے میں بھی علم رکھتے ہیں اور پیچھے رہنے والوں کے بارے میں بھی علم رکھتے ہیں۔“

### 63 - باب الرُّكُوعِ دُونَ الصَّفِّ

باب: صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع میں چلے جانا

870 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ زِيَادِ الْأَعْلَمِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ لَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ" .

868- أخرجه البخاري في الاذان، باب المرأة و حدھا تكون صفًا (الحديث 727) . و باب صلاة النساء خلف الرجال (الحديث 871) . تحفة الاشراف (172) .

869- أخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة الحجر) (الحديث 3122) وأخرجه النسائي في التفسير: سورة الحجر، قوله تعالى: (ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستأخرين) (الحديث 293) وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب الخشوع في الصلاة (الحديث 1046) تحفة الاشراف (5364) .

870- أخرجه البخاري في الاذان، باب اذا ركع دون الصف (الحديث 783) بنحوه و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الرجل يركع دون الصف (الحديث 683 و 684) . تحفة الاشراف (11659) .

☆☆ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ مسجد میں داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت رکوع میں تھے تو وہ صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے (بعد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ (تیری) بارے میں تمہاری حرص میں اضافہ کرے، لیکن تم آئندہ ایسا نہ کرنا۔"

شرح

### فرض میں شامل ہونے کے احکام

مسئلہ: اگر کوئی شخص فجر یا مغرب کی فرض نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور اسی دوران جماعت شروع ہو جاتی ہے تو وہ اس اس ایک رکعت کو توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر دوسری رکعت ادا کر رہا ہو تو اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو اسے بھی توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے گا، لیکن اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو پھر اسے نہیں توڑے گا بلکہ اس نماز کو مکمل کرے گا اور بعد میں امام کے ساتھ شریک نہیں ہوگا کیونکہ صبح کی نماز کے بعد نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے جبکہ مغرب کی نماز میں یہ حکم اس لیے نہیں ہے کیونکہ نیا نفل طاق ہو جائیں گے جو ہو نہیں سکتے ہیں یا پھر وہ چار رکعات پڑھ لے گا اور اس صورت میں امام کی مخالفت ہو جائے گی، کیونکہ امام نے تو تین رکعات ادا کی ہیں۔ (تبیین)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص ایسی صورت حال میں باجماعت نماز مغرب میں شریک ہو جاتا ہے تو وہ چار رکعات پوری کرے گا، کیونکہ اس طرح سنت کی موافقت ہو جائے گی اور سنت کی موافقت امام کی موافقت سے زیادہ ضروری ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اس طرح کی صورت حال میں اگر وہ شخص امام کے ساتھ سلام بھی پھیر لیتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اب اس پر چار رکعات قضاء کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ: جو شخص ظہر کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور اسی دوران جماعت کھڑی ہو جائے تو وہ ایک رکعت اور پڑھ کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے، لیکن اگر اس نے پہلی رکعت میں سجدہ نہیں کیا تھا تو اس کو توڑ کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے، یہی صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہاں جماعت قائم ہونے سے مراد امام کا نماز شروع کرنا ہے، مؤذن کا اقامت کہنا نہیں ہے۔

مسئلہ: جو شخص ظہر کی ایک رکعت امام کے ساتھ ادا کرتا ہے، تمام فقہاء کے نزدیک اس شخص نے ظہر کی نماز باجماعت ادا نہیں کی، تاہم تمام فقہاء کے نزدیک وہ جماعت کی فضیلت کو پالے گا اور اگر کوئی شخص تین رکعات امام کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس پر اتفاق ہے، اس نے ظہر کی نماز امام کے ساتھ ادا کی۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کرتا ہے اور اس دوران فرض کی جماعت کھڑی ہو جاتی ہے تو جو دو گانہ پڑھ رہا تھا، اسے مکمل کر لے، اس میں اضافہ نہ کرے۔ (میطہ سخی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ظہر یا جمعہ کی سنتیں ادا کر رہا تھا اور ظہر کی جماعت کھڑی ہو گئی یا جمعے کا خطبہ شروع ہو گیا تو دو رکعات ادا

کرنے کے بعد نماز کو ختم کر دے یہ قول امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ وہ اُس نماز کو پورا کرنے گا۔ (ہدایہ) یہی قول صحیح ہے۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: یہی صحیح ہے۔ (سراج الوہاب)

### فجر کی سنتیں اور نماز باجماعت کا حکم

مسئلہ: جو شخص امام کو فجر کی باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے پائے اور اُس شخص نے ابھی فجر کی سنتیں ادا نہ کی ہوں تو اگر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ ایک رکعت فوت ہو جائے گی اور دوسری رکعت امام کے ساتھ مل جائے گی تو وہ جماعت سے ذرا ہٹ کر فجر کی دو سنتیں ادا کرنے کے بعد نماز باجماعت میں شریک ہو لیکن اگر اُسے امام کی اقتداء میں دونوں رکعات کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ پھر سنتیں نہیں پڑھے گا اور امام کے ساتھ شریک ہو جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ اگر اُس شخص کو قعدہ میں شامل ہونے کی توقع ہو تو وہ سنتیں پڑھے، کیونکہ ان دونوں حضرات کے نزدیک تشہد میں شامل ہونا رکعت میں شامل ہونے کے برابر ہے۔ (کفایہ)

مسئلہ: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور اذان ہو چکی ہو تو وہ اب نماز پڑھے بغیر مسجد سے باہر نہ جائے، اگر جاتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ ہوگا، لیکن اگر وہ خود کسی دوسری مسجد کا مؤذن یا امام ہے اور اُس کے وہاں موجود نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی ہوگی تو اس وجہ سے مسجد سے باہر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: یہ حکم بھی اُس شخص کے لیے ہے جس نے ابھی وہ نماز ادا نہ کی ہو، اگر وہ شخص پہلے ہی اُس نماز کو ادا کر چکا ہو تو عشاء اور ظہر کی نماز میں جب تک مؤذن اقامت نہیں کہتا، اُس سے پہلے مسجد سے باہر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر مؤذن اقامت کہہ دیتا ہے تو اب مسجد سے باہر نہیں جائے گا اور نفل کی نیت کے ساتھ ان نمازوں میں شامل ہو جائے گا جبکہ عصر مغرب اور فجر کی نمازوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ مسجد سے باہر چلا جائے گا۔

اگر وہ مسجد میں رہتا ہے اور جماعت کے ساتھ شریک نہیں ہوتا تو یہ مکروہ ہوگا۔ (محیط سرخی)

### امام کو رکوع کی حالت میں پانا

مسئلہ: اگر کوئی شخص امام کو رکوع کی حالت میں پاتا ہے اور ابھی یہ تکبیر کہہ کر کھڑا ہی ہوا تھا کہ اسی دوران امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو اس شخص کو وہ رکعت نہیں ملی۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے اور امام اُس وقت رکوع کی حالت میں ہوتا ہے تو ہمارے بعض مشائخ نے کہا ہے کہ اُس شخص کو چاہیے کہ وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور پھر چلتا ہوا صف میں آ کر شامل ہو جائے، تاکہ اُس کی ایک رکعت فوت نہ ہو، ہمارے نزدیک اگر کوئی شخص مسلسل تین قدم ایک ساتھ چلتا ہے تو اُس کی نماز باطل ہو جائے گی ورنہ مکروہ ہوگی، تاہم اکثر مشائخ کا قول یہ ہے کہ وہ تکبیر نہیں کہے گا تاکہ اُسے نماز کے دوران چلنا نہ پڑے۔

مسئلہ: تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص امام کو قیام کی حالت میں پالے اور اسی دوران تکبیر کہہ دے، پھر امام رکوع میں چلا جائے لیکن وہ شخص امام کے ساتھ رکوع نہ کرے اور امام کے رکوع کر لینے کے بعد وہ شخص رکوع میں جائے تو اس شخص کو وہ رکعت مل جائے گی اسی طرح تمام فقہاء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص قومہ میں امام کے ساتھ شامل ہوتا تو اسے وہ رکعت نہیں ملے گی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: جب کوئی شخص امام کو رکوع میں پالے تو وہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریر یہ کہے، اگر اسے یہ گمان ہو کہ وہ رکوع میں شامل ہو سکتا ہے تو پہلے ثناء بھی پڑھ لے اور اگر عید کی نماز ہو تو اس میں پہلے تکبیریں بھی کہے لیکن اگر اسے یہ اندیشہ ہو کہ رکوع فوت ہو جائے گا تو رکوع میں چلا جائے اور رکوع کے درمیان ہی عید کی تکبیریں کہہ دے۔ (کانی)

مسئلہ: جب کوئی شخص کسی مسجد میں داخل ہوتا ہے اور وہاں نماز ہو چکی ہو تو اگر نماز کا وقت باقی ہو تو فرض سے پہلے جتنے چاہے نوافل ادا کر لے اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر وقت تنگ ہے تو فرض سے پہلے کوئی نفل ادا نہیں کرے گا، صرف ظہر اور فجر کی سنتیں ادا کرے گا۔ اولیٰ یہ ہے کہ ان سنتوں کو کسی صورت میں بھی نہ چھوڑا جائے، خواہ فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کی ہو یا ادا نہ کی ہو، لیکن اگر فرض کا وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پھر انہیں چھوڑ دے گا۔ (کفایہ)

.....

871- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ "يَا فُلَانُ لَا تَحْسِنُ صَلَاتَكَ إِلَّا يَنْظُرَ الْمُصَلِّي كَيْفَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي أَبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَبْصِرُ بَيْنَ يَدَيَّ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم اپنی نماز کو بہتر نہیں کرنا چاہو گے نمازی کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ نماز کس طرح ادا کر رہا ہے، کیونکہ میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں، جس طرح میں اپنے آگے دیکھتا ہوں۔

## 64 - باب الصلاة بعد الظهر

باب: ظہر کے بعد (سنت یا نفل) نماز ادا کرنا

872- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكَعَتَيْنِ

871- أخرجه مسلم في الصلاة، باب الأمر بتحصين الصلاة وتمامها والخشوع فيها (الحديث 108). تحفة الاشراف (14334).

872- أخرجه البخاري في الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة و قبلها (الحديث 937). واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب تفرغ ابواب التطوع

وركعات السنة (الحديث 1252). والحديث عند: مسلم في الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (الحديث 71). والنسائي في الجمعة، صلاة

الامام بعد الجمعة (الحديث 1426)، وفي الجمعة من الكبرى، الصلاة بعد الجمعة (الحديث 87) تحفة الاشراف (8343).

وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے اور اس کے بعد بھی دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد دو رکعات (سنت) اپنے گھر میں ادا کرتے تھے جبکہ عشاء کے بعد دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد مسجد میں کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے جاتے (اور اپنے گھر میں) دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔

## 65 - باب الصلاة قبل العصر وذكر اختلاف الناقلين عن أبي إسحاق في ذلك

باب: عصر سے پہلے (سنت) نماز ادا کرنا

ابو اسحاق کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں نقل کرنے والوں میں اختلاف کا تذکرہ

873 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّكُمْ يُطِيقُ ذَلِكَ قُلْنَا إِنْ لَمْ نُنْطِقْهُ سَمِعْنَا . قَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا نَتْنِينَ وَيُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَقْضِي بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِتَسْلِيمٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقْرَبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ .

☆☆ عاصم بن ضمروہ بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم اس کی طاقت تو نہیں رکھتے، لیکن ہم اس کے بارے میں سن تو سکتے ہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب سورج اس طرف سے یوں ہوتا تھا جیسے عصر کے وقت اس طرف یوں ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت دو رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر جب سورج اس طرف سے یوں ہوتا تھا جو ظہر کے وقت اس طرف یوں ہوتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چار رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور ان کے درمیان میں ایک مرتبہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے وہ سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقرب فرشتوں انبیاء کرام اور ان کی پیروی کرنے والے اہل ایمان اور مسلمانوں پر بھیجا کرتے تھے۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ جب سورج

873- أخرجه الترمذي في الصلاة، باب كيف كان تطوع النبي صلى الله عليه وسلم بالنهار (الحدیث 598 و 599) وأخرجه النسائي في

الإمامة، الصلاة قبل العصر و ذكر اختلاف الناقلين عن أبي إسحاق في ذلك (الحدیث 874) بنحوه مختصراً . وأخرجه ابن ماجه في إقامة

الصلاة، باب ما جاء فيما يستحب من التطوع بالنهار (الحدیث 1161) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (10137) .

مشرق کی سمت میں اتنا ہوتا تھا، جتنا عصر کے وقت مغرب کی سمت میں ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی، نبی اکرم ﷺ چاشت کے وقت دو رکعات نماز ادا کیا کرتے تھے اور زوال سے کچھ پہلے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ اس نماز کا نام ”نماز اوائین“ تھا۔

یہاں فرشتوں پر سلام بھیجنے سے مراد شہد پڑھنا ہے جیسا کہ اسحاق بن ابراہیم نے یہ بات نقل کی ہے۔

874 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حِينَ تَزِيغُ الشَّمْسُ رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْعَلُ التَّسْلِيمَ فِي الْآخِرَةِ .

☆☆ عاصم بن ضمیرہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی دن کی نماز کے

بارے میں دریافت کیا، جو آپ ﷺ فرض سے پہلے ادا کرتے تھے، تو انہوں نے فرمایا: کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ سورج بلند ہو جانے کے بعد دو رکعات نماز ادا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ نصف النہار سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے، ان کے آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔



## 11 - کتاب الإفیتاح

(نماز کے) آغاز (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”(نماز کے) آغاز (کے بارے میں روایات)“ میں 89 تراجم ابواب اور 152 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 91 ہوگی۔

### 1 - باب الْعَمَلِ فِي افْتِتاحِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے آغاز کا طریقہ

875 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ ح وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ الزُّهْرِيُّ - قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ.." فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.." وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ نماز کے آغاز میں جب آپ نے تکبیر کہی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا، اُس وقت جب آپ نے تکبیر کہی تھی اور انہیں دونوں کندھوں کے برابر لے آئے، جب آپ نے رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہی تو پھر آپ نے ایسا ہی کیا، پھر آپ نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو پھر ایسا ہی کیا، پھر آپ نے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھا پھر جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے ایسا نہیں کیا اور نہ ہی اس وقت ایسا کیا جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تھا۔

شرح

نماز کے آغاز میں تکبیر تحریرہ کہنا امام ابوحنیفہ کے نزدیک شرط ہے جبکہ امام مالک، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کے نزدیک یہ نماز



کارکن ہے۔

جمہور فقہاء نے اسے واجب قرار دیا ہے جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ سنت ہے۔  
امام مالک سے یہ روایت نقل کی گئی ہے اگر کوئی مقتدی بکبیر تحریمہ کہنا بھول جاتا ہے تو جب وہ رکوع میں جانے کے لئے بکبیر کہے گا تو یہ بکبیر اس کے لئے بکبیر تحریمہ کی جگہ کفایت کر جائے گی۔  
فقہائے حنابلہ اور مالکیہ کے نزدیک نماز کے آغاز میں صرف ”اللہ اکبر“ کہا جاسکتا ہے۔  
امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں ”اللہ الاکبر“ بھی کہا جاسکتا ہے۔  
اس بارے میں امام ابوحنیفہ کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی ایسے اسم کے ساتھ نماز کا آغاز کیا جاسکتا ہے جو تعظیم پر مشتمل ہو جیسے اللہ عظیم، اللہ کبیر، اللہ جلیل۔

### نماز کی شرائط کے احکام

مسئلہ: نماز کی شرائط ہمارے نزدیک سات ہیں:  
احداث سے پاک ہونا، انجاس سے پاک ہونا، ستر عورت ہونا، قبلہ کی طرف رخ ہونا، (نماز کا) وقت ہونا، نیت کرنا، بکبیر تحریمہ کہنا۔ (زاہدی)

### ظہارت اور ستر عورت کے احکام

مسئلہ: نمازی کے جسم، لباس اور نماز ادا کرنے کی جگہ کا نجاست سے پاک ہونا واجب ہے۔ (زاہدی)  
مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہے جب اتنی نجاست لگی ہوئی ہو کہ نماز کے لیے مانع ہو اور اس نجاست کو دور کرنے میں اس نجاست سے بڑھ کر کوئی خرابی موجود نہ ہو یہاں تک کہ اگر اس طرح کی صورت حال درپیش ہو جائے کہ لوگوں کے سامنے ستر کھولے بغیر اس نجاست کو دور نہیں کیا جاسکتا تو اس نجاست کے ہمراہ ہی نماز ادا کر لی جائے گی ایسی صورت میں اگر کوئی شخص نجاست دور کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے ستر کھول لیتا ہے تو فاسق ہوگا۔ (بحر الرائق)  
مسئلہ: نجاست میں جسم کے ظاہری حصے کا اعتبار کیا جائے گا اس لیے اگر کوئی شخص آنکھوں میں کوئی نجس سرمہ لگا لیتا ہے تو اب اس کے لیے آنکھوں کا دھونا واجب نہیں ہوگا۔ (سراج الوہاج)  
مسئلہ: اگر غلیظ نجاست درہم کی مقدار سے زیادہ ہو تو اسے دھونا فرض ہے اور ایسی نجاست کے ہمراہ نماز ادا کرنا باطل ہے لیکن اگر وہ درہم کی مقدار کے برابر ہو تو اسے دھونا واجب ہوگا اس کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہوگا اور اگر وہ درہم کی مقدار سے کم ہو تو اسے دھونا سنت ہوگا۔  
مسئلہ: اگر خفیف نجاست ہو اور زیادہ نہ تو یہ نماز کے جواز میں رکاوٹ نہیں بنتی ہے۔ (مضمرات)

## ستر کے احکام

مسئلہ: نماز کے صحیح ہونے کے لیے ستر کو ڈھانچنا شرط ہے اگر آدمی اس پر قدرت رکھتا ہو۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: مرد کا ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک ہے۔

مسئلہ: ہمارے تینوں آئمہ کے نزدیک مرد کی ناف ستر میں شامل نہیں ہوگی اور تمام فقہاء کے نزدیک گھٹنے ستر میں شامل

ہوں گے۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: آزاد عورت کے چہرے، دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے علاوہ پورا جسم ستر ہے یہ بات متون میں تحریر ہے

عورت کے سر کے بال ستر شمار ہوں گے جو بال لکھے ہوئے ہوتے ہیں ان کے بارے میں دو روایات ہیں صحیح قول کے مطابق وہ

بھی ستر میں شمار ہوں گے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کنیز کا ستر وہی ہے جو مرد کا ستر ہوتا ہے البتہ اس کا پیٹ اور اس کی پیٹھ بھی ستر میں شامل ہوں گے۔

مسئلہ: کنیز کے حکم میں کنیزوں کی تمام اقسام شامل ہوں گی جن میں ام ولد مدبرہ مکاتبہ وغیرہ شامل ہیں۔ (تبین)

مسئلہ: جوڑکی قریب البلوغ ہو اگر وہ سر پر کوئی چیز لیے بغیر نماز پڑھے تو استحسان کے پیش نظر اس کی نماز درست قرار دی

جائے گی۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: نماز پڑھتے ہوئے اپنے ستر کو دوسروں سے چھپانا بالاتفاق فرض ہے البتہ اپنے آپ سے چھپانا اکثر مشائخ کے

ز نزدیک فرض نہیں ہے اس لیے اگر کوئی شخص صرف قمیص پہن کر نماز ادا کر لیتا ہے تہبند یا شلوار نہیں پہنتا اور وہ قمیص ایسی ہو کہ

گریبان میں دیکھنے سے ستر نظر نہ آتا ہو تو اکثر مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی اگر کوئی شخص اندھیری جگہ پر برہنہ ہو کر

نماز ادا کرتا ہے اور اس کے پاس کپڑا بھی موجود ہو تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: ایسے باریک کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنا جس میں سے بدن نظر آتا ہو ایسی نماز جائز نہیں ہوگی۔ (تبین)

## قابل ستر حصے کا کھل جانا

مسئلہ: قابل ستر حصے میں سے اگر تھوڑا سا حصہ کھول جائے تو وہ معاف ہے کیونکہ اگر معاف نہ کیا جائے تو اس میں حرج

پایا جائے گا، لیکن اگر زیادہ حصہ کھل جائے تو پھر وہ معاف نہیں ہوگا کیونکہ اس میں حرج بھی نہیں ہوگا اور تھوڑے حصے سے مراد

چوتھائی حصے یا اس سے کم حصے کا کھل جانا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی شخص کا نماز کے دوران ستر کھل جاتا ہے اور وہ کسی توقف کے بغیر اسی وقت چھپا لیتا ہے تو اس بات پر اتفاق

ہے کہ اس کی نماز جائز ہوگی، لیکن اگر کوئی شخص کھلے ہوئے ستر کے ساتھ ایک رکن ادا کر لیتا ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس

کی نماز فاسد ہو جائے گی اسی طرح اگر وہ شخص کھلے ہوئے ستر کے ساتھ اتنی دیر ٹھہرا رہتا ہے جتنی دیر میں کوئی رکن ادا ہوتا ہے تو

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی البتہ اس مسئلے کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی تصریح منقول نہیں ہے۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالکارم)

مسئلہ: کوئی کینیز اوڑھنی (یعنی سر کی چادر) کے بغیر نماز ادا کر رہی تھی اور نماز کے دوران ہی وہ آزاد ہو گئی تو اگر وہ اسی وقت تھوڑے عمل کے ذریعے سر پر چادر نہیں لیتی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیطِ سرخسی)

مسئلہ: تھوڑے عمل سے مراد یہ ہے کہ ایک ہاتھ کے ذریعے وہ عمل کیا جائے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: جس شخص کو جسم ڈھانپنے کے لیے کوئی کپڑا نہیں ملتا، وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اور اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرے گا، اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو رکوع اور سجدہ کرے گا، تاہم پہلا طریقہ افضل ہے۔ (کانی)

مسئلہ: اس بارے میں دن اور رات، گھر اور جنگل سب کا حکم برابر ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اسی طرح کسی شخص کے پاس کپڑا موجود نہیں تھا اور اس کے پاس کوئی ایسا شخص موجود تھا، جس کے پاس لباس ہو تو وہ برہنہ نماز ادا کرے گا اور اگر کسی کو نماز کے درمیان کپڑا مل جاتا ہے تو وہ از سر نو نماز ادا کرے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کپڑا ملنے کی امید ہو تو نماز کو اس وقت تک مؤخر کر دے گا جب تک اس کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو، یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے اگر کسی شخص کو نماز ادا کرنے کے لیے پاک جگہ نہیں ملتی، لیکن پاک جگہ ملنے کی امید ہو تو وہ اتنی دیر تک مؤخر کرے گا کہ نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (قدیہ)

مسئلہ: اگر مرد ریشمی کپڑا پہن کر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز جائز نہیں ہوگی، البتہ اگر اس ریشمی کپڑے کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہ ہو تو پھر برہنہ پڑھنے کی بجائے وہی کپڑا پہن کر نماز پڑھ لی جائے گی۔ (فتح القدر)

مسئلہ: مرد کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ تین کپڑے پہن کر نماز ادا کرے، ازار (یعنی تہبند، شلوار یا پاجامہ)، قمیص، عمامہ، البتہ اگر مرد ایک ہی کپڑے کے ذریعے پورا جسم ڈھانپ کر نماز پڑھ لیتا ہے تو کسی کراہت کے بغیر جائز ہوگا، اسی طرح اگر صرف ازار (یعنی پاجامہ، شلوار یا تہبند) پہن کر پڑھ لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہوگا، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔

مسئلہ: عورت کے لیے بھی یہ بات مستحب ہے کہ وہ تین کپڑے پہن کر نماز ادا کرے، قمیص، ازار (یعنی شلوار، پاجامہ یا تہبند) اور سر پر لینے والی چادر۔ (خلاصہ)

ستر ڈھانپنے والے کپڑے کے پاک ہونے کے احکام

مسئلہ: اگر کسی شخص کو کوئی ایسا کپڑا ملتا ہے جس کا چوتھائی حصہ پاک تھا اور پھر وہ برہنہ ہو کر نماز ادا کر لیتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا، لیکن اگر ایسی صورت حال ہو کہ کپڑا چوتھائی حصے سے کم پاک تھا یا پورے کا پورا نجس تھا تو اب آدمی کو اختیار ہوگا، اگر وہ چاہے تو بیٹھ کر برہنہ ہو کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کر لے یا اس کپڑے کو پہن کر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز ادا کر لے اور یہی افضل ہے۔ (کانی)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی کو مردار جانور کی کھال ملتی ہے، جس کی دباغت نہیں ہوئی تھی اور اس کھال کے علاوہ ستر ڈھانپنے کے لیے اور کوئی بھی چیز نہیں ہے تو اس کھال کے ذریعے ستر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہوگا اور اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔

(سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر دو مختلف قسم کے کپڑے مل جاتے ہیں جن میں سے ہر ایک میں درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست لگی ہوئی ہے تو بہتر یہ ہے کہ وہ کپڑا پہن کر نماز ادا کر لے جس میں دونوں میں سے کم نجاست لگی ہوئی ہو۔ (غلامہ)

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جب کوئی شخص دو مختلف طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے اور وہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تو پھر آدمی کو اختیار ہے کہ ان میں سے کسی بھی ایک کو اختیار کر لے لیکن اگر ان دونوں میں کچھ اختلاف ہو تو آسان کو اختیار کرنا چاہیے۔ (عمر اراق)

مسئلہ: اگر کسی شخص کے کپڑے پر غلیظ نجاست درہم کی مقدار سے زیادہ لگی ہوئی تھی اور اسے یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کب لگی تھی؟ تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ سابقہ کسی بھی نماز کا اعادہ نہیں کرے گا یہی قول صحیح ہے۔ (محیط سرخسی جوہرہ نیرہ)

### قبلہ کی طرف رخ کرنا

مسئلہ: فرض اور نفل نماز سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ قبلہ کی طرف رخ کیے بغیر ادا نہیں کیے جاسکتے۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مکہ میں رہنے والے شخص کا عین خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا لازم ہے۔ (قاضی خان)

اس میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ نماز ادا کرنے والے شخص اور خانہ کعبہ کے درمیان کوئی دیوار حائل ہے یا نہیں ہے۔ (تیمین)

مسئلہ: یہاں تک کہ مکہ میں رہنے والا کوئی شخص اگر اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو وہ اس طرح ادا کرے گا کہ اگر درمیان میں سے دیواروں اور رکاوٹوں کو ہٹا دیا جائے تو خانہ کعبہ کا کوئی نہ کوئی جُز اس کے منہ کے عین سامنے ہونا چاہیے۔ (کافی)

مسئلہ: تاہم اگر کوئی شخص حطیم کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے تو نماز جائز نہیں ہوگی۔ (محیط)

### جہت قبلہ کا حکم

مسئلہ: جو شخص مکہ سے باہر رہتا ہو تو اس کا قبلہ خانہ کعبہ کی جہت ہوگی اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (تیمین)

مسئلہ: خانہ کعبہ کی جہت مختلف شہروں میں بنی ہوئی محرابوں کے ذریعے پتہ چل سکتی ہے جو صحابہ کرام اور تابعین نے بنوائی تھیں اس لیے ہم پر ان کی پیروی کرنا واجب ہے اگر کسی بستی میں ایسی کوئی عمارت نہ ہو تو وہاں کے لوگوں سے سمت قبلہ معلوم کی جائے گی جبکہ دریاؤں اور جنگلات (یعنی ویرانوں) میں ستاروں کی مدد سے قبلہ کی سمت معلوم کی جائے گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: (مکہ کے باہر کے علاقوں کے رہنے والوں کے لیے) خانہ کعبہ کی جہت کی طرف منہ کرنے کا اعتبار ہوگا عمارت کا اعتبار نہیں ہوگا۔

مسئلہ: (اسی اصول کی بنیاد پر یہ کہا جاتا ہے کہ) گہرے کنویں، پہاڑ پڑاؤ نچے ٹیلے پر اور خانہ کعبہ کی جہت پر نماز ادا کرنا جائز ہے کیونکہ خانہ کعبہ کے عین اوپر ساتویں آسمان تک اور عین نیچے ساتویں زمین تک جہت قبلہ شمار ہوگی۔ (مضرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر یا اس کی جہت پر نماز ادا کرتا ہے وہ جس طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھے گا نماز جائز ہوگی اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کی دیوار پر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اب اس کا رخ قبلہ کی جہت کی طرف ہونا چاہیے ورنہ نماز جائز

نہیں ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی بیمار صاحب فراش ہے اور قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا اور اس کے پاس کوئی ایسا شخص بھی موجود نہیں ہے جو اس کا رخ قبلہ کی طرف کر دے تو وہ جدھر جی چاہے اُدھر منہ کر کے نماز ادا کر لے (بلکہ جدھر آسانی ہو اُدھر منہ کر کے نماز ادا کر لے)۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اسی طرح منہ پھیرنے والا شخص موجود ہے لیکن منہ پھیرنے کے نتیجے میں بیمار کو نقصان ہوگا تو بھی یہی حکم ہوگا۔

(ظہیر یہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کو قبلہ کی طرف رخ کرنے میں کسی قسم کے نقصان کا خوف ہو تو جس جہت کی طرف بھی منہ کر کے وہ نماز ادا کر سکتا ہو اسی طرف منہ کر کے نماز ادا کر لے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: خواہ یہ اندیشہ دشمن کا خوف ہو کسی درندے کا ہو یا چور کا ہو اسی طرح اگر کوئی شخص دریا میں لکڑی پر تیر رہا ہو اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر قبلہ کی طرف رخ کیا تو ڈوب جائے گا تو بھی یہی حکم ہے۔ (تہمین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عذر کے ساتھ کوئی فرض نماز یا عذر کے بغیر نفل نماز سواری پر بیٹھ کر ادا کر رہا ہو تو اس کے لیے یہ جائز ہے کہ سواری کا رخ جس بھی سمت میں ہو اُدھر ہی منہ کر کے نماز ادا کر لے۔ (مدیۃ المصلیٰ)

مسئلہ: کشتی میں نماز ادا کرنے والے شخص کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ فرض یا نفل نماز قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا کر لے گا کشتی میں یہ حکم نہیں ہے کہ اس کا رخ جس سمت میں بھی ہے اُدھر ہی منہ کر کے نماز ادا کر لی جائے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کشتی گھوم جاتی ہے اور وہ شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کشتی کے گھومنے کے ساتھ ہی وہ نماز کے دوران ہی وہ قبلہ کی طرف منہ کر لے گا۔ (شرح مدیۃ المصلیٰ از ابن امیر الحاج)

سمت قبلہ مشتبہ ہونا

مسئلہ: اگر قبلہ کے بارے میں شبہ ہو جاتا ہے اور کوئی ایسا شخص سامنے موجود نہیں جس سے اس کے بارے میں پوچھا جا سکے تو خود اندازہ لگا کر قبلہ مقرر کر کے اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی جائے گی۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر نماز ادا کر لینے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس کا گمان غلط تھا تو اب وہ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کرے گا لیکن اگر نماز کے دوران پتہ چل جاتا ہے تو پھر وہ نماز کے دوران ہی قبلہ کی طرف منہ کر لے گا اور باقی نماز قبلہ کی طرف منہ کر کے ادا کرے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی ایسا شخص ساتھ موجود ہو جس سے قبلہ کے بارے میں پتہ کیا جاسکتا ہو تو اب اپنے اندازے کے ساتھ کسی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (تہمین)

مسئلہ: اس طرح کی صورت حال میں اگر اس شخص سے پوچھے بغیر اپنے اندازے کے ساتھ نماز ادا کر لی تو اگر قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا کی تھی تو نماز درست ہوگی اور اگر قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا نہیں کی تھی تو نماز درست نہیں ہوگی۔ (مدیۃ المصلیٰ شرح طحاوی)

مسئلہ: کسی شخص کے پاس ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر ابتدا و آخر میں اسے پکارا جائے تو وہ شخص یہ بات سن لے۔ (جوہر و تیسروں)  
 مسئلہ: اگر کوئی شخص ویرانے میں ستر کر رہا تھا اسے قبلہ کی سمت کے بارے میں شبہ ہو گیا تو وہ آدمیوں نے اسے اطلاع دی  
 کہ قبلہ فلان طرف ہے تو اگر وہ دونوں بھی مسافر ہوں تو پھر ان کے قول پر توجہ نہیں دی جائے گی، لیکن اگر وہ اس جگہ کے رہنے  
 والے ہوں تو اگر ان کا قول ماننے بغیر نماز ادا کر لی تو یہ درست نہیں ہوگا۔ (غلام)

مسئلہ: ایک شخص نے اپنے اندازے کے ذریعے ایک سمت کو قبلہ تصور کیا، لیکن بعد میں دوسری سمت کی طرف رخ کر کے  
 نماز ادا کر لی تو اب اس پر لازم ہوگا کہ وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے اگرچہ دوسری طرف ادا کی جانے والی نماز قبلہ کی طرف رخ  
 کر کے ہی ادا کی گئی ہو۔ (منیہ المصلیٰ)

مسئلہ: اسی طرح کی صورت حال میں کسی شخص نے کسی ایک سمت میں رخ کر کے نماز ادا کرنا شروع کی نماز کے دوران  
 اسے شک ہو گیا کہ شاید قبلہ اس طرف نہیں ہے تو وہ اسی طرح نماز ادا کرتا رہے گا، لیکن جب اسے یقین ہو جائے کہ قبلہ اس  
 طرف نہیں ہے تو پھر وہ دوبارہ نماز ادا کرے گا، ایک شخص ویرانے میں قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہا تھا اس کے پیچھے آ کر  
 ایک دوسرے شخص نے اندازہ لگائے بغیر محض لام کی اقتداء میں اسی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی تو اگر امام نے قبلہ کی طرف  
 رخ کر کے ہی نماز ادا کی تھی تو دونوں کی نماز ہو جائے گی ورنہ امام کی نماز ہوگی اور مقتدی کی نہ ہوگی۔ (غلام)

### نیت کے احکام

مسئلہ: نیت سے مراد نماز میں داخل ہونے کا ارادہ ہے اور اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ انسان کے ذہن میں یہ بات ہو  
 کہ وہ کون سی نماز ادا کر رہا ہے اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ اگر اس سے پوچھا جائے کہ تم کون سی نماز پڑھنے گئے ہو؟ تو وہ سوچے  
 سمجھے بغیر فوراً جواب دیدے، اگر وہ تامل کیے بغیر جواب نہیں دے سکتا تو نماز جائز نہیں ہوگی اس بارے میں زبان سے الفاظ ادا  
 کرنے کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص زبان کے ساتھ الفاظ استعمال کر لیتا ہے اور وہ دل کے ارادے کے ساتھ اکٹھے ہو  
 جائیں تو بہتر ہے۔ (کافی)

مسئلہ: لیکن جس شخص کا ذہن منتشر ہو اس کے لیے زبان سے کہنا کافی ہوگا۔ (زہوی)

مسئلہ: نقل سنت اور تراویح کے لیے محض نیت کر لینا کافی ہے۔ (تیمیہ)

مسئلہ: نماز تراویح ادا کرتے وقت تراویح یا اس وقت کی سنت یا رات کے فوائض کی نیت کرے۔ (منیہ المصلیٰ)

مسئلہ: سنت ادا کرتے ہوئے احتیاط یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کرنے کی نیت کرے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ فرض اور واجب نماز صرف نماز کی نیت کرنے سے جائز نہیں ہوتی ہیں۔ (غیاثیہ)

مسئلہ: اس کے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ وہ آج کے دن کی ہی طہریا آج کے دن کی ہی عصر یا اس وقت کی فرض نماز

ادا کر رہا ہے۔

مسئلہ: نماز جنازہ میں یہ نیت کی جائے گی کہ نماز اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور دعا اس میت کے لیے ہے۔

مسئلہ: عید کی نماز میں نماز عید کی اور وتر کی نماز میں وتر کی نماز کی نیت کی جائے گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: وتر کی نماز میں یہ نیت نہیں کی جائے گی کہ یہ واجب ہے کیونکہ اس کے وجوب میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اس طرح نذر کی نماز ادا کرتے ہوئے اور طواف کے بعد کی دو رکعات ادا کرتے ہوئے تعیین شرط ہے۔ (بجرائق)

مسئلہ: رکعات کی تعداد کی نیت شرط نہیں ہے۔ (شرح الوقیہ)

مسئلہ: اس لیے اگر کوئی شخص پانچ رکعات کی نیت کرتا ہے اور چار رکعات کے بعد بیٹھ جاتا ہے تو یہ جائز ہوگا اور پانچویں

رکعت کی نیت لغو شمار ہوگی۔ (شرح مدیۃ المصلیٰ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: نیت کرتے وقت کعبہ کی طرف رخ کرنا شرط نہیں ہے یہی قول صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: قضاء نماز ادا کرتے وقت بھی تعیین شرط ہے۔ (بخ القدر)

مسئلہ: ذل میں ظہر کی نیت کی تھی اور زبان سے عصر نکل گیا تو یہ جائز ہوگا۔ (فتیہ)

مسئلہ: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کو تین چیزوں کی نیت ضرور کرنی چاہیے ایک یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھ رہا ہے

دوسرا اس بات کا تعیین کر لے کہ وہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے؟ اور تیسرا قبلہ کی طرف رخ کرنے کی نیت کر لے تاکہ سب کے

نزدیک نماز جائز ہو جائے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: امام کی نیت بھی وہی ہوگی جو تنہا نماز ادا کرنے والے کی ہوتی ہے اس کے لیے امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے

یہاں تک کہ اگر کوئی شخص یہ نیت کرے کہ میں فلاں شخص کی امامت نہیں کروں گا اور وہ شخص اس کے پیچھے آ کر نماز ادا کر لے تو

نماز جائز ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: البتہ مقتدی امام کی اقتداء کرنے کی بھی نیت کرے گا کیونکہ نیت کے بغیر اقتداء درست نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر مقتدی یہی نیت کرتا ہے کہ میں وہی نماز شروع کر رہا ہوں جو امام پڑھ رہا ہے یا میں امام کی نماز کی پیروی کر رہا

ہوں تو یہ بھی جائز ہے۔ (معراج الدراییہ)

مسئلہ: اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ نیت نماز کے آغاز میں نماز کے ساتھ ہی ہونی چاہیے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ریا کاری کا فرض نماز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے فرض نماز پڑھنا شروع کرتا ہے اور پھر اس کے دل میں ریا داخل ہو

جاتی ہے تو اس کی نماز اسی طرح ادا ہوگی جس طرح شروع کی تھی ریا کاری سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جب آدمی اکیلا ہو تو نماز ادا نہ

کرے اور جب لوگوں کے سامنے ہو تو ان کو دکھانے کے لیے نماز ادا کرے، لیکن جو شخص لوگوں کے سامنے اچھی طرح سے نماز ادا

ا کرتا ہے اور اکیلے میں اچھی طرح سے نماز ادا نہیں کرتا ہے تو اسے نماز پڑھنے کا ثواب مل جائے گا اچھی طرح سے نماز پڑھنے کا

ثواب نہیں ملے گا۔ (مضمرات)

## 2- باب رَفَعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ

باب: تکبیر کہنے سے پہلے رفع یدین کرنا

876- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ - قَالَ - وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" - وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ .

☆☆ سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ جب آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے رفع یدین کیا، یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہی تو بھی ایسا ہی کیا، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو بھی ایسا ہی کیا، پھر آپ نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا، لیکن آپ نے سجدے میں (یعنی دونوں سجدوں کے دوران) ایسا نہیں کیا۔

شرح

### نماز کا طریقہ

#### نماز کے فرائض

مسئلہ: نماز کا ایک فرض تکبیر تحریمہ ہے اور یہ ہمارے نزدیک شرط ہے، اگر کوئی شخص فرض نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے تو اب اسے اختیار ہوگا کہ وہ اس کے ذریعے نفل ادا کر لے۔ (ہدایہ) تاہم ایسا کرنا مکروہ ہوگا، کیونکہ فرض سے باہر جانے کا جو مشروع طریقہ تھا، اس شخص نے اسے ترک کر دیا ہے۔

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک فرض کی تکبیر تحریمہ کے ذریعے دوسرا فرض ادا نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح نفل کی تکبیر تحریمہ کے ذریعے فرض نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ کہنے کے وقت انسان کے جسم پر نجاست لگی ہوئی تھی، تکبیر تحریمہ کے کہنے کے ساتھ ہی اسے صاف کر دیا یا ستر کھلا ہوا تھا، ساتھ ہی اسے ڈھانپ لیا یا زوال کا وقت ہونے والا تھا، تکبیر تحریمہ کہنے کے ساتھ ہی زوال کا وقت ہو گیا یا تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے قبلہ کی طرف رخ نہیں تھا اور کہنے کے فوراً بعد قبلہ کی طرف رخ کر لیا تو یہ نماز جائز ہوگی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر نماز کو سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کے ذریعے شروع کرے تو صحیح ہے، تاہم زیادہ بہتر یہ ہے کہ تکبیر کہہ کر شروع کیا

876- أخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام و الركوع و في الرفع من الركوع و انه لا يعلفه اذا رفع من السجود (الحديث 23). والحديث عند: البخاري في الاذن، باب رفع اليدين اذا كبر و اذا ركع و اذا رفع (الحديث 736). تحفة الاشراف (6979).



جائے۔ (تمین)

مسئلہ: تکبیر کہے بغیر نماز شروع کرنے کے بارے میں مشائخ میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ (ذخیرہ محیط، ظہریہ)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وہ اسماء جو صرف تعظیم کے لیے ہیں ان سے نماز کا آغاز کرنا جائز ہے، جیسے اللہ، الہ، سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ۔ (تمین)

مسئلہ: الحمد للہ اور تبارک اللہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اسی طرح اگر اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمن اکبر کہا تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہوگا، لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا اسم صفت ذکر کیا جاتا ہے اور اسم ذات ذکر نہیں کیا جاتا تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز درست نہیں ہوگی۔ (جوہرہ نیرۃ سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر آغاز میں اللہم کہہ دیا تو نماز مشروع ہوگی۔ (خلاصہ قاضی خان)

مسئلہ: اگر صرف اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا اور صفت کا تذکرہ نہ کیا جیسے اللہ کہہ دیا یا الرحمن کہہ یا یارب کہہ دیا اور مزید کچھ نہ کہا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز مشروع ہو جائے گی۔ (تمین)

مسئلہ: پھر اس بارے میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف ان اسماء کے ذریعے نماز شروع کی جاسکتی ہے جو اسماء اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہیں، جن اسماء میں مشترک ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے، ان کے ذریعے نماز شروع نہیں کی جاسکتی، تاہم صحیح قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر اسم کے ذریعے نماز شروع ہو جاتی ہے، یہ بات کرنی نے بھی ذکر کی ہے اور مرغینانی نے بھی اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اللہم اغفر لی (اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے) تو اس کی نماز شروع تصور نہیں ہوگی، کیونکہ یہاں خالص تعظیم نہیں پائی جاتی بلکہ بندے کی ضرورت بھی ساتھ ملی ہوئی ہے۔ (محیط، حسی)

مسئلہ: اسی طرح استغفر اللہ، اعوذ باللہ، انا للہ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ، ماشاء اللہ کہا تو نماز شروع نہیں ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر تعجب کے اظہار کے طور پر اللہ اکبر کہا اور تعظیم کا ارادہ نہیں کیا یا مؤذن کے جواب میں اللہ اکبر کہا تو اس کے ذریعے نماز شروع نہیں ہوگی، اگرچہ نماز کی نیت کر چکا ہو۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی تو نماز شروع نہیں ہوگی۔ (تمین)

مسئلہ: نماز اس وقت شروع شمار ہوگی جب کھڑے ہو کر تکبیر کہی جائے یا ایسی حالت میں کہی جائے کہ جب انسان رکوع

کی بہ نسبت قیام کے قریب ہو۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص بیٹھ کر تکبیر کہہ دے اور پھر کھڑا ہو جائے تو نماز شروع نہیں ہوگی، البتہ نقل کا حکم مختلف ہے کیونکہ اگر آدمی

کو قیام کی قدرت ہو پھر بھی وہ بیٹھ کر نفل شروع کر سکتا ہے۔ (محبہ نسائی)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی تکبیر تحریمہ کہہ دینا چاہیے یا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنی چاہیے اور فتویٰ ان دونوں کے قول پر ہے۔  
مسئلہ: مقتدی نے امام کو رکوع میں پایا اور لفظ اللہ قیام کی حالت میں کہا اور لفظ اکبر رکوع میں جا کر کہا تو نماز شروع نہیں ہو گی۔

مسئلہ: اگر مقتدی نے امام کو رکوع میں پایا اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی لیکن ارادہ یہ کیا کہ رکوع کی تکبیر کہہ رہا ہے تو بھی نماز جائز ہوگی اور نیت لغو ہو جائے گی۔

مسئلہ: ان میں سے ایک فرض قیام کرنا ہے فرض اور وتر کی نماز میں قیام فرض ہے۔ (جوہرہ نیرہ سراج الوبان)  
مسئلہ: اتنی تھوڑی سی دیر کے لیے کھڑے ہونا جسے قیام کہا جاسکتا ہو اس کے ذریعے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے۔ (کافی)  
مسئلہ: کھڑے ہونے کا طریقہ یہ ہوگا کہ اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ لپے کرے تو وہ گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں اور کسی عذر کے بغیر ایک پاؤں پہ کھڑے ہونا مکروہ ہے البتہ نماز جائز ہوگی البتہ عذر ہو تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ سراج الوبان)  
مسئلہ: ان میں سے ایک فرض قرأت کرنا ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض ہے اور ایک آیت کی تلاوت کے ذریعے ادا ہو جاتا ہے خواہ وہ آیت چھوٹی ہو۔ (محیط خلاصہ)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: تاہم صرف ایک چھوٹی آیت کی تلاوت پر اکتفاء کرنے والا گناہگار ہوگا۔ (وقایہ)

مسئلہ: پھر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب کوئی شخص چھوٹی آیت تلاوت کر دے جو چند کلمات پر یا دو کلمات پر مشتمل ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

ثُمَّ قِيلَ كَيْفَ قَدَّرَهُ ثُمَّ نَظَرَهُ (الذثر: ۲۰-۲۱)

تو اس کے جواز میں مشائخ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص کوئی ایسی آیت تلاوت کرتا ہے جو صرف ایک کلمے پر مشتمل ہو جیسے لفظ مدھامتان یا کوئی آیت ایک حرف پر مشتمل ہو جیسے ص ن ق۔

مسئلہ: تو اس مسئلے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے صحیح یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(شرح مجمع از ابن الملک، ظہیر یہ سراج الوبان فتح القدر)

مسئلہ: جب کوئی شخص دو رکعات میں ایک طویل آیت کی تلاوت کرے جیسے آیۃ الکرسی یا قرض کے لین دین سے متعلق (سورۃ البقرہ کی آیت) اس کا کچھ حصہ ایک رکعت میں پڑھ لے باقی حصہ دوسری رکعت میں پڑھ لے تو تمام فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔ (محیط)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (کافی منیۃ المصلیٰ)

مسئلہ: جہاں تک قرأت کی حد کا تعلق ہے، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ حروف کو صحیح ادا کرنا ایک ایسا حکم ہے جو بہت ضروری ہے، اگر کوئی شخص حروف زبان کے ذریعے صحیح ادا کرتا ہے، لیکن اسے خود اس کی آواز نہیں آتی تو یہ جائز نہیں ہوگا، عام مشائخ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: یہی قول مختار ہے۔ (سراجیہ) یہی صحیح ہے۔ (نقایہ)

مسئلہ: ذبح کرتے وقت تسمیہ پڑھنے، قسم اٹھاتے وقت استثناء کرنے، طلاق دینے، غلام آزاد کرنے، ایلاء کرنے اور خرید و فروخت میں بھی اس اصول کے مطابق حکم بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ: خواہ وہ دو رکعات والی نماز ہو، تین رکعات والی ہو یا چار رکعات والی ہو، خواہ یہ دونوں رکعات پہلی دو رکعات ہوں، آخر والی دو ہوں یا دو مختلف رکعات ہوں۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالکارم)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک رکعت میں بھی قرأت نہیں کرتا یا ایک رکعت میں قرأت کر لیتا ہے، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شہنی شرح نقایہ)

مسئلہ: وتر اور نوافل کی تمام رکعات میں قرأت کی جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نیند کے دوران قرأت کر لیتا ہے، تو صحیح قول کے مطابق یہ جائز نہیں ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: کسی عذر کے بغیر فارسی میں تلاوت کرنا جائز نہیں ہوگا، یہ حکم امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے اور اسی کے مطابق فتویٰ دیا جاتا ہے۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالکارم)

مسئلہ: جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فارسی یا کسی بھی زبان میں تلاوت کرنا جائز ہوگا، یہی قول صحیح ہے، تاہم ایک روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا، اسی بات پر اعتماد بھی ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: کتاب التحقیق میں یہ بات تحریر ہے کہ عام محققین کے نزدیک یہی قول مختار ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

(شرح نقایہ از شیخ ابوالکارم)

مسئلہ: اور یہی قول صحیح ہے۔ (مجمع البحرین)

مسئلہ: ان میں سے ایک فرض رکوع کرنا ہے، رکوع میں اتنی مقدار واجب ہے، جس پر لفظ رکوع کا اطلاق کیا جاسکے اور وہ اس حد تک پہنچ جائے کہ بعد میں جب اپنے دونوں ہاتھ ہلائے تو وہ گھٹنوں تک پہنچ سکیں۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر کوئی شخص قیام سے سجدے میں چلا جاتا ہے اور سنت پر عمل نہیں کرتا، یعنی وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح سیدھا ہی

جھک جاتا ہے، تو یہ جھکنا رکوع کی جگہ جائز ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی کبڑے شخص کی پیٹھ پہلے ہی رکوع کی حد تک جھکی ہوئی ہو، تو وہ رکوع کرنے کے لیے صرف سر کی طرف سے

اشارہ کرنے کا۔ (خلاصہ تجنیس)

مسئلہ: رکوع کا وقت قرأت سے فارغ ہونے کے بعد ہے یہی قول صحیح ہے۔ (مبیط)

مسئلہ: نماز کا ایک فرض سجدہ کرنا ہے دوسرا سجدہ بھی پہلے سجدے کی مانند فرض ہے اس پر امت کا اجماع ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: سجدہ کرنے کا مکمل سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی پیشانی اور ناک دونوں کو زمین پر رکھے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو زمین پر رکھتا ہے تو اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو تو یہ مکروہ نہیں ہوگا، لیکن

اگر کسی عذر کے بغیر ہو تو اگر اس نے اپنی پیشانی رکھی اور ناک نہ رکھی تو اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ جائز ہے تاہم مکروہ ہے لیکن

اگر اس کے برعکس ہو (یعنی صرف ناک رکھی اور پیشانی نہیں رکھی) تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہی حکم ہے جبکہ صاحبین کے

زودیک ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنا رخسار یا اپنی ٹھوڑی زمین پر رکھ لیتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا نہ ہی عذر کی حالت میں جائز ہوگا نہ ہی

عذر کے بغیر جائز ہوگا، البتہ اگر کوئی شخص معذور ہو تو وہ اشارے کے ذریعے سجدہ کرے گا اس طرح سے سجدہ نہیں کرے گا۔

(خزانة المستبین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص گھاس، بھس، روئی، بچھونے، برف پر سجدہ کرتا ہے تو اگر اس کی پیشانی اور ناک اس پر ٹھہر جاتے ہیں

اور اسے ان کی سختی محسوس ہوتی ہے تو یہ جائز ہوگا، اگر نہیں ٹھہرتے تو جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر سجدے کی جگہ نمازی کے پاؤں کی جگہ سے کھڑی ہوئی ایک یا دو اینٹوں کے برابر بلند ہو تو سجدہ جائز ہوگا، اگر

اس سے زیادہ بلند ہو تو سجدہ جائز نہیں ہوگا۔ (زاہدی)

مسئلہ: اینٹ کی حد ایک چوتھائی ذراع (یعنی انگلی سے لے کر کہنی تک کے فاصلے کا چوتھا حصہ) ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدے میں ہاتھوں اور گھٹنوں کو زمین پر نہیں رکھتا تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز جائز ہوگی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدہ کرتے وقت دونوں پاؤں زمین پر نہیں رکھتا تو یہ جائز نہیں ہوگا اور اگر کسی عذر کے بغیر ایک پاؤں

رکھتا ہے تو کراہت کے ساتھ یہ جائز ہوگا۔ (شرح منیۃ المصلیٰ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: پاؤں رکھنے کا مطلب انگلی رکھنا ہے، اگرچہ ایک ہی انگلی ہو، اگر کسی شخص نے پاؤں کا تلوار کھ دیا اور انگلیاں نہ رکھیں

یعنی جگہ کی تنگی کی وجہ سے ایسا کیا تو اگر ایک پاؤں رکھ لیا تو نماز جائز ہوگی یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح کھڑا ہونے والا شخص

ایک پاؤں پر نماز ادا کرتا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: نماز کا ایک فرض آخری قعدہ ہے جو تشہد کی مقدار کے برابر ہوتا ہے۔ (تمیین)

مسئلہ: تشہد کے الفاظ التحیات سے لے کر عبدہ ورسولہ تک ہیں یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اگر مقتدی امام سے پہلے یہ کلمات پڑھ کر فارغ ہو جائے اور کلام کر لے تو اس کی نماز پوری شمار ہوگی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: فرض اور نفل دونوں نمازوں میں آخری قعدہ فرض ہے، اگر کوئی شخص دو رکعات ادا کر رہا تھا اور ان کے آخر میں بیٹھا

نہیں کھڑا ہو گیا اور چل پڑا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اپنے اختیار سے نماز سے باہر نکلنا فرض نہیں ہے، یہی قول صحیح ہے۔ (تیسرین یعنی شرح کنز)

### نماز کے واجبات کے احکام

مسئلہ: تین یا چار رکعات والی فرض نماز کی ابتدائی دو رکعات میں فرض قرأت کرنا واجب ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص چار رکعات والی نماز کی آخری دو رکعات میں قرأت کر لے، لیکن پہلی دو رکعات میں قرأت نہ کرے یا پہلی دو میں سے کسی ایک میں قرأت کر لے اور آخری دو میں سے کسی ایک میں قرأت کر لے اور وہ بھول کر ایسا کرے تو اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: پہلی دو رکعات میں سورہ فاتحہ پڑھنا اور سورہ فاتحہ کے بعد اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا یا کسی سورت کے قائم مقام تین چھوٹی یا ایک بڑی آیت کی تلاوت کرنا بھی واجب ہے۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: نفل اور وتر کی تمام رکعات میں قرأت کرنا واجب ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: سورہ فاتحہ کو دوسری سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی یا دوسری سورت میں سورہ فاتحہ پڑھنی بھول جاتا ہے اور بعد والی سورت پڑھ لیتا ہے پھر اسے یاد آتا ہے تو وہ پہلے سورہ الفاتحہ پڑھے گا اور اس کے بعد دوسری سورت پڑھے گا۔ ظاہر الروایۃ میں یہی حکم ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص عشاء کی پہلی دو رکعات میں دوسری سورت پڑھ لیتا ہے، لیکن سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اب وہ آخری دو رکعات میں سورہ الفاتحہ کا اعادہ نہیں کرے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان دو رکعات میں سورہ الفاتحہ پڑھ لیتا ہے لیکن دوسری سورت نہیں پڑھتا تو وہ آخری دو رکعات میں سورہ فاتحہ بھی پڑھے گا اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت بھی پڑھے گا اور انہیں بلند آواز میں پڑھے گا، صحیح قول یہی ہے۔

(بدایہ)

مسئلہ: یہ بات بھی واجب ہے کہ پہلی دو رکعات میں سورہ فاتحہ کو ایک ہی مرتبہ پڑھا جائے گا اس سے زیادہ مرتبہ نہیں پڑھا جائے گا۔ (مدیۃ المصلیٰ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی دو رکعات میں یا پہلی دو میں سے کسی ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کو دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا لیکن اگر کوئی شخص سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھ لے پھر سورہ فاتحہ پڑھ لے تو اس پر سجدہ ہو لازم نہیں ہوگا۔ (ظہیرہ، جنیس، زہدیٰ)

مسئلہ: (اصول یہ ہے) نماز میں ہر رکعت میں دوبارہ کیے جانے والے ہر فعل جیسے سجدے اور پوری نماز میں دوبارہ کیے جانے والے ہر فعل یعنی رکعات کی تعداد میں ترتیب کا خیال رکھنا واجب ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص پہلی رکعت میں ایک سجدہ بھول جاتا ہے اور نماز کے آخر میں وہ سجدہ کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مسبوق شخص امام کے فارغ ہونے کے بعد جو نماز ادا کرتا ہے ہمارے نزدیک اس کی وہ رکعت پہلی شمار ہوتی ہے اگر ترتیب کو فرض قرار دیا جاتا تو اس مسبوق کی وہ رکعت

آخری رکعت شمار ہوتی۔

مسئلہ: (اصول یہ ہے) جو افعال ہر رکعت میں مکرر نہیں ہوتے ہیں جیسے قیام کرنا، رکوع کرنا یا جو افعال پوری نماز میں مکرر نہیں ہوتے ہیں جیسے آخری قعدہ۔ ان میں ترتیب فرض ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قیام کرنے سے پہلے رکوع کر لیتا ہے یا رکوع کرنے سے پہلے سجدہ کر لیتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ رکوع کے بعد قومہ کرتے ہوئے اعتدال کرنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اسی طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے وقت اطمینان سے بیٹھنا بھی واجب نہیں ہے۔ (کافی)

مسئلہ: رکوع کے بعد قوموں میں اعتدال کرنا اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا ایک روایت کے مطابق صاحبین کے نزدیک واجب ہے۔ (ظہیریہ) اور یہی قول صحیح ہے۔ (شرح منیۃ المصلیٰ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: ارکان کی تعدیل سے مراد یہ ہے کہ اعضاء کو اتنی پرسکون حالت میں رکھا جائے کہ جوڑ اپنی جگہ پر آجائیں اور اس کی کم از کم مقدار ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر ہے۔ (یعنی شرح کنز نہر الفائق)

مسئلہ: تشہد کی مقدار کے برابر پہلا قعدہ کرنا واجب ہے اس وقت جب آدمی چار رکعات یا تین رکعات والی نماز میں دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد بیٹھتا ہے یہی قول صحیح ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے اسی طرح پہلے قعدہ میں بھی (واجب ہے) یہی قول صحیح ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: یہی قول زیادہ بہتر ہے۔ (محیط سرخی)

مسئلہ: تشہد کے کلمات یہ ہیں:

الشَّحِيحَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا  
وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ (زاہدی)

مسئلہ: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول تشہد کے کلمات ہیں اور انہیں اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے اس تشہد کے مقابلے میں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہ بات ضروری ہے کہ آدمی تشہد کے ان کلمات کو اپنی طرف سے ادا کرنے کا ارادہ کر لے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی گزارش پیش کر رہا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے آپ پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام بھیج رہا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: (سلام پھیرتے وقت) لفظ سلام بولنا واجب ہے۔ (کنز)

مسئلہ: وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا اور عیدین کی تکبیرات بھی واجب ہیں یہی قول صحیح ہے یہاں تک کہ انہیں ترک کرنے پر سجدہ سہو واجب ہو جائے گا جن نمازوں میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہیں ان میں بلند آواز میں قرأت کرنا اور جن میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے ان میں پست آواز میں قرأت کرنا واجب ہے۔ (تمین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص امامت کر رہا ہو تو فجر کی دونوں رکعات میں جبکہ مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعات میں بلند آواز میں قرأت کرے گا اور آخری رکعات میں پست آواز میں قرأت کرے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: امام ظہر اور عصر کی نماز میں پست آواز میں قرأت کرے گا خواہ عرفہ میں موجود ہو۔

مسئلہ: جمعہ اور عیدین کی نماز میں امام بلند آواز میں قرأت کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام تراویح کی نماز اور ان کے بعد ادا کیے جانے والے وتر کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرے گا۔

مسئلہ: جب کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو اگر وہ کوئی ایسی نماز ہو جس میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے تو وہ لازمی طور پر اس میں پست آواز میں قرأت کرے گا یہی قول صحیح ہے لیکن اگر وہ کوئی ایسی نماز ہے جس میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہے تو اب آدمی کو اختیار ہے (اگر وہ چاہے تو بلند آواز میں کر لے اگر چاہے تو پست آواز میں کر لے) تاہم بلند آواز میں کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن اتنی بلند آواز نہیں کی جائے گی جتنی امام کی ہوتی ہے کیونکہ وہ شخص کسی دوسرے کو قرأت نہیں سنانا چاہتا۔ (تمین)

مسئلہ: امام بلند آواز میں قرأت کرتے وقت اپنے آپ کو مشقت کا شکار نہ کرے۔ (عمر الرائق)

مسئلہ: اگر امام لوگوں کی ضرورت سے زیادہ بلند آواز کر لیتا ہے تو یہ بُرا ہے کیونکہ امام کے آواز بلند کرنے کا مقصد صرف لوگوں کو قرأت سنانا ہے تاکہ وہ اسکی قرأت میں غور و فکر کریں تاکہ انہیں حضوری قلب نصیب ہو۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر ذکر (یعنی تکبیر کہنا) نماز کے لیے واجب ہو تو اسے بلند آواز میں کہا جائے گا جیسے نماز کے آغاز میں کہی جانے والی تکبیر اور اگر وہ فرض نہ ہو بلکہ اسے علامت کے لیے مقرر کیا گیا ہو تو بھی اسے بلند آواز میں کہا جائے گا جیسے جھکتے وقت اور اٹھتے وقت ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتے وقت کہی جانے والی تکبیرات ہیں یہ اس وقت ہے جب آدمی امامت کر رہا ہو جہاں تک تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا تعلق ہے یا امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے شخص کا تعلق ہے تو وہ بلند آواز میں یہ تکبیرات نہیں کہیں گے۔

مسئلہ: اگر تکبیرات بعض نمازوں کے ساتھ مخصوص ہوں جیسے عیدین کی تکبیرات ہیں تو انہیں بلند آواز میں کہا جائے گا قنوت کا بھی یہی حکم ہے اہل عراق کا یہی مذہب ہے اور صاحب ہدایہ نے اس بات کو اختیار کیا ہے کہ اسے پست آواز میں کہا جائے گا اس کے علاوہ جتنا بھی ذکر ہے اسے بلند آواز میں نہیں کیا جائے گا جیسے تشہد کے کلمات پڑھنا، آمین کہنا (رکوع اور سجدے میں) تسبیح پڑھنا۔ (عمر الرائق)

مسئلہ: دن کے نوافل ادا کرتے وقت لازمی طور پر پست آواز میں قرأت کی جائے گی اور رات کے نوافل میں آدمی کو اختیار ہے (اگر چاہے تو بلند آواز میں قرأت کرے اگر چاہے تو پست آواز میں کرے)۔ (زاہدی)

مسئلہ: آواز کے بلند ہونے اور پست ہونے کی حد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے فقہیہ ابو جعفر اور شیخ ابو بکر محمد بن فضل یہ کہتے ہیں: بلند آواز ہونے کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص بھی اسے سن سکے اور پست آواز ہونے کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ آدمی خود اسے سن سکے اسی قول پر اعتماد کیا گیا ہے۔ (محیط) یہی قول صحیح ہے۔ (وقایہ نقیہ) اکثر مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (زاہدی)

### نماز کی سنتیں، اس کے آداب، اس کا طریقہ

‘نماز کی سنتیں، تکبیر تحریمہ کے لیے رفع یدین کرنا، انگلیوں کو کھولنا، تکبیر کہتے وقت امام کا آواز بلند کرنا، ثناء پڑھنا، تعوذ پڑھنا، تسمیہ پڑھنا، پست آواز میں آمین کہنا، دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا، رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہنا، رکوع میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنا، دونوں ہاتھوں کے ذریعے گھٹنوں کو تھامنا، انگلیوں کو کشادہ رکھنا، سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا اور سجدہ سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہنا، سجدہ سے فی نفسہ اٹھنا بھی سنت ہے، سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنا، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے زمین پر رکھنا، بیٹھتے وقت بائیں پاؤں کو چھانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لینا، قومہ کرنا، دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اسی طرح ان کے دوران (یعنی قومہ اور جلسہ کے دوران) اطمینان کرنا بھی سنت ہے جو ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے (یا ایک مرتبہ تسبیح پڑھنے) کے برابر ہوگا۔ (شرح منیہ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا اور دعا مانگنا (بھی سنت ہیں) نماز کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی قیام کے دوران سجدے کی جگہ پر نظر رکھے، رکوع کے دوران پاؤں کے اوپر والے حصے کی طرف نظر رکھے، سجدہ کرتے ہوئے ناک کے سرے پر نظر رکھے، قعدہ کے دوران اپنی گود میں نظر رکھے اور سلام پھیرتے وقت دائیں کندھے پر اور دوسری مرتبہ سلام پھیرتے وقت بائیں کندھے پر نظر رکھے، نماز کے دوران جمائی آجائے تو اپنے منہ کو بند رکھے، تکبیر کہتے وقت دونوں ہتھیلیاں آستینوں سے باہر رکھے اور جہاں تک ممکن ہو کھانسی روکنے کی کوشش کرے۔ (بحر الرائق)

...—...—...—...

### 3- باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوِ الْمَنْكِبَيْنِ

باب: دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا

877- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

877- أخرجه البخاري في الاذان، باب رفع اليدين في التكبير الأولى مع الافتاح سواء (الحديث 735). وأخرجه النسائي في التطويق، باب

رفع اليدين حذو المنكبين عند الرفع من الركوع (الحديث 1056)، وباب ما يقول الامام اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 1058). نسخة



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ وَقَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ." وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھایا کرتے تھے پھر جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو بھی ان دونوں کو اسی طرح اٹھایا کرتے تھے اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللہ تعالیٰ نے اُس کی بات کو سن لیا جس نے اُس کی حمد کی اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے (پڑھا۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کیا۔

### شرح

امام ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں: ہمارے علم کے نزدیک اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نماز کے آغاز میں رفع یدین کرنا مستحب ہے۔

اس کے بعد ابن قدامہ نے اس کی دلیل نقل کی ہے اس کے بعد وہ بیان کرتے ہیں۔

نمازی کو اس بارے میں اختیار کہ وہ دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک بلند کرے یا کندھوں کے مقابل تک بلند کرے۔

اس اختیار کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں صورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام شافعی اور اسحاق بن راہویہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

جبکہ کانوں کی لو تک ہاتھ بلند کرنے کی حدیث حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس کے بعد ابن قدامہ نے یہ دونوں روایات نقل کی ہیں پھر وہ بیان کرتے ہیں: اکثر اہل علم نے حضرت ابو وائل اور

حضرت مالک بن حویرث کے حوالے سے منقول حدیث پر عمل کیا ہے تاہم امام احمد بن حنبل پہلی حدیث کی طرف زیادہ مائل

ہیں۔

یہ دونوں طرح کی روایات امام نسائی نے اگلے ابواب میں نقل کر دی ہیں۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: ماکیوں کے علاوہ دیگر تمام جمہور اس بات کے قائل ہیں: تکبیر تحریمہ کہہ دینے کے بعد

سنت یہ ہے کہ نمازی اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہتھیلی اور کلانی کی پشت پر رکھے۔

اس کی دلیل حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے۔

## 4- باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الْأُذُنَيْنِ

باب: دونوں کانوں کے برابر رفع یدین کرنا

878- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي اسْتِحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ "آمِينَ" يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ .

☆☆ عبد الجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ نے نماز کا آغاز کیا، تو تکبیر کہی اور رفع یدین کیا، یہاں تک کہ آپ نے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھالیے، پھر آپ نے سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کی، جب آپ سورہ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوئے، تو آپ نے بلند آواز میں آمین کہا۔

879- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں شامل ہیں، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نماز پڑھتے ہوئے جب تکبیر کہتے تھے، تو رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک بلند کیا کرتے تھے، پھر جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے (اس وقت بھی اسی طرح رفع یدین کرتے تھے)۔

880- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِينَ رَكَعَ وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى حَاذَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ .

878- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (11763) .

879- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حزو المنکبین مع تکبیرة الاحرام و الرکوع و فی الرفع من الرکوع و انه لا یفعله اذا رفع من السجود (الحديث 25 و 26) . و اخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب من ذکر انه یرفع یدیه اذا قام من التین (الحديث 745) بنحوه . و اخرجہ النسائی فی الإفصاح، رفع الیدین حیاال الاذین (الحديث 880) و رفع الیدین للركوع حذاء فروع الاذین (الحديث 1023) . و فی التطبيق، باب رفع الیدین حذو فروع الاذین عند الرفع من الرکوع (الحديث 1055) ، و باب رفع الیدین للسجود (الحديث 1084) . و اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب رفع الیدین اذا رکع و اذا رفع راسه من الرکوع (الحديث 809) بنحوه . و الحديث عند: النسائی فی التطبيق، باب رفع الیدین عند الرفع من السجدة الاولی (الحديث 1142) . تحفة الاشراف (11184) .

880- تقدم فی الإفصاح، رفع الیدین حیاال الاذین (الحديث 879) .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز کا آغاز کیا تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے اور جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو بھی رفع یدین کیا اور دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک بلند کیے۔

## 5- باب مَوْضِعِ الْإِبْهَامَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

باب: رفع یدین کے وقت انگوٹھا رکھنے کی جگہ

881- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ .

☆☆ عبد الجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز کے آغاز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا، تو آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے کانوں کی لو کے برابر تھے۔

## 6- باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ مَدًّا

باب: رفع یدین میں ہاتھوں کو بلند کرنا

882- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ مَدًّا وَيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَيَكْبِرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ .

☆☆ سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بنو زرارہ کی مسجد میں تشریف لائے اور بولے: تین چیزیں ایسی ہیں، جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمل کیا کرتے تھے، لیکن اب لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے: نماز کے دوران ہاتھ اچھی طرح بلند کرنا اور (کبیر کہنے کے بعد) تھوڑی دیر کے لیے خاموشی اختیار کرنا اور سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے اٹھتے ہوئے کبیر کہنا۔

## 7- باب فَرَضِ التَّكْبِيرِ الْأُولَى

باب: پہلی تکبیر کا فرض ہونا

883- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ

881- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 737) بنحوه . تحفة الاشراف (11759)

882- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع (الحديث 753) مختصراً . وأخرجه الترمذي في الصلاة، ما جاء في نشر الاصابع عند التكبير (الحديث 240) مختصراً . تحفة الاشراف (13081)

أَبِي سَعِيدٍ عَنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِمَنِي. قَالَ "إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسَكَ ثُمَّ ارْزُقْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْزُقْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا."

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے پھر ایک شخص آیا اس نے نماز ادا کرنا شروع کی (نماز پڑھ کر) وہ آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ شخص واپس گیا اس نے اسی طرح نماز ادا کی جس طرح پہلے ادا کی تھی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو! تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اس طرح اس شخص نے تین مرتبہ کیا پھر اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں اس سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا نہیں کر سکتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا طریقہ مجھے تعلیم کریں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو سب سے پہلے تکبیر کو پھر تمہیں قرآن کا جو حصہ یاد ہو اس کی قرأت کر لو پھر رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو پھر اپنے سر کو اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر اٹھو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اسی طرح پوری نماز ادا کر لو۔"

شرح

### نماز کا طریقہ

مسئلہ: جب کوئی شخص نماز پڑھنا چاہے تو پہلے وہ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کرے یہاں تک کہ اس کے انگوٹھے کانوں کی نو کے برابر آ جائیں اور اس کی انگلیوں کے کنارے کانوں کے کناروں کے برابر آ جائیں۔ (تیسرے)

مسئلہ: آدمی تکبیر کہتے وقت اپنے سر کو جھکائے گا نہیں۔ (غلام)

مسئلہ: فقیر ابو جعفر کہتے ہیں: آدمی کی ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہوگا اس کی انگلیاں کھلی ہوتی ہوں گی اور جب وہ اتنی

883- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب وجوب القراءة للامام فی الصلوات كلها فی الحضر و السفر و ما یجهر فیها و ما ینخلع (الحديث 757)، و باب امر النبي صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوعه بالاعادة (الحديث 793). و اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب وجوب قراءة السجدة في كل ركعة و انه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها فقرأ ما تيسر له من غيرها (الحديث 45). و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب صلاة من لا يقم عليه في الركوع و السجود. (الحديث 856). و اخرجہ الصمدی فی الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة (الحديث 303). و الحديث عند البخاري في الاستئذان، باب من رد فقال: عليك السلام (الحديث 6252). تحفة الاشراف (14304).

بلند ہو جائیں کہ اس کے انگوٹھے کانوں کی نو کے برابر ہو جائیں تو وہ تکبیر کہہ دے گا۔ شمس الائمہ فرماتے ہیں: عام مشائخ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ بلند کیے جائیں گے یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: دعائے قنوت کے وقت کبھی جانے والی تکبیر اور عیدین کی نماز کی تکبیرات کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: ان تکبیروں کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ (اختیار شرح مختار)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان کے علاوہ (دیگر مقامات پر) رفع یدین کر لیتا ہے تو ہمارے نزدیک اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی

یہی قول صحیح ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: خاتون اپنے کندھوں تک ہاتھ بلند کرے گی یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ تبیین)

مسئلہ: جب آدمی دونوں ہاتھ بلند کرے گا تو اس کی انگلیاں مکمل طور پر ملی ہوئی بھی نہیں ہوں گی اور مکمل طور پر کھلی ہوئی بھی

نہیں ہوں گی بلکہ وہ انہیں عام حالت کے مطابق چھوڑ دے گا جو مکمل بند ہونے اور مکمل کھلی ہونے کے درمیان کی ہوتی ہے۔

(نہایہ)

مسئلہ: یہی قول معتمد ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص تکبیر کہتا ہے اور رفع یدین نہیں کرتا یہاں تک کہ تکبیر سے فارغ ہو جاتا ہے تو اب وہ رفع یدین نہیں

کرے گا۔

مسئلہ: اگر تکبیر کہنے کے دوران اسے یہ بات یاد آ جاتی ہے تو رفع یدین کرے گا، اگر مسنون مقام تک ہاتھ بلند کرنا اس

کے لیے ممکن نہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو وہاں تک ہاتھ اٹھائے گا، اگر دونوں ہاتھوں میں سے صرف ایک ہاتھ کو اٹھانا اس کے لیے

ممکن ہو تو اسے ہی اٹھالے گا، اگر اس شخص کے لیے یہ بات ممکن ہی نہ ہو کہ وہ مسنون مقام تک رفع یدین کرے، لیکن اس کے

لیے ممکن ہو کہ وہ اس سے اوپر تک ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو وہ اسی طرح رفع یدین کرے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: البسوط میں یہ بات تحریر ہے کہ اگر کوئی شخص لفظ ”اللہ“ کے ”الف“ کو کھینچ لیتا ہے تو وہ نماز شروع کرنے والا شمار

نہیں ہوگا بلکہ اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے، اگر وہ جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص ”اکبر“ کے ”الف“ کو

کھینچ لیتا یا اس کی ”ب“ کو کھینچ لیتا ہے تو بھی وہ نماز شروع کرنے والا شمار نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص لفظ ”اللہ“ کی آخر میں آنے

والی ”ہ“ کو کھینچ لیتا ہے تو یہ لغوی طور پر غلط ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص ”اکبر“ کی ”ز“ کو کھینچ لیتا ہے تو بھی یہی حکم ہے، البتہ لفظ

”اللہ“ کے ”لام“ کو کھینچنا درست ہے جبکہ لفظ ”اللہ“ کے ”ہ“ پر جزم پڑھنا غلط ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اس کے بعد آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھ لے گا، جب وہ تکبیر سے فارغ ہوگا محیط میں

امام خواہر زادہ کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: عورت اپنے ہاتھ اپنے سینے پر رکھے گی۔ (منیہ)

مسئلہ: ہر وہ قیام جس میں کوئی مسنون ذکر ہوتا ہے اس میں سنت یہی ہے کہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا جائے گا جیسے ثناء پڑھتے ہوئے قنوت پڑھتے ہوئے نماز جنازہ پڑھتے ہوئے اور ہر وہ ایسا قیام جس میں مسنون ذکر نہیں ہوتا جیسے عیدین کی تکبیرات کے درمیان کا قیام ہے اس میں سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: شمس الائمہ سرخسی، صدر کبیر برہان الائمہ اور صدر شہید حسام الدین نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (عیلہ)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع کے قومہ کے دوران آدمی اپنے ہاتھ کھلے رکھے گا یہاں ذکر انتقال کی حالت میں سنت کے طور پر ہے قومہ کے لیے نہیں ہے۔ (شرح فتاویٰ از شیخ ابوالکارم)

مسئلہ: اکثر مشائخ نے (ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھتے وقت) محض ہاتھ رکھنے اور مکمل پکڑنے کے درمیانی درجے کو مستحسن قرار دیا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ آدمی اپنی دائیں ہتھیلی کے اندرونی حصے کو بائیں ہتھیلی کے اوپر والے حصے پر رکھے گا اور شہادت کی انگلی اور سب سے چھوٹی انگلی کے ذریعے کلائی کو پکڑے گا جبکہ باقی انگلیوں کو کلائی پر کھلا رہنے دے گا قیام کے دوران آدمی کے دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کے برابر فاصلہ ہونا چاہیے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس کے بعد آدمی ثناء پڑھے گا:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

”تو پاک ہے اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی عظیم ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے“۔ (ہدایہ)

مسئلہ: خواہ آدمی امامت کر رہا ہو خواہ اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو خواہ تنہا نماز ادا کر رہا ہو (وہ ثناء پڑھے گا)۔ (تاریخانیہ)

مسئلہ: کتاب الاصل (یعنی مبسوط امام محمد) اور نواد میں لفظ جل ثناؤک مذکور نہیں ہے۔ (عیلہ)

مسئلہ: اس لیے آدمی فرض نماز میں یہ کلمات ادا نہیں کرے گا، تکبیر تحریرہ کہنے کے بعد یا ثناء پڑھنے کے بعد ترجیح نہ کرے۔ (شرح فتاویٰ از شیخ ابوالکارم)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ تکبیر سے پہلے بھی ترجیح نہ کرے تاکہ وہ نیت کے ساتھ نہ مل جائے یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: ترجیح سے مراد یہ کلمات پڑھنا ہے:

اِنِّى وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلدِّىْنِ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝

”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر دیا جس نے آسمان اور زمین کو درست طریقے سے پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں“۔

اس کے بعد آدمی تعویذ پڑھے گا اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی یہ پڑھے گا:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

”میں مرد و شیطان (کے شر) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

یہی الفاظ مختار ہیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اسی کے مطابق فتویٰ دیا گیا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا ہمارے علماء کے نزدیک مذہب یہی ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: یہ تعوذ قرأت سے متعلق ہے، ثناء سے متعلق نہیں ہے، یہ حکم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے، یہی وجہ ہے کہ مسبوق شخص جب باقی رہ جانے والی رکعات ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوگا تو وہ اسے پڑھے گا، لیکن مقتدی اسے نہیں

پڑھے گا، عیدین کی (پہلی رکعت میں) عید کی تین تکبیرات کہہ دینے کے بعد تعوذ پڑھا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اکثر متون میں بھی یہی تحریر ہے۔

مسئلہ: تعوذ صرف نماز کے آغاز میں پڑھا جائے گا، بعد میں نہیں پڑھا جائے گا، اگر کوئی شخص نماز کا آغاز کرتا ہے اور تعوذ

پڑھنا بھول جاتا، یہاں تک کہ سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کر دیتا ہے، تو اب بعد میں وہ تعوذ نہیں پڑھے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: پھر آدمی بسم اللہ پڑھے گا اور اسے پست آواز میں پڑھے گا، یہ قرآن کی ایک آیت ہے جو سورتوں کے درمیان فصل

کرنے کے لیے نازل ہوئی ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اس کے (یعنی بسم اللہ کے) ذریعے قرأت کا فرض ادا نہیں ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ہر رکعت کے آغاز میں بسم اللہ پڑھی جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: سورہ فاتحہ اور بعد والی سورت کے درمیان بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی۔ (وقایہ نقیہ) یہی قول صحیح ہے۔

(بدائع الصنائع، جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: (پھر بسم اللہ کے بعد) آدمی سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: جب سورہ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوگا تو آمین کہے گا اور اس میں سنت یہ ہے کہ پست آواز میں آمین کہے۔ (محیط)

مسئلہ: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص اور امام کا حکم برابر ہے، مقتدی کا بھی یہی حکم ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: آمین کہنے میں دو لغت ہیں، ایک مد کے ساتھ ہے اور ایک کسر کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے: تو اس دعا کو

قبول کر لے۔

مسئلہ: آمین کہتے ہوئے (میم پر) شد پڑھنا انتہائی فحش غلطی ہے، اگر کوئی شخص آمین کو مد کے ساتھ کہتا ہے اور پھر میم پر شد

پڑھتا ہے، تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اسی بات پر فتویٰ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ قرآن میں موجود ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جن نمازوں میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے، جیسے ظہر یا عصر کی نماز ہے، تو اس میں اگر کوئی مقتدی امام کی

زبانی ولا الضالین سن لیتا ہے، تو بعض مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ آمین نہیں کہے گا جبکہ شیخ ابو جعفر ہندوانی نے یہ بات کبھی

ہے کہ مقتدی آمین کہے گا۔ (محیط)

مسئلہ: جمعہ اور عیدین کی نماز میں اگر مقتدی دوسرے مقتدیوں کی زبانی آمین سن لیتا ہے تو امام ظہیر الدین کے قول کے مطابق وہ بھی آمین کہہ دے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی ایک سورت یا تین (چھوٹی) آیات ملائی جائیں گی۔ (شرح منیۃ ابن امیر الحاج)

مسئلہ: ایک بڑی آیت تین چھوٹی آیات کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ (تبین)

### رکوع کا طریقہ

مسئلہ: جب آدمی قرأت کر کے فارغ ہو جائے گا اس وقت رکوع میں چلا جائے گا یعنی قیام سے رکوع میں جائے گا یہی قول صحیح ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: الجامع الصغیر میں یہ بات تحریر ہے کہ آدمی جھکتے ہوئے بکبیر کہے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی قول صحیح ہے۔ (معراج الدراریہ)

مسئلہ: بکبیر کا آغاز جھکنے کے ساتھ ہونا چاہیے اور بکبیر کا اختتام بھی جھکنے سے فراغت کے ساتھ ہونا چاہیے یعنی اس وقت

جب انسان مکمل طور پر رکوع میں چلا گیا ہوتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: امام رکوع وغیرہ میں جانے کے لیے جو بکبیر کہے گا وہ بلند آواز میں کہے گا۔ ظاہر الروایۃ سے یہی بات ثابت ہوتی

ہے۔ (تاریخات)

مسئلہ: بکبیر میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ”ز“ پر جزم کرے گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: رکوع کے دوران اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھے گا۔ (ہدایہ بدائع)

مسئلہ: گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر دونوں انگلیاں کھلی رکھی جائیں گی نماز میں اسی وقت میں انگلیوں کو مکمل طور پر کشادہ رکھنا مستحب ہے جبکہ سجدے میں انگلیوں کو مکمل طور پر بند رکھنا مستحب ہے ان کے علاوہ یہ حکم کسی بھی موقع کے لیے نہیں ہے باقی تمام مقامات پر انگلیوں کو اپنی درمیانی حالت میں رکھا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: رکوع کے دوران پشت اس طرح سیدھی ہونی چاہیے کہ اس پر اگر پانی کا پیالہ رکھا جائے تو وہ ٹھہر جائے رکوع میں

سر کو جھکایا بھی نہیں جائے گا اور اٹھایا بھی نہیں جائے گا یعنی سر انسان کی پشت کے برابر مکمل سیدھا ہونا چاہیے۔ (غلامہ)

مسئلہ: رکوع کے دوران گھٹنوں کو کمان کی طرح جھکانا مکروہ ہے تاہم خاتون رکوع کے دوران زیادہ جھک جائے گی اور

اپنے ہاتھوں کو پر سہارا نہیں دے گی اور انگلیوں کو کھولے گی نہیں بلکہ بند رکھے گی البتہ گھٹنوں پر رکھ لے گی اور گھٹنوں کو جھکائے

رکھے گی اور بازو کو جسم سے علیحدہ نہیں کرے گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: رکوع میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھا جائے گا یہ اس کی کم از کم مقدار ہے اگر کوئی شخص رکوع میں بالکل

بھی تسبیح نہیں پڑھتا یا صرف ایک مرتبہ پڑھ لیتا ہے تو یہ جائز ہے تاہم ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔



مسئلہ: جب آدمی اطمینان سے رکوع کر لے گا تو اس کے بعد سر اٹھائے گا، اگر اطمینان کے ساتھ نہیں کرے گا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس کی نماز درست ہوگی۔ (غلامہ)

مسئلہ: اگر امام ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے گا اور اگر مقتدی ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ربنا لك الحمد پڑھے گا، سمع اللہ لمن حمدہ نہیں پڑھے گا، لیکن اگر وہ شخص تہا نماز ادا کر رہا ہے تو صحیح قول کے مطابق اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ دونوں کلمات پڑھ لے۔ (محیط)

مسئلہ: اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ جب آدمی اٹھ رہا ہوگا اس وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا اور جب بالکل سیدھا کھڑا ہوگا تو ربنا لك الحمد کہہ دے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: جب آدمی سیدھا کھڑا ہو جائے گا تو تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: سجدے میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا جائے گا، یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔ (محیط)

مسئلہ: رکوع اور سجدے کی تسبیح کو تین سے زیادہ مرتبہ پڑھنا مستحب ہے، لیکن طاق تعداد پر ختم کرنا چاہیے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: کم از کم تین مرتبہ تسبیح پڑھنی چاہیے درمیانی مقدار پانچ مرتبہ ہے اور زیادہ سے زیادہ سات مرتبہ ہے، لیکن اگر آدمی

امامت کر رہا ہو تو اس وقت اسے زیادہ تسبیح نہیں پڑھنی چاہیے تاکہ مقتدی دل گرفتہ نہ ہو جائیں۔ (ہدایہ)

### سجدہ کرنے کا طریقہ

مسئلہ: فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب آدمی سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو پہلے زمین پر وہ اعضاء رکھے جائیں گے جو زمین کے قریب ہوتے ہیں اس لیے پہلے گھٹنے رکھے جائیں گے، پھر دونوں ہاتھ رکھے جائیں گے، پھر ناک رکھا جائے گا، پھر پیشانی رکھی جائے گی اور جب آدمی سجدے سے اٹھے گا اس وقت پہلے پیشانی اٹھائے گا، پھر ناک اٹھائے گا، پھر دونوں ہاتھ اٹھائے گا، پھر گھٹنے اٹھائے گا۔

مسئلہ: فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب آدمی ننگے پاؤں ہو، لیکن جب اس نے موزے پہنے ہوئے ہوں تو پہلے گھٹنے نہیں رکھے گا، بلکہ دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے گا اور دائیں ہاتھ کو پہلے رکھے گا۔ (تہمین)

مسئلہ: سجدہ کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں کے مقابل میں رکھا جائے گا اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہوگا، پاؤں کی انگلیوں کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: (سجدے میں) آدمی دونوں ہتھیلیوں پر سہارا رکھے گا اور اپنے دونوں بازوؤں دونوں پہلوؤں سے جدار کھے گا اور بازو کوزمین پر بچھائے گا نہیں۔ (غلامہ)

مسئلہ: سجدے میں آدمی اپنے پیٹ کو زانو سے الگ رکھے گا۔ (ہدایہ)

### خاتون کا سجدہ کرنے کا طریقہ

مسئلہ: رکوع اور سجدے کے دوران خاتون اپنے اعضاء کو ملا کر رکھے گی، انہیں الگ الگ نہیں کرے گی اور سجدہ میں دونوں

پاؤں کے سہارے سجدہ کرے گی اور اپنے پیٹ کو زانو کے ساتھ ملا کر رکھے گی۔ (غلامہ)  
مسئلہ: کنیز کا حکم بھی آزاد عورت کی مانند ہے البتہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت وہ مرد کی طرح کانوں تک ہاتھ اٹھائے گی۔

(سراج الوہاج)

مسئلہ: پھر آدمی (سجدے سے اپنے سر کو) اٹھاتے ہوئے تکبیر کہے گا اس میں سنت یہ ہے کہ آدمی اپنا سر اٹھائے اور سیدھا ہو کر بیٹھ جائے اس بیٹھنے کے دوران کوئی ذکر مسنون نہیں ہے یہ حکم ہمارے (احناف) کے نزدیک ہے۔ (جوہرہ نیرہ)  
مسئلہ: اگر کوئی شخص بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھتا اور دوسرے سجدے میں چلا جاتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔ (الہدایہ)

مسئلہ: سجدے سے سر اٹھانا رکن نہیں ہے بلکہ رکن صرف ایک سجدے سے دوسرے سجدے کی طرف منتقل ہونا ہے کیونکہ اس کے بغیر دوسرا سجدہ ادا نہیں ہو سکتا اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل اسی وقت ہوا جاسکتا ہے جب سر اٹھالیا جائے اس لیے سجدے سے سر اٹھانا آدمی پر لازم ہوگا۔

مسئلہ: کم از کم کتنی مقدار میں سر اٹھانا لازم ہے اس کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر وہ شخص بیٹھنے کے قریب ہو تو جائز ہوگا اور اگر زمین کے قریب ہو تو جائز نہیں ہوگا۔ (تیمین) یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص اتنا سر اٹھالے کہ اسے سر اٹھانے والا قرار دیا جاسکے تو دوسرا سجدہ کرنا جائز ہوگا محیط میں اسی قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (تیمین)  
مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: پھر آدمی تکبیر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں چلا جائے گا اور اس میں بھی پہلے سجدہ کی مانند تکبیر پڑھے گا۔ (محیط)  
مسئلہ: جب سجدے سے فارغ ہو جائے گا تو اپنے پنجوں کے بل اٹھ جائے گا اور دونوں ہاتھوں کے ذریعے سہارا نہیں لے گا بلکہ گھٹنوں پر سہارا لے گا۔ (محیط)

مسئلہ: جس شخص کو کوئی عذر لاحق نہ ہو اس کا سہارا نہ لینا ہمارے نزدیک مستحب ہے جیسا کہ مشہور کتب میں سے اکثر سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص بیٹھ جائے یا زمین پر دونوں ہاتھوں کے ذریعے سہارا لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرے گا جس طرح پہلی رکعت کی تھی البتہ دوسری رکعت میں ثناء اور تعوذ نہیں پڑھے گا۔ (قدوری)

مسئلہ: جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے گا تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے گا اور دائیں پاؤں کو

کھڑا کر لے گا، دائیں پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہونی چاہئیں اور دونوں ہاتھ زانوں پر انگلیاں کھول کر رکھ لے گا۔ (ہدایہ)  
مسئلہ: اس حالت میں آدمی اپنے گھٹنوں کو نہیں پکڑے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: خاتون بیٹھتے وقت اپنی سرین کے بل بیٹھے گی اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال لے گی۔ (ہدایہ)  
تشہد کا طریقہ

مسئلہ: تشہد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول تشہد کے کلمات پڑھے جائیں گے۔ (کانی)

مسئلہ: ان میں کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ (محیطِ نحس)

مسئلہ: جب آدمی اشہد ان لا الہ الا اللہ پڑھے گا تو شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے گا، اشارہ کرنے کا حکم مختار ہے۔ (خلاصہ) فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: بعض مشائخ نے اشارہ کرنے کو جائز قرار نہیں دیا ہے اور اسے مکروہ کہا ہے۔ (تبین)

مسئلہ: (چار یا تین رکعات والی نماز میں) تشہد پڑھنے کے بعد آدمی کھڑا ہو جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: قعدہ سے اٹھتے ہوئے بھی آدمی پنجوں کے بل کھڑا ہوگا، بقیہ دو رکعات بھی اسی طرح ادا کرے گا جیسے پہلی دو رکعات ادا کی تھیں۔ (محیط)

مسئلہ: البتہ آخری دو رکعات میں صرف سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے گی، اس میں اضافہ کرنا مکروہ ہے، اگر کوئی شخص آخری دو رکعات کے دوران قرأت بھی نہیں کرتا اور تسبیح بھی نہیں پڑھتا تو کوئی حرج نہیں ہے، اگر کوئی شخص بھول کر قرأت نہیں کرتا تو اس پر سجدہ سہولاً لازم نہیں ہوگا، البتہ قرأت کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اسی قول پر اعتماد ہے۔ (قاضی خان) یہی قول درست ہے۔ (محیط) صحیح اور ظاہر الروایۃ کے مطابق بھی یہی حکم ہے۔

(بدائع الصنائع) خاموش رہنا مکروہ ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھا جائے گا، جس طرح پہلے قعدہ میں بیٹھا گیا تھا۔

درود شریف پڑھنے کا حکم

مسئلہ: تشہد پڑھنے کے بعد آدمی درود شریف پڑھے گا۔ (محیط)

مسئلہ: امام محمد رضی اللہ عنہ سے درود کا طریقہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آدمی یہ پڑھے گا:

”اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر

درود نازل کیا، اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور

حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

مسئلہ: بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: (درود پڑھتے ہوئے) یہ الفاظ کہنا مکروہ ہے:

”اے اللہ! تو حضرت محمد پر رحم کر۔“

مسئلہ: تاہم صحیح قول کے مطابق ان الفاظ کو استعمال کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (تبین)

(نماز کے آخر میں) دعا مانگنا

مسئلہ: جب نمازی درود پڑھ کر فارغ ہو جائے گا تو اپنے لیے اپنے والدین کے لیے تمام مسلمان مردوں اور خواتین کے لیے مغفرت کی دعا کرے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: دعا کرتے ہوئے اپنے علاوہ دوسرے مسلمانوں کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے صرف اپنی ذات کو مخصوص نہ کیا جائے سنت یہی ہے۔ (تبین)

مسئلہ: آدمی یہ دعا بھی مانگ سکتا ہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

”اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطاء کر اور اے ہمارے پروردگار! ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔“

مسئلہ: آدمی اس طرح سے دعا نہیں مانگے گا جس طرح لوگوں کے ساتھ بات چیت کی جاتی ہے یا ایسی دعا نہیں مانگے گا جسے آدمیوں سے مانگا جاسکتا ہے جیسے یہ کہا جائے کہ فلاں خاتون کے ساتھ میری شادی کروادے کیونکہ یہ انسانوں کے ساتھ کرنے والی باتیں ہیں لیکن جو چیزیں انسانوں سے مانگنا محال ہیں وہ دعا مانگی جاسکتی ہے جیسے یہ کہے:

”اے اللہ! تو میری مغفرت کردے۔“

مسئلہ: (تشہد کے آخر میں) مانگی جانے والی مسنون دعائیں احادیث سے جو دعائیں ثابت ہیں ان میں سے ایک دعا وہ ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں نماز کے دوران مانگا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ پڑھا کرو:

”اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے لہذا تو اپنی بارگاہ سے میری مغفرت کردے اور مجھ پر رحم کر! کیونکہ تو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو دعا مانگا کرتے تھے وہ بھی مسنون دعاؤں میں شامل ہوگی جس کے کلمات یہ ہیں:

”اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں خواہ وہ میرے علم میں ہو یا میرے علم میں نہ ہو اور میں

ہر طرح کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں خواہ وہ میرے علم میں ہو یا میرے علم میں نہ ہو۔“ (نہایہ)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز کے آخر میں جو دعا مانگتا ہے اس کے بعد یہ پڑھے:

”اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا بنا دے اے ہمارے پروردگار! تو اس دعا کو قبول کر لے اے ہمارے پروردگار! تو میری میرے والدین کی اور تمام اہل ایمان کی قیامت کے دن مغفرت کر

دینا۔“ (تاریخانیہ)

## سلام پھیرنے کا طریقہ

مسئلہ: اس کے بعد آدمی دونوں طرف سلام پھیر دے گا پہلے دائیں طرف پھیرے گا پھر بائیں طرف پھیرے گا دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے منہ کو اتنا موڑا جائے گا (کہ پیچھے بیٹھے ہوئے شخص کو) اس کے رخسار کی سفیدی نظر آ جائے۔ (تقیہ شرح فتاویٰ از شیخ ابوالکارم)

مسئلہ: سلام پھیرتے وقت السلام علیکم ورحمة اللہ کہا جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: محتار قول یہ ہے کہ لفظ سلام کو ”الف لام“ کے ہمراہ کہا جائے گا۔

مسئلہ: ہمارے نزدیک سلام پھیرتے وقت لفظ بسر کاتہ نہیں کہا جائے گا اور ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ پہلے سلام کے مقابلے میں دوسرے میں آواز کو پست رکھا جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص صرف دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جاتا ہے تو اگر اس نے کسی کے ساتھ سلام نہیں کیا یا اپنی جگہ سے اٹھ کر کہیں اور نہیں گیا تو بیٹھ کر دوسرا سلام پھیر دے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: صحیح قول یہ ہے کہ جب آدمی ایک مرتبہ سلام پھیرنے کے بعد قبلہ کی طرف سے منہ پھیر لے تو پھر دوسرا سلام نہیں پھیرے گا۔ (تقیہ)

مسئلہ: سلام پھیرتے وقت محافظ فرشتوں اور اس طرف موجود مسلمانوں پر سلام بھیجنے کی نیت کی جائے گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد وہاں بیٹھ کر توقف کرنا مکروہ ہے سلام پھیرنے کے فوراً بعد امام کو سنت ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جانا چاہیے لیکن جہاں فرض نماز ادا کی ہے وہاں سنتیں ادا نہ کی جائیں بلکہ دائیں طرف یا بائیں طرف یا پیچھے کو ہٹ کر ادا کی جائیں اگر آدمی چاہے تو گھر جا کر بھی سنتیں ادا کر سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو یا وہ مقتدی ہو تو وہ نماز پڑھ لینے کے بعد وہیں بیٹھ کر دعا مانگ سکتا ہے اسی طرح وہ فرض ادا کرنے کے بعد اگر اسی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے یا پیچھے ہٹ جاتا ہے یا دائیں بائیں ہو جاتا ہے تو یہ جائز ہے اور ان سب صورتوں کا حکم برابر ہوگا۔

مسئلہ: جن نمازوں کے بعد سنتیں ادا نہیں کی جاتی ہیں یعنی فجر اور عصر کی نماز ان کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اسی جگہ پر قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس طرز عمل کو بدعت قرار دیا ہے اس وقت آدمی کو اختیار ہے اگر وہ چاہے تو وہاں سے اٹھ کر چلا جائے اگر چاہے تو اپنی محراب میں سورج نکلنے تک بیٹھا رہے۔ یہی افضل ہے۔

مسئلہ: اگر لوگ موجود ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے بیٹھا جائے گا اگر لوگ موجود نہیں ہیں تو پھر دائیں طرف یا بائیں طرف میں سے کسی ایک طرف رخ کر لیا جائے گا اس بارے میں سردی اور گرمی کا حکم ایک ہی جیسا ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: ظہر، عصر اور مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کے فوراً بعد امام کو سنتیں ادا کرنی شروع کر دینی چاہئیں (اگر اس وقت دعا مانگنا ہے) تو طویل دعا نہیں مانگنی چاہیے۔ (تاتارخانیہ)

## 8- باب الْقَوْلِ الَّذِي يُفْتَسَحُ بِهِ الصَّلَاةُ

باب: وہ جملہ جس کے ذریعے نماز کا آغاز کیا جائے

884- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ - هُوَ ابْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ - عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ خَلْفَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا . فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ" فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ . فَقَالَ "لَقَدْ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا تو اس نے یہ پڑھا: "اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، عظیم ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں جو انتہائی زیادہ ہوں اور صبح شام اللہ تعالیٰ کی پاکی (ہم بیان کرتے ہیں)۔"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دریافت کیا: یہ کلمہ کس شخص نے پڑھا تھا؟ تو اس شخص نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں نے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بارہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے۔

885- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمُرُودِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا" . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ "عَجِبْتُ لَهَا" . وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا "فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ" . قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكَتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے بلند آواز میں یہ پڑھا:

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور عظیم ہے، ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو زیادہ ہو اور ہم صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دریافت کیا: فلاں کلمہ کس نے پڑھا تھا؟ تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! میں نے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بہت اچھا لگا، پھر آپ نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ تھا کہ اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔

884- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القراءة (الحديث 150). وأخرجه الترمذي في الدعوات، باب دعاء ام سلمة (الحديث 3592). وأخرجه النسائي في الإفتاح، القول الذي يفتتح به الصلاة (الحديث 885). تحفة الاشراف (7369).

885- تقدم في الإفتاح، القول الذي يفتتح به الصلاة (الحديث 884).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی میں نے یہ بات سنی ہے اس کے بعد میں نے ان کلمات کو پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔

## 9- باب وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا

886- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ .

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ جب آپ نماز میں قیام کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیتے تھے۔

## 10- باب فِي الْإِمَامِ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ

باب: جب امام کسی ایسے شخص کو دیکھے جس نے اپنا بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا ہو

887- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِي عَلَى يَمِينِي فِي الصَّلَاةِ فَأَخَذَ بِيَمِينِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنا بائیں ہاتھ نماز کے دوران دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا تو آپ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر اسے میرے بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔

## 11- باب مَوْضِعِ الْيَمِينِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کی جگہ

888- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَاثِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ

886- انفرده النسائي . تحفة الاشراف (11778) .

887- اخرجه ابوداؤد في الصلاة . باب: وضع اليمين على اليسرى في الصلاة (الحديث 755) بسنحوه . وخرجه الترمذي في اقامة الصلاة والسنة فيها ، باب وضع اليمين على الشمال في الصلاة (الحديث 811) . تحفة الاشراف (9378) .

888- اخرجه ابوداؤد في الصلاة ، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 727) بمعناه . و الحديث عند: ابى داؤد في الصلاة ، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 726) . والنسائي في التطبيق ، باب مكان اليدين من السجود (الحديث 1101) ، وفي الشهور موضع المرفقين (الحديث 1264) ، وباب قبض الشفتين من اصابع اليد اليمنى وعقد الوسطى والا بهام منها (الحديث 1267) . وابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها ، باب رفع اليدين اذا ركع ، و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 867) . تحفة الاشراف (11781) .

يُصَلِّي لَنظَرَتْ إِلَيْهِ فَقَامَ لَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَتْهَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْعِ  
وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا - قَالَ - وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا  
ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفِّهِ بِحِدَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ وَرُكْبَتَيْهِ  
الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَقَ حَلَقَةً ثُمَّ رَفَعَ الصَّبْعَةَ  
فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے سوچا کہ اب میں ضرور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنا شروع کیا، آپ کھڑے ہوئے، آپ نے تکبیر کہی، آپ نے رفع یدین کیا، یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہتھیلی پر رکھا یعنی بائیں کلائی پر اور جوڑ پر رکھا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جانے لگے تو آپ نے اسی طرح رفع یدین کیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو پھر اسی طرح رفع یدین کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے اور آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے کانوں کے برابر میں رکھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں زانوں پر اور بائیں گھٹنے پر رکھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہتھیلی کو دائیں زانوں پر رکھا، پھر آپ نے اپنی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کو بند کیا، ان کا حلقہ بنایا اور پھر آپ نے ایک انگلی کو بلند کیا، میں نے دیکھا کہ آپ اس کو حرکت دیتے ہوئے دعا مانگ رہے تھے۔

## 12 - باب النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

889 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّامٍ ح وَأَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ  
يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھے۔

شرح

احناف کے نزدیک نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز کے علاوہ اس طرح سے ہاتھ رکھنا مکروہ تنزیہی

ہے۔



دیگر فقہاء نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

890 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى خَضْرَى فَقَالَ لِي هَكَذَا ضَرْبَةٌ بِيَدِهِ فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنِ هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ . قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا رَأَيْتُكَ مَنِي قَالَ إِنَّ هَذَا الصَّلْبُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ .

☆☆ زیاد بن صبیح بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کرتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھا (تو انہوں نے مجھے اشارے کے ذریعے بتایا: اس طرح ہاتھ رکھو) جب میں نے نماز ادا کر لی تو میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! آپ کو میری کون سی بات غلط لگی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ مصلوب کرنے کا طریقہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا ہے۔

### 13 - باب الصَّفِّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز پڑھتے ہوئے دونوں پاؤں کو برابر رکھنا

891 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَفْضَلَ .

☆☆ ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز ادا کر رہا تھا اس نے اپنے دونوں پاؤں سیدھے کیے ہوئے تھے تو حضرت عبداللہ بولے: اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے اگر یہ اُن دونوں کو آرام دیتا تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا۔

شرح

اختلاف کے نزدیک قیام کے دوران دونوں قدموں کے درمیان چار انگلیوں کے برابر کشادگی رکھنا سنت ہے کیونکہ اس میں زیادہ خشوع و خضوع پایا جاتا ہے جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں۔ دونوں قدموں کے درمیان ایک باشت کا فرق ہونا چاہئے۔

فقہاء کے نزدیک کسی عذر کے بغیر دونوں قدموں کو ملا لینا مکروہ ہے۔

مالکیوں اور حنابلہ کی یہ رائے ہے کہ دونوں قدموں میں کشادگی ہونا مستحب ہے اور اس کی صورت یہ ہوگی وہ درمیانی حالت میں ہوں نہ بالکل ملے ہوئے ہوں نہ زیادہ کھلے ہوئے ہوں جسے عام عرف میں برا سمجھا جاتا ہو۔

890- أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب في التخصير و الإقفاء (الحديث 903) مختصراً . تحفة الاشراف (6724) .

891- انظر دبه النسائي، و سياتي في الإفحاح، الصف بين القدمين في الصلاة (الحديث 892) . تحفة الاشراف (9631) .

892 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ أَخْطَأَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَأَوْحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَحْجَبَ إِلَيَّ .

☆ ☆ حضرت عبد اللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز ادا کر رہا تھا اس نے اپنے دونوں پاؤں پر بوجھ ڈالا ہوا تھا تو حضرت عبد اللہ بولے: اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے اگر یہ ان دونوں کو آرام پہنچاتا تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

## 14 - باب سُكُوتِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْفِتْحِ الصَّلَاةِ

باب: امام کا نماز شروع کر لینے کے بعد کچھ دیر کے لیے سکوت اختیار کرنا

893 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ سَكُنَةٌ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو کچھ دیر کے لیے خاموش ہوتے تھے۔

## 15 - باب الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان میں دعا کرنا

894 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ "أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ لِقْنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْفَلَجِ وَالْبَرْدِ ."

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں یہ پڑھتا ہوں:

892-تقدم فی الافتتاح، الصف بین القدمین فی الصلاة (الحديث 891) .

893-تقدم فی الطهارة، باب الوضوء بالثلج (الحديث 60) .

894-تقدم فی الطهارة، باب الوضوء بالثلج (الحديث 60) .

”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھا ہے اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی برف اور اولوں کے ذریعے دھو دے۔“

### شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: فقہائے مالکیہ کے نزدیک نماز کے آغاز میں دعا یعنی (ثناء) پڑھنا مکروہ ہے۔ وہ کہتے ہیں: نمازی تکبیر کہنے کے فوراً بعد قرأت شروع کر دے گا۔ اس کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت ہے جو متفق علیہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کا آغاز ”الحمد لله رب العلمین“ سے کرتے تھے۔“ جمہور اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں دعا پڑھنا یعنی (ثناء) پڑھنا سنت ہے۔ یہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جائے گی۔ اس دعا میں مختلف الفاظ یعنی مختلف دعائیں منقول ہیں تاہم احناف اور حنابلہ کے نزدیک مختار دعا یہ ہے۔

”سبحانک اللہم وبحمدک“

اس دعا کو امام نسائی نے آگے چل کر حدیث (898) میں نقل کیا ہے۔

شواہخ کے نزدیک مختار یہ ہے کہ آدمی یہ دعا مانگے۔

”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے۔“

امام نسائی نے اس دعا کو حدیث (896) کے تحت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

علامہ بدرالدین محمود عینی یہ کہتے ہیں: متعدد احادیث سے یہ بات ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں

”سبحانک اللہم وبحمدک“

پڑھا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی جو دعا منقول ہے وہ ابتدائی زمانے پر محمول ہوگی یا نفل نماز پر محمول ہوگی اور سنن نسائی میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز کے آغاز میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔

سنن نسائی میں یہ حدیث (897) کے تحت محمد بن مسلمہ کے حوالے سے منقول ہے۔ اس کے آغاز میں یہ الفاظ ہیں۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔“

اس دعا کے بارے میں علامہ ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس حدیث کے بارے

میں بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے یہ تہجد کی نماز کے بارے میں ہے اور پھر اس عمل کو ترک کر دیا گیا۔

ہم نے ہم کے مطابق اب کوئی بھی شخص نماز کے آغاز میں اس دعا کو نہیں پڑھتا ہے۔

نماز کو صرف یہی دعا ”سبحانک اللہم“ سے ہی شروع کیا جائے گا۔

یہاں امام نسائی نے بعض دیگر دعائیں بھی نقل کی ہیں جن میں کچھ لفظی اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل کے نزدیک نماز کو ”سبحانک اللہم“ کی بجائے دوسری دعا سے بھی شروع کیا جاسکتا ہے۔

جبکہ احتلاف اس بات کے قائل ہیں: نفل نماز میں ثنا کے ساتھ

”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے“

وای دعا بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

تاہم نماز جنازہ میں صرف ”سبحانک اللہم“ ہی پڑھی جائے گی۔

احتلاف اور محتالہ اس بات کے قائل ہیں: جب امام جہری نماز میں یا غیر جہری نماز میں قرأت شروع کر دے تو اب مقتدی

کو اس بات کی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ ثناء پڑھے۔ خواہ وہ مسبوق ہو یا مدرک ہو یا لاحق ہو۔

شواہح اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں ”سبحانک اللہم“ کی بجائے ”سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر“ بھی پڑھا جا

سکتا ہے۔

”اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ و بحمدہ بکرة واصیلا“ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

(اس کے علاوہ) ”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے۔“

دعا بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

یہ دعا امام نسائی نے یہاں حدیث (894) کے تحت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

تہا شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ ان تمام دعاؤں کو نماز کے آغاز میں پڑھ لے یہ حکم شواہح کے نزدیک ہے۔

اور اگر امام ایسا ہو کہ جس کے طویل قرأت کرنے سے مقتدی راضی ہوں تو پھر وہ بھی دعاؤں میں اضافہ کر سکتا ہے۔

شواہح کے نزدیک فرض نماز اور نفل نماز کے آغاز میں تہا نماز ادا کرنے والے شخص امام یا مقتدی کے لئے

”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا۔“

دعا پڑھنا مستحب ہے۔

## 16 - باب نَوْعِ الْخَوْعِ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان دوسری دعا

895 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ

أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَفَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرْتُمْ قَالَ "إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِحَسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِحَسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ ."

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

”بے شک میری نماز میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں اے اللہ! مجھے اچھے اعمال کی ہدایت نصیب کر اور اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب کر، کیونکہ اچھے اعمال اور اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی نصیب کر سکتا ہے اور مجھے بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے بچادے، کیونکہ بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے۔“

## 17- باب نَوْعِ الْآخَرِ مِنَ الدُّعَاِ وَالِدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

باب تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ذکر اور دعا کی ایک اور قسم

896- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِي الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْتَفَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرْتُمْ قَالَ "وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِحَسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِحَسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ."

896- اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب الدعاء فی صلاة اللیل و قیامہ (الحديث 202) مطولاً و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 760 و 761) مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی الدعوات، باب منه (الحديث 3423) مطولاً . و الحديث عند مسلم فی صلاة المسافرین و قصرها، باب الدعاء فی صلاة اللیل و قیامہ (الحديث 201)، و ابی داؤد فی الصلاة، باب من ذکر انه یرفع یدیه اذا قام من التین (الحديث 744)، و باب ما یقول الرجل اذا سلم (الحديث 1509) . و الترمذی فی الصلاة، باب ما یقول الرجل اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 266)، و فی الدعوات، باب منه (الحديث 3421 و 3422) . و النسائی فی التطبيق، توح آخر منه (الحديث 1049)، و نوع آخر (الهدیث 1125) . و ابن ماجه فی القامة الصلاة و السنة فیها، باب رفع یدین اذا رکع و اذا رفع راسه عن الركوع (الحديث 10228) .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے

تھے:

”میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف پھیر لیا ہے جس نے آسمان و زمین کو صحیح طور پر پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے سارے گناہوں کی مغفرت کر دے بے شک گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے اور اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر کیونکہ اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی رہنمائی کر سکتا ہے اور مجھ سے بُرے اخلاق کو دور کر دے کیونکہ بُرے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے میں حاضر ہوں سعادت مندی تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور ہر طرح کی بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے شرتیری طرف نہیں جاسکتا میں تیری مدد سے ہوں اور تیری ہی طرف لوٹوں گا تو برکت والا ہے بلند و برتر ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

897- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَانَ الْحِمَاصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ الْآخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ "اللَّهُ أَكْبَرُ وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ .“ ثُمَّ يَفْرَأُ .

☆☆ محمد بن مسلمہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

”اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بڑی ہے میں ہر طرح کے باطل دین سے روگرداں ہوتے ہوئے مسلمان ہوتے ہوئے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف پھیلتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے میں مشرک نہیں ہوں میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔“

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کا آغاز کیا کرتے تھے۔

## 18- باب نَوْعِ الْاٰخَرِ مِنَ الدِّكْرِ بَيْنَ افْتِتاحِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ الْقِرَاةِ

باب: نماز کے آغاز اور قرأت کے درمیان ذکر کی ایک اور قسم

898- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَبَانَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

"تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے، تیرا نام برکت والا ہے، تیری بزرگی بلند و برتر ہے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔"

899- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے، تیرا نام برکت والا ہے، تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔"

## 19- باب نَوْعِ الْاٰخَرِ مِنَ الدِّكْرِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

900- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ . فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ "أَيُّكُمْ الَّذِي تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ" فَأَرَمَ الْقَوْمُ قَالَ "إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا . " قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي

898- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب من رأى الافتتاح بسبحانك اللهم وبحمدك (الحديث 775) مطولاً . وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما يقول عند افتتاح الصلاة (الحديث 242) مطولاً . وأخرجه النسائي في الافتتاح، نوع آخر من الذكر بين الافتتاح الصلاة وبين القراءة (الحديث 899) . وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب افتتاح الصلاة (الحديث 804) . تحفة الاشراف (4252) .

899- تقدم في الافتتاح، نوع آخر من الذكر بين افتتاح الصلاة وبين القراءة (الحديث 898) .  
900- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 763) . والحديث عند مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة (الحديث 149) . تحفة الاشراف (313) .

النَّفْسُ فَقُلْتُهَا . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ رَأَيْتُ اُنْسِي عَشْرَ مَلَكًا يَتَدِرُونَهَا اِيَهُمْ يَرَفَعُهَا ."  
 ☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے اسی دوران ایک شخص آیا وہ مسجد میں داخل ہوا اس کا سانس پھولا ہوا تھا اُس نے یہ پڑھا:

"اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو یا کیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو۔"

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی تو دریافت کیا: کس شخص نے وہ کلمات کہے تھے؟ تو لوگ خاموش رہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے کوئی غلط بات نہیں کی ہے اس شخص نے عرض کی: میں نے یا رسول اللہ! دراصل میں آیا تھا تو میرا سانس پھولا ہوا تھا اس لیے میں نے یہ کلمات کہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ۱۲ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ تیزی سے ان کلمات کی طرف لپکے تھے کہ اُن میں سے کون انہیں اوپر لے کر جاتا ہے۔

## 20 - باب الْبَدَائَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّورَةِ

باب: سورت کی تلاوت سے پہلے سورہ فاتحہ کے ذریعے (قرأت کا) آغاز کرنا

901- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)  
 ☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر کرتے تھے۔

### شرح

ہم اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں اس حدیث کی بنیاد پر امام مالک اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ثناء یا کوئی اور دعا نہیں پڑھی جائے گی بلکہ نمازی قرأت شروع کر دے گا۔ انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے تاہم جمہور اس بات کے قائل ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں قرأت کا آغاز "الحمد لله رب العالمين" سے کرتے تھے وہ بلند آواز میں تعویذ یا تسمیہ نہیں پڑھتے تھے۔

902 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - فَافْتَتَحُوا

901- أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في افتتاح القراءة (الحديث 813) تحفة الاشراف (1435).

902- أخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب افتتاح القراءة (الحديث 813) تحفة الاشراف (1142).



(الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے یہ حضرات الحمد لله رب العالمین کے ذریعے (قرأت) کا آغاز کرتے تھے۔

## 21- باب قِرَاءَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھنا

903- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا - يُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ "نَزَلَتْ عَلَيَّ أَنْفَا سُورَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (أَنَا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرِ إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْأَبْتَرُ) " ثُمَّ قَالَ "هَلْ تَذَرُونَ مَا الْكُوْثَرُ؟" قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ "فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدْنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ ابْنَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْكُوْثَرِ تَرِدُهُ عَلَيَّ أُمَّتِي فَيَخْتَلِجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي. فَيَقُولُ لِي إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدَتْ بَعْدَكَ."

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اسی دوران آپ پر غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو آپ مسکرا رہے تھے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی میرے اوپر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ (اس کے الفاظ یہ ہیں:)

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطاء کی ہے، تو تم اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کرو اور قربانی کرو بے شک تمہارا دشمن بے نام و نشان ہو جائے گا۔"

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کوثر سے مراد کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جنت میں موجود ایک نہر ہے جس کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں میری امت کے لوگ اس تک آئیں گے تو ان میں سے ایک شخص کو اس کے پاس نہیں آنے دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! یہ تو میری امت کا ایک فرد ہے تو وہ مجھ سے فرمائے گا: کیا تم نہیں جانتے کہ اس نے تمہارے بعد کون سی نئی چیز کا آغاز کیا تھا؟

903- أخرجه مسلم في الصلاة، باب حجة من قال: البسمة آية من أول كل سورة سوى براءة (الحديث 53). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب من لم ير بالجهر بسم الله الرحمن الرحيم (الحديث 784) مختصراً، وفي السنة، باب في الحوض (الحديث 4747) مختصراً. والحديث عند: مسلم في الفضائل، باب اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم وصفاته (الحديث 40). تحفة الاشراف (1575).

شرح

اگلی چند روایات نماز کے آغاز میں تلاوت سے پہلے تعوذ یا تسمیہ پڑھنے کے بارے میں ہیں۔  
 فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: سورہ فاتحہ سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنا مکروہ ہے۔  
 ان کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہی حدیث ہے جو اس سے پہلے ذکر کی جا چکی ہے۔  
 تسمیہ یعنی بسم اللہ کے بارے میں احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا۔  
 جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں: بسم اللہ کو بلند آواز میں پڑھا جائے گا۔  
 جبکہ مالکیوں کے نزدیک تعوذ اور تسمیہ پڑھنا سرے سے مکروہ ہے۔  
 جبکہ تعوذ کے بارے میں تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا۔  
 اکثر فقہاء کے نزدیک تعوذ میں یہ کلمات پڑھے جائیں گے۔

”اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم“

”میں مردود شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ یہ پڑھا کرتے تھے۔

”اعوذ باللہ السميع العليم من الشیطن الرجیم“

”میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ کی مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں۔“

904- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجَمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ) الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ آمِينَ . فَقَالَ النَّاسُ آمِينَ . وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْإِثْنَيْنِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا شَبْهَكُمْ صَلَاةَ بَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ سعید بن ابوالہلال نعیم مجر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے پہلے بسم اللہ پڑھی پھر سورہ فاتحہ پڑھی جب ولا الضالین پڑھا تو آمین کہا لوگوں نے بھی آمین کہا جب بھی وہ سجدے میں گئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا اور جب وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کر کے اٹھے تو اُس وقت بھی انہوں نے اللہ اکبر کہا پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو بولے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

## 22 - باب تَرْكِ الْجَهْرِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

باب: بلند آواز میں بسم اللہ نہ پڑھنا

905 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ أَبَانَا أَبُو حَمَزَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُسْمِعْنَا قِرَاءَةَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَصَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُمَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو ہمیں آپ کے بسم اللہ پڑھنے کی آواز سنائی نہیں دی۔

اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ہمیں نماز پڑھائی ہے، لیکن ان کی زبانی بھی ہم نے بلند آواز میں بسم اللہ نہیں سنی۔

906 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے، تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

907 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَعَامَةَ الْحَنْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغْفَلٍ إِذَا سَمِعَ أَحَدًا يَقْرَأُ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) يَقُولُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ جب کسی شخص کو بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنتے تھے تو فرمایا کرتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے، میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بسم اللہ (بلند آواز میں) پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

905- انفرادہ السنائی . تحفة الاشراف (1605) .

906- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب ما یقول بعد التکبیر (الحديث 473) بمعناه . و اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب حجة من قال لا یجهر بالبسملة (الحديث 50 و 51) . تحفة الاشراف (1218 و 1257) .

907- اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی ترک الجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) (الحديث 244) بنحوه . و اخرجہ ابن ماجه فی

اقامة الصلاة والسنة فیها، باب الفتح القراءه (الحديث 815) بنحوه . تحفة الاشراف (9667) .

## 23 - باب تَرْكِ قِرَاءَةِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے بسم اللہ کی تلاوت نہ کرنا

908 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ" . غَيْرُ تَمَامٍ . فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ . فَعَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ" . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْرَأُوا يَقُولُ الْعَبْدُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي . يَقُولُ الْعَبْدُ (الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَتْنِي عَلَى عَبْدِي . يَقُولُ الْعَبْدُ (مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ) يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَدَّنِي عَبْدِي . يَقُولُ الْعَبْدُ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) فَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ . يَقُولُ الْعَبْدُ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص نماز ادا کرتے ہوئے اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اس کی وہ نماز نامکمل ہوتی ہے وہ نامکمل ہوتی ہے وہ نامکمل ہوتی ہے پوری نہیں ہوتی“۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں تو انہوں نے میری کلائی پر ٹھوکا دیتے ہوئے فرمایا: اے قاری! تم اس وقت اپنے ذہن میں اسے پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے اس کا نصف حصہ میرے لیے ہے اور نصف حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اُسے ملے گا“۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یا شاید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: تم لوگ تلاوت کر کے دیکھ لو بندہ کہتا ہے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

908- أخرجه مسلم في الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة و انه اذا لم يحسن الفاتحة ولا سكته تعلمها قرأها تسرله من غيرها (الحديث 39 و 40 و 41) . وأخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب (الحديث 821) وأخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة فاتحة الكتاب) (الحديث 2953 م) . وأخرجه النسائي في فضائل القرآن، فضل فاتحة الكتاب (الحديث 37) ، وفي الضعيف: فاتحة الكتاب (الحديث 2) . والحديث عند: ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة خلف الامام (الحديث 838) تحفة الاشراف (14935) .

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔“

بندہ کہتا ہے:

”وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”میرے بندے نے میری تعریف کی ہے۔“

بندہ پڑھتا ہے:

”وہ قیامت کے دن کاملک ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”میرے بندے نے میری بزرگی کا تذکرہ کیا ہے۔“

پھر بندہ کہتا ہے:

”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“

تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اُسے ملے گا۔

پھر میرا بندہ کہتا ہے:

”تو ہمیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھ اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے اپنا انعام کیا ہے نہ کہ اُن لوگوں کے راستے پر جن پر غضب کیا گیا یا جو گمراہ ہوئے۔“

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ) ”یہ حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اُسے ملے گا۔“

## 24 - باب إِيْجَابِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنا واجب ہے

909 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُزَيْبَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ."

☆ ☆ حضرت عبادہ بن سہل رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں

909- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب وجوب القراءة للامام والمأموم فی الصلوات كلها فی الحضر والسفر، وما یجهر فیها وما ینخفض (الحديث 756). واخرجہ مسلم فی الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة و انه اذا لم یحسن الفاتحة ولا امکنه تعلمها قرا ما ینسره من غیرها (الحديث 34 و 35 و 36 و 37). واخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الكتاب (الحديث 822). واخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء انه لا صلاة الا بفاتحة الكتاب (الحديث 247). واخرجہ النسائی فی الافتاح ایجاب قراءة فاتحة الكتاب فی الصلاة (الحديث 910). الحديث واخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلاة فیها، باب القراءة خلف الامام (الحديث 837). تحفة الاثاف (5110).

پڑھتا۔

شرح

اسی روایت کو امام بخاری نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے علامہ محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

عبداللہ بن مبارک، مالک، شافعی، اوزاعی، احمد، اسحاق بن راہویہ، ابو ثور اور داؤد ظاہری نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ تمام نمازوں میں امام کی اقتدا میں بھی سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

شیخ ابن العربی نے یہ بات تحریر کی ہے: ہمارے علماء (یعنی فقہائے مالکیہ) کے اس بارے میں تین اقوال ہیں۔

(i) جب امام پست آواز میں قرأت کر رہا ہو اس وقت مقتدی امام کی اقتداء میں سورہ فاتحہ پڑھے۔

(ii) ابن وہب اور اشہب اس بات کے قائل ہیں: مقتدی سورہ فاتحہ نہیں پڑھے گا۔

(iii) محمد بن عبدالحکم اس بات کے قائل ہیں: مقتدی امام کی اقتدا میں سورہ فاتحہ پڑھے گا لیکن اگر وہ نہیں پڑھتا تو بھی کافی ہے۔

اس قول کے اعتبار سے ان کے نزدیک سورہ فاتحہ پڑھنا مستحب ہے۔

ابن العربی کہتے ہیں: میرے نزدیک زیادہ صحیح یہ ہے کہ امام جن نمازوں میں پست آواز میں قرأت کرتا ہو ان میں امام کی

اقتدا میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

سفیان ثوری، ایک روایت کے مطابق امام اوزاعی، ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل، ان کے علاوہ امام ابوحنیفہ،

امام ابو یوسف اور امام محمد اس بات کے قائل ہیں: مقتدی امام کی اقتدا میں قرآن کی تلاوت نہیں کرے گا نہ سورہ فاتحہ کی نہ کسی اور

سورہ کی خواہ امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو خواہ وہ پست آواز میں کر رہا ہو۔

سعید بن مسیب اور تابعین کی ایک جماعت اسی بات کی قائل ہے۔

نماز کے واجبات

مسئلہ: نماز کے واجبات درج ذیل ہیں:

سورہ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت

ان میں سے ایک واجب سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی ایک سورت کی تلاوت ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کی پہلی دو رکعات میں یا پہلی دو رکعات کی کسی ایک رکعت میں سورہ فاتحہ ترک کر دیتا ہے تو اس پر

سجدہ سہولازم ہوگا لیکن اگر وہ سورہ فاتحہ کے اکثر حصے کی تلاوت کر لیتا ہے اور تھوڑا حصہ بھول جاتا ہے تو سجدہ سہولازم نہیں ہوگا۔

اگر سورہ فاتحہ کا تھوڑا حصہ پڑھا اور زیادہ حصہ بھول گیا تو سجدہ سہولازم ہوگا خواہ امامت کر رہا ہو یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص آخری دو رکعات میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اگر وہ فرض نماز ادا کر رہا تھا تو سجدہ سہولازم نہیں ہوگا۔

اگر وتر یا نفل نماز ادا کر رہا تھا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی دو رکعات میں سورہ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے، تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا، اس کے برعکس اگر بعد والی سورت کو دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے، تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی شخص آخری دو رکعات میں سورہ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے، تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (تبيين)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی دو رکعات میں سورہ فاتحہ پڑھ لیتا ہے، لیکن اُس کے ساتھ کوئی سورت نہیں پڑھتا تو اُس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص رکوع یا سجدے میں یا تشہد میں قرأت کرتا ہے، تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا، یہ حکم اُس وقت ہوگا جب قرأت پہلے کرے اور تشہد کے کلمات بعد میں پڑھے، لیکن اگر تشہد کے کلمات پہلے پڑھ لیتا ہے اور قرأت بعد میں کرتا ہے، تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (محیط حسنی)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے نماز میں کوئی ایک سورت پڑھنے کا ارادہ کیا، لیکن بھول کر دوسری سورت پڑھ دی تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: نماز کا ایک واجب یہ ہے کہ پہلی دو رکعات میں قرأت کو متعین کیا جائے۔ (بحر الرائق)

نماز میں مکرر افعال میں ترتیب واجب ہے

مسئلہ: نماز کا ایک واجب یہ ہے جو افعال تکرار کے ساتھ ہوتے ہیں، اُن میں ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی ایک رکعت میں ایک سجدہ چھوڑ دیتا ہے، اُسے نماز کے آخر میں یاد آتا ہے، تو وہ اُس وقت اُس سجدہ کو کرے گا، لیکن اُس پر سجدہ سہو بھی لازم ہو جائے گا، کیونکہ یہاں سجدے میں ترتیب فوت ہو گئی تھی، لیکن اس سے پہلے وہ جتنے ارکان ادا کر چکا تھا، اُن کو دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی نے قرأت کرنے سے پہلے رکوع کر لیا تو سجدہ سہو لازم ہو جائے گا، رکوع کا اعتبار نہیں ہوگا، بلکہ قرأت کرنے کے بعد رکوع کرنا ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: نماز کا ایک واجب ارکان کو اعتدال کے ساتھ ادا کرنا ہے، یعنی رکوع اور سجدہ اطمینان سے کرنا ہے، اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے، تو سجدہ سہو واجب ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، کیونکہ اس عمل کے واجب یا سنت ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، صحیح مذہب یہ ہے کہ ایسا کرنا واجب ہے اور اگر کوئی شخص بھول کر اسے ترک کر دیتا ہے، تو اُس پر سجدہ سہو واجب ہوگا، بدائع میں اسی قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (بحر الرائق)

قعدہ اور تشہد کا حکم

مسئلہ: نماز کا ایک واجب پہلا قعدہ ہے، اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے، تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ (تبيين)

مسئلہ: نماز کا ایک واجب تشہد ہے، اگر کوئی شخص پہلے قعدہ میں یا دوسرے قعدہ میں تشہد نہیں پڑھتا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

اسی طرح اگر تشہد کا کچھ حصہ پڑھ لیا اور کچھ نہیں پڑھا تو بھی سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (تمبین)

مسئلہ: خواہ وہ فرض نماز ادا کر رہا ہو یا نفل نماز ادا کر رہا ہو۔ (بجرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلے قعدہ میں دو مرتبہ تشہد پڑھ لیتا ہے تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا اسی طرح اگر پہلے قعدہ میں تشہد

میں اضافہ کر کے درود بھی پڑھ لیتا ہے تو بھی سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ (تمبین)

مسئلہ: فتویٰ اسی پر ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دوسرے قعدہ میں دو مرتبہ تشہد پڑھتا ہے تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (تمبین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص تشہد پڑھنا بھول جاتا ہے اور سلام پھیر دیتا ہے پھر اُسے یاد آتا ہے تو دوبارہ تشہد پڑھے گا۔ امام

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اُس وقت سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (محیط)

بھول کر کھڑے ہونے یا بیٹھ جانے کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص کھڑے ہونے کی جگہ بیٹھ گیا یا بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو گیا تو وہ امام ہو یا تنہا نماز پڑھ رہا ہو اُس پر سجدہ سہو

واجب ہوگا۔

مسئلہ: یہاں کھڑے ہونے سے مراد مکمل کھڑے ہو جانا ہے یا کھڑے ہونے کے قریب ہونا ہے کیونکہ جب آدمی

کھڑا ہونے کے قریب ہوگا تو وہ دوبارہ قعدہ کی طرف نہیں جاسکے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر وہ کھڑے ہونے کے قریب ہو اور واپس قعدہ میں چلا جائے تو صحیح قول کے مطابق اُس کی نماز فاسد ہو جائے

گی۔ (تمبین)

مسئلہ: لیکن اگر وہ کھڑے ہونے کے قریب نہیں تھا تو بیٹھ جائے گا اور اُس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ تمبین)

قنوت واجب ہے

مسئلہ: نماز کا ایک واجب قنوت ہے اگر کوئی شخص قنوت کو چھوڑ دیتا ہے تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا قنوت کا چھوڑنا اُس

وقت ہوگا جب آدمی رکوع سے سر اٹھالے لیکن اگر آدمی نے قرأت کے بعد اور قنوت سے پہلے والی تکبیر ترک کر دی تو بھی سجدہ

سہو لازم ہو جائے گا کیونکہ وہ بھی عید کی تکبیر کی طرح واجب ہوتی ہے۔ (تمبین)

مسئلہ: نماز کے واجبات میں سے ایک چیز عیدین کی نماز کی تکبیریں ہیں۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان تکبیروں کو چھوڑ دیتا ہے ان میں کمی کر دیتا ہے یا ان میں اضافہ کر دیتا ہے یا ان کو ان کے مخصوص

موقع پر ادا نہیں کرتا تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ (بجرائق)

مسئلہ: فرض، نفل، جمعہ اور عیدین میں سہو کا حکم ایک ہی ہے تاہم مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جمعہ اور عیدین کی نماز

میں سہو کا سجدہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ لوگ آزمائش میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (مضمرات بحوالہ محیط)



باجامعت نماز میں جہری یا سری قرأت واجب ہے

مسئلہ: نماز کا ایک واجب بلند آواز میں قرأت کرنا یا پست آواز میں قرأت کرنا ہے اگر پست آواز کی جگہ بلند آواز میں قرأت کر لی یا بلند آواز کی جگہ پست آواز میں قرأت کر لی تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا تاہم اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کس قدر آواز کو بلند یا پست کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو آواز کو پست یا بلند کرنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا کیونکہ آواز کا پست یا بلند کرنا باجماعت نماز کی خصوصیت ہے۔ (تیسرین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص (باجامعت نماز کے دوران) بلند آواز میں تعوذ تسمیہ یا آمین کہتا ہے تو بھی سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ (قاضی خان)

.....

910- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا"

☆☆ حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اور اس کے بعد (مزید کسی سورت کی) تلاوت نہیں کرتا۔"

## 25 - باب فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: سورہ فاتحہ کی فضیلت

911- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخَرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيَّنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ سَمِعَ نَقِيضًا فَوْقَهُ فَرَفَعَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ هَذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ. قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيَتْهُمَا لَمْ يُؤْتِيَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَأْ حَرْفًا مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام موجود تھے اسی دوران نبی اکرم ﷺ نے اوپر کی طرف سے کوئی آواز سنی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور

910- تقدم في الإفتاح، إيجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة (الحديث 909)

911- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة والحديث على قراءة الآيتين من آخر البقرة

(الحديث 254). تحفة الأشراف (5541)

بولے: یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، پھر اُس دروازے میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: آپ کو دو طرح کے نور کی خوشخبری ہے (یعنی مبارک ہو) جو آپ کو دیئے گئے ہیں یہ آپ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں دیئے گئے یہ سورہ فاتحہ (مکمل) اور سورہ بقرہ کی آخری آیات ہیں۔  
(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:)"تم اُن میں سے جس حرف کو بھی پڑھو گے میں وہ تمہیں عطاء کر دوں گا۔"

## 26 - باب تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر:

"اور ہم نے تمہیں دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات اور قرآنِ عظیم عطاء کیا ہے"

912 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُيَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ - قَالَ - فَصَلَّيْتُ ثُمَّ آتَيْتُهُ فَقَالَ "مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي" قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي . قَالَ "أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ( يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) إِلَّا أَعْلَمَكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ " قَالَ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَكَ . قَالَ "الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِي أُوتِيَتْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ ."

☆☆ حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں نے نماز مکمل کر لی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم پہلے میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے عرض کی: میں اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں بلائیں تو تم اُن کی بات کا جواب دو۔"

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں اپنے مسجد میں نکلنے سے پہلے تمہیں ایک عظیم سورت کے بارے میں بتاؤں گا۔

912- اخرجہ البخاری فی التفسیر، باب ما جاء فی فاتحة الكتاب (الحديث 4474)، و باب (يا ايها الذين آمنوا استجبوا لله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم و اعلموا ان الله يحول بين المرء و قلبه و انه اليه تحشرون) (الحديث 4647)، و باب (ولقد آتيناك سبعا من المثاني و القرآن العظيم) (الحديث 4703)، و في فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الكتاب (الحديث 5006). و اخرجہ ابو داؤد في الصلاة، باب فاتحة الكتاب (الحديث: 1458) و اخرجہ النسائي في فضائل القرآن، فضل فاتحة الكتاب (الحديث 35)، و في التفسير: فاتحة الكتاب (الحديث 1)، و سورة الحجر، قوله تعالى: (ولقد آتيناك سبعا من المثاني) (الحديث 295) و اخرجہ ابن ماجه في الادب، باب ثواب القرآن (الحديث 3785) مختصراً. تحفة الاشراف (12047).

راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ جب باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا (میں تمہیں ایک عظیم سورت کے بارے میں بتاؤں گا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ الحمد للہ رب العالمین ہے یہی دوسرے پڑھی جانے والی سات آیات ہیں جو مجھے عطاء کی گئی ہیں اور ان کے ساتھ قرآن عظیم بھی عطاء کیا گیا ہے۔

913- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ مِثْلَ أَمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کا یہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں سورہ فاتحہ کی مانند کوئی چیز نازل نہیں کی یہی دوسرے پڑھی جانے والی سات آیات ہیں اور (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ میرے درمیان اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہوگئی ہیں اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔"

914- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي السَّبْعِ الطَّوْلِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو سب سے مثنیٰ یعنی سات طویل سورتیں عطاء کی گئی ہیں۔

915- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي) قَالَ السَّبْعُ الطَّوْلُ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "دوسرے پڑھی جانے والی سات۔"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سب سے طویل (یعنی سات طویل سورتیں) ہیں۔

## 27- باب تَرَكِ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَمْ يَجْهَرُ فِيهِ

باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت نہیں کرتا اس میں امام کی اقتداء میں قرأت نہ کرنا

913- أخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة الحجر) (الحديث 3125). تحفة الاشراف (77).

914- أخرجه ابو داود في الصلاة، باب من قال: هي الطول (الحديث 1459) مطولاً. تحفة الاشراف (5617).

915- أخرجه النسائي في التفسير: سورة الحجر، قوله تعالى: (ولقد اتيناك سبعا من المثاني) (الحديث 296). تحفة الاشراف (5590).

916- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ (سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ قَرَأَ (سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) . قَالَ رَجُلٌ أَنَا . قَالَ "قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا ."

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی آپ کی اقتداء میں ایک شخص نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کس شخص نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی؟ اس شخص نے عرض کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میری قرأت میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔

917- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ "أَيْكُمْ قَرَأَ بِ (سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا وَلَمْ أَرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا ."

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی یا شاید عصر کی نماز ادا کی آپ کی اقتداء میں ایک شخص نے قرأت کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو دریافت کیا: کون شخص سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کر رہا تھا؟ تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: میں نے اس کے ذریعے صرف نیکی کا ارادہ کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میری قرأت میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔

## 28- باب تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ

باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتا ہے اس میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا

918- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ "هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِنْفًا . " قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ "إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنَا زَعُ الْقُرْآنِ . " قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ .

916- اخرجه مسلم في الصلاة، باب لهي المأموم عن جهرة بالقراءة خلف الإمام (الحدیث 47 و 48 و 49) وخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من رأى القراء إذا لم يجهر الإمام بقراءة له (الحدیث 828 و 829) . وخرجه النسائي في الإفحاح، ترك القراءة خلف الإمام فيما لم يجهر فيه (الحدیث 917) ، و في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر الاختلاف على شعبة عن قتادة في هذا (الحدیث 1743) تحفة الاشراف (10825) .

917- تقديم في الإفحاح، ترك القراءة خلف الإمام فيما لم يجهر فيه (الحدیث 916) .

918- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من ترك القراءة في صلواته بفاتحة الكتاب (الحدیث 826 و 827) وخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في ترك القراءة خلف الإمام إذا جهر الإمام بالقراءة (الحدیث 312) . وخرجه ابن ماجه في امامة الصلاة والسنة فيها، باب إذا قرأ الإمام فانصوا (الحدیث 848 و 849) . تحفة الاشراف (14264) .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کر فارغ ہوئے جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی پھر آپ نے دریافت کیا: کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی شخص نے قرأت کی تھی؟ ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ میرے ساتھ قرآن کی تلاوت میں کوئی مقابلہ کر رہا ہے؟

راوی کہتے ہیں: جب لوگوں نے یہ بات سنی تو وہ اس کے بعد ان نمازوں میں قرأت کرنے سے باز آ گئے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے۔

## 29 - باب قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ

باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتا ہے اس میں امام کی اقتداء میں سورہ فاتحہ پڑھنا

919 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاكِدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ "لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ".

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب میں بلند آواز میں قرأت کروں تو کوئی بھی شخص ہرگز تلاوت نہ کرے البتہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔

## 30 - باب تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

(وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر "اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے"

920 - أَخْبَرَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

919 - اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بملأه الكتاب (الحديث 824) مطولا. تحفة الاشراف (5116).  
920 - اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب الامام يصلي من قعود (الحديث 604). و اخرجہ النسائي في الإفصاح، تاويل قوله عز وجل: (واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحموا) (الحديث 921). و اخرجہ ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اذا قرأ الامام فانصتوا للقرآن فاستمعوا له و انصتوا لعلكم ترحموا (الحديث 12317). مطولا. تحفة الاشراف (12317).

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی بیرونی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب دو قرأت کرے تو تم خاموش رہو جب وہ سبم اللہ لمن حمدہ پڑھے تو تم اللھم و لنا لک الحمد پڑھو۔“

921- أَحْبَبْنَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ فَإِنَّ حَدِيثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيَوْمِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَاتَّصُوا".

فَإِنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ الْمُخَوِّمِي يَقُولُ هُوَ تَفْعَةٌ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ الْأَنْصَارِيِّ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی بیرونی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب دو قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔“

امام ابو عبد الرحمن نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مخرمی نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ راوی ثقہ ہے ان کی مراد محمد بن سعد انصاری نامی راوی ہے۔

### 31- باب اكْتِفَاءِ الْمَأْمُومِ بِقِرَاءَةِ الْإِمَامِ

باب: مقتدی کا امام کی قرأت پر اکتفاء کرنا

922- أَحْبَبَنِي هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ فَإِنَّ حَدِيثَنَا مَعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مَرَّةَ الْأَحْضَرِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقِرَاءَةِ الْقَوْمِ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَّاهُمْ .

فَإِنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَأً إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَقْرَأْ هَذَا مَعَ الْكِتَابِ .

☆ ☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کیا ہر نماز میں قرأت کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو ایک انصاری نے عرض کی: یہ تو واجب ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے میں اس وقت آپ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب امام لوگوں کی امامت کر رہا ہو تو وہی لوگوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس بات کا نبی اکرم ﷺ سے منسوب ہونا غلط ہے یہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے

921- تقدم في الافتاح، تدويل قوله عز وجل: (واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون) (الحديث 920).

922- الفردية النسائي. تحفة الاشراف (10959).

اور اسے کتاب کے ساتھ نہیں پڑھا جائے گا۔

### 32 - باب مَا يُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْآنَ

باب: جو شخص اچھی طرح سے قرآن کی تلاوت نہ کر سکتا ہو اس کے لیے کس حد تک تلاوت کرنا کافی ہے؟

923 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلِمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْآنِ . فَقَالَ "قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں قرآن کا کچھ بھی حصہ یاد رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دے دیں جو قرآن کی جگہ میرے لیے کافی ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھ لیا کرو:

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله.

(اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔)

### شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کے دوران قیام کی حالت میں یا قیام کی جگہ پر قرأت کرنا فرض ہے۔ وتر اور نفل کی تمام رکعات میں یہ فرض ہے جبکہ فرض نماز کی ابتدائی دو رکعات میں فرض ہے اور یہ حکم امام اور تہما نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے ہے جبکہ امام کی اقتدا میں نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے امام کا تلاوت کر لینا کافی ہوگا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

"قرآن میں سے جو بھی میسر ہو اس کی تلاوت کر لو۔"

امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کے لازم ہونے کی کم از کم مقدار ایک آیت ہے جو چھ حروف کے برابر ہو۔ جبکہ صاحبین کے نزدیک تین چھوٹی آیات کو تلاوت کرنا یا ایک لمبی آیت کو تلاوت کرنا جو تین چھوٹی آیات کے برابر ہوئے فرض ہے۔

### قرأت کی غلطیاں

مسئلہ: قرأت کی ہر ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کلمے کے ایک حرف کو دوسرے کلمے کے ساتھ ملا دے اس میں بعض صورتیں ایسی

ہیں کہ جن کے نتیجے میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ لے جیسے ان المسلمین کی جگہ ان المسلمون پڑھ لے تو بھی نماز فاسد نہیں ہوتی، لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں تو اگر تو وہ دو ایسے حروف تھے جنہیں آسانی سے جدا کیا جاسکتا تھا (یعنی جو قریب الحرج تھے) جیسے ”ط“ اور ”ص“ یعنی کسی نے صالحات کو طالحات پڑھ دیا تو تمام فقہاء کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ دونوں حروف ایسے ہوں کہ انتہائی مشقت کے ساتھ ہی ان دونوں کے درمیان فرق کیا جاسکتا ہے جیسے ظ، ض، س، ط، ت اس کے بارے میں مشائخ کا اختلاف پایا جاتا ہے اکثر کا یہی قول ہے کہ ایسی غلطی کے نتیجے میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اگر زبان سے اس طرح کا تلفظ نکل جاتا ہے یا کوئی شخص ان کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (الوجیز از کردی)

مسئلہ: ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی حرف کو حذف کر دے، اگر کوئی شخص ایجاز اور ترخیم کے طور پر ایسا کرتا ہے اور معنی تبدیل نہیں ہوتے ہیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اگر معنی تبدیل ہوتے ہیں تو عام مشائخ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

(محیط)

مسئلہ: ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ کسی حرف کا اضافہ کر دیا جائے، اگر کوئی شخص کسی حرف کو بڑھا دیتا ہے اور معنی تبدیل نہیں ہوتے تو عام مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی ایک کلمے کو چھوڑ کر اس کی جگہ پر دوسرے کلمے کا اضافہ کر دے۔ اگر کوئی شخص ایک کلمے کو چھوڑ کر دوسرا کلمہ ایسا ادا کرتا ہے کہ جس سے مفہوم تبدیل نہیں ہوتا اور قرآن میں دوسری جگہ اس قسم کا کوئی لفظ ہے جیسے کوئی شخص علیم کی جگہ حکیم پڑھ دیتا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اگر کوئی لفظ قرآن میں نہ ہو لیکن اس کے مفہوم کے قریب ہو جیسے کوئی شخص لفظ تو ابین کی تبا بین پڑھ لیتا ہے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر وہ لفظ قرآن میں نہ ہو اور دونوں کلمات کا مفہوم بھی قریب نہ ہو اور وہ کوئی ایسا کلمہ جو تسبیح یا تحمید یا ذکر کے لیے استعمال نہیں ہوتا تو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایسے شخص کی نماز فاسد ہو جائے گی، لیکن اگر وہ لفظ قرآن میں موجود ہو اور دونوں کلمات کے معنی قریب نہ ہوں یا کوئی ایسا کلمہ ہو یا کہ جس کے ذریعے لفظ کا مفہوم بدل گیا ہو جس تبدیلی کے اعتقاد کے نتیجے میں کفر لازم آتا ہو تو عام مشائخ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اگر قرأت کرتے وقت کسی چیز کی غلط نسبت کر دی، جس کی طرف وہ منسوب نہیں ہے، تو اگر جس چیز کی طرف نسبت کی گئی ہے وہ قرآن میں نہیں ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز



فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی ایسی چیز کی طرف نسبت کی گئی جو قرآن میں ہے تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی اور عام مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (الوجہ از کردری)

مسئلہ: ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی ایسے کلمے کا اضافہ کر دے جو کسی دوسرے کلمے کے عوض میں نہ ہو تو اگر اس اضافی کلمے کے ذریعے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں اور وہ کلمہ قرآن میں کسی دوسری جگہ موجود ہے یا موجود نہیں ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لیکن اگر معنی تبدیل نہیں ہوتے تو اگر وہ کلمہ قرآن میں دوسری جگہ موجود ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر وہ کلمہ قرآن میں کسی جگہ موجود نہیں ہے تو عام مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی ایک حرف یا کلمے کو مکڑر پڑھ لے، اگر حرف کو مکڑر پڑھتا ہے اور کسی خفیف حرف کا اظہار ہو گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، لیکن اگر کسی حرف کا اضافہ ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اسی طرح اگر کسی کلمے کو مکڑر پڑھ لیا اور معنی تبدیل نہ ہوئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر تبدیل ہو گئے تو صحیح قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی قرأت کرتے وقت کسی ایک لفظ کو دوسرے سے آگے کر دے یا پیچھے کر دے، اگر معنی تبدیل نہیں ہوتے تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ کسی ایک آیت کو دوسری آیت کی جگہ تلاوت کر دیا جائے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک آیت پوری تلاوت کرنے کے بعد وقف کرتا ہے پھر دوسری آیت مکمل پڑھ لیتا ہے یا دوسری آیت کا کچھ حصہ پڑھتا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص پہلی آیت پڑھنے کے بعد وقف نہیں کرتا اور اس کے ساتھ ہی دوسری آیت کو ملا دیتا ہے تو اگر معنی تبدیل نہیں ہوتے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں تو تمام علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ وقف و وصل اور ابتداء کسی ایسے مقام پر کر لی جائے جہاں اس کا موقع محل نہ ہو ایسا کرنے کے نتیجے میں اگر معنی میں زیادہ تغیر وارد نہیں ہوتا تو نماز درست ہوگی، لیکن اگر تغیر ہو جاتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی اعراب پڑھتے ہوئے غلطی کر جائے، اگر یہ کوئی ایسی غلطی ہے جس کے نتیجے میں معنی تبدیل نہیں ہوتے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، لیکن اگر معنی بہت زیادہ تبدیل ہو جاتے ہیں اور ایسے مفہوم سامنے آتے ہیں کہ اگر اس کو درست مان لیا جائے تو کفر لازم آئے اور اگر غلطی سے ایسا پڑھ لیا تو متقدمین کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی جبکہ متاخرین کے نزدیک اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ شمس الاممہ حلوانی سمیت بہت سے متاخرین کے نزدیک ایسی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، تاہم متقدمین کے قول میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے، لیکن متاخرین کے قول میں

زیادہ سہولت پائی جاتی ہے کیونکہ ایک عام شخص اعراب میں تمیز نہیں کر سکتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی شدید کو اس کے مقام سے چھوڑ دے تو مختار قول کے مطابق ایسی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی تاہم کئی مشائخ نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اگر اس کو چھوڑنے کے نتیجے میں معنی تبدیل نہیں ہوتے ہیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی جگہ پر ادغام کو ترک کر دے یا کسی ایسی جگہ ادغام کر دے جہاں ادغام نہیں ہونا چاہیے تھا تو اگر اس ادغام کے نتیجے میں عبارت بگڑ جاتی ہے اور کلمہ کا مفہوم سمجھ میں نہیں آتا تو نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اگر ادغام کے نتیجے میں کلمہ کا مفہوم تبدیل نہیں ہوتا اور وہی مفہوم سمجھ آتا ہے جو ادغام کے بغیر سمجھ آ رہا تھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی ہے کسی ایک ایسے مقام پر امالہ کرنا ہے جو اس کا موقع نہیں ہوتا ایسا کرنے کے نتیجے میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (محیط)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ قرآن کی اس طرح سے تلاوت کی جائے جو قرآن کی اس تلاوت کے مطابق نہیں جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمع کیا تھا۔ اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی تلاوت کر لیتا ہے جو قرآن کی مشہور قرأت کے مطابق نہیں ہے اور اس کے ذریعے مفہوم بھی ادا نہیں ہوتا تو اگر اسے دعایا شاء کے طور پر نہیں پڑھا گیا (بلکہ تلاوت کے طور پر پڑھا گیا) تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ کوئی شخص پورا کلمہ نہ پڑھے اگر کوئی شخص کسی کلمے کا تھوڑا سا حصہ پڑھ لیتا ہے اسے پورا نہیں کرتا ہے یا سانس پھولنے کی وجہ سے یا باقی کلمہ بھول جانے کی وجہ سے کسی کلمے کو ترک کر دیتا ہے پھر یاد آ جائے تو اسے پڑھ لیتا ہے تو اس بارے میں مشائخ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: قرآن کی قرأت کرتے ہوئے ایک بڑی غلطی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء یا اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب افعال میں ذکر کے صیغے کی بجائے مؤنث کا صیغہ پڑھ لیا جائے تو اس بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ (محیط)

...—...—...—...

### 33- باب جَهْرُ الْإِمَامِ بِأَمِينٍ

باب: امام کا بلند آواز میں آمین کہنا

924- أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا أَمَّنَ الْقَارِءُ فَأَمِنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُوَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ

تَأْمِينَهُ تَأْمِينَتِ الْمَلَائِكَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ "

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب قرأت کرنے والا شخص (یعنی امام) آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو اللہ تعالیٰ اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔“

925- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ فَأَمِنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَزْمِنُ فَمَنْ وَاَفَّقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينِ الْمَلَائِكَةِ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔“

926- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَاَفَّقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينِ الْمَلَائِكَةِ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھے تو تم لوگ آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے اور جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔“

927- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَاَفَّقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينِ الْمَلَائِكَةِ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوتا ہے اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔“

925- اخرجہ البخاری فی الدعوات، باب التامین (الحديث 6402). واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها و باب الجهر بآمين (الحديث 851). تحفة الاشراف (13136).

926- اخرجہ ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة و فيها، باب الجهر بآمين (الحديث 852) بنحوه مختصراً. تحفة الاشراف (13287).

927- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب جهر الامام بالتامین (الحديث 780). واخرجه مسلم في الصلاة، باب التسميع و التحميد و التامین

(الحديث 72). واخرجه ابو داود في الصلاة، باب التامین وراء الامام (الحديث 936). واخرجه الترمذي في الصلاة، ما جاء في فضل التامین

(الحديث 13230). تحفة الاشراف

## 34 - باب الأمر بالتأمين خلف الإمام

باب: امام کے پیچھے موجود شخص کو آمین کہنے کا حکم

928 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَاَقَّ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھے تو تم لوگ آمین کہو کیونکہ جس شخص کا یہ قول فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔"

## 35 - باب فضل التأمين

باب: آمین کہنے کی فضیلت

929 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ."

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص آمین کہتا ہے تو آسمان میں موجود فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور جب ان دونوں کا آمین کہنا ایک دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔"

شرح

نماز کے دوران سورہ فاتحہ کے اختتام پر "آمین" کہنا سنت ہے۔ خواہ نمازی امام ہو "مقتدی ہو" یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو۔ "آمین" کا مطلب ہے "تو دعا کو قبول کر لے۔"

احناف اور مالکیوں کے نزدیک آمین پست آواز میں کہی جائے گی جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سری نماز میں پست آواز میں کہی جائے گی اور جہری نماز میں بلند آواز میں کہی جائے گی۔

امام کے آمین کہنے کے ساتھ مقتدی بھی آمین کہے گا۔

928- أخرجه البخاري في الاذان، باب أجهر المأموم بالتأمين (الحديث 782)، وفي التفسير، باب (غير المغضوب عليهم ولا الضالين)

(الحديث 4475). وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب التأمين وراء الامام (الحديث 935). تحفة الاشراف (12576).

929- أخرجه البخاري في الاذان، باب فضل التأمين (الحديث 781) تحفة الاشراف (13826).

حنا بلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر امام آمین کہنا بھول جاتا ہے تو مقتدی بلند آواز میں آمین کہے گا تاکہ امام کو یاد کروادے اور پھر امام بھی آمین کہہ دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ قولی سنت ہے جب امام اسے چھوڑ دے گا تو مقتدی اسے بجالائے گا اور اس کی مثال استعاذہ کی طرح ہو جائے گی لیکن اگر امام نے اسے پست آواز میں کہا تو مقتدی اسے بلند آواز میں کہے گا۔ (یہ حکم حنا بلہ کے نزدیک ہے)

اگر کوئی نمازی بھول کر یا جان بوجھ کر آمین نہیں کہتا اور اگلی سورت کی قرأت شروع کر دیتا ہے تو اب وہ آمین نہیں کہے گا کیونکہ اس سنت کا مخصوص مقام فوت ہو گیا ہے۔

پست آواز میں آمین کہنے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے۔

”امام چار چیزیں پست آواز میں کہے گا تعوذ، تسمیہ، تائین (یعنی آمین کہنا) اور تحمید (یعنی ”ربنا لک الحمد“ کہنا)“ اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

شوافع اور حنا بلہ کی اپنے موقف کی تائید میں دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت ہے: ”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ولا الضالین“ تلاوت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا یہاں تک کہ پہلی صف میں موجود لوگوں تک اس کی آواز آئی۔“

### 36- باب قول المأموم إذا عطف خلف الإمام

باب: جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں چھینکے تو وہ کیا پڑھے؟

930- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مَعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى . فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انصرفت فَقَالَ ”مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ“ . فَلَمْ يُكَلِّمَهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا النَّائِبَةُ ”مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ“ . فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ بْنُ عَفْرَاءَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ ”كَيْفَ قُلْتَ“ . قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا بِضَعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَضَعُ بِهَا“ .

☆☆ حضرت معاذ بن رفاعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے چھینک آئی تو میں نے یہ پڑھا:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو یا کمزور ہو اس میں برکت موجود ہو اس پر برکت

نازل کی گئی ہو اسی طرح جس طرح سے ہمارے پروردگار کو پسند ہو جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو۔  
جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: نماز کے دوران کس شخص نے کلام کیا تھا؟ تو کسی شخص نے بھی آپ کو جواب نہیں دیا، نبی اکرم ﷺ نے دوسری مرتبہ دریافت کیا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون ہے؟ تو حضرت رفاع بن رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ہوں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا پڑھا تھا؟ وہ کہتے ہیں: میں نے یہ پڑھا تھا:  
”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، ایسی حمد جو زیادہ ہو یا کمزور ہو اس میں برکت موجود ہو اس پر برکت نازل ہو اسی طرح جس طرح ہمارے پروردگار کو پسند ہو اور وہ اس سے راضی ہو۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تمیں سے زیادہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے تاکہ ان میں سے کون اس دعا کو ساتھ لے کر اوپر جاتا ہے۔

شرح

کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے اور کون سی چیز نماز میں مکروہ ہے

وہ چیزیں جو نماز کو فاسد کر دیتی ہیں

مسئلہ: نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں دو قسم کی ہیں: قول اور فعل۔

پہلی قسم: اقوال کے احکام

مسئلہ: جب کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر یا بھول کر غلطی سے یا قصد کے ساتھ تھوڑا یا زیادہ کلام کرے اور وہ یہ کلام اپنی نماز کو درست کرنے کے لیے کرے جیسے امام نے قعدہ میں بیٹھنا تھا، لیکن اس جگہ وہ کھڑا ہو گیا تو مقتدیوں نے اسے کہا: بیٹھ جائیں یا امام نے کھڑے ہونا تھا اور وہ بیٹھ گیا تو مقتدی نے کہا: کھڑے ہو جائیں، خواہ آدمی کا کلام لوگوں کی عام بات چیت کے حوالے سے ہو ان سب صورتوں میں ہمارے نزدیک وہ شخص از سر نو نماز ادا کرے گا۔ (محیط)

مسئلہ: یہ سب احکام اس صورت میں ہوں گے جب وہ قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے کلام کر لیتا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب وہ کوئی ایسا کلام کرے جسے سنا جاسکتا ہے، اگر وہ خود بھی اسے سن لیتا ہے تو بھی نماز

فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: لیکن اگر وہ خود بھی سن نہیں پاتا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران سو جاتا ہے اور سوئے ہوئے کلام کر لیتا ہے تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر سلام پھیر دیتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر وہ نماز کے دوران کسی کو سلام کرتا ہے (یا سلام کا جواب دیتا ہے) تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص چھینکا اور نماز پڑھنے والے نے چھینک کا جواب دیتے ہوئے یرجک اللہ کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی،

اگر نماز پڑھنے کے دوران کسی شخص کو حکم دینے کے لیے یا کسی کو کسی کام سے منع کرنے کے لیے قرآن کے کچھ الفاظ پڑھے یا اللہ کا ذکر کیا تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی، لیکن اگر کوئی شخص اس کی نماز میں غلطی ڈالنے کا ارادہ کر رہا ہو اور اسے تنبیہ کرنے کا ارادہ کیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (تہذیب)

مسئلہ: اگر امام سے غلطی ہو جاتی ہے اور مقتدی نے اسے تنبیہ کرنے کے لیے سبحان اللہ کہہ دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے دیتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: صرف ایک مرتبہ لقمہ دینے سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے یہی قول صحیح ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: کسی دوسرے شخص نے نمازی کو لقمہ دیا اور نمازی نے اس لقمے کو قبول کر لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (مدیہ المصلیٰ)

مسئلہ: اگر نماز کے دوران کوئی خوشی کی خبر سنی اور اس پر الحمد للہ کہہ دیا اور اس کے جواب کا ارادہ کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر جواب کا ارادہ نہیں کیا یا یہ ظاہر کرنا چاہا کہ میں ابھی نماز پڑھ رہا ہوں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اس نوعیت کے دیگر تمام کلمات کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر جواب کا ارادہ کیا جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران کوئی ایسا شعر پڑھ لے جس کے الفاظ ہو بہو قرآن میں موجود ہوں تو اگر شعر کا ارادہ کیا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران شعر موزوں کر دیتا ہے یا کوئی جملہ موزوں کر لیتا ہے لیکن زبان سے ادا نہیں کرتا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا انتہائی غلط ہے۔ (مدیہ المصلیٰ)

مسئلہ: اسی طرح نماز کے دوران کسی شرعی مسئلے کو سوچنا، کسی حدیث، شعر، خطبے یا مسئلے کو یاد کرنا مکروہ ہے تاہم نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے نماز کے دوران لفظ ”نعم“ استعمال کیا اور یہ لفظ اس کا تکیہ کلام نہیں ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ اس صورت میں وہ لفظ (قرآن کا حصہ شمار کیا جائے گا) لیکن اگر یہ اس کا تکیہ کلام ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران کوئی ایسی دعا مانگ لے جس کا سوال بندوں سے کرنا ناممکن ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر کوئی ایسی دعا مانگی جو بندوں سے بھی مانگی جاسکتی ہے تو صحیح قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس صورت میں یہ الفاظ عام گفتگو کی مانند شمار ہوں گے۔

مسئلہ: حج کرنے والا شخص نماز کے دوران لبیک کہہ دیتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر ایام تشریق کے دوران اللہ اکبر نماز کے دوران کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: نماز کے دوران اذان کا جواب دیا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر نماز کے دوران درد یا مصیبت یا تکلیف کی وجہ سے آہ اویں ہائے کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر اپنے گناہوں کے خیال سے یا جہنم کا ذکر سنتے ہوئے آہ نکلی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر نماز کے دوران جانور کو تسمیہ کرنے کے لیے آواز نکالی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر نماز کے دوران قرآن کو دیکھ کر تلاوت کی تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی جبکہ صاحبین کے نزدیک فاسد نہیں ہوگی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے کہ قرآن کو اٹھانا اس کے ورق کو اٹھانا اور اس کو دیکھ کر پڑھنا عمل کثیر ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر کسی شخص کے سامنے قرآن رحل پر پڑا ہوا ہو اور وہ اسے اٹھاتا نہیں ہے اور اس کا ورق اٹھاتا نہیں ہے یا سامنے محراب پر قرآن کی آیت لکھی ہوئی تھی اور وہ انہیں دیکھ کر پڑھ لیتا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

دوسری قسم ان افعال کا تذکرہ جن کے ذریعے نماز فاسد ہو جاتی ہے

مسئلہ: کثیر عمل کے ذریعے نماز فاسد ہو جاتی ہے، قلیل عمل کے ذریعے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔ (محیط حسنی)

مسئلہ: قلیل اور کثیر عمل کے درمیان کیا فرق ہے اس کے بارے میں تین اقوال پائے جاتے ہیں۔

مسئلہ: پہلا قول یہ ہے کہ عام عادت میں جو کام دونوں ہاتھوں سے کیا جاتا ہے وہ کثیر عمل ہے، خواہ آدمی اس کام کو ایک ہی ہاتھ کے ذریعے کر لے جیسے عمامہ باندھنا، کرتہ پہننا، پاجامہ پہننا، کمان سے تیر چھوڑنا، لیکن عام عادت میں جو کام ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہے وہ قلیل عمل ہوگا، خواہ آدمی دونوں ہاتھوں کے ذریعے وہ کام کرے۔ (تبیین)

مسئلہ: قلیل عمل جو ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہے وہ اس وقت تک قلیل شمار ہوگا جب اسے ایک ہی مرتبہ کیا جائے، اگر اسے بار

بار کیا جائے گا تو وہ بھی کثیر عمل بن جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اس بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا جس عمل کو قلیل سمجھتا ہے وہ قلیل ہوگا اور جسے وہ کثیر سمجھتا ہے وہ

کثیر ہوگا، یہ قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کے قریب ترین ہے۔

مسئلہ: تیسرا قول یہ ہے کہ دور سے دیکھنے والا اگر اسے دیکھ کر یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز ادا نہیں کر رہا تو وہ کثیر عمل ہوگا اور اس کے ذریعے نماز فاسد ہو جائے گی، لیکن اگر دور سے دیکھنے والے کو شک محسوس ہوتا ہو تو پھر نماز فاسد نہیں ہوگی، یہی قول صحیح ہے

اور اسی کو فقہاء نے اختیار کیا ہے۔ (تبیین، محیط حسنی، قاضی خان، خلاصہ)

مسئلہ: نماز کے دوران بھول کر کچھ کھاپی لینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: لیکن اگر کسی شخص کے دانتوں میں کچھ پھنسا ہوا تھا اور اس نے اسے نکل لیا تو اگر وہ چنے سے کم تھا تو نماز فاسد نہیں

ہوگی مگر وہ ہو جائے گی اگر چنے کے برابر تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (سراج الوہاب، تبیین، بدائع، شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کسی کے دانتوں میں سے خون نکلا اور اس نے اسے نکل لیا تو اگر تھوک خون پر غالب تھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(سراج الوہاب)



مسئلہ: نماز کے دوران منہ بھر کرتے کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، نماز فاسد نہیں ہوتی، یعنی اس صورت میں بناء کی جا سکتی ہے، لیکن اگر منہ بھرنے سے کم تے کی تھی تو وضو بھی نہیں ٹوٹے گا اور نماز بھی نہیں فاسد ہوگی۔

مسئلہ: اگر منہ بھر کے تے آئی اور اس نے اسے نکل لیا کہ وہ اسے اُگلنے پر قادر تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (قاضی خان)  
مسئلہ: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر تے کر لے اور وہ منہ بھر کر نہ ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی، لیکن اگر منہ بھر کر ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (میٹ)

مسئلہ: اگر نماز کے دوران قبلہ کی سمت میں کوئی شخص چل پڑا اور وہ لاحق نہیں ہے اور مسجد سے باہر بھی نہیں نکلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: میدان میں یہ حکم ہے کہ جب تک وہ صفوں سے آگے نہیں نکلتا، اس وقت تک فاسد نہیں ہوگی۔ (مدنیہ)  
مسئلہ: لیکن اگر اس نے چلتے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کر لی تو نماز فاسد ہو جائے گی، لیکن اگر کوئی شخص ایک نماز کے دوران ایک صف کی مقدار کے برابر چلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر دو صفوں کی مقدار کے برابر چلا تو نماز فاسد ہو جائے گی، لیکن یہ شرط ہے کہ کوئی مسلسل ایسا چلے لیکن اگر کوئی شخص ایک صف کی مقدار چلنے کے بعد ذرا ٹھہر کر پھر اگلی صف کی مقدار چل لے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر (سواری پر نوافل ادا کرتے ہوئے) دونوں پاؤں کے ذریعے گدھے کو ہانکا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر ایک پاؤں کے ذریعے ہانکا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (غلامہ)

.....

931 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اسْفَلَ مِنْ أذُنَيْهِ فَلَمَّا قَرَأَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ "أَمِينَ" فَسَمِعْتُهُ وَأَنَا خَلْفُهُ . قَالَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ "مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلَاةِ" فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَرَدْتُ بِهَا بَأْسًا . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ" .

☆ ☆ عبد الجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ نے تکبیر کہی تو رفع یدین کیا اور اپنے ہاتھوں کو کانوں سے ذرا نیچے تک بلند کیا، پھر آپ نے جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو آمین کہا، میں نے بھی اس آواز کو سنا، میں آپ کے پیچھے موجود تھا، پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو یہ پڑھ رہا تھا:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو۔“

جب نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کا سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: ابھی نماز کے دوران وہ کلمات پڑھنے والا شخص کون ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ میں ہوں میں نے اس کے ذریعے کسی غلطی کا ارادہ نہیں کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بارہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے اور ان کلمات کے لیے عرش سے پہلے کوئی رکاوٹ نہیں ہے (یعنی یہ سیدھے عرش تک پہنچ گئے)۔

### 37- باب جامع ما جاء في القرآن

باب: قرآن کے بارے میں منقول روایات کا مجموعہ

932- أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ "فِي مِثْلِ صَلَافَةِ الْجَرَسِ فَيَقْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَأَخْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صُورَةِ الْفَتَى فَيَبْذُرُهُ إِلَيَّ".

(۹۳۳) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے جب یہ کیفیت مجھ سے ختم ہوتی ہے تو میں فرشتے کی زبانی سنی ہوئی بات کو یاد کر لیتا ہوں اور یہ کیفیت میرے لیے سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے بعض اوقات فرشتہ میرے پاس کسی نوجوان کی شکل میں آتا ہے اور وہ وحی کو مجھ تک پہنچا دیتا ہے۔

933- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَائِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَخْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلَافَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَقْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَأَخْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلِكُ رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي فَأَعْبَى مَا يَقُولُ". قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبُرْدِ فَيَقْصِمُ عَنْهُ وَإِنْ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض اوقات وہ میرے پاس گھنٹی کی آواز کی شکل میں آتی ہے اور یہ کیفیت میرے لیے سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے جب یہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو فرشتے نے جو کہا ہوتا ہے میں وہ یاد کر لیتا ہوں بعض

932- أخرجه مسلم في الفضائل باب عرق النبي صلى الله عليه وسلم في البرد وحين ياتيه الوحي (الحديث 87). وأخرجه النسائي في فضائل

القرآن، كيف نزل القرآن (الحديث 4). تحفة الإشراف (16924).

933- أخرجه البخاري في بدء الوحي، باب 2. (الحديث 2). وأخرجه الترمذي في المناقب، باب ما جاء كيف كان ينزل الوحي على النبي

صلى الله عليه وسلم (الحديث 3634). وأخرجه النسائي في التفسير: سورة النساء قوله جل ثناؤه (إنا أوحينا إليك كما أوحينا إلى

لوح) (الحديث 148). تحفة الإشراف (17152).

اوقات فرشتہ میرے سامنے آدمی کی شکل میں آتا ہے وہ میرے ساتھ کلام کرتا ہے تو میں اس کی کہی ہوئی بات کو محفوظ کر لیتا ہوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک شدید سردی کے دن آپ پر وحی نازل ہوئی جب آپ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ کی مبارک پیشانی پر پسینہ پھوٹ رہا تھا۔

934- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَأَهُ (فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) قَالَ فَاسْتَمِعَ لَهُ وَأَنْصِتَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ قَرَأَهُ كَمَا أَقْرَأَهُ .

☆☆ سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں

ہے:

”تم اس کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تا کہ تم جلدی سے اسے حاصل کر لو اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔“

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے نزول کے وقت شدت کا سامنا کرنا پڑتا تھا تو آپ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”تم اس کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تا کہ اسے جلدی سے حاصل کر لو اس کا جمع کرنا اور اس کا تلاوت کرنا ہمارے ذمے ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس کے جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کو آپ کے سینے میں جمع کرنا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو تلاوت کرنا۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور جب ہم اس کی تلاوت کریں تو تم اس پڑھے ہوئے کی پیروی کرو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم خاموشی سے اسے غور سے سنو۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد جب حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غور سے ان کی تلاوت کو سن لیا کرتے تھے جب وہ چلے جاتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس تلاوت کو

934- أخرجه البخاري في بدء الوحي . باب . 4 (الحديث 5) ، وفي التفسير ، باب (لا تحرك به لسانك لتعجل به) (الحديث 4927) مختصراً ، وباب (ان علينا جمعه وقرآنه) (الحديث 4928) مختصراً ، وباب (فاذا قرأه فاتبع قرآنه) (الحديث 4929) بنحوه ، وفي فضائل القرآن ، باب الترتل في القراءة (الحديث 5044) بنحوه ، وفي التوحيد ، باب قول الله تعالى: (لا تحرك به لسانك) (الحديث 7524) وأخرجه مسلم في الصلاة ، باب الاستماع للقراءة (الحديث 147 و 148) . وأخرجه الترمذي في تفسير القرآن ، باب (ومن سورة القيامة) (الحديث 3329) مختصراً . تحفة الاشراف (5637) .

اسی طرح پڑھ لیا کرتے تھے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نے اسے آپ کے سامنے پڑھا تھا۔

935 - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَأَ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا قُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قُلْتُ كَذَبْتَ مَا هَكَذَا أَقْرَأَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقُوذَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ وَإِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ تَكُنْ أَقْرَأْتَنِيهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَقْرَأْ يَا هِشَامُ . " فَقَرَأَ كَمَا كَانَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَكَذَا أَنْزَلْتُ . " ثُمَّ قَالَ "أَقْرَأْ يَا عُمَرُ . " فَقَرَأْتُ فَقَالَ "هَكَذَا أَنْزَلْتُ . " ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَيَّ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ . "

☆☆ عروہ ابن مخرمہ کا یہ بیان نقل کرتے کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورہ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا انہوں نے بعض مقامات پر تلاوت اس سے مختلف طریقے سے کی جس طریقے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ سورت سکھائی تھی۔ میں نے دریافت کیا: تمہیں یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول نے میں نے کہا: تم نے غلط کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تمہیں اس طرح تلاوت نہیں سکھائی ہوگی پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھینچتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے سورہ فرقان سکھائی ہے اور میں نے اسے بعض مقامات پر اس سے مختلف طریقے سے تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے، جس طرح آپ نے مجھے تلاوت نہیں سکھائی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ہشام! تم تلاوت کرو انہوں نے اسی طرح تلاوت کی جس طرح وہ پہلے کر رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اب تم تلاوت کرو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

936 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا

935- اخرجہ البخاری فی الخصومات، باب كلام الخصوم بعضهم فی بعض (الحديث 2419) بسحوه، وفي فضائل القرآن، باب انزل القرآن على سبعة احرف (الحديث 4992)، و باب من لم ير باسًا ان يقول سورة البقرة، و سورة كذا وكذا (الحديث 5041) و في استجابة المرتدين و المعاندين و قتالهم، باب ما جاء في المتاولين (الحديث 6936)، و في التوحيد، باب قول الله تعالى: (فاقرأوا ما تيسر منه) (الحديث 7550) - و اخرجہ مسلم في حيلة المسافرين و قصرها، باب بيان ان القرآن على سبعة احرف و بيان معناه (الحديث 270 و 271) . و اخرجہ ابوداؤد في الصلاة، باب انزل القرآن على سبعة احرف (الحديث 1475) . و اخرجہ الترمذي في القراءات، باب ما جاء انزل القرآن على سبعة احرف (الحديث 2943) . و اخرجہ النسائي في الافتاح، جامع ما جاء في القرآن (الحديث 936 و 937) . تحفة الاشراف (10591 و 10642) . 936- تقدم في الافتاح، جامع ما جاء في القرآن (الحديث 935) .

عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا فَكَذْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمَهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانَ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتِيهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْرَأْ . " فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَكَذَا أَنْزَلْتُ . " ثُمَّ قَالَ لِي "اقْرَأْ . " فَقَرَأْتُ فَقَالَ "هَكَذَا أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ (فَاقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ) . "

★★ عبد الرحمن بن عبد القاری بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورہ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا جو اس طریقے سے مختلف تھی جس طریقے سے میں اس کی تلاوت کرتا تھا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے اس طریقے کی تعلیم دی تھی پہلے تو میں تیزی سے ان پر حملہ کرنے لگا لیکن پھر میں نے انہیں مہلت دی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں ان کی چادر پکڑ کر انہیں کھینچتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے انہیں سورہ فرقان کی تلاوت اس طریقے سے مختلف طور پر کرتے ہوئے سنا ہے جس طریقے سے آپ نے مجھے سورہ فرقان پڑھنی سکھائی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم تلاوت کرو! انہوں نے اسی طریقے سے تلاوت کی جس طرح میں نے انہیں قرأت کرتے ہوئے سنا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اب تم تلاوت کرو میں نے تلاوت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے تمہیں ان میں سے جو طریقہ آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کر لیا کرو۔

937- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَائَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرؤها عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرئِ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذْتُ أَسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرؤها فَقَالَ أَقْرَأْتِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقُلْتُ كَذَبْتَ . فَوَاللَّهِ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَقْرَأْتِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرؤها فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقْرُؤُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانَ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ يَقْرئِ بِهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتِي سُورَةَ الْفُرْقَانَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَرْسَلَهُ يَا عُمَرَ أَقْرَأْ يَا هِشَامُ . " فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرؤها قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَكَذَا أَنْزَلْتُ . " ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ "أَهْرَأَيَا عُمَرُ . " فَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ الَّذِي أَهْرَأَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَكَذَا أَنْزَلْتُ . " ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَيَّ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ (فَأَقْرَأُوا مَا كَيْسَرَ مِنْهُ) . "

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری نے انہیں یہ بات بیان کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۃ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کی بات ہے جب میں نے غور سے ان کی تلاوت کو سنا تو وہ کئی مقامات پر اس طرح تلاوت کر رہے تھے کہ جس طریقے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت نہیں پڑھائی تھی۔ پہلے تو میں ان کی نماز کے دوران ہی ان پر حملہ کرنے لگا، لیکن پھر میں نے صبر سے کام لیا، جب انہوں نے سلام پھیر دیا تو میں نے ان کی چادر سے انہیں پکڑا اور دریافت کیا: تمہیں یہ سورت کس نے پڑھنی سکھائی ہے جسے میں نے ابھی تمہیں تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے تو وہ بولے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھنی سکھائی ہے میں نے کہا کہ تم غلط کہہ رہے ہو اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورت پڑھنی سکھائی ہے جس کی تم تلاوت کر رہے تھے اور وہ اس سے مختلف ہے جو تم تلاوت کر رہے تھے۔ پھر میں انہیں لے کر کھینچتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسے سورۃ فرقان کی تلاوت ایسے طریقے سے کرتے ہوئے سنا ہے جس طریقے سے آپ نے مجھے نہیں پڑھایا، حالانکہ آپ نے خود مجھے سورۃ فرقان پڑھنی سکھائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! تم اسے چھوڑ دو! اے ہشام! تم اس کی تلاوت شروع کرو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح تلاوت شروع کی جس طرح میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تم تلاوت کرو میں نے اسی طریقے کے مطابق قرأت شروع کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے اس میں سے جو تمہیں آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کر لو۔

938 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ

مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَصَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ . قَالَ "أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاةَ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّيَّي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ . " ثُمَّ آتَاهُ النَّبِيُّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ "أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاةَ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّيَّي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ . " ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرَفٍ . قَالَ "أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاةَ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّيَّي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ . " ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَأْتُمْ عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابْتُمْ .

938- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب بيان ان القرآن على سبعة احرف و بيان معناه (الحديث 273) بمعناه و (الحديث

(274) . و أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب النزول القرآن على سبعة احرف (الحديث 1478) مختصراً . تحفة الاشراف (60) .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ خُوِّلَ فِيهِ الْحَكْمُ خَالَفَهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا .

☆ ☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو غفار کے تالاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو ایک لغت میں قرآن کی تعلیم دیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ حضرت جبریل علیہ السلام دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو لغت میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا سکھائیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، میری امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھ سکے گی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو تین لغت میں قرآن کی تلاوت کرنا سکھائیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، میری امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھے گی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام چوتھی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو سات لغت میں قرآن کی تلاوت سکھائیں، وہ ان میں سے جس لغت کے مطابق بھی تلاوت کریں گے وہ صحیح پڑھنے والے شمار ہوں گے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حکم نامی راوی سے اس روایت کو نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے، منصور نامی راوی نے ان کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

مجاہد نامی راوی نے اسے عبید بن عمیر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

939- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ نَفِيلٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ قَبِيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرُؤُهَا يُخَالِفُ قِرَائَتِي فَقُلْتُ لَهُ مَنْ عَلَّمَكَ هَذِهِ السُّورَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِي حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا خَالَفَ قِرَائَتِي فِي السُّورَةِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْرَأْ يَا أَبُي . " فَقَرَأْتُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَحْسَنْتَ . " ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ "اقْرَأْ . " فَقَرَأَ فَخَالَفَ قِرَائَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَحْسَنْتَ . " ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا أَبُي إِنَّهُ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ . "

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَعْقِلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک سورت پڑھنا سکھائی، میں مسجد میں بیٹھا تھا، اسی دوران میں نے ایک شخص کو وہی سورت تلاوت کرتے ہوئے سنا جو اس طریقے سے مختلف تھی جو میرا پڑھنے کا طریقہ تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تمہیں یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ تو اس نے جواب دیا: اللہ کے رسول نے، میں نے کہا: تم اس وقت تک مجھ سے جدا نہیں ہو گے جب تک ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہو جاتے، پھر میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ شخص اس سورت کی تلاوت میں مجھ سے مختلف قرأت کر رہا ہے، جو سورت آپ نے مجھے تعلیم دی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابی! تم تلاوت کرو! میں نے اس سورت کو تلاوت کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے ٹھیک قرأت کی ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا: اب تم تلاوت کرو! اس شخص نے بھی قرأت کی اور اس نے بعض مقامات پر میری قرأت سے مختلف قرأت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم نے بھی ٹھیک تلاوت کی ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابی! قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، یہ سارے کے سارے شافی و کافی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کا راوی معقل بن عبداللہ زیادہ مستند نہیں ہے۔

940 - أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي قَالَ مَا حَاكَ فِي صَدْرِي مُنْذُ أَسَلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَهَا الْآخَرُ غَيْرَ قِرَائَتِي فَقُلْتُ أَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

وَقَالَ الْآخَرُ أَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ أَقْرَأْتَنِي آيَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ "نَعَمْ" . وَقَالَ الْآخَرُ أَلَمْ تَقْرَأْنِي آيَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ "نَعَمْ إِنَّ جَبْرِئِلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اتِيَانِي فَقَعَدَ جَبْرِئِلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ . قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدُّهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ ."

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے مجھے کسی الجھن کا سامنا نہیں کرنا پڑا، صرف ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے ایک آیت تلاوت کی اور ایک دوسرے شخص نے اسی آیت کو مختلف طریقے سے تلاوت کیا، تو میں نے یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خود اس کی تلاوت سکھائی ہے، اس شخص نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی اس کی تلاوت سکھائی ہے۔ (حضرت ابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے مجھے فلاں فلاں آیت خود پڑھنا سکھائی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس دوسرے شخص نے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ آیت اسی طرح سے پڑھنا نہیں سکھائی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے



جواب دیا: جی ہاں! جبریل اور میکائیل یہ دونوں میرے پاس آئے تھے جبریل میرے دائیں طرف بیٹھ گئے اور میکائیل میرے بائیں طرف بیٹھ گئے پھر جبریل نے کہا کہ آپ ﷺ حرف پر قرآن کی تلاوت کیجئے تو میکائیل نے کہا: اس میں اضافہ کریں اس میں اضافہ کریں یہاں تک کہ سات مختلف طرح کی قرأت ہو گئیں ان میں سے قرأت کا ہر ایک طریقہ کافی دشمنی ہے۔

941- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَثَلُ

صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"قرآن کو حفظ کرنے والے کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے کہ جب تک وہ اس کی نگرانی کرے گا اس وقت تک اسے روکے رکھے گا اور جب اسے چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔"

942- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "بِسْمَا لَا حِدِيهْمَ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٌ بَلْ هُوَ نَسِيَ

اسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفْصِيًّا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ مِنْ عَقْلِهِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی شخص کا یہ کہنا بہت بُرا ہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا، بلکہ وہ اسے بھلا دی گئی ہے تم قرآن کو یاد کرتے رہا کرو (یعنی اس کا دور کرتے رہا کرو) کیونکہ یہ انسان کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے جتنی تیزی سے کوئی جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے۔"

### 38- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو رکعات میں تلاوت

943- أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ

أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا آيَةَ الَّتِي فِي الْبَقْرَةِ (قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا) إِلَى آخِرِ آيَةِ وَفِي الْآخِرَى (آمَنَّا بِاللَّهِ

941- اخبره البخاري في فضائل القرآن، باب استذكار القرآن و تعاهده (الحديث 5031). و اخبره مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الامر بتعهد القرآن، و كراهة قول نسيت آية كذا و جواز قول نسيتها (الحديث 226). تحفة الاشراف (8368).

942- اخبره البخاري في فضائل القرآن، باب استذكار القرآن و تعاهده (الحديث 5032)، و باب نسيان القرآن و هل يقول نسيت آية كذا و كذا (الحديث 5039) مختصراً. و اخبره مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الامر بتعهد القرآن و كراهة قول نسيت آية كذا و جواز قول نسيتها (الحديث 228). و اخبره الترمذي في القراءات، باب 100. (الحديث 2942). تحفة الاشراف (9295).

943- اخبره مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرأ فيهما (الحديث 99 و 100). و اخبره ابوداؤد في الصلاة، باب في تخفيفهما (الحديث 1259). و اخبره النسائي في الضمير: سورة المائدة، قوله تعالى: (آمنا و شهد باننا مسلمون) (الحديث 178). تحفة الاشراف (5669).

وَاشْهَدُ بِأَنَا مُسْلِمُونَ .

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات میں تلاوت کیا کرتے تھے آپ ﷺ ان میں سے پہلی رکعت میں وہ آیت پڑھتے تھے جو سورۃ البقرہ میں ہے: "قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا" (آپ ﷺ اسے آخر تک تلاوت کیا کرتے تھے) جبکہ دوسری رکعت میں "آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدُ بِأَنَا مُسْلِمُونَ" کی تلاوت کرتے تھے۔

### 39- باب الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

باب: فجر کی دو (سنت) رکعات میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرنا

944- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فجر کی دو رکعات میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی تھی۔

### 40- باب تَخْفِيفِ رَكْعَتِي الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو (سنت) رکعات کو مختصر ادا کرنا

945- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَيَخَفِّفُهُمَا حَتَّى أَقُولَ أَقْرَأَ فِيهِمَا بِأَمِّ الْكِتَابِ

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی دو (سنت) رکعات ادا کرتے ہوئے انہیں بہت مختصر پڑھتے تھے یہاں تک کہ میں یہ سوچا کرتی تھی کہ آپ ﷺ نے ان میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھی ہے (یا نہیں پڑھی)۔

944- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرأ فيهما (الحديث 98). و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في تخفيفهما (الحديث 1256). و أخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيما يقرأ في الركعتين قبل الفجر (الحديث 1148). تحفة الاشراف (13438).

945- أخرجه البخاري في التهجد، باب ما يقرأ في ركعتي الفجر (الحديث 1171). و أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرأ فيهما (الحديث 92 و 93). و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في تخفيفهما (الحديث 1255) بنحوه. تحفة الاشراف (17913).

## 41- باب الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِالرُّومِ

باب: صبح کی نماز میں سورۃ الروم کی تلاوت کرنا

946- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ شَيْبِ بْنِ أَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّومَ فَالتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ "مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الظُّهُورَ فَإِنَّمَا يَلْبَسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أَوْلَيْكَ ."

☆☆ شیب بن ابی روح ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے سورۃ الروم کی تلاوت کی ایک مقام پر آپ ﷺ کو شبہ لاحق ہوا جب آپ ﷺ نے نماز ادا کر لی تو ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ جو لوگ ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتے ہیں انہیں لوگوں کی وجہ سے ہمیں مشابہ لگ گیا۔

## 42- باب الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ

باب: صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات کی تلاوت کرنا

947- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ سَيَّارٍ - يَعْنِي ابْنَ سَلَامَةَ - عَنْ أَبِي بَرَزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعَدَاةِ بِالسِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ .

☆☆ حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے لے کر سو آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

شرح

قرأت کرنے کے احکام

قرأت کرنے کا سنت طریقہ

مسئلہ: اگر کوئی شخص سفر کر رہا ہو اور اضطرار کی حالت میں ہو یعنی دشمن کا خوف ہو یا تیزی سے سفر کرنا مقصود ہو تو سنت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی سی بھی سورت پڑھی جاسکتی ہے اگر کسی شخص کو حضر (یعنی مقیم ہونے کی حالت میں) اضطرار لاحق ہو

946- الفردية السانوي . تحفة الاشراف (15594) .

947- اخبرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 172) . واخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة و السنة فيهما، باب القراءة في

صلاة الفجر (الحديث 818) . تحفة الاشراف (11607) .

جاتا ہے یعنی نماز کا وقت ختم ہونے والا ہے اور اسے اپنی جان یا مال کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے تو سنت یہی ہے کہ اس قدر تلاوت کی جائے کہ جس کے نتیجے میں نماز کا وقت بھی ختم نہ ہو جائے یا جو خوف ہے اس میں کسی نقصان کے ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (زاہدی)

مسئلہ: جب سفر کے دوران اختیار کی حالت ہو جائے نماز کا وقت بھی باقی ہو اور کسی قسم کا خوف بھی نہ ہو اور سفر کی جلدی بھی نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر کی نماز میں سورۃ البروج یا اس کی مانند کسی سورت کی تلاوت کی جائے تاکہ نماز کے دوران قرأت کرنے کے سنت طریقے کا بھی خیال رکھا جاسکے اور سفر کی تخفیف پر بھی عمل ہو سکے۔ (شرح منیۃ المصلیٰ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: حضر کے بارے میں سنت یہ ہے کہ فجر کی دونوں رکعات میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ چالیس سے لے کر پچاس آیات تک تلاوت کی جائے۔

مسئلہ: الجامع الصغیر میں یہ بات تحریر ہے کہ ظہر کی نماز میں بھی اتنی ہی قرأت کرنی چاہیے تاہم مبسوط میں یہ بات تحریر ہے کہ اس سے کم کرنی چاہیے۔

مسئلہ: عصر اور عشاء کی نماز میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ بیس آیات تک کی تلاوت کرنی چاہیے۔

مسئلہ: جبکہ مغرب کی نماز میں ہر رکعت میں چھوٹی سورت کی تلاوت کرنی چاہیے۔ (محیط)

مسئلہ: فقہاء نے اس بات کو مستحسن قرار دیا ہے کہ حضر کے دوران فجر اور ظہر کی نماز میں طوال مفصل کی تلاوت کی جائے جبکہ عصر اور عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی تلاوت کی جائے جبکہ مغرب کی نماز میں چھوٹی سورتوں کی تلاوت کی جائے۔ (وقایہ)

مسئلہ: طوال مفصل سورۃ الحجرات سے سورۃ البروج تک ہیں اوساط مفصل سورۃ البروج سے سورۃ الہینہ تک ہیں جبکہ سورۃ الہینہ سے لے کر قرآن کے آخر تک سورتیں قرآن کی چھوٹی سورتیں شمار ہوتی ہیں۔ (محیط وقایہ منیۃ المصلیٰ)

مسئلہ: وتر کی نماز میں سورۃ الفاتحہ کے علاوہ اور کوئی سورت متعین نہیں ہے آدی کے لیے جو آسان ہو اس سورت کی تلاوت کر لے۔

مسئلہ: تاہم نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ آپ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ (دوسری رکعت میں) سورۃ الکافرون (اور تیسری رکعت میں) سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے اس لیے آدی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ تبرک کے حصول کے لیے بعض اوقات اس طریقے سے تلاوت کر لیا کرے تاہم دوسری سورتوں کی بھی تلاوت کر لیا کرے تاکہ قرآن کے دوسرے حصے کو ترک کر دینا لازم نہ آئے۔ (تہذیب)

مسئلہ: مستحب قرأت سے زیادہ قرأت کرنا نہیں چاہیے تاکہ باجماعت نماز ادا کرنے والے لوگ پریشانی کا شکار نہ

ہوں۔ (مضمرات)

مسئلہ: فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کے مقابلے میں لمبی قرأت کرنا مسنون ہے اس بات پر اتفاق ہے۔

(زاہدی معراج الدراریہ)

مسئلہ: بعض فقہاء نے اس کی یہ وضاحت کی ہے کہ دونوں رکعات میں جتنی قرأت کرنی ہے اس کا دو تہائی حصہ پہلی رکعت میں ادا کیا جائے اور ایک تہائی حصہ دوسری رکعت میں تلاوت کیا جائے جبکہ شرح طحاوی میں یہ بات مذکور ہے کہ پہلی رکعت میں تیس آیات تک تلاوت کرنی چاہیے اور دوسری رکعت میں دس سے لے کر بیس آیات کی تلاوت کرنی چاہیے۔ (محیط)

مسئلہ: نماز کے لیے کسی ایک سورت کو متعین کر لینا مکروہ ہے۔ (طحاوی)

مسئلہ: اسپجابی فرماتے ہیں: یہ حکم اس وقت ہوگا جب کوئی شخص لازم سمجھتے ہوئے کسی ایک متعین سورت کی تلاوت کرے اور کسی دوسری سورت کی تلاوت کرنے کو مکروہ سمجھتا ہو، لیکن اگر کوئی شخص آسانی کے لیے کسی سورت کو مقرر کر لیتا ہے یا نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول سنت کے مطابق کسی سورت کی تلاوت کرتا ہے تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے، لیکن اس کے لیے بھی یہ بات شرط ہے کہ بعض اوقات دوسری آیات کی بھی تلاوت کر لینی چاہیے۔ (تہمین)

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ فرض نماز میں ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد کسی مکمل سورت کی تلاوت کی جائے البتہ اگر کوئی شخص دو رکعات میں ایک مکمل سورت کی تلاوت کر لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک رکعت میں کسی سورت کا آخری حصہ پڑھ لیتا ہے اور دوسری رکعت میں کوئی چھوٹی سورت مکمل پڑھ لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک رکعت میں دو سورتیں تلاوت کرتا ہے تو اگر ان دونوں کے درمیان ایک یا چند ایک سورتوں کا فصل ہو تو ایسا کرنا مکروہ ہوگا، لیکن اگر زیادہ سورتوں کا فصل ہو تو مکروہ نہیں ہوگا اور اگر درمیان میں کسی ایسی ایک سورت کا فصل ہو جو زیادہ بڑی ہے تو بھی مکروہ نہیں ہوگا۔

♦♦♦♦♦

### 43- باب الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِ (ق)

باب: صبح کی نماز میں سورۃ ”ق“ کی تلاوت کرنا

948- أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ (ق) وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِهَا فِي الصُّبْحِ .

☆ ☆ سیدہ ام ہشام بنت حارثہ بنت نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے (آپ کی تلاوت سن کر) سیکھی ہے نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں اسے تلاوت کیا کرتے تھے۔

949- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ

948- انفرادیہ النسائی، (الاحادیث عند مسلمہ فی الجمعة، باب تحقیف الصلاۃ الخیطة والحديث 50 و 51 و 52) . و ابی داؤد فی الصلاۃ، باب الرجل یخطب علی فوس (الحديث 1100 و 1102 و 1103) . و النسائی فی الجمعة، باب القراءة فی الخیطة (الحديث 1410) . تحفة الاشراف (18363) .

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِي يَقُولُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكَعَتَيْنِ (وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتِ لَهَا طَلَعَ نَضِيدٌ) قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهُ فِي السُّوقِ فِي الزَّحَامِ فَقَالَ (ق) .

☆ ☆ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے چچا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے (وہ کہتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے ایک رکعت میں ”والنخل باسقات لها طلعت نضيد“ کی تلاوت کی۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں بعد میں میری ملاقات بازار میں ہجوم کے دوران ان سے ہوئی تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے سورہ ”ق“ کی تلاوت کی تھی۔

#### 44- باب الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ ب (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)

باب: صبح فجر کی نماز میں سورہ تکویر کی تلاوت کرنا

950- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مِسْعَرٍ وَالْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) .

☆ ☆ حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فجر کی نماز میں سورہ تکویر کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

#### 45- باب الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب: فجر کی نماز میں معوذتین کی تلاوت کرنا

951- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّا بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ .

☆ ☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عقبہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھاتے ہوئے اس میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی۔

949- أخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 166 و 167) بنحوه . و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة الصبح (الحديث 306) بنحوه . و أخرجه ابن ماجه في إمامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في صلاة الفجر (الحديث 816) بنحوه . و الحديث عند: مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 165) . تحفة الاشراف (11087) .

950- الفردية النسائي . تحفة الاشراف (10722) .

951- الفردية النسائي، و سياقه في الاستعاذه، (الحديث 5449) . تحفة الاشراف (9915) .

## 46 - باب الفضل فی قرآۃ المعوذتین

باب: معوذتین پڑھنے کی فضیلت

952 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ أَسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ تَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرَأْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ سُورَةَ هُودٍ وَسُورَةَ يُوسُفَ . فَقَالَ "لَنْ تَقْرَأَا شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) ."

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جا رہا تھا آپ سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر رکھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے سورہ ہود اور سورہ یوسف کی تلاوت سکھائیے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسی کسی چیز (یعنی سورت) کی تلاوت نہیں کرو گے جو سورہ الفلق اور سورہ الناس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچنے والی (یعنی پسندیدہ) ہو۔

953 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بِيَّانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "آيَاتُ أَنْزَلَتْ عَلَى اللَّيْلَةِ لَمْ يَرِ مِثْلَهُنَّ قَطُّ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) ."

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

"گزشتہ رات مجھ پر یہ کچھ آیات نازل ہوئی ہیں ان کی مانند کبھی کوئی آیت نظر نہیں آئی (وہ یہ ہیں: سورہ الفلق اور سورہ الناس)۔"

## 47 - باب القِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں تلاوت

954 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَأَبْنَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (الْم تَنْزِيلُ) وَ (هَلْ أَتَى)

952- الفردية النسائي، و سياتي في الاستعاذة، (الحديث 5454). تحفة الاشراف (9908).

953- اخرجہ مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب فضل قراءة المعوذتين (الهديث 264 و 265). و اخرجہ الرمذي في فضائل القرآن، باب ما جاء في المعوذتين (الحديث 2902). و اخرجہ النسائي في الاستعاذة (5455). تحفة الاشراف (9948).

954- اخرجہ البخاري في الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة (الحديث 891)، و في سجود القرآن، باب سجدة تنزيل السجدة (الحديث 1068). و اخرجہ مسلم في الجمعة، باب ما يقرأ في يوم الجمعة (الحديث 65 و 66). و اخرجہ ابن ماجه في القامة الصلاة و السنة

فيها، باب القراءة في صلاة الفجر يوم الجمعة (الحديث 823). تحفة الاشراف (13647).

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ اُمّ تنزیل (اور دوسری رکعت میں) ہل اٹی کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

955- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّالَةَ ح وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَلْبَانَا شَرِيكَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ الْمُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (تَنْزِيلُ) السَّجْدَةَ وَ (هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۃ تنزیل السجدہ اور سورۃ الدھر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

## 48- باب سُجُودِ الْقُرْآنِ السُّجُودِ فِي ص

باب: قرآن میں مذکور (آیات) سجدہ سورہ ص میں سجدوں کا تذکرہ

956- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْسِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي (ص) وَقَالَ "سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسَجَدَهَا شُكْرًا" .

☆☆ سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص (کی تلاوت کرتے ہوئے اس) میں سجدہ کیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: حضرت داؤد علیہ السلام نے یہاں توبہ کے طور پر سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہاں سجدہ کر رہے

ہیں۔

شرح

سورہ ص میں سجدہ تلاوت ہونے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہائے احناف کے نزدیک سورہ ص میں سجدہ تلاوت ثابت ہے۔ احناف کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام نسائی نے

یہاں نقل کیا ہے۔

احناف کی دوسری دلیل وہ روایت ہے جسے امام ابو داؤد نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری بیان

کرتے ہیں:

955- اخرجہ مسلم فی الجمعة، باب ما یقرأ فی يوم الجمعة (الحديث 64) مطولا . و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب ما یقرأ فی صلاة الصبح يوم الجمعة (الحديث 1074) و (الحديث 1075) مطولا . و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ماجاء فی ما یقرأ بہ فی صلاة الصبح يوم الجمعة (الحديث 520) . و اخرجہ النسائی فی الجمعة، القراءة فی صلاة الجمعة بسورة الجمعة والمنافقين (الحديث 1420) . و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة فیها، باب القراءة فی صلاة الفجر يوم الجمعة (الحديث 821) . تحفة الاشراف (5613) .

956- انقردہ النسائی . تحفة الاشراف (5506) .



”نبی اکرم نے سورہ ص میں سجدہ تلاوت کیا تھا۔“

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک سورہ ص میں سجدہ تلاوت نہیں ہے۔

### سجدہ تلاوت کے مقامات

مسئلہ: قرآن میں چودہ سجدہ ہائے تلاوت ہیں:

(۱) سورہ اعراف کے آخر میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَبِخُونَهُ وَأَلَّهُ يَسْجُدُونَ ۝ (الاعراف: ۲۰۶)

(۲) سورہ رعد میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظُلْمًا بِالْغُدُورِ وَالْأَصَالِ ۝ (الرعد: ۱۵)

(۳) سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ (النحل: ۵۰)

(۴) سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَيَخْرُجُونَ لِلْذِّقَانِ يَتَكُونُ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۝ (الاسراء: ۱۰۹)

(۵) سورہ مریم میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۝ (سورہ مریم: ۵۸)

(۶) سورہ حج کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ

وَالنَّوَابِثُ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ط وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ط وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ط إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝

(الحج: ۱۸)

(۷) سورہ فرقان میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۝ (الفرقان: ۶۰)

(۸) سورہ نمل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

أَلَا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبَاءَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝ (النمل: ۲۵)

(۹) سورہ آلم تنزیل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ (السجده: ۱۵)

(۱۰) سورہ ص میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعَجْتِكَ إِلَىٰ نَعَاجِهِ ط وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ط وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتْنَتْهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۝ (ص: ۲۴)

(۱۱) ہم السجدہ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۝ (فصلت: ۳۸)

(۱۲) سورہ نجم میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۝ (النجم: ۶۲)

(۱۳) سورہ انشقاق میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝ (الانشقاق: ۲۱)

(۱۴) سورہ علق میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

كَلَّا لَا تَطِعُهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ (العلق: ۱۹)

(یعنی)

### سجدہ تلاوت کا وجوب

مسئلہ: ان مقامات پر سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے تلاوت کرنے والے پر بھی واجب ہے اور سننے والے پر بھی واجب ہے خواہ وہ قصد کے ساتھ قرآن کی تلاوت سن رہا ہو یا قصد نہ ہو۔ (ہدایہ)

مسئلہ: کوئی شخص آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے تو محض ہونٹوں کو حرکت دینے کی وجہ سے سجدہ لازم نہیں ہوگا سجدہ اُس وقت لازم ہوگا جب حروف کی ادائیگی صحیح ہو اور آواز بھی باہر آئے جسے وہ شخص خود سن سکے یا کوئی شخص اُس کے منہ کے قریب کان کر کے اُس سے سن سکے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدے سے متعلق آیت پڑھتا ہے لیکن مکمل نہیں پڑھتا تو وہ سجدہ تلاوت نہیں کرے گا اور اگر وہ سجدے سے متعلق لفظ پڑھتا ہے تو بھی سجدہ نہیں کرے گا البتہ اگر وہ سجدے سے متعلق لفظ سمیت سجدے والی نصف آیت تلاوت کر لیتا ہے تو اُس پر سجدہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: سجدے کے واجب ہونے کے بارے میں بنیادی اصول یہ ہے کہ جس شخص پر نماز واجب ہوتی ہے اُس پر سجدہ تلاوت بھی واجب ہوگا۔ (غلامہ)

مسئلہ: اس اصول کے تحت کافر شخص، پاگل شخص، نابالغ بچہ، حیض یا نفاس والی عورت آیت سجدہ پڑھ لیتے ہیں تو اُن پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ: یا اگر یہ لوگ آیت سجدہ سن لیں تو بھی ان پر سجدہ لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ: بے وضو یا جنبی شخص اگر آیت سجدہ تلاوت کرے یا سنے تو اُس پر سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ: بیمار شخص کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: اگر امام آیت سجدہ تلاوت کرے گا تو وہ سجدہ کرے گا اور اُس کے ساتھ مقتدی بھی سجدہ کریں گے خواہ انہیں تلاوت کی آواز آئی ہو یا نہ آئی ہو خواہ امام نے جہری نماز میں یہ آیت تلاوت کی ہو یا ستری نماز میں یہ آیت تلاوت کی ہو تاہم مستحب یہ ہے کہ پست آواز میں ادا کی جانے والی نماز میں آیت سجدہ تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی ایسا شخص امام کی زبانی آیت سجدہ سن لیتا ہے جو نماز میں اُس کا مقتدی نہیں تھا تو اُس پر بھی سجدہ تلاوت لازم ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کرتا ہے تو اگر وہ آیت سورت کے درمیان میں ہے تو افضل یہ ہے کہ اسی وقت سجدے میں چلا جائے پھر کھڑا ہو پھر سورت کو مکمل کرنے پھر رکوع میں جائے لیکن اگر وہ اُس وقت سجدہ نہیں کرتا اور رکوع میں چلا جاتا ہے اور رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت کر لیتا ہے تو قیاس کے اعتبار سے ایسا کرنا جائز ہے اور ہم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد وہ شخص رکوع میں بھی نہیں گیا اور سجدے میں بھی نہیں گیا اور سورت کو مکمل تلاوت کر لیا پھر رکوع میں گیا تو اب سجدہ تلاوت کی نیت کافی نہیں ہوگی اور اُس رکوع کی وجہ سے سجدہ تلاوت کا حکم ساقط نہیں ہوگا۔  
مسئلہ: نماز ادا کرنے والا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی زبانی (جو اُس کا امام نہیں ہے) آیت سجدہ سنتا ہے اور پھر تلاوت کرنے والے کے ہمراہ سجدہ تلاوت کر لیتا ہے تو اگر نمازی نے اُس شخص کی متابعت کا ارادہ کیا تھا تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن جب کوئی شخص نماز نہ پڑھ رہا ہو وہ کسی دوسرے کی زبانی سجدہ تلاوت سنے تو اُس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ تلاوت کرنے والے کے ہمراہ ہی سجدہ تلاوت کرے اور اُس سے پہلے سر نہ اٹھائے۔ (خلاصہ)

### آیت سجدہ کی تلاوت میں تکرار کا حکم

مسئلہ: اگر ایک ہی محفل میں ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کیا جائے تو ایک ہی مرتبہ سجدہ تلاوت کرنا کافی ہوگا اگر آیت ایک ہو اور محفل مختلف ہو یا محفل ایک ہو اور آیت سجدہ مختلف ہوں تو پھر ایک سجدہ کافی نہیں بلکہ ہر مرتبہ الگ سجدہ ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر سجدہ تلاوت والی آیت سننے والے شخص کی محفل تبدیل ہوگئی اور پڑھنے والے کی تبدیل نہ ہوئی تو سننے والے پر دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا اور اگر پڑھنے والے کی تبدیل ہوگئی سننے والے کی نہیں تو پڑھنے والے پر دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ: اکثر مشائخ کے قول کے مطابق سننے والے پر دوبارہ سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا اسی کو ہم نے اختیار کیا ہے۔ (عتابہ)

مسئلہ: ایک ہی حالت میں بہت دیر تک رہنے ایک لقمہ کھا لینے ایک مرتبہ پانی پی لینے کھڑا ہو جانے دو ایک قدم چل لینے گھریا مسجد کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک جانے سے محفل تبدیل شمار ہوگی لیکن اگر کوئی شخص جامع مسجد کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلا جاتا ہے تو دوبارہ سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جہاں تک امام کی اقتداء میں نماز ادا کی جاسکتی ہے وہ ایک ہی مقام سمجھا جائے گا۔

مسئلہ: ایک ہی محفل کے دوران کوئی آدمی تسبیح پڑھنا شروع کر دیتا ہے "لا الہ الا اللہ" پڑھنا شروع کر دیتا ہے تلاوت کرنا

شروع کر دیتا ہے، تو محفل تبدیل شمار نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک رکعت میں آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کر لیتا ہے پھر اسی رکعت میں اُسے دوبارہ پڑھ لیتا ہے، تو دوبارہ سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: کوئی شخص پہلی رکعت میں ایک آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے، اُس پر سجدہ بھی کر لیتا ہے، پھر دوسری تیسری رکعت میں اسی آیت کو دوبارہ پڑھتا ہے، تو اُس پر سجدہ واجب نہیں ہوگا، یہی قول صحیح ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کوئی شخص نماز کے دوران اگر آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے اور سجدہ بھی کر لیتا ہے، پھر سلام پھیرنے کے بعد اسی جگہ پر بیٹھ کر وہی آیت دوبارہ پڑھتا ہے، تو ظاہر الروایت کے مطابق وہ شخص دوبارہ سجدہ کرے گا۔

### سجدہ سہو کا طریقہ

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ جب آدمی سجدہ تلاوت کرنے لگے تو پہلے کھڑا ہو، پھر سجدہ تلاوت کرے اور سجدہ کرنے کے بعد دوبارہ کھڑا ہو جائے، پھر اُس کے بعد بیٹھے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جب سجدہ تلاوت کا ارادہ کرے گا تو پہلے دل میں اُس کی نیت کرے گا اور زبان سے یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ تلاوت کر رہا ہوں، پھر ”اللہ اکبر“ کہہ کر (سجدے میں چلا جائے)۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: سجدہ تلاوت کو فوراً کرنا لازم نہیں ہے بلکہ اگر بعد میں کسی وقت ادا کیا جائے تو بھی ادا ہی شمار ہوگا، قضاء شمار نہیں ہوگا۔ (تاریخانیہ)

مسئلہ: تاہم یہ حکم اُس سجدے کا ہے جو نماز کے علاوہ تلاوت کرنے کے نتیجے میں لازم ہوتا ہے، جو سجدہ نماز کے دوران لازم ہوتا ہے، اُس میں اگر تاخیر کی جائے یہاں تک کہ اگر اُس کے بعد کچھ اور قرأت بھی کر لی جائے تو وہ قضاء شمار ہوگا اور آدمی گناہ گار ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: کوئی شخص قرآن کی تلاوت سن رہا تھا، اُس کے پاس ایسے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جن کے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ با وضو ہوں گے اور اس آیت کو سن کر سجدہ تلاوت کر لیں گے، یہ بات اُن کے لیے پریشانی کا باعث نہیں ہوگی تو اُسے چاہیے کہ آیت سجدہ بلند آواز میں تلاوت کرے، لیکن اگر اُسے یہ گمان ہو کہ وہ لوگ بے وضو ہوں گے اور یہ گمان ہو کہ وہ لوگ اُس آیت سجدہ کی تلاوت سننے کے باوجود سجدہ تلاوت نہیں کریں گے یا سجدہ کر لیں گے، لیکن یہ اُن کے لیے مشقت کا باعث ہوگا تو پھر قاری کو چاہیے کہ پست آواز میں آیت سجدہ کی تلاوت کرے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: یہ بات مکروہ ہے کہ کسی سورت کی تلاوت کرتے ہوئے آیت سجدہ کو چھوڑ دیا جائے۔

### سجدہ شکر کے احکام

مسئلہ: اسی سے متعلق ایک مسئلہ سجدہ شکر کا ہے۔

امام ابو حنیفہ سجدہ شکر کے قائل نہیں ہیں، اُن کے نزدیک سجدہ شکر کرنا مکروہ ہے اور اس پر ثواب نہیں ملتا، اسے ترک کرنا

زیادہ بہتر ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ عبادت ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے۔

### سجدہ شکر کا طریقہ

مسئلہ: ان دونوں حضرات کے نزدیک سجدہ شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی نعمت میسر ہو یا اللہ تعالیٰ اسے کوئی فرزند عطاء کرے یا کوئی گمشدہ چیز مل جائے یا کوئی مصیبت دور ہو جائے یا بیمار شخص کو شفاء نصیب ہو جائے یا کوئی غائب شدہ شخص واپس آجائے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قبلہ کی طرف رخ کر کے شکر کے طور پر سجدے میں چلا جائے اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کرے پھر دوسری تکبیر کہہ کر سر اٹھائے جس طرح سجدہ تلاوت کیا جاتا ہے۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: لوگوں کو سجدہ شکر کرنے سے منع نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس میں عاجزی اور عبادت کا مفہوم پایا جاتا ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (۶۶ تارخانیہ)

مسئلہ: جن اوقات میں نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے ان اوقات میں سجدہ شکر کرنا بھی مکروہ ہے۔ (فتیہ)

.....

## 49 - باب السُّجُودِ فِي (وَالنَّجْمِ)

### باب: سورة النجم میں سجدہ تلاوت

957 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رِيَّاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَأَبَيْتُ أَنْ أَسْجُدَ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ أَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ.

☆ ☆ جعفر بن مطلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۃ النجم کو تلاوت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے اور آپ کے پاس موجود لوگ بھی سجدے میں چلے گئے (میں بھی اس وقت وہاں موجود تھا) لیکن میں نے اپنا سر اٹھائے رکھا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) اس وقت حضرت مطلب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

شرح

سجدہ تلاوت کے احکام

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ)

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں

سجدہ تلاوت کیا ہے۔

### 53 - باب السُّجُودِ فِي الْفَرِيضَةِ

باب: فرض نمازوں میں سجدہ تلاوت

967 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُلَيْمٍ - وَهُوَ ابْنُ أَخْضَرَ - عَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ - يَعْنِي الْعَتَمَةَ - فَقَرَأَ سُورَةَ (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذِهِ - يَعْنِي سَجْدَةً - مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا - قَالَ سَجَدَ بِهَا أَبُو

الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَلْفَهُ فَلَا أَرَأَى أَنْ أُسْجِدَ بِهَا حَتَّى آتَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ ابو رافع بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی انہوں نے سورۃ

الانشقاق کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ تلاوت بھی کیا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! یہ

کیا ہے؟

(راوی کہتے ہیں: یعنی ہم لوگ اس سورت میں سجدہ تلاوت نہیں کرتے تھے) تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت

ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے (اس سورت کی تلاوت میں) سجدہ تلاوت کیا ہے جبکہ میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا اس لیے میں

اس میں سجدہ تلاوت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ سے جا ملوں۔

### 54 - باب قِرَاءَةِ النَّهَارِ

باب: دن (کی نمازوں) میں قرأت (کا طریقہ)

968 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رَقِيبَةَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ

فِيهَا فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَاهَا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ .

☆ ☆ عطاء بیان کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نماز میں تلاوت کی جاتی ہے تو جن نمازوں میں نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں تلاوت کی ہے ہم ان نمازوں میں بلند آواز میں تلاوت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں تلاوت کی ہے ہم ان نمازوں میں پست آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔

967 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَذَانِ، بَابُ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ (الْحَدِيثُ 766) بِنَحْوِهِ، وَ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسُّجُودِ (الْحَدِيثُ 768) بِنَحْوِهِ، وَ

فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ، بَابُ مَنْ قَرَأَ السُّجُودَ فِي الصَّلَاةِ لِسُجُودِهَا (الْحَدِيثُ 1078) بِنَحْوِهِ. وَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَ مَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ

سُجُودِ التَّلَاوَةِ (الْحَدِيثُ 110) بِنَحْوِهِ. وَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الصَّلَاةِ، بَابُ مَنْ رَأَى فِيهَا السُّجُودَ (الْحَدِيثُ 1408) بِنَحْوِهِ. تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ

(14649)

968 - انفرده السبائي - تحفة الاشراف (14177) .

969- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَبَانَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَاهَا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ .  
 ☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی ہے ہم ان نمازوں میں بلند آواز میں قرأت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں قرأت کی ہے ہم ان نمازوں میں پست آواز میں قرأت کرتے ہیں۔

## 55- باب الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز میں تلاوت کرنا

970- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَتَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ .

☆ ☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کیا کرتے تھے تو بعض اوقات ہمیں سورۃ الرحمن یا سورۃ الذاریات کی بعض آیات کی تلاوت کے بعد کسی ایک آیت کی آواز آ جاتی تھی (اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ الذاریات یا سورۃ الرحمن تلاوت کر رہے ہوتے تھے اور پست آواز میں قرأت کرتے تھے لیکن بعض اوقات کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے)۔

971- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمُرَوِّذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بِنَ النَّضْرِ قَالَ كُنَّا بِالطَّفِّ عِنْدَ أَنَسٍ فَصَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَرَأَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) .

☆ ☆ ابو بکر بن نضر بیان کرتے ہیں ہم لوگ ”طف“ کے مقام پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے انہوں نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو وہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعات میں یہی دو سورتیں تلاوت فرمائی تھیں: سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ۔

969- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب القراءة فی الفجر (الحديث 772) مطولاً . و اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب و حوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة و انه اذا لم يحسن الفاتحة و لا امکنه تعلمها فورا ما تيسر له من غيرها (الحديث 43) مطولاً . تحفة الاشراف (14190) .

970- اخرجہ ابن ماجه فی اقامة الصلوة السنة فيها، باب الجهر بالآية احياناً فی صلاة الظهر و العصر (الحديث 830) . تحفة الاشراف (1891) .

971- انفرده النسائي . تحفة الاشراف (1714) .

## 56 - باب تطویل القیام فی الرکعة الأولى من صلاة الظهر

باب: ظہر کی نماز میں پہلی رکعت میں طویل قیام کرنا

972 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تَقَامُ فَيَذْهَبُ الدَّاهِبُ إِلَى الْبَيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجْءُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى يُطْوِلُهَا .

☆ ☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ظہر کی نماز شروع ہو جاتی پھر کوئی شخص بیچ تک جاتا وہاں قضائے حاجت کرتا پھر وضو کر کے آ جاتا اور نبی اکرم ﷺ ابھی پہلی رکعت ہی پڑھ رہے ہوتے تھے یعنی آپ ﷺ طویل رکعت ادا کرتے تھے۔

973 - أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ - وَهُوَ الْقَنَادُ - قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرِ فَيَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ كَذَلِكَ وَكَانَ يُطِيلُ الرُّكْعَةَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالرُّكْعَةَ الْأُولَى يَعْنِي فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ .

☆ ☆ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں (حضرت ابوقادہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ ہمیں ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے آپ ﷺ نے پہلی دو رکعات میں تلاوت کرتے ہوئے کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی پڑھ دی نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں طویل رکعت ادا کرتے تھے اور آپ ﷺ پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی صبح کی نماز میں آپ ﷺ طویل رکعت ادا کرتے تھے۔

## 57 - باب إسماع الإمام الآية في الظهر

باب: ظہر کی نماز میں امام کا کوئی ایک آیت بلند آواز میں پڑھنا

974 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسْلِمٍ - يُعْرَفُ بِأَبْنِ أَبِي جَمِيلِ الدَّمَشْقِيِّ - قَالَ حَدَّثَنَا

972 - أخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر والعصر (الحديث 161) و (الحديث 162) بنحوه مطولاً . وأخرجه ابن ماجه في إقامة

الصلاة والسنة فيها، باب القراءة في الظهر والعصر (الحديث 825) بنحوه . تحفة الاشراف (4282) .

973 - أخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في الظهر، (الحديث 759) مطولاً، وباب القراءة في العصر (الحديث 762) مختصراً، وباب

يقرا في الاخيرين بفتح الكتاب (الحديث 776) مطولاً، وباب اذا سمع الامام الآية (الحديث 778) بنحوه، وباب يطول في الركعة الاولى

(الحديث 779) بنحوه . وأخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر والعصر (الحديث 154) . وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما

جاء في القراءة في الظهر (798 - 799 و 800) . وأخرجه النسائي في الافتاح، باب اسمع الامام الآية في الظهر (الحديث 974) ، و تقصير

لقيام في الركعة الثانية من الظهر (الحديث 975) ، والقراءة في الركعتين الاولىين من صلاة الظهر (الحديث 976) ، والقراءة في الركعتين

الاوليين من صلاة العصر (الحديث 977) . و الحديث عند: مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر والعصر (الحديث 155) و ابن ماجه في

الإقامة الصلاة والسنة فيها، باب الجهر بالآية أحياناً في صلاة الظهر والعصر (829) . تحفة الاشراف (12108) .

974 - تقدم في الافتاح، تطويل القيام في الركعة الاولى من صلاة الظهر (الحديث 973) .



إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى .

☆☆ عبد اللہ بن ابوقادہ بیان کرتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں پہلی دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ اور ان کے ساتھ کسی ایک سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے اور بعض اوقات آپ ﷺ کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ (ان نمازوں میں) پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے۔

## 58 - باب تَقْصِيرِ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں مختصر قیام کرنا

975 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْأُولَى وَيَقْصِرُ الثَّانِيَةَ .

☆☆ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں ظہر کی ابتدائی دو رکعات پڑھاتے ہوئے بعض اوقات کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے آپ پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت مختصر ادا کرتے تھے صبح کی نماز میں بھی آپ ایسا ہی کیا کرتے تھے پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت (پہلی رکعت کے مقابلے میں) مختصر ادا کرتے تھے۔

عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں آپ ﷺ تلاوت کیا کرتے تھے اس میں پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت (پہلی کے مقابلے میں) مختصر ادا کرتے تھے۔

975 - اخبره البخاري في الاذان، باب القراءة في الظهر (الحديث 759)، وباب يطول الركعة الاولى (الحديث 779) مختصراً، واخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر والعصر (الحديث 154). واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في الظهر (الحديث 798 و 789 و 800). واخرجه النسائي في الافتتاح، القراءة في الركعتين الاولين من صلاة العصر (الحديث 977). والحديث عند البخاري في الاذان، باب القراءة في العصر (الحديث 762)، وباب يقرأ في الاخيرين بفتح الكتاب (الحديث 776)، وباب اذا سمع الامام الآية (الحديث 778). ومسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر والعصر (الحديث 155). والنسائي في الافتتاح، تطويل القيام في الركعة الاولى، من صلاة الظهر (الحديث 973)، وباب اسمع الامام الآية في الظهر (الحديث 974)، والقراءة في الركعتين الاوليين من صلاة الظهر (الحديث 976). وابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الجهر بالآية احياناً في صلاة الظهر والعصر (الحديث 829). تحفة الاشراف (12108).

## 59 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت

976 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الْأَخْرَتَيْنِ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ .

☆☆ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں پہلی دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ دو سورتیں (یعنی ہر رکعت میں ایک سورت) پڑھا کرتے تھے جبکہ آخری دو رکعات میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ بعض اوقات کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے ظہر کی نماز کی پہلی رکعت کو (باقی رکعات کے مقابلے میں) آپ ﷺ طویل ادا کرتے تھے۔

## 60 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت

977 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى فِي الظُّهْرِ وَيَقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ .

☆☆ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ دو سورتیں (یعنی ہر رکعت میں ایک سورت) تلاوت کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ ﷺ کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے آپ ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت کچھ مختصر ادا کرتے تھے صبح کی نماز میں بھی آپ ﷺ کا یہی طریقہ تھا۔

976 - أخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في الظهر (الحديث 759)، و باب القراءة في العصر (الحديث 762) مختصراً، و باب يقرأ في الآخرين بفاتحة الكتاب (الحديث 776)، و باب اذا سمع الامام الآية (الحديث 778). و أخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 154 و 155). و أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في الظهر (الحديث 798 و 799 و 800). و أخرجه النسائي في الافتتاح، باب اسماع الامام الآية في الظهر (الحديث 974). و القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة العصر (الحديث 977). و الحديث عند: البخاري في الاذان، باب يطول في الركعة الاولى (الحديث 779). و النسائي في الافتتاح، تطويل القيام في الركعة الاولى من صلاة الظهر (الحديث 973)، و تقصير القيام في الركعة الثانية من الظهر (الحديث 975). و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجهر بالآية احياناً في صلاة الظهر و العصر (الحديث 829). تحفة الاشراف (12108). 977 - تقدم في الافتتاح، القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة الظهر (الحديث 976).

978- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ البُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں سورۃ البروج اور سورۃ الطارق اور ان کے جیسی دوسری سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

979- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں سورۃ اللیل کی تلاوت کرتے تھے اور عصر کی نماز میں اس کی مانند سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے جبکہ فجر کی نماز میں آپ ﷺ اس سے طویل سورت پڑھا کرتے تھے۔

## 61- باب تَخْفِيفِ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: مختصر قیام کرنا اور مختصر قرأت کرنا

980- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْنَا نَعَمْ . قَالَ يَا جَارِيَةُ هَلِمِي لِي وَضُوءًا مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ أَشَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِمَامِكُمْ هَذَا . قَالَ زَيْدٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ .

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: تم لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! وضو کا پانی لے آؤ! (پھر انہوں نے فرمایا:) میں نے تمہارے اس امام (یعنی عمر بن عبدالعزیز) سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتے ہوئے اور کسی کو نہیں دیکھا (یعنی اس زمانے میں ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا)۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز رکوع و سجود مکمل ادا کیا کرتے تھے جبکہ قیام اور قعود مختصر ادا کیا کرتے تھے۔

981- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ

978- اخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب قدر القراءة فی صلاة الظهر و العصر (الحديث 805). و اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی القراءة فی الظهر و العصر (الحديث 307). تحفة الاشراف (2147).

979- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب القراءة فی الصبح (الحديث 170). و اخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب تمر القراءة فی صلاة الظهر و العصر (الحديث 806) بنحوه . والحديث عند: مسلم فی الصلاة، باب القراءة فی الصبح (الحديث 171)، و فی المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب تقديم الظهر فی اول الوقت فی غیر شدة الحر (الحديث 188). و ابن ماجه فی الصلاة، باب وقت صلاة الظهر (الحديث 673). تحفة الاشراف (2179 و 2185).

980- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (840).

اللَّهِ عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ . قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْآخِرَتَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسْطِ الْمُفْصَلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطَوِيلِ الْمُفْصَلِ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے جن لوگوں کے پیچھے بھی نماز ادا کی ہے ان میں فلاں شخص سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہے۔

سلیمان نامی راوی بیان کرتے ہیں وہ امام صاحب ظہر کی ابتدائی رکعات طویل ادا کیا کرتے تھے اور آخری دو رکعات نسبتاً مختصر ادا کرتے تھے عصر کی نماز کو مختصر ادا کرتے تھے اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کیا کرتے تھے جبکہ عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی تلاوت کرتے تھے اور فجر کی نماز میں طواس مفصل کی تلاوت کرتے تھے۔

## 62 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ

باب: مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرنا

982 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ . فَصَلَّيْنَا وَرَاءَ ذَلِكَ الْإِنْسَانِ وَكَانَ يُطِيلُ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ فِي الْآخِرَتَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِي الْعَصْرِ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَأَشْبَاهَهَا وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُورَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے جن لوگوں کی بھی اقتداء میں نماز ادا کی ہے ان میں فلاں شخص سب سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے ان صاحب کے پیچھے نماز ادا کی تو وہ ظہر کی ابتدائی دو رکعات طویل ادا کرتے تھے اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتے تھے وہ عصر کی نماز مختصر ادا کرتے تھے اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرتے تھے جبکہ عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس اور اس جیسی دوسری سورتوں کی تلاوت کرتے تھے جبکہ صبح کی نماز میں دو طویل سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

981- اخرجہ النسائي في الافتاح، باب القراءة في المغرب بقصار المفصل (الحديث 982). وانخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها،

باب القراءة في الظهر والعصر (الحديث 827) مختصراً. تحفة الاشراف (13484).

982- تقدم في الافتاح، تخفيف القيام والقراءة (الحديث 981). والحديث عند: ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب القراءة في

الظهر والعصر (الحديث 827). تحفة الاشراف (13484).

### 63 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا

983 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِنَاضِحِينَ عَلَى مُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَصَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَفْتَانٌ يَا مُعَاذُ أَفْتَانٌ يَا مُعَاذُ الْأَقْرَاتِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَنَحْوِهِمَا ."

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری دو اونٹنیوں کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا وہ اس وقت مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے سورۃ البقرہ پڑھنی شروع کر دی اس شخص نے (اکیلے) نماز ادا کی اور چلا گیا اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو تم نے سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الشمس اور اس جیسی دوسری سورتوں کی تلاوت کیوں نہیں کی؟

### 64 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرنا

984 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَتَّصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ الْقُضَيْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا صَلَاةً حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز ادا نہیں کی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا (علامہ سندھی کہتے ہیں: یعنی اس کے بعد آپ نے لوگوں کو کوئی نماز نہیں پڑھائی)

985 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ .

983- أخرجه البخاري في الاذان ، باب من شك امامه اذا طول (الحديث 705) . والنسائي في الامامة ، خروج الرجل من صلاة الامام وقراءة من صلاته في ناحية المسجد (الحديث 830) ، وفي الالتحاق ، القراءة في العشاء الأخيرة بسبح اسم ربك الاعلى (الحديث 996) . تحفة الاشراف (2582) .

984- انوردبه النسائي . تحفة الاشراف (18050) .

985- أخرجه البخاري في الاذان ، باب القراءة في المغرب (الحديث 763) مطولاً ، وفي المغازي ، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته (الحديث 4429) . وأخرجه مسلم في الصلاة ، باب القراءة في الصبح (الحديث 173) مطولاً وأخرجه ابوداؤد في الصلاة ، باب قدر القراءة في المغرب (الحديث 810) مطولاً . وأخرجه الترمذي في الصلاة ، باب ما جاء في القراءة في المغرب (الحديث 308) بنحوه مطولاً . وأخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها ، باب القراءة في صلاة المغرب (الحديث 831) . تحفة الاشراف (18052) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ (سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

## 65 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الطور کی تلاوت کرنا

986 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ .

☆☆ محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ الطور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

## 66 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِ (حَم) الدُّخَانِ

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الدخان کی تلاوت کرنا

987 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةٌ وَذَكَرَ آخَرَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِ (حَم) الدُّخَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃ الدخان کی تلاوت کی

تھی۔

## 67 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِ (المص)

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المص کی تلاوت کرنا

988 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ لِمُرْوَانَ يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ اتَّقِرْ فِي الْمَغْرِبِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ) قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَمُخْلُوفَةٌ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا

986- أخرجه البخاري في الاذان، باب الجهر في المغرب (الحديث 765)، وفي الجهاد، باب فداء المشركين (الحديث 3050)، وفي المغازي، باب: 12. (الحديث 4023)، وفي التفسير، باب: 1. (الحديث 4854) مطولاً. وأخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 174). وأخرجه ابو داود في الصلاة، باب قدر القراءة في المغرب (الحديث 811). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في صلاة المغرب (الحديث 832). تحفة الاشراف (3189).

987- انفراد به النسائي. تحفة الاشراف (6579).

988- انفراد به النسائي. تحفة الاشراف (3732).

بِأَطْوَلِ الطُّوَلَيْنِ (المص)۔

☆☆ عروہ بن زبیر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے مروان سے کہا ہے اے ابو عبد الملک! کیا تم مغرب کی نماز میں سورۃ الاخلاص اور سورۃ الکوثر کی تلاوت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات پر قسم اٹھائی جاسکتی ہے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں ایک طویل سورت المص پڑھا کرتے تھے۔

989 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ مَا لِي أَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّورِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّوَلَيْنِ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا أَطْوَلُ الطُّوَلَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ۔

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں مروان بن حکم نے انہیں بتایا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم مغرب کی نماز میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھے یہ بات یاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں طویل سورتیں پڑھا کرتے تھے تو میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! طویل سورت کون سی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سورۃ الاعراف۔

990 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ وَأَبُو حَيَّوَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ فَرَفَّهَا فِي رَكْعَتَيْنِ۔

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۃ الاعراف کی تلاوت کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات میں اس سورت کو تلاوت کر لیتے تھے۔

## 68 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا

991 - أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْجَوَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ مَرَّةً يَقْرَأُ

989- أخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في المغرب (الحديث 764) مختصراً. وأخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب قدر القراءة في المغرب (الحديث 812) بنحوه. تحفة الاشراف (3738).

990- انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (16959)..

991- انفرد به النسائي. والحديث عند الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في تخفيف ركعتي الفجر وما كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ فيهما (الحديث 417). وابن ماجه في القامة الصلاة السنة فيها، باب ما جاء فيما يقرأ في الركعتين قبل الفجر (الحديث 1149). تحفة الاشراف (7388).

فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے میں سے زیادہ مرتبہ یہ بات نوٹ کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد والی دو رکعات (سنت) میں اور فجر سے پہلے والی دو رکعات (سنت) میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

## 69 - باب الْفَضْلِ فِي قِرَاءَةِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

باب: سورۃ الاخلاص تلاوت کرنے کی فضیلت

992 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ أَنَّ أَبَا الرَّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيُحْتَمِبُ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "سَلُّوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ فَعَلَّ ذَلِكَ" . فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهُ" .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک مہم کا امیر بنا کر بھیجا، وہ شخص اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا اور آخر میں سورۃ الاخلاص ضرور پڑھتا تھا، جب یہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اس کی تلاوت کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

993 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى آلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَجَبَتْ" . فَسَأَلْتُهُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ "الْجَنَّةُ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہا تھا آپ نے ایک شخص کو سورۃ الاخلاص تلاوت کرتے ہوئے سنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس تلاوت کرنے والے شخص کے لیے) جنت (واجب ہوگئی ہے)۔

992- أخرجه البخاري في التوحيد، باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم أمته إلى توحيد الله تبارك وتعالى (الحديث 7375) . و

أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة قل هو الله احد (الحديث 263) . تحفة الاشراف (17914) .

993- أخرجه الترمذي في فضائل القرآن ، ما جاء في سورة الاخلاص (الحديث 2897) . تحفة الاشراف (14127) .



994 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار سورۃ الاخلاص تلاوت کرتے ہوئے سنا، اگلے دن وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ (سورۃ الاخلاص) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

995 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ امْرَأَةٍ عَنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) ثُلُثُ الْقُرْآنِ ". قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا أَعْرِفُ إِسْنَادًا أَطْوَلَ مِنْ هَذَا .

☆☆ عبد الرحمن بن ابولیلی ایک خاتون کے حوالے سے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سورۃ الاخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ سب سے طویل سند ہے۔

## 70 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)

باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا

996 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دَثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَطَوَّلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَفْتَانٌ يَا مُعَاذُ أَفْتَانٌ يَا مُعَاذُ أَيْنَ كُنْتَ عَنِ الْإِنْسَانِ أَنْ يَقْرَأَ كُلَّ لَيْلَةٍ (الْحَدِيثُ 698) . تحفة الاشراف (4104) .

995 - أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ (الْحَدِيثُ 2896) بِمَعْنَاهُ . وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي عِشَاءِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ . مَا يَسْتَحِبُّ لِلْإِنْسَانِ أَنْ يَقْرَأَ كُلَّ لَيْلَةٍ (الْحَدِيثُ 681) . تحفة الاشراف (3502) .

996 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْإِذَانِ، بَابُ مَنْ شَكَأَ إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ (الْحَدِيثُ 705) بِسُجُودٍ مَطْوُولًا . وَالْحَدِيثُ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فِي الْإِمَامَةِ: خَرُجَ الرَّجُلُ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَفَرَاغَهُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ (الْحَدِيثُ 830) ، وَفِي الْإِفْتِاحِ، الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) (الْحَدِيثُ 983) . تحفة الاشراف (2582) .

(سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَالصُّحَى وَ (إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ) .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عشاء کی نماز پڑھانا شروع کی تو اس میں طویل قرأت کی (بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو! اے معاذ! کیا تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو! تم سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الضحیٰ اور سورۃ الانفطار کی تلاوت کیوں نہیں کرتے؟

## 71- باب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا

باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس کی تلاوت کرنا

997- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَأَنْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَأَخْبَرَ مُعَاذَ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ . فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِتَانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمَتِ النَّاسَ فَأَقْرَأَ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ) ."

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے اس میں طویل قرأت کی تو پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے ایک شخص نماز چھوڑ کر چلا گیا جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس شخص کے بارے میں بتایا گیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص منافق ہے جب اس بات کی خبر اس شخص کو ملی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا تھا اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو! جب تم لوگوں کو نماز پڑھایا کرو تو سورۃ الشمس، سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الليل اور سورۃ العلق کی تلاوت کیا کرو۔

998- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّورِ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس اور اس جیسی دیگر سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

997- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب القراءة فی العشاء (الحديث: 129) . و اخرجہ ابن ماجہ فی إقامة الصلاة و السنة فیہا، باب من ام قوماً فليخفف (الحديث 986) . تحفة الاشراف (2912) .

998- اخرجہ الترمذی فی الصلاة، باب ما جاء فی القراءة فی صلاة العشاء (الحديث 309) . تحفة الاشراف (1962) .

## 72- باب الْقِرَاءَةِ فِيهَا بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ

باب: سورة التين کی تلاوت کرنا

999- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ .

☆ ☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے سورة التين کی تلاوت کی۔

## 73- باب الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

باب: عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں (کون سی سورت) تلاوت کرنا سنت ہے؟

1000- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ .

☆ ☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں سورة التين کی تلاوت کی تھی۔

## 74- باب الرُّكُودِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

باب: (نماز کی) پہلی دو رکعات میں طویل قیام کرنا

1001- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَاهِرَ بْنَ سَمْرَةَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ . فَقَالَ سَعْدُ

999- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب الجهر فی العشاء (الحديث 767) بنحوه، و باب القراءة فی العشاء (الحديث 769) بنحوه، و فی التفسیر، سورة (والتين) باب 1. (الحديث 4952) بنحوه، و فی التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفره الكرام المررة، و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7546) بنحوه. و اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب القراءة فی العشاء (الحديث 176) و (الحديث 175 و 177) بنحوه. و اخرجہ ابوداؤد فی الصلاة، باب قصر قراءة الصلاة في السفر (الحديث 1221) بنحوه. و اخرجہ الترمذي فی الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة العشاء (الحديث 1000) و اخرجہ ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب القراءة في صلاة العشاء (الحديث 834 و 835) بنحوه. تحفة الاشراف (1791).

1000- تقدم في الافتتاح، القراءة فيها بالتين و الزيتون (الحديث 999).

1001- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب وجوب القراءة للامام و المأموم في الصلوات كلها في الحضر و السفر و ما يجهر فيها و ما يخافت (الحديث 755) بنحوه مطرولاً. (الحديث 758) بنحوه، مختصراً. و باب يطول في الاولين و يحذف في الآخرين (الحديث 770) بنحوه. و اخرجہ مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 158 و 159 و 160). و اخرجہ النسائي في الافتتاح، الركون في الركعتين الاولين (الحديث 1002) بنحوه. و اخرجہ ابوداؤد في الصلاة، باب تخفيف الآخرين (الحديث 803) بنحوه. تحفة الاشراف (3847).

تَبَدَّلَ فِي الْوُجُوهِ وَالْحَدِيثُ فِي الْأَحْوَابِ وَنَحْوِ ذَلِكَ مِنْ مَعْنَى رَدِّ عَابِدِهِ وَمَنْعِهِ .  
فَلَا تَأْتِي النَّظْرُ بِكَ .

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن زید بن ابی وقاص سے کہا (جسہ) یہ ایک شرکے اور تھے انہوں نے ہرموے میں تمہاری شہادت نہ لیں تک کہ نماز کے بارے میں بھی نہ ہے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں (نماز) ابتدائی دو رکعت میں سوچتی تھی کہ وہ رکعتوں اور آخری دو رکعتوں میں مختصر تھی کہ وہ رکعتوں اور اس حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فریضے نہ چھوڑنے کے لیے کسی کو تیری کامیابی نہیں ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں میں نہیں مانتا تھا۔

1002 - أَحْسَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ذِي وَادٍ النَّظْرِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ وَقَعَ نَاسٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي مَعْبَدٍ عِنْدَ عُمَرَ فَقَدُوا رَأْيَهُمَا يُحْسِنُ انْتِصَافًا . فَقَدْ نَسَاكَ فَأَصْلَحِي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ عَلَيْهِ إِلَّا كَيْدِي الْوُجُوهِ وَالْحَدِيثُ فِي الْأَحْوَابِ . فَلَا تَأْتِي النَّظْرُ بِكَ .

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کوفہ کے کچھ لوگوں نے ( کوفہ کے گورنر) حضرت سعد بن زید بن ابی وقاص کے بارے میں کچھ شہادت کی انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ ہمیں نماز ٹھیک نہیں پڑھاتے ہیں۔ (اس کا جواب دیتے ہوئے) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق نماز پڑھاتا ہوں اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا میں ابتدائی دو رکعت طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعت مختصر ادا کرتا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں میں نہیں مانتا تھا۔

75 - باب قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

باب: ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ادا کرنا (بھی سنت ہے)

1003 - أَحْسَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ذِي وَادٍ النَّظْرِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ وَقَعَ نَاسٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي مَعْبَدٍ عِنْدَ عُمَرَ فَقَدُوا رَأْيَهُمَا يُحْسِنُ انْتِصَافًا . فَقَدْ نَسَاكَ فَأَصْلَحِي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ عَلَيْهِ إِلَّا كَيْدِي الْوُجُوهِ وَالْحَدِيثُ فِي الْأَحْوَابِ . فَلَا تَأْتِي النَّظْرُ بِكَ .

☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود (بن مسعود) فرماتے ہیں کہ مجھے ایک جیسی وہ سورتیں یاد ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس رکعت میں ان میں سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے (یعنی ہر رکعت میں دو سورتیں پڑھا کرتے تھے)۔

1002 - استفادہ فی القنداح اور کوفہ فی انوکس لاونیس (1001)  
1003 - اخرجہ صحیح البخاری فی قصص القرآن ، باب - تریف القرآن ، (المحدث 4396) سجود مطولاً ، و اخرجہ مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها ، باب ترويض النفس ، و حدیث التمدد ، و هو لا یطرح الا سجداً و سجدة سورتن فاکثر فی رکعة (المحدث 275 و 276 و 277) بسجود مطولاً ، و اخرجہ الترمذی فی مسندہ (باب ما ذکر فی قرء سورتن فی رکعة ، المحدث 602) بسجود مطولاً ، تحفة الاشراف (9248) .

پھر اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر تشریف لے گئے بعد میں علقمہ باہر آئے تو ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں ان سورتوں کے بارے میں بتایا۔

1004 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ قَرَأْتُ الْمُفْصَلَ فِي رَكْعَةٍ . قَالَ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ . فَذَكَرَ عَشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ .

☆☆ ابوالائل بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا: میں نے ایک رکعت میں مفصل سورت کی تلاوت کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تیزی سے شعر پڑھنے کی طرح ہو گیا انہیں (حجم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب) وہ سورتیں یاد ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی بیس سورتوں کا تذکرہ کیا ان میں دو سورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں ادا کیا کرتے تھے۔

1005 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَبَانَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ بَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَآتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفْصَلَ فِي رَكْعَةٍ . فَقَالَ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ عَشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ مِنْ آلِ حِمٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں نے گزشتہ رات ایک رکعت میں مفصل سورتیں تلاوت کی ہیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تیزی سے شعر پڑھنے کی مانند ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک دوسرے کے قریب (یعنی حجم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب) بیس سورتیں (دس رکعات میں) ادا کیا کرتے تھے یہ وہ سورتیں ہیں جو حم سے شروع ہوتی ہیں۔

## 76 - باب قِرَاءَةِ بَعْضِ السُّورَةِ

باب: سورت کے کچھ حصے کی تلاوت کرنا

1006 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

1004- أخرجه البخاري في الأذان، باب الجمع بين السورتين في الركعة (الحديث 775). وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب ترتيب القراءة، واجتباب الهدى وهو الإفراط في السرعة وإباحة سورتين فاكتر في ركعة (الحديث 279). تحفة الأشراف (9288).

1005- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (9586).

1006- أخرجه البخاري في الأذان، باب الجمع بين السورتين في الركعة والقراءة بالخواتيم وبسورة قبل سورة وبأول سورة (الحديث 774) معلقاً. وأخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 163). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب الصلاة في النعل

(الحديث 649). وأخرجه ابن ماجه في فامة الصلاة والسنة فيها، باب القراءة في صلاة الفجر (الحديث 820) بسنوه مختصراً تحفة

الأشراف (5313).

عَبَادٍ حَدِيثًا رَفَعَهُ إِلَى ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكُعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَالْفَتْحُ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى أَوْ عِيسَى - عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكِعَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فتح مکہ کے دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کے سامنے نماز ادا کی آپ ﷺ نے اپنے جوتے اتار کر انہیں بائیں طرف رکھ دیا آپ ﷺ نے سورۃ المؤمنون کی تلاوت شروع کی جب حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا ذکر آیا تو اس وقت آپ کو کھانسی آگئی اور آپ رکوع میں چلے گئے۔

## 77 - باب تَعَوُّذِ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ

باب: جب تلاوت کرنے والا شخص عذاب سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو (عذاب سے) پناہ مانگے

1007 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ فُقْرًا فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ وَقَفَّ وَتَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ وَقَفَّ فَدَعَا وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" - وَفِي سُجُودِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک رات انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں (نفل) نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ تلاوت کرتے ہوئے جب عذاب سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تو وہاں ٹھہر کر عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے اور جب رحمت سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تو وہاں ٹھہر کر اس رحمت کی دعا کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھتے تھے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھتے تھے۔

## 78 - باب مَسْأَلَةِ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ

باب: جب تلاوت کرنے والا شخص رحمت سے متعلق کسی آیت کو پڑھے

تو اس رحمت کو مانگے (یعنی اس کے حصول کی دعا کرے)

1007- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل (الحديث 203). و أخرجه أبو داود في الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه و سجوده (الحديث 871) بنحوه . و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التسبيح في الركوع و السجود (الحديث 262 و 263). و أخرجه النسائي في الإفتاح، مسألة القارئ إذا مر بآية رحمة (الحديث 1008)، و في التطبيق، نوع آخر (الحديث 1132) مطولاً، و في قيام الليل و تطوع النهار، باب تسوية القيام و الركوع و القيام بعد الركوع و السجود و الجلوس بين السجودتين في صلاة الليل (الحديث 1663). و أخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1351). و الحديث عند: النسائي في التطبيق، باب الذكر في الركوع (الحديث 1045). و ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقول بين السجودتين (الحديث 897). تحفة الاشراف (3351).

1008 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُدَيْفَةَ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ فِي رَكْعَةٍ لَا يَمُرُّ بِآيَةٍ رَحِمَةَ إِلَّا سَأَلَ وَلَا بِآيَةٍ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَجَارَ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ النساء ایک ہی رکعت میں تلاوت کر لیں، جب آپ رحمت کے مضمون سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تو اس رحمت کے حصول کی دعا کرتے تھے اور جب عذاب کے مضمون سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تھے تو اس عذاب سے بچنے کی دعا کرتے تھے۔

## 79 - باب تَرْدِيدِ الْآيَةِ

باب: ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کرنا

1009 - أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةِ وَالْآيَةُ (إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) .

☆☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ (نوافل ادا کرتے ہوئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی آیت کو بار بار صبح تک تلاوت کرتے رہے وہ آیت یہ تھی:

”اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اگر تو ان کی مغفرت کر دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے“۔ (المائدہ: ۱۱۸)

## 80 - باب قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا)

باب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو“

1010 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ

1008- تقدم في الافتتاح، تموذ القاريء اذا مر بآية عذاب (الحديث 1007). والحديث عند: النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب تسوية القيام والركوع والقيام بعد الركوع والسجود والجلوس بين السجدين في صلاة الليل (الحديث 1664). تحفة الاشراف (3351 و 3358).

1009- اخرج النسائي في التفسير: سورة المائدة، قوله تعالى: (ان تعذبهم فانهم عبادك) (الحديث 181) و اخرج ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1350). تحفة الاشراف (12012).

1010- اخرج البخاري في التفسير، باب (ولا تجهر بصلواتك و لا تخافت بها) (الحديث 4722)، و في التوحيد، باب قول الله تعالى: (انزله بعلمه و الملائكة يشهدون) (الحديث 7490)، و باب قول الله تعالى: (واسروا قولكم او اجهروا به انه علمم بذات الصدور. الا يعلم من خلق و هو الطوف النخبين) (الحديث 7525)، و باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفره الكرام البررة و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7547) مختصراً. و اخرج مسلم في الصلاة، باب التوسط في القراءة في الصلاة الجهرية بين التجهير و الاسرار اذا عاف من الجهر مقسده (الحديث 145). و اخرج الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة بني اسرائيل) (الحديث 3145 و 3146). و اخرج النسائي في الافتتاح، قول عز وجل: (ولا تجهر بصلواتك و لا تخافت بها) (الحديث 1011) و في التفسير: سورة الاسراء، قوله تعالى: (ولا تجهر بصلواتك) (الحديث 320). تحفة الاشراف (5451).

جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ - وَهُوَ ابْنُ إِيَّاسٍ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا) قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ - وَقَالَ ابْنُ مَيْبَعٍ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ - وَكَانَ الْمُشْرِ كُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبَّوْا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ) أَيُّ بِقِرَائَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِ كُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ (وَلَا تُخَافِتُ بِهَا) عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُوا (وَابْتِغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا) - (حديث نقل)

☆ ☆ سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں قول نقل کرتے ہیں:

”اور تم اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے جب آپ ﷺ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے تو بلند آواز میں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ یہاں روایت کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔ جب مشرکین آپ ﷺ کی آواز سنتے تھے تو وہ قرآن کو برا کہتے تھے اور اسے نازل کرنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو برا کہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا کہ تم اپنی آواز کو زیادہ بلند نہ کرو یعنی قرأت کرتے ہوئے اس کو اتنا بلند نہ کرو کہ مشرکین اسے سن لیں اور اس کے جواب میں قرآن کو برا کہیں اور نہ ہی اپنی آواز کو اتنا پست رکھو کہ وہ تمہارے اصحاب تک بھی نہ پہنچ سکے اور وہ اسے سن ہی نہ سکیں بلکہ تم درمیان کا راستہ اختیار کرو۔

1011 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِ كُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبَّوْا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْفِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهُ أَصْحَابُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا وَابْتِغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا) - (حديث نقل)

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز بلند کر لیا کرتے تھے مشرکین جب آپ کی آواز کو سنتے تھے تو وہ قرآن کو برا کہتے تھے اور اسے لانے والے کو برا کہتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھنا شروع کر دیا تو آپ کے اصحاب کو بھی یہ تلاوت سنائی نہیں دیتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”اور تم اپنی آواز کو بلند بھی نہ کرو اور اس کو بالکل پست بھی نہ رکھو بلکہ درمیان کا راستہ اختیار کرو۔“

## 81 - باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

باب: بلند آواز میں تلاوت کرنا

1012 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ يَحْيَى بْنِ



جَعْدَةَ عَنْ أُمِّ هَانِءٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى عَرَبِي شِيءٍ .  
 ☆☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی تلاوت کی آواز سن لیا کرتی تھی حالانکہ میں اپنے گھر میں ہوتی تھی۔

## 82 - باب مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

باب: تلاوت کرتے ہوئے آواز کو کھینچنا (یعنی لفظ لمبے کر کے ادا کرنا)

1013 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ  
 أُمَّسَا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا .  
 ☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ کا قرأت کا طریقہ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ آواز کو کھینچا کرتے تھے (یعنی لفظ لمبے کر کے ادا کیا کرتے تھے)۔

## 83 - باب تَزْيِينِ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ

باب: قرآن کو آواز کے ذریعے آراستہ کرنا

1014 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ" .  
 ☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
 "قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو"۔

1015 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 بْنِ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِيتُ هَذِهِ "زَيِّنُوا الْقُرْآنَ" . حَتَّى ذَكَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ .  
 ☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1012-اخرجه الترمذي في الشمائل ، باب ما جاء في قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 301) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها ، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1349) . تحفة الاشراف (18016) .  
 1013-اخرجه البخاري في فضائل القرآن ، باب مد القراءة (الحديث 5045) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة ، باب استحباب الترتيل في القراءة (الحديث 1465) . واخرجه الترمذي في الشمائل ، باب ما جاء في قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 298) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها ، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1353) . تحفة الاشراف (1145) .  
 1014-اخرجه ابوداؤد في الصلاة ، باب استحباب الترتيل في القراءة (الحديث 1468) . واخرجه النسائي في الافتتاح ، تزئين القرآن بالصوت (الحديث 1015) بنحوه . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها ، باب في حسن الصوت بالقرآن (الحديث 1342) . تحفة الاشراف (1775) .

”قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو۔“

اس روایت کے ایک راوی عبدالرحمن بن عوجہ بیان کرتے ہیں میں یہ حدیث بھول گیا تھا کہ تم قرآن کو آراستہ کرو۔ یہاں تک کہ ضحاک بن مزاحم نے مجھے یہ یاد کروائی۔

1016 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ”مَا أَدِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَدِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ کسی بھی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اچھی آواز میں نبی کی تلاوت کو سنتا ہے جو قرآن کو خوبصورت آواز میں بلند آواز میں تلاوت کرتا ہے۔“

1017 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”مَا أَدِنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَيْءٍ يَتَغَنَّى بِأَذْنِهِ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اس نبی کو سنتا ہے جو اچھے انداز میں قرآن کی تلاوت کر رہا ہو۔“

1018 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ ”لَقَدْ أوتِيَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو فرمایا: اسے حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی سی خوش الحانی عطاء کی گئی ہے۔

1019 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ ”لَقَدْ أوتِيَ هَذَا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

1016- أخرجه البخاري في التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة و زينوا القرآن بأصواتكم (الحديث 7544). وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن (الحديث 233). وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب استحباب التريل في القراءة (الحديث 1473). تحفة الاشراف (14997).

1017- أخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب من لم يتغن بالقرآن (الحديث 5024). وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن (الحديث 232). تحفة الاشراف (15144).

1018- انفراد به النسائي. تحفة الاشراف (15231).

1019- انفراد به النسائي. تحفة الاشراف (16456).

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو ارشاد فرمایا: اسے حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی سی خوش الحانی عطاء کی گئی ہے۔

1020 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ "لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَرَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو ارشاد فرمایا: اسے حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی سی خوش الحانی عطاء کی گئی ہے۔

1021 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ قَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ ثُمَّ نَعَتَتْ فَإِذَا هِيَ تَنَعْتُ قِرَائَتَهُ مَفْسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. (حدیث فعلی)

☆☆ یعلیٰ بن مملک بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے قرأت کرنے اور نماز ادا کرنے کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہاری نبی اکرم ﷺ کی نماز سے کیا نسبت؟ پھر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کی قرأت واضح ہوتی تھی ہر حرف الگ الگ ہوتا تھا۔

## 84 - باب التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ

باب: رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہنا

1022 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ اسْتَخْلَفَهُ مَرَّ وَأَنْ عَلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يَكْبُرُ حِينَ يَرْكَعُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَكْبُرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يَكْبُرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثَّنِيَّتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُدِ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا شَبْهَكُمْ صَلَاةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (حدیث موقوف مرفوع کلی)

1020- انفرادیہ النسائی . تحفة الاشراف (16672) .  
1021- اخرجہ ابو داؤد فی الصلاة، باب استحباب الترتیل فی القراءة (الحدیث 1466) مطولاً . و اخرجہ الترمذی فی فضائل القرآن ، باب ما جاء کیف کان قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الحدیث 2923) مطولاً و اخرجہ النسائی فی قیام اللیل و تطوع النہاز باب ذکر صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل (الحدیث 1628) . تحفة الاشراف (18226) .  
1022- اخرجہ مسلم فی الصلاة، باب البات التکبیر فی کل خفض و رفع فی الصلاة الا لرفعہ من الركوع فیقول فیہ : سمع اللہ لمن حمدہ (الحدیث 30) . تحفة الاشراف (15326) .

☆☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں جب مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب (گورنر) مقرر کیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرض نماز پڑھاتے ہوئے آغاز میں تکبیر کہتے تھے پھر جب وہ رکوع میں جانے لگتے تھے اس وقت تکبیر کہتے تھے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَكَالِكَ الْحَمْدُ (اللہ تعالیٰ نے اس کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے) پھر وہ سجدے میں جانے کے لیے جب جھکتے تھے تو تکبیر کہتے تھے پھر جب دو رکعات کے بعد تشہد کے بعد کھڑے ہوتے تھے اس وقت بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی نماز مکمل کر لیتے تھے انہوں نے اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد جب سلام پھیرا تو اہل مسجد کی طرف منہ کر کے بولے: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدس میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

### 85 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ فُرُوعِ الْأُذُنَيْنِ

باب: رکوع میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں کی لوتک بلند کرنا

1023 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَضْرِبْنِ عَاصِمِ اللَّيْثِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى بَلَغْنَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ .

☆☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر تحریر یہ کہتے ہوئے رکوع میں جاتے ہوئے رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے دیکھا ہے آپ ان دونوں کو کانوں کی لوتک اٹھایا کرتے تھے۔

### 86 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ

باب: رکوع میں جاتے ہوئے کندھوں تک رفع یدین کرنا (سنت ہے)

1024 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

☆☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ جب آپ نماز کا آغاز کرتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے یہاں تک کہ وہ ان دونوں کو کندھوں تک اٹھایا کرتے

1023- تقدم في الافتتاح، رفع اليدين حيا للاذنين (الحديث 879) .

1024- اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب رفع اليدين خذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام و الر كوع و في الرفع من الر كوع و انه لا يفعله اذا رفع من السجود (الحديث 21) . و اخرجه ابو داود في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 721) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في رفع اليدين عند الر كوع (الحديث 255) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الر كوع (الحديث 858) . و الحديث عند: النسائي في التطبيق، ترك ذلك بين السجدين (الحديث 1143) . تحفة الاشراف (6816) .

تھے پھر جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے (تو بھی اسی طرح رفع یدین کرتے تھے)۔

## 87 - باب تَرَكِ ذَلِكَ

باب: اس کو (یعنی رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کو) ترک کرنا

1025 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَمْوَدِ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ .

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے بارے میں بتاؤں! راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا، دوبارہ نہیں کیا۔

## 88 - باب إِقَامَةِ الصَّلْبِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران پشت کو سیدھا رکھنا

1026 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ."

☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "ایسی نماز درست نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا ہے۔"

## 89 - باب الْإِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران اعتدال کرنا

1027 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعِينِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَحَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا جَاءَ إِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ (الحديث 257). وأخرجه النسائي في التطبيق، الرخصة في ترك ذلك (الحديث 1057). تحفة الاشراف (9468).

1026 - أخرجه ابو داود في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود (الحديث 855). وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء فيمن لا يقيم صلبه في الركوع والسجود (الحديث 265). وأخرجه النسائي في التطبيق، باب إقامة الصلب في السجود (الحديث 1110). وأخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الركوع في الصلاة (الحديث 870). تحفة الاشراف (9995).

1027 - انفراد به النسائي. والحديث عند: النسائي في التطبيق، باب الاعتدال في السجود (الحديث 1109)، وباب الامر باتمام السجود (الحديث 1116). وابن ماجه في إقامة الصلاة، والسنة فيها، باب الاعتدال في السجود (الحديث 892). تحفة الاشراف، (1161 و 1197).

يَسُطُّ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيَهُ كَالْكَلْبِ .“

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:  
”رکوع اور سجدوں میں اعتدال کیا کرو اور کوئی شخص کتے کی طرح اپنے بازو نہ بچھالے۔“

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہاں رکوع میں اعتدال سے مراد اٹھنے اور جھکنے میں میانہ روی اختیار کرنا ہے۔ اسی طرح سجدے میں میانہ روی یہ ہے کہ انسان اعضاء کو بچھانے یا انہیں سمیٹنے کا درمیانی طریقہ اختیار کرے یعنی اس کی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ہوں دونوں کہنیاں زمین پر نہ لگی ہوں۔ اور اس کا پیٹ زانوں سے الگ ہو۔  
کتے کی طرح بازو بچھانے سے مراد یہ ہے: انسان دونوں ہتھیلیوں کے ساتھ دونوں کہنیاں بھی زمین پر بچھالے۔

